BBCM621DST

بین الاقوامی تجارت

(International Business)

بیچلر آف کامرس (بی۔کام۔)

(چھٹا سمسٹر)

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-بھارت

© Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad

Course: Auditing Principles & Practicing

ISBN: 978-81-971904-8-3

First Edition: April 2024

Publisher	:	Registrar, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
Publication	:	2024
Copies	:	500
Price	:	425/- (The price of the book is included in admission fees of distance mode students)
Copy Editing	:	Prof. Nisar Ahmed I. Mulla, DDE, MANUU
Cover Designing	:	Dr. Mohd Akmal khan, DDE, MANUU
Printer	:	Print Time & Business Enterprises, Hyderabad

International Business

For

B.Com 6th Semester

On behalf of the Registrar, Published by:

Directorate of Distance Education

Maulana Azad National Urdu University

Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS), India

Director: dir.dde@manuu.edu.in Publication: ddepublication@manuu.edu.in

Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

© All rights reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission from the publisher (registrar@manuu.edu.in)

Editor ایڈیٹر

Prof. Nisar Ahmed I. Mulla
Professor (Commerce),
Directorate of Distance Education, MANUU,
Hyderabad

ڈاکٹر نثار احمد آئی ملا
پروفیسر (کامرس)، نظامت فاصلاتی تعلیم
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

Language Editor	لینگویج ایڈیٹر
Prof. Nisar Ahmed I. Mulla Professor (Commerce), Directorate of Distance Education, MANUU, Hyderabad	**ڈاکٹر نثار احمد آئی ملا** پروفیسر (کامرس)، نظامت فاصلاتی تعلیم مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Editorial Board	مجلس ادارت
Prof. Nisar Ahmed I. Mulla Professor (Commerce), Directorate of Distance Education, MANUU, Hyderabad	**ڈاکٹر نثار احمد آئی ملا** پروفیسر (کامرس)، نظامت فاصلاتی تعلیم مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Syed Muzammil Qadri Department of Management and Commerce MANUU, Hyderabad	**سید مزمل قادری** شعبہ مینجمنٹ اینڈ کامرس، مانو، حیدرآباد
Dr. Khatib Ur Rub Department of Management and Commerce MANUU, Hyderabad	**ڈاکٹر خطیب الرب** شعبہ مینجمنٹ اینڈ کامرس، مانو، حیدرآباد
Mohd Athar Department of Management and Commerce MANUU, Hyderabad	**محمد اطہر** شعبہ مینجمنٹ اینڈ کامرس، مانو، حیدرآباد

کورس کوآرڈی نیٹر

ڈاکٹر نثار احمد آئی ملا
پروفیسر (کامرس)، نظامت فاصلاتی تعلیم
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد

مصنفین	**اکائی نمبر**
ڈاکٹر نثار احمد آئی۔ ملا پروفیسر (کامرس)، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا شعبہ کامرس و بزنس مینجمنٹ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد	اکائی 15
سید مزمل قادری شعبہ کامرس و بزنس مینجمنٹ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد	اکائی 10,11,12,13,14,16,17,18,19
ڈاکٹر خطیب الرب شعبہ کامرس و بزنس مینجمنٹ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد	اکائی 1,2,3,4,5,6,7,8,9
محمد اطہر شعبہ کامرس و بزنس مینجمنٹ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد	اکائی 21,22,23,24

ادارت

سید مزمل قادری	اکائی 1,2,3,4,5,6,7,8,9
ڈاکٹر خطیب الرب	اکائی 10,11,12,13,20,21,22,23,24
محمد اطہر	اکائی 14,15,16,17,18,19

فہرست

پیغام	وائس چانسلر	vii
پیغام	ڈائرکٹر	viii
کورس کا تعارف	کورس کوآرڈی نیٹر	ix
اکائی1	گھریلو تجارت	1
اکائی2	غیر ملکی تجارت	14
اکائی3	غیر ملکی تجارت کی تنظیم	27
اکائی4	عالمگیریت	38
اکائی5	براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری	51
اکائی6	قومی کاروباری ماحول	64
اکائی7	بین الاقوامی تجارتی ماحول	75
اکائی8	بین الاقوامی تجارت	87
اکائی9	بین الاقوامی تجارتی نظریات	100
اکائی10	ٹیرف اقدامات	113
اکائی11	غیر ٹیرف اقدامات	126
اکائی12	توازن ادائیگی	139
اکائی13	تجارت میں رکاوٹیں	155
اکائی14	عالمی تجارتی بحران	166
اکائی15	بین الاقوامی تجارت میں مسائل	180
اکائی16	ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن	191
اکائی17	اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی	204
اکائی18	اوپیک	217
اکائی19	سارک	229
اکائی20	بین الاقوامی مالیات	244

اکائی 21	بین الاقوامی مالیاتی ادارے	259
اکائی 22	بین الاقوامی معاشیاتی زونز	272
اکائی 23	غیر ملکی سرمایہ کاری	286
اکائی 24	ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ممالک	302

تجویز کردہ اکتسابی مواد 312

نمونہ امتحانی پرچہ 313

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی 1998 میں وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت قائم کی گئی۔اس کے چار نکاتی مینڈیٹس یہ ہیں۔(1)اردو زبان کی ترویج و ترقی (2)اردو میڈیم میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کی فراہمی (3) روایتی اور فاصلاتی تدریس سے تعلیم کی فراہمی اور (4) تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ۔ یہ وہ بنیادی نکات ہیں جو اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد اور ممتاز بناتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری اور علاقائی زبانوں میں تعلیم کی فراہمی پر کافی زور دیا گیا ہے۔

اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد و منشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی رہا ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ اس بات کی تصدیق کر دیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند ''ادبی'' اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت اکثر رسائل و اخبارات میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اردو میں دستیاب تحریریں قاری کو کبھی عشق و محبت کی پُر پیچ راہوں کی سیر کراتی ہیں تو کبھی جذباتیت سے پُر سیاسی مسائل میں اُلجھاتی ہیں، کبھی مسلکی اور فکری پس منظر میں مذاہب کی توضیح کرتی ہیں تو کبھی شکوہ و شکایت سے ذہن کو گراں بار کرتی ہیں۔ تاہم اُردو قاری اور اُردو سماج دورِ حاضر کے اہم ترین علمی موضوعات سے نابلد ہیں۔ چاہے یہ خود ان کی صحت و بقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، یا مشینی آلات ہوں یا ان کے گرد و پیش ماحول کے مسائل ہوں، عوامی سطح پر اِن شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے عصری علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ مبارزات (Challenges) ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اِسکولی سطح پر اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیر بحث آتے ہیں۔ چوں کہ اُردو یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم اُردو ہے اور اس میں عصری علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔ انہیں مقاصد کے حصول کے لیے اردو یونیورسٹی کا آغاز فاصلاتی تعلیم سے 1998 میں ہوا تھا۔

مجھے اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اس کے ذمہ داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور ماہرین علم کے بھرپور تعاون کی بنا پر کتب کی اشاعت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی تعلیم کے طلباء کے لیے کم سے کم وقت میں خود اکتسابی مواد اور خود اکتسابی کتب کی اشاعت کا کام عمل میں آ گیا ہے۔ پہلے سمسٹر کی کتب شائع ہو کر طلباء و طالبات تک پہنچ چکی ہیں۔ دوسرے سمسٹر کی کتابیں بھی جلد طلباء تک پہنچیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے ہم ایک بڑی اردو آبادی کی ضروریات کو پورا کر سکیں گے اور اس یونیورسٹی کے وجود اور اس میں اپنی موجودگی کا حق ادا کر سکیں گے۔

پروفیسر سید عین الحسن

وائس چانسلر

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی طریقۂ تعلیم کو پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جاچکا ہے اور اس طریقۂ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر فاصلاتی طرز تعلیم کو متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا آغاز 1998 میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم سے ہوا اور 2004 میں باقاعدہ روایتی طرز تعلیم (Regular Courses) کا آغاز ہوا اور بعد ازاں متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔

ملک میں تعلیمی نظام کو بہتر انداز سے جاری رکھنے میں یو جی سی کا مرکزی کردار رہا ہے۔ فاصلاتی تعلیم (ODL) کے تحت جاری مختلف پروگرام UGC-DEB سے منظور شدہ ہیں۔ UGC-DEB اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات کو روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات سے کماحقہ ہم آہنگ کر کے فاصلاتی تعلیم کے طلبا کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرزِ تعلیم کی جامعہ (Dual Mode University) ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق (Credit Based Credit System (CBCS نظام متعارف کرایا گیا اور خود اکتسابی مواد Self) (Learning Material از سرِ نو، جس میں یو جی اور پی جی طلبا کے لیے چھ بلاک چوبیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کیا گیا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ سترہ (17) کورسز چلا رہا ہے۔ ساتھ ہی تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جا رہے ہیں۔ متعلمین کی سہولت کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں 9 علاقائی مراکز بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر اور 6 ذیلی علاقائی مراکز حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک موجود ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑہ میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سرِ دست 160 سے زیادہ متعلم امدادی مراکز (Learner Support Centres) نیز 20 پروگرام سنٹرس (Programme Centres) کام کر رہے ہیں، جو طلبا کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ نظامت فاصلاتی تعلیم اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلے صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جا رہی ہیں، نیز آڈیو۔ ویڈیو ریکارڈنگ کا لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ای میل اور وہاٹس ایپ گروپ کی سہولت فراہم کی گئی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوئوں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ پچھلے دو سال سے ریگولر کاؤنسلنگ کے علاوہ ایڈیشنل رمیڈیل آن لائن کاؤنسلنگ مہیا کی جا رہی ہے تاکہ طلبا کے تعلیمی معیار کو بلند کیا جا سکے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو عصری تعلیم کے مرکزی دھارے سے جوڑنے میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہو گا۔ آنے والے دنوں میں تعلیمی ضروریات کے پیش نظر نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے تحت مختلف کورسز میں تبدیلیاں کی جائیں گی اور امید ہے کہ یہ فاصلاتی نظام کو زیادہ مؤثر و کارگر بنانے میں مددگار ثابت ہو گی۔

پروفیسر محمد رضاء اللہ خان

ڈائرکٹر، نظامت فاصلاتی تعلیم

کورس کا تعارف

بین الاقوامی تجارت (International Business) بی کام تین سالہ کورس (چھ سمسٹر) میں چھٹے سمسٹر کے تحت ایک مضمون ہے جو روایتی اور فاصلاتی تعلیم میں مشترکہ طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ یہ مضمون جملہ چوبیس اکائیوں پر مشتمل ہے۔ جس کے ہر بلاک میں چار اکائیاں ہیں۔

نصاب کے اعتبار سے مواد مضمون کو آسان اور عام فہم بنانے کے لیے آسان الفاظ و جملوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ پہلے بلاک میں گھریلو تجارت، غیر ملکی تجارت، غیر ملکی تجارت کی تنظیم، عالمگیریت کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسرا بلاک براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری، قومی کاروباری ماحول، بین الاقوامی تجارتی ماحول، بین الاقوامی تجارت پر مشتمل ہے۔ تیسرے بلاک کے تحت بین الاقوامی تجارتی نظریات، ٹیرف کے اقدامات، غیر ٹیرف اقدامات، توازن ادائیگی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ چوتھے بلاک میں تجارت میں رکاوٹیں، عالمی تجارتی بحران، بین الاقوامی تجارت میں مسائل، ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن وغیرہ اکائیاں شامل ہیں۔ پانچوا بلاک اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی، اوپیک، سارک، بین الاقوامی مالیات جیسے موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔ چھٹے اور آخری بلاک میں شامل اکائیاں بین الاقوامی مالیاتی ادارے، بین الاقوامی معاشیاتی زونز، غیر ملکی سرمایہ کاری، ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ممالک کے زیر بحث لائی گئی ہیں۔

اکائیوں کی ضرورت کے اعتبار سے مواد پیش کیا گیا ہے۔ امتحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف نوعیت کے نمونہ امتحانی سوالات بھی دیے گئے ہیں۔ آخر میں مزید مطالعے کے لیے کچھ کتابوں کی فہرست بھی دی گئی ہے تاکہ مطالعے میں دلچسپی رکھنے والے طلبا کو کسی طرح کی پریشانی کا سامنانہ کرنا پڑے۔

امید ہے کہ زیر نظر کتاب مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ دیگر جامعات کے طلبا کے لیے بھی سود مند ثابت ہوگی۔ طلباو اساتذہ اکرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنے قیمتی مشوروں سے ہمیں نوازیں تاکہ آنے والی کتابوں میں مزید بہتری کی گنجائش ہو سکے۔ آپ اپنے قیمتی آراو تجاویز dir.dde@manuu.edu.in پر میل کر سکتے ہیں۔ تجاویز کے ساتھ فون نمبر، نام اور مکمل پتہ بھی ارسال کر کے شکریہ کا موقع عطا کریں۔

پروفیسر نثار احمد آئی ملا

کورس کوآرڈی نیٹر

بین الاقوامی تجارت

(International Business)

اکائی 1۔ گھریلو تجارت

(Home Trade)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	1.0 تمہید
Objectives	1.1 مقاصد
Definition and Meaning of Home Trade	1.2 گھریلو تجارت کی معنی مفہوم اور تعریف
Feature of Home Trade	1.3 خصوصیات
Advantages of domestic Trade	1.4 فوائد
Limitation of domestic Trade	1.5 گھریلو تجارت کی حد
Types of Domestic Trade	1.6 گھریلو تجارت کی اقسام
Factors effect on Domestic trade	1.8 گھریلو تجارت پر عوامل کا اثر
Environment of Home trade	1.9 گھریلو تجارت کا ماحول
Keywords	1.10 کلیدی الفاظ
Model Examination Questions	1.11 نمونہ امتحانی سوالات

1.0 تمہید (Introduction)

گھریلو تجارت، جسے اکثر گھریلو کاروبار کہا جاتا ہے، کسی ملک کی معاشی سرگرمیوں کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، جس میں مختلف قسم کے لین دین شامل ہوتے ہیں جو اس کی جغرافیائی حدود میں ہوتے ہیں۔ تجارت کے اس کثیر جہتی پہلو میں مختلف معاشی ایجنٹوں کے درمیان اشیاء اور خدمات کی خرید و فروخت شامل ہے، بشمول پروڈیوسر، تھوک فروش، خوردہ فروش، اور اختتامی صارفین۔ گھریلو تجارت کی پیچیدگیاں ملک کی معاشی ترقی، روزگار کی تخلیق، اور اس کے تجارتی بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس تناظر میں، گھریلو تجارت کی اقسام کو سمجھنا بہت اہم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ مختلف چینلز پر روشنی ڈالتا ہے جن کے ذریعے ایک ملک کے اندر اشیاء اور خدمات کا بہاؤ ہوتا ہے، جس سے کاروبار اور صارفین دونوں پر یکساں اثر پڑتا ہے۔ خوردہ اور تھوک تجارت سے لے کر نیلامی سیلز اور کوآپریٹو اسٹورز تک، ہر قسم ملک کے معاشی منظر نامے کی تشکیل میں ایک الگ کردار ادا کرتی ہے۔ گھریلو تجارت کے ان پہلوؤں کو تلاش کرنے سے قومی سرحدوں کے اندر تجارت کی متحرک نوعیت کی نقاب کشائی ہوتی ہے، جو ملکی سطح پر اشیاء اور خدمات کے تبادلے میں موجود پیچیدگیوں اور مواقع کی عکاسی کرتی ہے۔

1.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- گھریلو تجارت کے معنی مفہوم اور تعریف سمجھ سکیں گے
- گھریلو کاروبار کے فوائد اور گھریلو تجارت کا ماحول کو جاننا۔
- گھریلو تجارت کی سمجھ سکیں گے
- گھریلو تجارت کے وسعت اور اہمیت کو جانیں۔
- گھریلو تجارت کی حد سمجھیں۔
- ملکی تجارت کا کنٹرول کرنے والا ادارہ کو سمجھ سکیں گے

1.2 گھریلو تجارت کی معنی مفہوم اور تعریف (Meaning and Definition of Home Trade)

مختلف مصنف کے ذریعہ گھریلو تجارت کی تعریف

ایڈم سمتھ: معروف ماہر معاشیات ایڈم اسمتھ جسے اکثر جدید معاشیات کا باپ سمجھا جاتا ہے گھریلو تجارت کو کسی قوم کی سرحدوں کے اندر اشیاء اور خدمات کے تبادلے کے طور پر بیان کر سکتا ہے جو خود غرضی کے حصول کے لیے چلتی ہے اور مارکیٹ کے غیر مرئی ہاتھ سے رہنمائی کرتی ہے۔

جان اسٹورٹ مل: جان سٹورٹ مل ایک اور بااثر ماہر معاشیات گھریلو تجارت کی تعریف کسی ملک کے اندر اشیاء اور خدمات کی پیداوار تقسیم اور کھپت پر مشتمل تمام لین دین کے مجموعی کے طور پر کر سکتے ہیں جو دونوں مارکیٹ فورسز اور حکومتی مداخلتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔

الفریڈ مارشل: الفریڈ مارشل 19 ویں صدی کے آخر اور 20 ویں صدی کے اوائل کے ایک ممتاز ماہر معاشیات گھریلو تجارت کو کسی قوم کے اندر خرید و فروخت کی سرگرمیوں کے منظم نظام کے طور پر بیان کر سکتے ہیں جس کی خصوصیت طلب اور رسد قیمتوں اور صارفین کی ترجیحات کے تعامل سے ہوتی ہے۔

ملٹن فریڈمین: معاشیات میں نوبل انعام یافتہ گھریلو تجارت کی تعریف کسی ملک کی حدود میں اشیا اور خدمات کے رضاکارانہ تبادلے کے طور پر کر سکتے ہیں جو انفرادی انتخاب کے ذریعے کارفرما ہو زیادہ سے زیادہ معاشی کارکردگی کے لیے کم سے کم حکومتی مداخلت کے ساتھ۔

ایک بااثر ماہر معاشیات اور نوبل انعام یافتہ پال سیموئیلسن گھریلو تجارت کو معاشی عمل کے طور پر بیان کر سکتے ہیں جس میں کسی قوم کے اندر اشیا اور خدمات کی پیداوار تقسیم اور کھپت شامل ہے جس کی تشکیل مارکیٹ کی قوتوں اور حکومتی پالیسیوں سے ہوتی ہے جس کا مقصد معاشی استحکام اور فلاح و بہبود ہے۔

جوزف سٹگلٹز: ایک ہم عصر ماہر معاشیات اور نوبل انعام یافتہ گھریلو تجارت کی تعریف کسی ملک کے اندر معاشی سرگرمیوں کے متحرک نظام کے طور پر کر سکتے ہیں جو معلومات کی عدم توازن مارکیٹ کی ناکامیوں اور سماجی مسائل اور عدم مساوات کو دور کرنے کے لیے حکومتی مداخلت کی ضرورت سے متاثر ہے۔

1.3 گھریلو تجارت کی خصوصیات (Feature of Home Trade)

گھریلو تجارت کی خصوصیات بیان کرتی ہیں۔

- جغرافیائی حد: گھریلو تجارت ایک مخصوص ملک کی جغرافیائی حدود تک محدود ہے۔ اس میں بین الاقوامی سرحدوں کو عبور کرنا شامل نہیں ہے۔ لین دین ملک کی سرحدوں کے اندر ہوتا ہے جو اس کی داخلی معاشی سرگرمیوں میں حصہ ڈالتا ہے۔
- قومی کرنسی کا استعمال: ملکی تجارت میں لین دین ملک کی قومی کرنسی کا استعمال کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ یہ مقامی مارکیٹ کے اندر ہموار اور مستقل تجارت کی سہولت فراہم کرتے ہوئے زر مبادلہ کے معیاری ذریعہ کو یقینی بناتا ہے۔
- متنوع شرکاء: مختلف شرکاء گھریلو تجارت میں شامل ہیں معاشی ایجنٹوں کا ایک پیچیدہ نیٹ ورک بنا رہے ہیں۔ ان شرکاء میں پروڈیوسر تھوک فروش خوردہ فروش اور صارفین شامل ہیں ہر ایک سپلائی چین میں ایک مخصوص کردار ادا کرتا ہے۔
- ضابطے اور پالیسیاں: گھریلو تجارت اکثر حکومتی ضابطوں اور پالیسیوں کے تابع ہوتی ہے۔ حکومتیں منصفانہ تجارتی طریقوں کو یقینی بنانے صارفین کی حفاظت مارکیٹ کے استحکام کو برقرار رکھنے اور کاروبار کے درمیان صحت مند مسابقت کو فروغ دینے کے لیے قوانین نافذ کرتی ہیں۔
- تقسیم کے طریقہ کار: گھریلو تجارت میں تقسیم کے متعدد چینلز شامل ہیں۔ ان میں پروڈیوسر سے صارفین تک براہ راست فروخت تھوک فروشوں اور خوردہ فروشوں کے ذریعے لین دین اور ای کامرس پلیٹ فارم جیسے جدید چینلز شامل ہو سکتے ہیں۔ ڈسٹری بیوشن چینلز کا تنوع اشیاء اور خدمات کی موثر نقل و حرکت کی اجازت دیتا ہے۔

- ثقافتی اور قانونی عوامل: گھریلو تجارت ہر ملک کے لیے منفرد ثقافتی عوامل سے متاثر ہوتی ہے۔ صارفین کی ترجیحات خریداری کے رویے اور ثقافتی اصول مارکیٹ کی تشکیل میں کردار ادا کرتے ہیں۔ مزید برآں قانونی عوامل جیسے معاہدہ کے قوانین کاروباری ضوابط اور ٹیکس عائد گھریلو تجارتی سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں۔
- مارکیٹ کے حالات: گھریلو تجارت کی حرکیات مارکیٹ کے حالات سے متاثر ہوتی ہیں بشمول طلب اور رسد قیمتوں کا تعین کرنے کا طریقہ کار اور مجموعی معاشی رجحانات۔ مارکیٹ کی قوتیں جیسے مسابقت اور صارفین کے رجحانات گھریلو تجارتی ماحول میں شرکاء کے رویے کو تشکیل دیتے ہیں۔
- نقل و حمل اور لاجسٹکس: گھریلو تجارت کے ہموار کام کے لیے موثر نقل و حمل اور رسد کا نظام ضروری ہے۔ یہ نظام اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ اشیاء کو پیداواری مراکز سے تقسیم کے مقامات تک اور بالآخر صارفین تک بروقت اور کم لاگت سے پہنچایا جاسکے۔
- کریڈٹ کی سہولیات: گھریلو تجارت میں اکثر کریڈٹ لین دین شامل ہوتا ہے جہاں کاروبار ایک دوسرے یا صارفین کو کریڈٹ دیتے ہیں۔ کریڈٹ سہولیات کی دستیابی کریڈٹ کی شرائط اور ادائیگی کے طریقہ کار گھریلو تجارت کے اہم پہلو ہیں جو کاروبار کی لیکویڈیٹی اور مالی استحکام کو متاثر کرتے ہیں۔

ان خصوصیات کو سمجھنے سے پالیسی سازوں کاروباروں اور صارفین کو گھریلو تجارت کی پیچیدگیوں پر تشریف لے جانے اور پائیدار اور جامع معاشی ترقی کو فروغ دینے کے لیے حکمت عملی تیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔

1.4 گھریلو کاروبار کے فوائد (Advantages of Domestic Trade)

گھریلو کاروبار ایک مخصوص ملک کی سرحدوں کے اندر ہونے والی معاشی سرگرمیوں کا حوالہ دیتے ہوئے کئی فوائد پیش کرتا ہے۔ یہ فوائد کسی قوم کی معاشی ترقی استحکام اور خوشحالی میں معاون ہیں۔ گھریلو کاروبار کے چند اہم فوائد یہ ہیں:

- معاشی ترقی: ملکی کاروبار ملک کے اندر معاشی ترقی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ روزگار کے مواقع پیدا کرتا ہے اشیاء اور خدمات کی طلب کو بڑھاتا ہے اور قومی معیشت کی مجموعی توسیع میں حصہ ڈالتا ہے۔
- روزگار کے مواقع: گھریلو کاروبار اہم ملازمت فراہم کرنے والے ہیں۔ وہ مختلف قسم کی مہارتوں اور قابلیت کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرتے ہیں بے روزگاری کی شرح کو کم کرتے ہیں اور آبادی کے لیے معیار زندگی کو بہتر بناتے ہیں۔
- بنیادی ڈھانچے کی ترقی: گھریلو کاروبار کی ترقی اکثر انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ کمپنیاں سہولیات نقل و حمل کے نیٹ ورکس اور یوٹیلیٹیز میں سرمایہ کاری کر سکتی ہیں جو ملک کے مجموعی بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور بہتری میں اپنا حصہ ڈال سکتی ہیں۔

- ٹیکس ریونیو: گھریلو کاروبار ٹیکس کے ذریعے حکومت کی آمدنی میں حصہ ڈالتے ہیں۔ کاروباری اداروں سے جمع کیے گئے ٹیکس بشمول انکم ٹیکس کارپوریٹ ٹیکس اور ویلیو ایڈڈ ٹیکس عوامی خدمات جیسے کہ تعلیم صحت کی دیکھ بھال اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔
- تکنیکی جدت: گھریلو کاروبار تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری کر کے تکنیکی جدت کو آگے بڑھاتے ہیں۔ وہ ٹیکنالوجی میں ترقی میں حصہ ڈالتے ہیں جس کے مختلف صنعتوں اور شعبوں پر مثبت اثرات مرتب ہو سکتے ہیں جس سے پیداواری صلاحیت اور مسابقت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- صارفین کا اطمینان: گھریلو کاروبار اکثر مقامی صارفین کی ضروریات اور ترجیحات کے مطابق ہوتے ہیں۔ وہ اپنی مصنوعات اور خدمات کو مخصوص ثقافتی لسانی اور سماجی توقعات کو پورا کرنے کے لیے تیار کر سکتے ہیں جس سے صارفین کی اطمینان کی بلندی ہوتی ہے۔
- درآمدات پر کم انحصار: ایک مضبوط گھریلو کاروباری شعبہ درآمدی اشیاء اور خدمات پر ملک کا انحصار کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ معاشی خود کفالت کو بڑھا سکتا ہے مقامی صنعتوں کو فروغ دے سکتا ہے اور عالمی معاشی اتار چڑھاو کے اثرات کو کم کر سکتا ہے۔
- حسب ضرورت اور لچک: گھریلو کاروبار مقامی مارکیٹ میں ہونے والی تبدیلیوں کا فوری جواب دے سکتے ہیں۔ ان کے پاس اپنے ملک کے اندر ترجیحات اور رجحانات کی بنیاد پر اپنی مصنوعات خدمات اور مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں کو اپنانے کی لچک ہوتی ہے۔
- ثقافتی حساسیت: مقامی کاروبار اکثر ثقافتی طور پر زیادہ حساس اور سماجی طور پر ذمہ دار ہوتے ہیں۔ وہ مقامی رسم ورواج اقدار اور اصولوں کو سمجھتے ہیں جس سے وہ کمیونٹیز کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کر سکتے ہیں اور ایک مثبت عوامی امیج برقرار رکھ سکتے ہیں۔
- استحکام اور سلامتی: فروغ پزیر گھریلو کاروباری ماحول معاشی استحکام اور سلامتی میں معاون ہے۔ یہ متنوع اور لچکدار معاشی بنیاد بنا کر بیرونی جھٹکوں جیسے کہ عالمی معاشی بدحالی یا جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال کے لیے معیشت کی کمزوری کو کم کرتا ہے۔
- پائیدار ترقی: گھریلو کاروبار ماحول دوست طرز عمل کو نافذ کرنے اخلاقی کاروباری معیارات پر عمل پیرا ہو کر اور کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کے اقدامات میں شامل ہو کر پائیدار ترقی میں حصہ ڈال سکتے ہیں جن سے مقامی کمیونٹیز کو فائدہ ہو۔

خلاصہ یہ کہ گھریلو کاروبار کثیر جہتی فوائد لاتا ہے جس میں معاشی ترقی اور ملازمتوں کی تخلیق سے لے کر تکنیکی ترقی اور ثقافتی حساسیت شامل ہیں۔ ایک مضبوط اور متحرک گھریلو کاروباری شعبہ کسی ملک کی معاشی کامیابی اور خوشحالی کا سنگ بنیاد ہوتا ہے

1.5 گھریلو تجارت کی حد(Limitation of domestic Trade)

اگرچہ گھریلو تجارت مختلف فوائد کے ساتھ آتی ہے اس کی اپنی حدود اور مسائل بھی ہیں۔ پالیسی سازوں کاروباری اداروں اور اسٹیک ہولڈرز کے لیے ممکنہ مسائل کو حل کرنے اور پائیدار حل کے لیے کام کرنے کے لیے ان حدود کو سمجھنا ضروری ہے۔ گھریلو تجارت کی کچھ اہم حدود یہ ہیں:

- محدود مارکیٹ کا سائز: گھریلو تجارت کسی ملک کی سرحدوں کے اندر چلتی ہے جو بین الاقوامی تجارت کے مقابلے میں مارکیٹ کے سائز کو محدود کر سکتی ہے۔ چھوٹی منڈیاں پیمانے کی معیشتوں کو کم کرنے کا باعث بن سکتی ہیں اور کاروبار کی ترقی کی صلاحیت کو روک سکتی ہیں۔
- محدود مصنوعات کی تنوع: گھریلو مارکیٹ میں مصنوعات اور خدمات کی محدود رینج کی دستیابی صارفین کے انتخاب کو محدود کر سکتی ہے۔ مصنوعات کے تنوع کی کمی صارفین کی ترجیحات کو متاثر کر سکتی ہے اور مخصوص بازاروں کی ترقی میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔
- معاشی انحصار: گھریلو تجارت پر ضرورت سے زیادہ انحصار کسی ملک کو معاشی اتار چڑھاؤ کا شکار بنا سکتا ہے۔ جب بین الاقوامی تجارت کے ذریعے محدود تنوع ہو تو ملک کے اندر معاشی بدحالی یا بحران زیادہ گہرے اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔
- تخصص کی کمی: صرف گھریلو تجارت پر توجہ دینا تخصص کی کمی کا باعث بن سکتا ہے۔ اسپیشلائزیشن اکثر عالمی سطح پر ہوتی ہے جس سے ممالک کو زیادہ مؤثر طریقے سے اشیاء اور خدمات پیدا کرنے کی اجازت ملتی ہے جس سے مسابقت اور معاشی ترقی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- وسائل تک محدود رسائی: گھریلو کاروباروں کو مخصوص وسائل خام مال یا ایسی ٹیکنالوجیز تک رسائی میں مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جو ملک کے اندر آسانی سے دستیاب نہیں ہیں۔ اس سے پیداواری لاگت میں اضافہ اور مسابقت میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔
- مارکیٹ سیچوریشن کا خطرہ: ایک محدود گھریلو مارکیٹ میں کاروبار کو مارکیٹ کی سیچوریشن کے خطرے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر ملک کے اندر کسی خاص پروڈکٹ یا سروس کی مانگ اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے تو بین الاقوامی منڈیوں میں تنوع یا توسیع کے بغیر مزید ترقی مشکل ہو سکتی ہے۔
- معاشی پالیسیوں کا خطرہ: ملکی تجارت حکومت کی پالیسیوں ضابطوں اور ملک کے اندر معاشی حالات سے متاثر ہوتی ہے۔ پالیسی میں اچانک تبدیلیاں یا معاشی بدحالی کاروبار کو متاثر کر سکتی ہے جس سے مستقبل کی منصوبہ بندی میں غیر یقینی صورتحال اور مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔
- مقابلہ اور اجارہ داری کے خدشات: گھریلو منڈیاں مسابقت کے مسائل کے لیے حساس ہو سکتی ہیں غیر صحت مند مسابقت سے لے کر جو قیمتوں کو اجارہ داریوں یا اولیگوپولیوں کے ظہور تک لے جا سکتی ہیں جو صارفین کے انتخاب کو محدود کرتی ہیں اور منصفانہ منڈی کے طریقوں کو روکتی ہیں۔
- تکنیکی خلاء: کچھ ممالک کو بعض صنعتوں میں تکنیکی خلا یا کمیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ یہ جدت طرازی اور مسابقت کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے جس سے گھریلو کاروباروں کے لیے عالمی تکنیکی ترقی کو برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔
- سرمائے تک محدود رسائی: گھریلو کاروباروں کو توسیع یا اختراع کے لیے سرمائے تک رسائی میں مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ فنانسنگ کے اختیارات تک محدود رسائی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے اور کاروبار کے لیے تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری کرنے یا نئی ٹیکنالوجی کو اپنانے کی صلاحیت کو محدود کر سکتی ہے۔
- ثقافتی اور زبان کی رکاوٹیں: گھریلو تجارت خاص طور پر متنوع ممالک میں ثقافتی اور زبان کی رکاوٹوں کا سامنا کر سکتا ہے۔ یہ مارکیٹنگ اور ڈسٹری بیوشن میں مسائل پیدا کر سکتا ہے جس سے کاروباری حکمت عملیوں اور کسٹمر کی مصروفیت کی تاثیر متاثر ہو سکتی ہے۔

1.6 گھریلو تجارت کی اقسام(Types of Domestic Trade)

گھریلو تجارت جسے گھریلو تجارت بھی کہا جاتا ہے مختلف قسم کے لین دین اور سرگرمیوں کو شامل کرتا ہے جو ایک مخصوص ملک کی سرحدوں کے اندر ہوتے ہیں۔ گھریلو تجارت کی مختلف اقسام موجود ہیں جو پروڈیوسروں تقسیم کاروں خوردہ فروشوں اور صارفین کی مختلف ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔ یہاں مثالوں کے ساتھ گھریلو تجارت کی اہم اقسام ہیں۔

- خوردہ تجارت: خوردہ تجارت میں اشیاء اور خدمات کی براہ راست صارفین کو فروخت شامل ہے۔ خوردہ فروش سپلائی چین کی آخری کڑی ہیں اور وہ مختلف فارمیٹس میں کام کرتے ہیں بشمول اینٹوں اور مارٹر اسٹورز آن لائن پلیٹ فارمز اور موبائل ایپلیکیشنز۔ مثالوں میں گروسری اسٹورز کپڑوں کے بوتیک الیکٹرانکس کی دکانیں اور ای کامرس ویب سائٹس شامل ہیں۔
- تھوک تجارت: تھوک تجارت میں انفرادی صارفین کے بجائے دوسرے کاروباروں کو اشیاء کی بڑی تعداد میں فروخت شامل ہے۔ تھوک فروش پروڈیوسروں اور خوردہ فروشوں کے درمیان ثالث کے طور پر کام کرتے ہیں بڑی مقدار میں اشیاء خریدتے ہیں اور انہیں چھوٹی مقدار میں خوردہ فروشوں کو فروخت کرتے ہیں۔ مثالوں میں الیکٹرانکس کھانے کی مصنوعات اور کپڑوں کے ہول سیل ڈسٹری بیوٹرز شامل ہیں۔
- مینوفیکچررز کا سیلز آؤٹ لیٹ: اس قسم کی گھریلو تجارت میں مینوفیکچررز اپنی مصنوعات براہ راست صارفین یا خوردہ فروشوں کو کمپنی کی ملکیت والے آؤٹ لیٹس کے ذریعے فروخت کرتے ہیں۔ ان آؤٹ لیٹس میں فیکٹری اسٹورز شورومز یا برانڈڈ ریٹیل اسٹورز شامل ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر گاڑیاں بنانے والے کے پاس اپنے شورومز ہو سکتے ہیں تاکہ وہ گاڑیاں براہ راست صارفین کو فروخت کر سکیں۔
- کمیشن ایجنٹس: کمیشن ایجنٹ بیچوان کے طور پر کام کرتے ہیں جو خریداروں اور بیچنے والوں کے درمیان لین دین میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ وہ پروڈیوسروں کو ممکنہ خریداروں سے جوڑنے کے لیے کمیشن حاصل کرتے ہیں۔ زراعت میں مثال کے طور پر کمیشن ایجنٹ کسانوں کو ان کی پیداوار تھوک فروشوں یا خوردہ فروشوں کو فروخت کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔
- نیلامی کی فروخت: نیلامی کی فروخت میں سب سے زیادہ بولی لگانے والے کو اشیاء کی عوامی فروخت شامل ہے۔ یہ طریقہ عام طور پر آرٹ قدیم چیزوں اور مویشیوں جیسی مصنوعات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ آن لائن نیلامی پلیٹ فارمز نیز روایتی نیلامی گھر اس قسم کی گھریلو تجارت میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔
- کنزیومر کوآپریٹو اسٹورز: کنزیومر کوآپریٹو اسٹورز خوردہ ادارے ہیں جن کی ملکیت اور آپریٹر خود صارفین ہیں۔ ممبران اجتماعی طور پر ان اسٹورز کے مالک اور ان کا انتظام کرتے ہیں اوور ہیڈ لاگت میں کمی کی وجہ سے کم قیمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مثالوں میں کوآپریٹو گروسری اسٹورز یا کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز شامل ہیں۔

- میل آرڈر بزنس: میل آرڈر کے کاروبار میں کیٹلاگ یا آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے اشیاء اور خدمات کی فروخت شامل ہوتی ہے جہاں گاہک دور سے آرڈر دیتے ہیں۔اس کے بعد خریدی گئی اشیاء گاہک کے پتے پر پہنچائی جاتی ہیں۔مثالوں میں آن لائن خوردہ فروش سبسکرپشن باکس سروسز اور روایتی میل آرڈر کیٹلاگ شامل ہیں۔
- ڈور ٹو ڈور سیلنگ: ڈور ٹو ڈور سیلنگ میں براہ راست فروخت کی کوششیں شامل ہوتی ہیں جہاں سیلز لوگ مصنوعات کی تشہیر اور فروخت کے لیے گاہکوں سے ان کے گھر جاتے ہیں۔یہ طریقہ کاسمیٹکس گھریلو اشیاء اور تعلیمی مواد جیسی صنعتوں میں عام ہے۔
- خصوصی اسٹورز: خاص اسٹورز ایک مخصوص مصنوعات کے زمرے یا مخصوص مارکیٹ پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔وہ اشیاء کا خصوصی انتخاب پیش کرتے ہیں اور مخصوص مصنوعات یا تجربات کے خواہاں صارفین کو پورا کرتے ہیں۔مثالوں میں وہ اسٹورز شامل ہیں جو خصوصی طور پر الیکٹرانکس کھیلوں کے اشیاء یا نفیس کھانے فروخت کرتے ہیں۔
- ڈپارٹمنٹ اسٹورز: ڈیپارٹمنٹ اسٹورز ایک ہی چھت کے نیچے متعدد زمروں میں مصنوعات کی وسیع رینج پیش کرتے ہیں۔گاہک ایک ہی اسٹور میں کپڑے گھریلو اشیاء الیکٹرانکس وغیرہ تلاش کر سکتے ہیں۔مثالوں میں معروف ڈپارٹمنٹ اسٹور چینز شامل ہیں جو خریداری کا متنوع تجربہ فراہم کرتی ہیں۔
- ہائپر مارکیٹس اور سپر مارکیٹیں: ہائپر مارکیٹس اور سپر مارکیٹیں بڑے خوردہ ادارے ہیں جو کہ گروسری گھریلو اشیاء الیکٹرانکس اور کپڑے سمیت مصنوعات کی ایک جامع رینج پیش کرتے ہیں۔مثالوں میں معروف سپر مارکیٹ چینز شامل ہیں جو قومی سطح پر کام کرتی ہیں۔

اس قسم کی گھریلو تجارت کو سمجھنے سے کاروباروں کو اپنی حکمت عملیوں کو مارکیٹ کے مخصوص حصوں کے مطابق بنانے میں مدد ملتی ہے اور یہ صارفین کو اپنی ترجیحات اور ضروریات کی بنیاد پر سب سے موزوں خوردہ چینلز کا انتخاب کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

1.7 گھریلو تجارت پر عوامل کا اثر (Factors effect on Domestic trade)

گھریلو تجارت کسی بھی معاشی سرگرمی کی طرح مختلف عوامل سے متاثر ہوتی ہے جو اس کی حرکیات اور مجموعی صحت کو متاثر کر سکتے ہیں۔ان عوامل کو وسیع پیمانے پر اندرونی اور بیرونی عوامل میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔گھریلو تجارت کو متاثر کرنے والے چند اہم عوامل کی تفصیلی وضاحت یہ ہے:

اندرونی عوامل (Internal Factors)

- معاشی پالیسیاں:: حکومت کی معاشی پالیسیاں جیسے ٹیکس مالیاتی پالیسیاں اور تجارتی ضوابط گھریلو تجارت کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتی ہیں۔ ٹیکس کی ترغیبات یا پابندیاں مثال کے طور پر کاروبار کے لیے لاگت کے ڈھانچے کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- بنیادی ڈھانچے کی ترقی: بنیادی ڈھانچے کا معیار بشمول نقل و حمل مواصلات اور لاجسٹکس ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔موثر انفراسٹرکچر اشیاء کی نقل و حرکت میں سہولت فراہم کرتا ہے اور لین دین کے اخراجات کو کم کرتا ہے جس سے ملکی تجارت پر مثبت اثر پڑتا ہے۔

- مارکیٹ کے حالات: مقامی مارکیٹ میں طلب اور رسد کے حالات تجارت کو براہ راست متاثر کرتے ہیں۔ صارفین کی ترجیحات قوت خرید اور مارکیٹ کے مجموعی رجحانات جیسے عوامل گھریلو تجارت کے حجم اور نوعیت کو متاثر کرتے ہیں۔
- حکومتی استحکام: سیاسی استحکام اور ایک مستقل ریگولیٹری ماحول کاروبار کو سرمایہ کاری اور تجارت میں مشغول ہونے کا اعتماد فراہم کرتا ہے۔ سیاسی عدم استحکام یا بار بار پالیسی تبدیلیاں غیر یقینی صورتحال پیدا کر سکتی ہیں اور ملکی تجارت پر منفی اثر ڈال سکتی ہیں۔
- کاروباری ماحول: کاروبار کرنے میں آسانی قانونی فریم ورک اور ریگولیٹری ماحول براہ راست گھریلو تجارت کو متاثر کرتے ہیں۔ سازگار کاروباری ماحول انٹرپرینیورشپ اور تجارتی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

بیرونی عوامل:

- عالمی معاشی حالات: عالمی معاشی صورتحال بشمول بین الاقوامی تجارتی پالیسیاں شرح مبادلہ اور بڑے تجارتی شراکت داروں میں معاشی بدحالی کسی ملک کی گھریلو تجارت پر براہ راست اثر ڈال سکتی ہے۔
- تکنیکی ترقی: تکنیکی ترقی خاص طور پر انفارمیشن ٹیکنالوجی اور مواصلات میں گھریلو تجارت کو تبدیل کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر ای کامرس نے اشیاء اور خدمات کی خرید و فروخت کے طریقے میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔
- قدرتی آفات اور موسمی حالات: قدرتی آفات جیسے سیلاب زلزلے یا شدید موسمی واقعات سپلائی چین کو متاثر کر سکتے ہیں اور اشیاء کی دستیابی کو متاثر کر سکتے ہیں۔ موسمیاتی حالات زراعت اور متعلقہ شعبوں کو بھی متاثر کر سکتے ہیں۔
- سماجی اور ثقافتی عوامل: سماجی اور ثقافتی عوامل صارفین کی ترجیحات اور طرز عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں کچھ اشیا اور خدمات کی طلب کو تشکیل دیتے ہیں۔ ثقافتی تبدیلیاں اور سماجی رجحانات مقامی طور پر تجارت کی جانے والی مصنوعات کی اقسام کو متاثر کر سکتے ہیں۔
- شرح مبادلہ: شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ درآمدی اور برآمد شدہ اشیا کی قیمت کو متاثر کر سکتا ہے۔ کرنسی کی قدروں میں تبدیلیاں بین الاقوامی منڈیوں میں ملکی مصنوعات کی مسابقت کو متاثر کر سکتی ہیں اور تجارتی توازن کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- مارکیٹ مقابلہ: گھریلو مارکیٹ میں مسابقت کی سطح تجارتی حرکیات کو متاثر کر سکتی ہے۔ مسابقت میں اضافہ جدت کارکردگی اور کم قیمتوں کا باعث بن سکتا ہے جس سے صارفین کو فائدہ پہنچتا ہے لیکن کاروبار کو مسائل کرنا پڑتا ہے۔
- لیبر مارکیٹ کے حالات: مزدور کی دستیابی اور لاگت پیداواری لاگت پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں اشیا کی قیمتیں۔ لیبر مارکیٹ کے حالات بشمول اجرت اور افرادی قوت کی مہارت گھریلو صنعتوں کی مسابقت کو متاثر کرتی ہے۔
- صارف کا اعتماد: معیشت میں صارفین کے اعتماد کی سطح خریداری کے فیصلوں کو متاثر کرتی ہے۔ زیادہ اعتماد اخراجات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جبکہ کم اعتماد صارفین کی سرگرمیوں اور اشیاء اور خدمات کی مانگ میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔

1.8 گھریلو تجارت کا کنٹرول کرنے والا ادارہ(Controlling Body of Domestic trade)

گھریلو تجارت کے لیے کنٹرول کرنے والا ادارہ یا ریگولیٹری فریم ورک ملک سے دوسرے ملک میں مختلف ہوتا ہے اور عام طور پر قوانین ضوابط اور حکومتی اداروں کے امتزاج سے چلتا ہے۔ بہت سے معاملات میں متعدد ایجنسیاں گھریلو تجارت کے مختلف پہلوؤں کی نگرانی میں شامل ہو سکتی ہیں۔ ذیل میں کچھ اہم اجزاء اور کنٹرولنگ باڈیز ہیں جو عام طور پر گھریلو تجارت کے ضابطے سے وابستہ ہیں:

- وزارت تجارت(Ministry of Commerce): بہت سے ممالک میں تجارت کی وزارت یا اس کے مساوی محکمہ ہوتا ہے جو تجارتی پالیسیاں بنانے اور لاگو کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہ وزارت اکثر گھریلو تجارت کی مجموعی سمت متعین کرنے اور تجارت سے متعلقہ ضوابط کی تعمیل کو یقینی بنانے میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔
- مسابقت اور صارفین کے تحفظ کے حکام: یہ حکام مارکیٹ میں منصفانہ مسابقت کو یقینی بنانے اور صارفین کے حقوق کے تحفظ پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ وہ عدم اعتماد کے قوانین کو نافذ کر سکتے ہیں اجارہ داری کے طریقوں کی تحقیقات کر سکتے ہیں اور اشتہارات اور مصنوعات کے معیار کے معیارات کی نگرانی کر سکتے ہیں۔
- کسٹمز اور ایکسائز کے محکمے: کسٹمز اور ایکسائز کے محکمے اشیاء کی درآمد اور برآمد کو منظم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ وہ ٹیرف نافذ کرتے ہیں ترسیل کا معائنہ کرتے ہیں اور ڈیوٹی اور ٹیکس جمع کرتے ہیں۔ یہ محکمے سرحد پار تجارت کو کنٹرول کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- تجارتی انجمنیں اور چیمبر آف کامرس: تجارتی انجمنیں اور چیمبر آف کامرس اکثر حکومت کے ساتھ مل کر مخصوص صنعتوں میں کاروبار کے مفادات کی نمائندگی کرنے کے لیے کام کرتے ہیں۔ وہ پالیسی کی ترقی میں حصہ ڈال سکتے ہیں صنعت کی بصیرت فراہم کر سکتے ہیں اور اپنے اراکین کو تعاون کی پیشکش کر سکتے ہیں۔
- مرکزی بینک: کسی ملک کا مرکزی بینک گھریلو تجارت کے پہلوؤں کو منظم کرنے میں ملوث ہو سکتا ہے خاص طور پر جو مانیٹری پالیسی کرنسی کی شرح تبادلہ اور مالی استحکام سے متعلق ہیں۔ یہ رقم کی فراہمی اور شرح سود کے انتظام میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔
- صارفین کے امور کے محکمے: صارفین کے امور کے محکموں کو صارفین کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کا کام سونپا گیا ہے۔ وہ قیمتوں کو منظم کر سکتے ہیں مصنوعات کی حفاظت کے معیار کو یقینی بنا سکتے ہیں اور صارفین کی شکایات کو سنبھال سکتے ہیں۔ یہ محکمے منصفانہ اور شفاف تجارتی ماحول کو برقرار رکھنے میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔
- قومی معیار کی تنظیمیں: قومی معیارات کی تنظیمیں مصنوعات کے معیار کے معیارات مرتب کرتی ہیں اور ان کو منظم کرتی ہیں۔ وہ اس بات کو یقینی بنانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں کہ مقامی طور پر تجارت کی جانے والی اشیا مخصوص معیارات پر پورا اتریں صارفین کی حفاظت اور منصفانہ مسابقت کو فروغ دیں۔
- لیبر ڈیپارٹمنٹس: لیبر ڈیپارٹمنٹ لیبر سے متعلقہ ضوابط اور معیارات کی نگرانی کرتے ہیں مزدوری کے منصفانہ طریقوں کارکنوں کی حفاظت اور روزگار کے قوانین کی پابندی کو یقینی بناتے ہیں۔ یہ ضوابط اشیاء اور خدمات کی پیداوار اور تجارت کو متاثر کر سکتے ہیں۔

- ٹیکسیشن اتھارٹیز: ٹیکسیشن حکام گھریلو تجارت سے متعلق ٹیکسوں کی وصولی کی نگرانی کرتے ہیں۔ وہ سیلز ٹیکس ویلیو ایڈڈ ٹیکس (VAT)اور دیگر محصولات کو نافذ اور ریگولیٹ کر سکتے ہیں جو اشیاء اور خدمات کی لاگت کے ڈھانچے کو متاثر کرتے ہیں۔
- ماحولیاتی ایجنسیاں: ماحولیاتی ایجنسیاں ماحولیاتی معیارات اور پائیداری کے طریقوں کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے صنعتوں کو ریگولیٹ کر سکتی ہیں۔ یہ اہم ماحولیاتی اثرات کے ساتھ شعبوں میں تجارت کو متاثر کر سکتا ہے۔
- دانشورانہ املاک کے دفاتر: ذمہ داری: دانشورانہ املاک کے دفاتر ٹریڈ مارکس پیٹنٹ اور کاپی رائٹس کی رجسٹریشن اور تحفظ کو سنبھالتے ہیں۔ وہ کاروباری اداروں اور تجارت میں مصروف افراد کے حقوق کے تحفظ میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

1.9 گھریلو تجارت کا ماحول(Environment of Home Trade)

گھریلو تجارت کا ماحول جسے گھریلو تجارت بھی کہا جاتا ہے ان حالات اور عوامل کو گھیرے ہوئے ہے جو کسی ایک ملک کی سرحدوں کے اندر اشیاء اور خدمات کی خرید و فروخت کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ ماحول مختلف قسم کے معاشی سماجی قانونی اور تکنیکی عوامل سے تشکیل پاتا ہے۔ گھریلو تجارتی ماحول کو سمجھنا کاروباری اداروں پالیسی سازوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے لیے باخبر فیصلے کرنے اور مارکیٹ کی حرکیات کو نیویگیٹ کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ یہاں گھریلو تجارتی ماحول کے کلیدی عناصر کی تفصیلی تلاش ہے:

- معاشی ماحول: ڈیمانڈ اور سپلائی: معاشی ماحول میں صارفین کی طلب قوت خرید اور مجموعی معاشی ترقی جیسے عوامل شامل ہیں۔ اشیاء اور خدمات کی طلب کی سطح پیداوار اور تجارتی سرگرمیوں کو متاثر کرتی ہے۔

افراط زر اور تنزلی: عام قیمت کی سطح میں تبدیلیاں اشیاء اور خدمات کی قیمتوں کو متاثر کرتی ہیں۔ افراط زر قوت خرید کو ختم کر سکتا ہے جبکہ افراط زر اخراجات میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔

قانونی اور ریگولیٹری ماحول: تجارتی ضوابط: قوانین اور ضوابط گھریلو تجارت کو کنٹرول کرتے ہیں بشمول مصنوعات کے معیارات لیبلنگ اور حفاظت سے متعلق۔ ان ضوابط کی تعمیل کاروبار کے لیے قانونی طور پر کام کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

- معاہدہ اور تجارتی قوانین: معاہدوں تجارتی لین دین اور تنازعات کے حل کے لیے قانونی فریم ورک گھریلو تجارتی ماحول میں کاروبار کے طرز عمل کو تشکیل دیتے ہیں۔
- تکنیکی ماحول: ای کامرس: ٹیکنالوجی میں پیشرفت خاص طور پر ای کامرس پلیٹ فارمز کی ترقی نے اشیاء اور خدمات کی مقامی طور پر خرید و فروخت کے طریقے کو تبدیل کر دیا ہے۔ آن لائن لین دین ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور لاجسٹک ٹیکنالوجیز اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
- آٹومیشن اور کارکردگی: پیداواری عمل اور سپلائی چین مینجمنٹ میں تکنیکی ترقی گھریلو تجارت کے شعبے میں کارکردگی اور مسابقت کو بڑھانے میں معاون ہے۔

- سماجی اور ثقافتی ماحول: صارفین کا برتاؤ: سماجی اور ثقافتی عوامل صارفین کی ترجیحات ذوق اور خریداری کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ثقافتی رجحانات اور سماجی تبدیلیوں کو سمجھنا کاروباری اداروں کے لیے اپنی مصنوعات اور مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں کو تیار کرنے کے لیے ضروری ہے۔
- ڈیموگرافکس: آبادی کا سائز عمر کی تقسیم اور شہری کاری جیسے عوامل مارکیٹ کی ساخت اور طلب میں اشیاء اور خدمات کی اقسام کو متاثر کرتے ہیں۔
- سیاسی اور ریگولیٹری استحکام: حکومتی پالیسیاں: ملکی تجارت کے ہموار آپریشن کے لیے سیاسی اور ریگولیٹری ماحول میں استحکام بہت ضروری ہے۔ پالیسی میں متواتر تبدیلیاں سیاسی عدم استحکام یا بدعنوانی کاروبار کے لیے غیر یقینی صورتحال پیدا کر سکتی ہے۔
- تجارتی معاہدے تجارتی معاہدوں اور اتحادوں میں شرکت ملکی تجارت کی شرائط وضوابط کو متاثر کر سکتی ہے۔ یہ معاہدے ٹیرف کوٹہ اور دیگر تجارتی رکاوٹوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔
- ماحولیاتی اور پائیداری کے عوامل: سبز طرز عمل: ماحولیاتی مسائل کے بارے میں بڑھتی ہوئی بیداری نے پائیدار اور ماحول دوست کاروباری طریقوں پر زور دیا ہے۔ کاروبار ماحول دوست مصنوعات اور عمل کے لیے صارفین کی توقعات کو پورا کرنے کے لیے ڈھال رہے ہیں۔
- مارکیٹ مقابلہ: مسابقتی زمین کی تزئین: گھریلو مارکیٹ میں مسابقت کی سطح قیمتوں اختراعات اور مصنوعات کے معیار کو متاثر کرتی ہے۔ گھریلو تجارتی ماحول میں کامیاب ہونے کے لیے کاروباری اداروں کو مسابقت پر تشریف لے جانا چاہیے اور خود کو الگ کرنا چاہیے۔
- انفراسٹرکچر اور لاجسٹکس: نقل و حمل اور مواصلات: موثر انفراسٹرکچر بشمول نقل و حمل اور مواصلاتی نیٹ ورک اشیاء اور معلومات کے ہموار بہاؤ کے لیے ضروری ہے۔ اچھی طرح سے تیار شدہ لاجسٹکس بروقت ترسیل اور سرمایہ کاری مؤثر تجارت میں معاون ہے۔
- مالیاتی ماحول: سرمائے تک رسائی: فنانسنگ کے اختیارات کی دستیابی کاروباروں کی پیداوار انوینٹری اور توسیع میں سرمایہ کاری کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔ سود کی شرح اور کریڈٹ کی دستیابی مالیاتی ماحول کے اہم عناصر ہیں۔
- لیبر مارکیٹ کے حالات: افرادی قوت کی دستیابی اور ہنر: لیبر مارکیٹ کی حرکیات بشمول ہنر مند کارکنوں کی دستیابی پیداواری لاگت پر اثر انداز اور گھریلو تجارت میں مصروف صنعتوں کی مسابقت۔
- عوامی رائے اور صارفین کا اعتماد: عوامی تاثر: عوامی رائے اور صارفین کا اعتماد خریداری کے رویے اور مارکیٹ کے رجحانات کو متاثر کر سکتا ہے۔ کاروباری اداروں کو عوامی جذبات میں تبدیلی کے بارے میں آگاہ اور جوابدہ ہونے کی ضرورت ہے۔

1.10 کلیدی الفاظ(Keywords)

- ریگولیٹری ماحولیات: تجارتی ضوابط اور قانونی فریم ورک پر مشتمل ریگولیٹری ماحول گھریلو تجارت میں مصروف کاروبار کے طرز عمل کو تشکیل دیتا ہے۔

- صارفین کے رویے: سماجی اور ثقافتی ماحول صارفین کے رویے کو نمایاں طور پر متاثر کرتا ہے جس میں ترجیحات آبادیات اور سماجی تبدیلیوں جیسے عوامل شامل ہیں۔
- سیاسی استحکام: سیاسی استحکام اور اچھی طرح سے طے شدہ حکومتی پالیسیاں گھریلو تجارت کے ہموار آپریشن کے لیے اہم ہیں تجارتی معاہدوں محصولات اور مارکیٹ کے حالات کو متاثر کرتی ہیں۔
- انفراسٹرکچر اور لاجسٹکس: نقل و حمل اور مواصلاتی نیٹ ورک سمیت موثر انفراسٹرکچر گھریلو تجارتی ماحول میں اشیاء اور معلومات کے ہموار بہاؤ کو آسان بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

1.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

خالی جگہوں کو پُر کریں۔ (Fill in the Blanks)

1۔ ____________ میں صارفین کے اعتماد کی سطح خریداری کے فیصلوں کو متاثر کرتی ہے۔

2۔ __________ کا معیار بشمول نقل و حمل مواصلات اور لاجسٹکس ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

3۔ ایک محدود گھریلو مارکیٹ میں کاروبار کو مارکیٹ کی ____________ کے خطرے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

4۔ گھریلو کاروبار ٹیکس کے ذریعے ____________ میں حصہ ڈالتے ہیں۔

5۔ گھریلو کاروبار ____________ میں سرمایہ کاری کر کے تکنیکی جدت کو آگے بڑھاتے ہیں

جوابات:

1۔معیشت 2۔بنیادی ڈھانچے 3۔ سیچوریشن 4۔ حکومت کی آمدنی 5۔ تحقیق اور ترقی

مختصر جواب کے حامل سوالات (Short Answer type Questions)

1۔ گھریلو تجارت کی تعریف پیش کیجے

2۔ گھریلو تجارت کی خصوصیات قلمبند کیجے

3۔ ملکی تجارت کا کنڑول کرنے والے اداروں کے نام تحریر کیجے

طویل جواب کے حامل سوالات (Long Answer type Questions)

1۔ گھریلو تجارت کی اقسام پر تفصیل سے لکھیں۔

2۔ گھریلو تجارت پر عوامل کا اثر پر روشنی ڈالیں

3۔ گھریلو تجارت کا ماحول سے آپ کیا سمجھتے ہیں اس کی وضاحت کریں

اکائی 2۔ غیر ملکی تجارت

(Foreign Trade)

اکائی کے اجزاء	Structure
2.0 تمہید	Introduction
2.1 مقاصد	Objectives
2.2 غیر ملکی تجارت کی معنی مفہوم اور تعریف	Definition and Meaning of Foreign Trade
2.3 غیر ملکی تجارت کی خصوصیات	Feature of Foreign Trade
2.4 غیر ملکی تجارت کی فوائد	Advantages of Foreign Trade
2.5 غیر ملکی تجارت کی حد	Limitation of Foreign Trade
2.6 غیر ملکی تجارت کی اقسام	Types of Foreign Trade
2.7 گھریلو کاروبار بمقابلہ غیر ملکی تجارت کے درمیان فرق	Difference between Domestic Business and Foreign Trade
2.8 غیر ملکی تجارت میں داخلے کا طریقہ	Mode of entry into Foreign Trade
2.9 کلیدی الفاظ	Keywords
2.10 نمونہ امتحانی سوالات	Model Examination Questions

2.0 تمہید (Introduction)

غیر ملکی تجارت ایک کثیر جہتی شعبہ ہے جس میں سر گرمیوں اور حکمت عملیوں کی ایک متنوع رینج شامل ہے جس کا مقصد کسی ایک ملک کی سرحدوں سے باہر تجارت کرنا ہے۔ 21ویں صدی کی عالمگیر معیشت میں کمپنیاں نئی منڈیوں تک رسائی حاصل کرنے قیمتی وسائل سے فائدہ اٹھانے اور ترقی اور منافع کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے غیر ملکی تجارت میں تیزی سے مشغول ہو رہی ہیں۔ اس متحرک اور پیچیدہ میدان میں ثقافتی تنوع ریگولیٹری تغیرات اور جغرافیائی سیاسی تحفظات سمیت مختلف مسائلوں سے گزرنا شامل ہے۔ ایکسپورٹ اور لائسنسنگ سے لے کر براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری اور اسٹریٹجک اتحاد تک کمپنیاں اپنے اہداف وسائل اور ہدف مارکیٹ کی نوعیت کی بنیاد پر

بین الاقوامی منڈیوں میں داخلے کے مختلف طریقے اپناتی ہیں۔ غیر ملکی تجارت کے فوائد اور حدود کو سمجھنا ان کاروباروں کے لیے ضروری ہے جن کا مقصد مسابقتی عالمی منڈی میں ترقی کرنا ہے۔

2.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- غیر ملکی تجارت کے معنی مفہوم اور تعریف سمجھ سکیں گے
- غیر ملکی تجارت کے فوائد اور گھریلو تجارت کا ماحول کو جاننا۔
- غیر ملکی تجارت کو سمجھ سکیں گے
- غیر ملکی تجارت کی اقسام کو سمجھ سکیں گے
- گھریلو کاروبار بمقابلہ غیر ملکی تجارت کے درمیان فرق کو سمجھ سکیں گے
- غیر ملکی تجارت میں داخلے کا طریقہ کو سمجھ سکیں گے

2.2 غیر ملکی تجارت کی معنی مفہوم اور تعریف

(Meaning and Definition of Foreign Trade)

غیر ملکی تجارت کی تعریف مصنفین اور ماہرین کے درمیان مختلف ہو سکتی ہے۔ مختلف اسکالرز غیر ملکی تجارت کے مختلف پہلوؤں پر زور دے سکتے ہیں لیکن عام طور پر اس سے مراد تجارتی سرگرمیاں ہوتی ہیں جن میں مختلف ممالک میں واقع اداروں کے درمیان اشیاء خدمات یا وسائل کا تبادلہ شامل ہوتا ہے۔ یہاں قابل ذکر مصنفین کی طرف سے فراہم کردہ چند تعریفیں ہیں

- چارلس ڈبلیو ایل ہل (Charles W. L. Hill) کے مطابق:

چارلس ڈبلیو ایل ہل غیر ملکی تجارت کے میدان میں ایک معروف مصنف ہیں۔ ان کے مطابق غیر ملکی تجارت میں کوئی بھی کاروباری سرگرمی شامل ہوتی ہے جو قومی سرحدوں کو عبور کرتی ہو۔ اس میں ملک بھر میں اشیاء خدمات وسائل اور علم کی نقل و حرکت شامل ہے۔ ہل غیر ملکی تجارت میں مشغول ہونے پر مختلف ثقافتی معاشی اور قانونی ماحول کو اپنانے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔

- جان ڈی ڈینیئلز اور لی ایچ ریڈباؤ (John D. Daniels and Lee H. Radebaugh) کے مطابق:

غیر ملکی تجارت کی تعریف افراد اور تنظیموں کی ضروریات کو پورا کرنے کے مقصد سے قومی سرحدوں کے پار ہونے والے لین دین کے مطالعہ کے طور پر کرتے ہیں۔ ان کی تعریف میں نہ صرف مصنوعات اور خدمات کا تبادلہ ہوتا ہے بلکہ ممالک کے درمیان سرمائے ٹیکنالوجی اور معلومات کی نقل و حرکت بھی شامل ہے۔

- مائیکل آر زینکوٹا اور ایلکا اے رونکینن (Michael R. Czinkota and Ilkka A. Ronkainen) کے مطابق

یہ بیان کرتے ہوئے ایک وسیع تناظر فراہم کرتے ہیں کہ غیر ملکی تجارت میں قومی سرحدوں کے پار فرموں کی تجارت اور سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کی کارکردگی شامل ہے۔ وہ مختلف ممالک میں مختلف ثقافتوں قانونی نظاموں معاشی ڈھانچے اور سیاسی ماحول کی وجہ سے غیر ملکی تجارت کی پیچیدگی پر زور دیتے ہیں۔

- جان ایچ ڈننگ(John H. Dunning)کے مطابق

ڈننگ بین الاقوامی پیداوار کے اپنے نظریہ کے لیے جانا جاتا ہے جسے اکثر OLI (ملکیت مقام اندرونی کاری) فریم ورک کہا جاتا ہے۔ وہ غیر ملکی تجارت کو معاشی وسائل کے سرحد پار لین دین کے طور پر بیان کرتا ہے جس میں اشیا اور خدمات کی تجارت کے ساتھ ساتھ سرمائے اور ٹیکنالوجی کی نقل و حرکت بھی شامل ہے۔

خلاصہ یہ کہ غیر ملکی تجارت کی تعریف عام طور پر معاشی سرگرمیوں کے گرد گھومتی ہے جو قومی حدود سے تجاوز کرتی ہے جس میں اشیاء خدمات وسائل اور معلومات کا تبادلہ شامل ہوتا ہے۔ مصنفین اکثر ثقافتی قانونی معاشی اور سیاسی عوامل سمیت مختلف ممالک میں ماحول کے تنوع کے ذریعہ پیش کردہ مسائل اور مواقع کو اجاگر کرتے ہیں۔

2.3 غیر ملکی تجارت کی خصوصیات(Feature of Foreign Trade)

غیر ملکی تجارت میں کئی مخصوص خصوصیات ہیں جو اسے گھریلو کاروبار سے الگ کرتی ہیں۔ یہ خصوصیات قومی سرحدوں کے پار کام کرنے سے وابستہ پیچیدگیوں اور مسائل کو اجاگر کرتی ہیں۔ غیر ملکی تجارت کی کچھ اہم خصوصیات یہ ہیں:

1. سرحد پار لین دین(Cross-Border Transactions): اس کے بنیادی طور پر غیر ملکی تجارت میں وہ لین دین شامل ہے جو قومی سرحدوں کو عبور کرتے ہیں۔ اس میں مختلف ممالک میں واقع اداروں کے درمیان اشیاء خدمات سرمایہ ٹیکنالوجی اور معلومات کا تبادلہ شامل ہے۔
2. ثقافتی تنوع(Cultural Diversity): غیر ملکی تجارت متنوع ثقافتی ماحول میں چلتا ہے۔ مختلف ممالک کے الگ الگ رسم و رواج زبانیں سماجی اصول اور کاروباری طریقے ہیں۔ بین الاقوامی منڈیوں میں کامیابی کے لیے ثقافتی فرق کو سمجھنا اور ان کے مطابق ڈھالنا بہت ضروری ہے۔
3. قانونی اور ریگولیٹری تغیرات(Legal and Regulatory Variations): قانونی نظام اور ضوابط ممالک کے درمیان نمایاں طور پر مختلف ہوتے ہیں۔ غیر ملکی تجارتوں کو مختلف قانونی فریم ورک تجارتی پالیسیوں ٹیکس کے ضوابط اور دانشورانہ املاک کے قوانین کو نیویگیٹ کرنا چاہیے۔ ان متنوع ضوابط کی تعمیل بین الاقوامی کارروائیوں کے انتظام کا ایک اہم پہلو ہے۔
4. معاشی تغیر(Economic Variability): غیر ملکی تجارت مختلف ممالک میں شرح مبادلہ افراط زر کی شرح شرح سود اور معاشی حالات میں اتار چڑھاؤ کا شکار ہے۔ ایک ملک میں معاشی عدم استحکام بین الاقوامی آپریشنز کی کارکردگی اور منافع کو متاثر کر سکتا ہے۔

5. سیاسی خطرہ(Political Risk): غیر ملکی تجارت میں سیاسی عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاسی عدم استحکام حکومتی پالیسیوں میں تبدیلیاں تجارتی پابندیاں اور جغرافیائی سیاسی تناؤ عالمی سطح پر کام کرنے والے کاروباروں کے لیے غیر یقینی صورتحال اور خطرات کو متعارف کرا سکتے ہیں۔

6. عالمی مقابلہ(Global Competition): غیر ملکی تجارت کو شدید عالمی مسابقت کا سامنا ہے۔ کمپنیاں نہ صرف گھریلو حریفوں بلکہ دنیا بھر کے کاروباری اداروں سے بھی مقابلہ کرتی ہیں۔ یہ مقابلہ اکثر کمپنیوں کو مسلسل اختراعات کارکردگی کو بڑھانے اور مسابقتی فوائد کو فروغ دینے کی ضرورت کرتا ہے۔

7. ملٹی نیشنل آپریشنز(Multinational Operations): بہت سے غیر ملکی تجارت ملٹی نیشنل کارپوریشنز(MNCs) کے طور پر ماتحت اداروں شاخوں یا متعدد ممالک میں ملحقہ اداروں کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس میں آپریشنز کے ایک پیچیدہ نیٹ ورک کا انتظام کرنا شامل ہے ہر ایک مقامی حالات سے متاثر ہوتا ہے۔

8. کرنسی کا تبادلہ(Currency Exchange): کرنسی کا تبادلہ غیر ملکی تجارت کا ایک بنیادی پہلو ہے۔ عالمی تجارت میں مصروف کمپنیوں کو متعدد کرنسیوں سے نمٹنا چاہیے جس سے کرنسی کے تبادلے کے خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ شرح مبادلہ میں اتار چڑھاو اشیاء کی قیمت آمدنی اور منافع کو متاثر کر سکتا ہے۔

9. عالمی سپلائی چین(Global Supply Chain): غیر ملکی تجارت میں اکثر عالمی سپلائی چینز شامل ہوتے ہیں جہاں خام مال اجزاء اور تیار شدہ مصنوعات دنیا کے مختلف حصوں سے حاصل کی جاتی ہیں اور تقسیم کی جاتی ہیں۔ ان پیچیدہ سپلائی چینز کو منظم کرنے کے لیے موثر کوآرڈینیشن اور لاجسٹکس کی ضرورت ہوتی ہے۔

10. ٹیکنالوجی کی منتقلی(Technology Transfer): غیر ملکی تجارت سرحدوں کے پار ٹیکنالوجی کی منتقلی میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس میں ٹیکنالوجی کا لائسنس مشترکہ منصوبوں یا غیر ملکی منڈیوں میں براہ راست سرمایہ کاری شامل ہو سکتی ہے۔ ٹیکنالوجی کی منتقلی اور موافقت جدت اور معاشی ترقی میں معاون ہے۔

ان خصوصیات کو سمجھنا اور ان کا مؤثر طریقے سے انتظام کرنا بین الاقوامی کارروائیوں میں مصروف کاروباروں کے لیے ضروری ہے۔ کامیاب غیر ملکی تجارتی حکمت عملیوں کے لیے عالمی کاروباری ماحول کی طرف سے پیش کردہ منفرد مسائلوں اور مواقع پر محتاط غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔

2.4 غیر ملکی تجارت کے فوائد(Advantages of Foreign Trade)

غیر ملکی تجارت میں مشغول ہونا ان کمپنیوں کے لیے مختلف فوائد پیش کرتا ہے جو ترقی توسیع اور منافع میں اضافہ کی تلاش میں ہیں۔ یہ فوائد نئی منڈیوں تک پہنچنے وسائل تک رسائی اور ملکی حدود سے باہر مواقع سے فائدہ اٹھانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ غیر ملکی تجارت کے چند اہم فوائد یہ ہیں:

1۔ مارکیٹ کی توسیع: بڑے کنزیومر بیس تک رسائی: غیر ملکی تجارت کمپنیوں کو ایک بڑی اور متنوع صارف مارکیٹ تک پہنچنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ خاص طور پر ان صنعتوں کے لیے فائدہ مند ہے جن کی سیر شدہ یا سست رفتار سے بڑھتی ہوئی گھریلو منڈی ہے۔

2۔ ریونیو اسٹریمز کا تنوع(Diversification of Revenue Streams): متعدد ممالک میں کام کرنے سے ایک مارکیٹ پر انحصار کم ہوتا ہے۔ تنوع مخصوص خطوں میں معاشی بدحالی یا اتار چڑھاو سے وابستہ خطرات کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

3۔ وسائل تک رسائی اور لاگت کی کارکردگی: وسائل تک رسائی: کمپنیاں ضروری وسائل تک رسائی سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں جیسے کہ خام مال مزدوری یا ٹیکنالوجی جو غیر ملکی منڈیوں میں زیادہ وافر یا سستی ہو سکتی ہے۔

4۔ پیمانے کی معیشت: عالمی سطح پر آپریٹنگ اکثر پیمانے کی معیشتوں کا باعث بنتی ہے جس سے کمپنیوں کو اشیاء یا خدمات زیادہ موثر اور لاگت سے پیدا کرنے کے قابل بنتا ہے۔

5۔ ٹیکنالوجی کی منتقلی: غیر ملکی تجارت تعاون شراکت داری یا براہ راست سرمایہ کاری کے ذریعے سرحدوں کے پار ٹیکنالوجی کی منتقلی میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ یہ جدت اور مسابقت کو بڑھا سکتا ہے۔

6۔ علم اور ہنر کا تبادلہ: غیر ملکی تجارت میں شامل کمپنیاں متنوع صلاحیتوں مہارتوں اور مہارت کے ایک تالاب تک رسائی حاصل کر سکتی ہیں جو مسائل کے حل اور تخلیقی صلاحیتوں کو بہتر بنانے میں اپنا حصہ ڈال سکتی ہیں۔

7۔ گلوبل مارکیٹ پوزیشننگ: بین الاقوامی توسیع عالمی برانڈ کی موجودگی قائم کرکے اور مختلف مارکیٹوں میں مثبت ساکھ کا فائدہ اٹھا کر کمپنی کی مسابقتی پوزیشن کو بڑھا سکتی ہے۔

8۔ عالمی مقابلے سے سیکھنا: عالمی سطح پر مقابلہ کرنا کمپنیوں کو متنوع کاروباری طریقوں اور حکمت عملیوں سے آشنا کرتا ہے جس سے مسلسل سیکھنے اور موافقت کی ثقافت کو فروغ ملتا ہے۔

9۔ آمدنی اور منافع میں اضاف: نئی منڈیوں تک رسائی فروخت اور آمدنی میں اضافہ کا باعث بن سکتی ہے۔ کمپنیاں مارکیٹ کی طلب اور موثر کارروائیوں کا فائدہ اٹھا کر زیادہ منافع حاصل کر سکتی ہیں۔

10۔ کرنسی کا تنوع: متعدد کرنسیوں میں کام کرنا کرنسی کے اتار چڑھاو کے خلاف ایک ہیج کے طور پر کام کر سکتا ہے ایک ہی کرنسی کی نمائش سے وابستہ مالی خطرات کو کم کر سکتا ہے۔

11۔ شراکت داریاں اور مشترکہ منصوبے: کمپنیاں غیر ملکی شراکت داروں کے ساتھ اسٹریٹجک اتحاد یا مشترکہ منصوبے بنا سکتی ہیں مقامی علم تقسیم کے ذرائع اور تعلقات کو بروئے کار لاتے ہوئے مارکیٹ کی رسائی کو بڑھا سکتی ہیں۔

12۔ رسک شیئرنگ: باہمی تعاون کے منصوبے کمپنیوں کو خطرات اور ذمہ داریوں کو بانٹنے کی اجازت دیتے ہیں جس سے یہ غیر مانوس بازاروں میں داخل ہونے یا پیچیدہ ریگولیٹری ماحول میں تشریف لے جانے کے قابل بناتا ہے۔

13۔ عالمی برانڈ کی پہچان: برانڈ کی تعمیر اور پہچان بین الاقوامی سطح پر توسیع عالمی برانڈ کی ترقی میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ ایک تسلیم شدہ اور قابل احترام برانڈ گاہک کی وفاداری اور اعتماد میں اضافہ کا باعث بن سکتا ہے۔

14۔ ثقافتی موافقت: کامیاب غیر ملکی تجارت اپنی مارکیٹنگ اور برانڈ نگ کی حکمت عملیوں کو مقامی ثقافتوں کے مطابق ڈھالتے ہیں مختلف خطوں میں برانڈ کی مطابقت اور اپیل کو بڑھاتے ہیں۔

15۔ سیاسی خطرات کا تنوع: متعدد ممالک میں کام کرنے سے سیاسی اور ضابطے کے خطرات کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ایک ملک میں مسائل کا مقابلہ دوسرے میں استحکام کے ذریعے کیا جاسکتا ہے زیادہ متوازن رسک پروفائل فراہم کرنا۔

16۔ سازگار ریگولیٹری ماحول تک رسائی: کمپنیاں سازگار ریگولیٹری ماحول ٹیکس کی ترغیبات یا حکومتی تعاون کے ساتھ بازاروں کی تلاش کر سکتی ہیں جس سے کاروباری کارروائیوں اور ترقی میں سہولت ہو۔

اگرچہ غیر ملکی تجارت بے شمار فوائد پیش کرتا ہے لیکن کمپنیوں کے لیے ثقافتی اختلافات ریگولیٹری پیچیدگیوں اور عالمی مسابقت سے وابستہ مسائلوں کا بغور جائزہ لینا اور ان کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ ایک سوچی سمجھی غیر ملکی تجارتی حکمت عملی فوائد کو زیادہ سے زیادہ اور طویل مدتی کامیابی میں حصہ ڈال سکتی ہے۔

2.5 غیر ملکی تجارت کی حد (Limitation of Foreign Trade)

غیر ملکی تجارت میں مختلف فوائد ہیں اور اس میں کئی حدود اور مسائل بھی ہیں۔ یہ حدود ثقافت ضوابط معاشی حالات اور جغرافیائی سیاسی عوامل میں فرق سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ کمپنیوں کے لیے موثر حکمت عملی تیار کرنے اور ممکنہ خطرات کو کم کرنے کے لیے ان حدود کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ یہاں غیر ملکی تجارت کی کچھ اہم حدود کی تفصیلی وضاحتیں ہیں۔

1۔ مواصلاتی مسائل: مختلف زبانیں اور ثقافتی اصول غلط فہمیوں اور مواصلاتی مسائلوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ مؤثر مواصلات کے لیے ثقافتی حساسیت اور موافقت کی ضرورت ہوتی ہے جسے حاصل کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔

2۔ صارفین کے رویے میں تغیر: ثقافتی فرق صارفین کی ترجیحات اور رویے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کمپنیوں کو اپنی مصنوعات مارکیٹنگ اور فروخت کی حکمت عملیوں کو ہر مارکیٹ کے ثقافتی تناظر کے مطابق بنانا چاہیے جو پیچیدہ اور وقت طلب ہو سکتا ہے۔

3۔ تعمیل کے مسائل: مختلف ممالک کے الگ الگ قانونی اور ریگولیٹری فریم ورک ہیں۔ متنوع ضوابط ٹیکس کے قوانین اور تجارتی پالیسیوں کے ساتھ نیویگیٹ کرنا اور ان کی تعمیل کرنا پیچیدہ ہو سکتا ہے اور اس کے لیے اہم وسائل کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

4۔ سیاسی عدم استحکام: کچھ خطوں میں سیاسی تبدیلیوں اور عدم استحکام کے نتیجے میں اچانک پالیسی میں تبدیلی ضبطی یا اثاثوں کو قومیانے کا سبب بن سکتا ہے جس سے غیر ملکی تجارتوں کے لیے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔

5۔ انفراسٹرکچر مسائل: تمام ممالک میں بنیادی ڈھانچے کے معیار اور لاجسٹکس کی صلاحیتوں میں تغیرات سپلائی چین میں رکاوٹوں کا باعث بن سکتے ہیں جس سے پیداوار تقسیم اور بروقت ترسیل متاثر ہو سکتی ہے۔

6۔ نقل و حمل کے اخراجات: طویل فاصلے تک اشیاء کی ترسیل نقل و حمل کے اخراجات میں اضافہ کر سکتی ہے۔ کمپنیوں کو مسابقت برقرار رکھنے کے لیے اپنی سپلائی چین کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

7۔ شرح تبادلہ کے اتار چڑھاؤ: غیر ملکی تجارتوں کو کرنسی کی شرح تبادلہ میں اتار چڑھاؤ کا سامنا ہے۔ شرح مبادلہ میں تبدیلی اشیاء کی قیمت منافع اور مجموعی مالی کارکردگی کو متاثر کر سکتی ہے۔

8۔ مالیاتی منصوبہ بندی کے مسائل: متعدد کرنسیوں میں مالیات کے انتظام کے لیے بجٹ اور مالیاتی تخمینوں پر کرنسی کے اتار چڑھاؤ کے اثرات کو کم کرنے کے لیے محتاط منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔

9۔ جیو پولیٹیکل تناؤ: سیاسی عدم استحکام تجارتی تنازعات اور جغرافیائی سیاسی کشیدگی غیر ملکی تجارتی کارروائیوں کو متاثر کر سکتی ہے۔ کمپنیوں کو ایسے مسائلوں کا شکار علاقوں میں کام کرنے سے وابستہ خطرات کا جائزہ لینے اور ان کا انتظام کرنے کی ضرورت ہے۔

10۔ معاشی بدحالی: عالمی معاشی بدحالی یا کساد بازاری کا غیر ملکی تجارتی آپریشنز پر بڑا اثر ہو سکتا ہے۔ کمپنیاں معاشی بدحالی کے دوران کم مانگ مالیاتی مسائل اور بڑھتی ہوئی مسابقت کا تجربہ کر سکتی ہیں۔

11۔ مصنوعات اور خدمات کی موافقت: متنوع مارکیٹوں کی مخصوص ضروریات اور ترجیحات کو پورا کرنے کے لیے مصنوعات اور خدمات کو ٹیلر کرنے کے لیے اہم سرمایہ کاری اور مارکیٹ ریسرچ کی ضرورت ہوتی ہے۔

12۔ ثقافتی حساسیت: مقامی ثقافتوں کے مطابق ڈھالنے میں ناکامی کا نتیجہ مصنوعات کو مسترد کرنے یا منفی تاثرات کا باعث بن سکتا ہے جس سے مارکیٹ کی رسائی اور کامیابی متاثر ہوتی ہے۔

13۔ تجارتی رکاوٹیں: بڑھتے ہوئے تحفظ پسند اقدامات جیسے ٹیرف اور تجارتی پابندیاں بین الاقوامی تجارت میں رکاوٹ بن سکتی ہیں اور سپلائی چین میں خلل ڈال سکتی ہیں۔ کمپنیوں کو تحفظ پسند پالیسیوں کی وجہ سے داخلے میں رکاوٹوں یا اخراجات میں اضافے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

14۔ قوم پرستانہ جذبات: کچھ خطوں میں بڑھتے ہوئے قوم پرستانہ جذبات غیر ملکی متبادلات پر گھریلو مصنوعات کو ترجیح دینے کا باعث بن سکتے ہیں جس سے غیر ملکی تجارتوں کے لیے مارکیٹ تک رسائی متاثر ہو سکتی ہے۔

15۔ عالمی مقابلہ اور شدید مقابلہ: عالمی منڈی میں کام کرنا کمپنیوں کو ملکی اور بین الاقوامی دونوں حریفوں سے شدید مسابقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مسابقتی برتری کو برقرار رکھنے کے لیے مسلسل جدت اور اسٹریٹجک پوزیشننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔

غیر ملکی تجارت میں مصروف کمپنیوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ خطرے کا مکمل جائزہ لیں عالمی ترقی کے بارے میں باخبر رہیں اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالنے کے لیے لچکدار حکمت عملی تیار کریں۔ ان حدود کو مؤثر طریقے سے حل کرنا غیر ملکی تجارتی کوششوں کی طویل مدتی کامیابی میں حصہ ڈال سکتا ہے۔

2.6 غیر ملکی تجارت کی اقسام (Types of Foreign Trade)

غیر ملکی تجارت کی کچھ اہم اقسام یہ ہیں۔

1۔ برآمد کرنا: برآمد میں ایک ملک میں تیار کردہ اشیاء یا خدمات دوسرے ملک میں موجود صارفین کو فروخت کرنا شامل ہے۔

مثال: ایک امریکی کمپنی جو یورپ میں صارفین کو اسمارٹ فون برآمد کرتی ہے۔

2۔ درآمد کرنا: درآمد کرنا اپنے ملک میں استعمال یا دوبارہ فروخت کے لیے غیر ملکی سپلائرز سے اشیاء یا خدمات کی خریداری ہے۔

مثال: ایک جاپانی خوردہ فروش اپنے اسٹورز میں فروخت کرنے کے لیے یورپی فیشن کے ملبوسات درآمد کر رہا ہے۔

3۔ لائسنسنگ اور فرنچائزنگ: لائسنسنگ ایک ملک میں کسی کمپنی کو فیس یا رائلٹی کے بدلے کسی دوسرے ملک میں دوسری کمپنی کی دانشورانہ املاک (جیسے ٹریڈمارک پیٹنٹ یا برانڈ نام) استعمال کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ فرنچائزنگ میں اسی طرح کا انتظام شامل ہوتا ہے لیکن اکثر اس میں وسیع تر کاروباری ماڈل شامل ہوتا ہے۔

مثال: میک ڈونلڈز مختلف ممالک میں اپنے فاسٹ فوڈ ریستوراں کو فرنچائز کر رہا ہے یا کوئی سافٹ ویئر کمپنی اپنی ٹیکنالوجی کا لائسنس کسی غیر ملکی پارٹنر کو دے رہی ہے۔

4۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI): FDI اس وقت ہوتا ہے جب ایک ملک کی کمپنی کسی دوسرے ملک میں فزیکل اثاثوں جیسے فیکٹریوں یا ذیلی اداروں میں اہم سرمایہ کاری کرتی ہے۔

مثال: ایک جرمن کارساز کمپنی جو ریاستہائے متحدہ میں مینوفیکچرنگ پلانٹ قائم کر رہی ہے۔

5۔ مشترکہ منصوبوں: مشترکہ منصوبوں میں مختلف ممالک کی دو یا دو سے زیادہ کمپنیوں کے درمیان ایک کاروباری پروجیکٹ شروع کرنے کے لیے تعاون شامل ہوتا ہے خاص طور پر ایک محدود مدت کے لیے۔

مثال: مختلف ممالک کی دو فارماسیوٹیکل کمپنیاں جو ایک نئی دوا تیار کرنے اور مارکیٹ کرنے کے لیے ایک مشترکہ منصوبہ بنا رہی ہیں۔

6۔ اسٹریٹجک اتحاد: تزویراتی اتحاد مختلف ممالک کی کمپنیوں کے درمیان باہمی فائدے کے لیے شراکت داری ہے اکثر کوئی نئی قانونی ہستی بنائے بغیر۔

مثال: ایک امریکی ٹیکنالوجی کمپنی جو تحقیق اور ترقی میں تعاون کرنے کے لیے ایک چینی کمپنی کے ساتھ اسٹریٹجک اتحاد بنا رہی ہے۔

7۔ عالمی اسٹریٹجک پارٹنرشپس: عالمی تزویراتی شراکت داریوں میں مشترکہ اسٹریٹجک مقاصد کے حصول کے لیے مختلف ممالک کی کمپنیوں کے درمیان طویل مدتی معاہدے اور تعاون شامل ہوتا ہے۔

مثال: ایک امریکی اور ایک یورپی ایرو اسپیس کمپنی مشترکہ طور پر نئی ہوائی جہاز کی ٹیکنالوجیز تیار کرنے اور مارکیٹ کرنے کے لیے عالمی اسٹریٹجک پارٹنرشپ تشکیل دے رہی ہے۔

8۔ عالمی سپلائی چین مینجمنٹ: کمپنیاں مختلف ممالک میں واقع سپلائرز سے خام مال اجزاء یا تیار شدہ اشیاء کے ذریعہ عالمی سپلائی چین کے انتظام میں مشغول ہیں۔

مثال: ایک امریکی الیکٹرانکس مینوفیکچر ر ایشیا میں سپلائرز سے اجزاء حاصل کر رہا ہے اور حتمی مصنوعات کو ریاستہائے متحدہ میں اسمبل کر رہا ہے۔

9۔ گلوبل مارکیٹنگ اور ایڈورٹائزنگ: عالمی مارکیٹنگ میں مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں کو تیار کرنا اور نافذ کرنا شامل ہے جو قومی سرحدوں کو عبور کرتی ہے۔اس کے لیے اکثر پروموشنل کوششوں کو مقامی ثقافتوں اور ترجیحات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مثال: ایک ملٹی نیشنل سافٹ ڈرنک کمپنی جو مسلسل پیغام رسانی کے ساتھ عالمی تشہیری مہم چلا رہی ہے لیکن مقامی ذوق اور ثقافتی باریکیوں کے مطابق بنائی گئی ہے۔

10۔آف شورنگ اور آؤٹ سورسنگ: آف شورنگ میں مخصوص کاروباری عمل یا فنکشنز کو کسی غیر ملکی مقام پر منتقل کرنا شامل ہے جبکہ آؤٹ سورسنگ میں بعض کاموں کو بیرونی سروس فراہم کرنے والوں سے اکثر مختلف ممالک میں معاہدہ کرنا شامل ہے۔

مثال: ایک امریکی سافٹ ویئر کمپنی ہندوستان میں کال سینٹر میں کسٹمر سپورٹ سروسز کو آؤٹ سورس کر رہی ہے۔

اس قسم کی غیر ملکی تجارتی سرگرمیاں اوورلیپ ہوسکتی ہیں اور کمپنیاں اکثر اپنے عالمی کاروباری مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے بیک وقت متعدد طریقوں میں مشغول ہوتی ہیں۔ایک مخصوص غیر ملکی تجارتی حکمت عملی کا انتخاب مارکیٹ کے حالات ریگولیٹری ماحول ثقافتی تحفظات اور صنعت کی نوعیت جیسے عوامل پر منحصر ہے۔

2.7 گھریلو کاروبار بمقابلہ غیر ملکی تجارت کے درمیان فرق

(Difference between Domestic Business and Foreign Trade)

گھریلو کاروبار بمقابلہ غیر ملکی تجارت کے درمیان فرق

پہلو(Aspects)	گھریلو تجارت(Domestic Business)	غیر ملکی تجارت(Foreign Trade)
مارکیٹ	گھریلو	عالمی
گاہکوں	گھریلو صارفین	غیر ملکی صارفین
مقابلہ	گھریلو حریف	بین الاقوامی حریف
ضابطے	گھریلو ضابطے	بین الاقوامی ضابطے اور ہدف مارکیٹ کے ملکی ضوابط
کرنسی	ملکی کرنسی	متعدد کرنسی
پیچیدگی	کم پیچیدہ	ثقافتی اختلافات زبان کی رکاوٹوں اور بین الاقوامی تجارتی ضوابط جیسے عوامل کی وجہ سے زیادہ پیچیدہ
ترقی کی صلاحیت	گھریلو مارکیٹ کی ترقی تک محدود	نئی منڈیوں میں ترقی کے امکانات
خطرات	مارکیٹ اور ضوابط سے واقفیت سے وابستہ کم خطرات	سیاسی عدم استحکام کرنسی کے اتار چڑھاؤ اور ثقافتی اختلافات جیسے عوامل کی وجہ سے زیادہ خطرات

2.8 غیر ملکی تجارت میں داخلے کا طریقہ (Mode of Entry in Foreign Trade)

یہاں غیر ملکی تجارت میں داخلے کے کئی طریقے ہیں ہر ایک کو اس کے فوائد نقصانات کے ساتھ بیان کر رہے ہیں۔

1) برآمد کرنا: برآمد میں ایک ملک میں تیار کردہ اشیاء یا خدمات کو دوسرے ملک کے صارفین کو فروخت کرنا شامل ہے۔ یہ داخلے کے سب سے آسان اور کم خطرناک طریقوں میں سے ایک ہے۔

فوائد:

- کم ابتدائی سرمایہ کاری۔
- غیر ملکی کارروائیوں میں کم سے کم شمولیت۔

نقصانات:

- مارکیٹنگ اور تقسیم پر محدود کنٹرول۔
- تجارتی رکاوٹوں اور کرنسی کے اتار چڑھاو کی نمائش۔

مثال: ایک چینی ٹیکسٹائل مینوفیکچر رجو امریکہ کو ملبوسات برآمد کر رہا ہے۔

2) لائسنسنگ اور فرنچائزنگ: لائسنسنگ ایک کمپنی کو غیر ملکی مارکیٹ میں کسی دوسری کمپنی کو اپنی دانشورانہ املاک جیسے ٹریڈ مارک پیٹنٹ یا برانڈ نام استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ فرنچائزنگ لائسنسنگ کی ایک وسیع شکل ہے جس میں اکثر ایک مکمل کاروباری ماڈل شامل ہوتا ہے۔

فوائد:

- لائسنس دینے والے/فرنچائزر کے لیے کم خطرہ اور سرمایہ کاری۔
- فوری مارکیٹ میں داخلہ۔

نقصانات:

- آپریشنز پر محدود کنٹرول۔
- لائسنس یافتہ/فرنچائزی کی صلاحیتوں پر انحصار۔

مثال: Starbucks اپنے برانڈ کو غیر ملکی مارکیٹ میں مقامی کافی چین کے لیے لائسنس دے رہا ہے۔

3) مشترکہ منصوبوں (Joint Ventures): مشترکہ منصوبوں میں مختلف ممالک کی دو یا دو سے زیادہ کمپنیوں کے درمیان ایک کاروباری پروجیکٹ شروع کرنے یا ایک نیا ادارہ قائم کرنے ملکیت اور انتظامی ذمہ داریوں کا اشتراک شامل ہے۔

فوائد:

- مشترکہ خطرات اور اخراجات۔

- مارکیٹ کے بارے میں مقامی پارٹنر کا علم۔

نقصانات:

- شراکت داروں کے درمیان ممکنہ تنازعات۔
- مشترکہ کنٹرول اور فیصلہ سازی۔

مثال: سونی اور ایرکسن موبائل فون بنانے کے لیے ایک مشترکہ منصوبہ بناتے ہیں۔

4) اسٹریٹیجک اتحاد: اسٹریٹیجک اتحاد مشترکہ اسٹریٹیجک مقاصد کے حصول کے لیے مختلف ممالک کی کمپنیوں کے درمیان شراکت داری ہے۔ مشترکہ منصوبوں کے برعکس اسٹریٹیجک اتحاد میں ایک نئی قانونی ہستی کی تخلیق شامل نہیں ہوسکتی ہے۔

فوائد:

- تکمیلی وسائل اور صلاحیتوں تک رسائی۔
- تعاون کی شرائط میں لچک۔

نقصانات:

- ثقافتی اور آپریشنل اختلافات۔
- پارٹنر کی سرگرمیوں پر محدود کنٹرول۔

مثال: Renault اور Nissan مصنوعات کی ترقی اور لاگت کے اشتراک پر تعاون کرنے کے لیے ایک اسٹریٹیجک اتحاد بنارہے ہیں۔

5) براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI): FDI اس وقت ہوتا ہے جب ایک ملک کی کمپنی کسی دوسرے ملک میں فزیکل اثاثوں جیسے فیکٹریوں ذیلی اداروں یا رئیل اسٹیٹ میں اہم سرمایہ کاری کرتی ہے۔

فوائد:

- آپریشنز پر مکمل کنٹرول۔
- طویل مدتی منافع کی زیادہ صلاحیت۔

نقصانات:

- اعلی ابتدائی سرمایہ کاری۔
- سیاسی اور معاشی خطرات کی نمائش۔

مثال: ریاستہائے متحدہ میں ٹویوٹا کی تعمیر کے پلانٹ۔

6) مکمل ملکیتی ماتحت ادارے (Wholly Owned Subsidiaries) : مکمل ملکیتی ماتحت اداروں میں ایک غیر ملکی مارکیٹ میں ایک نیا کاروباری ادارہ قائم کرنا شامل ہوتا ہے جہاں بنیادی کمپنی کی مکمل ملکیت اور کنٹرول ہو۔

فوائد:

- آپریشنز پر مکمل کنٹرول۔
- عالمی حکمت عملی کو نافذ کرنے کی صلاحیت۔

نقصانات:

- اعلی سرمایہ کاری اور آپریٹنگ اخراجات۔
- مقامی مارکیٹ کے خطرات سے زیادہ نمائش۔

مثال: Coca-Cola مختلف ممالک میں اپنے مشروبات کی تیاری اور تقسیم کے لیے مکمل ملکیتی ذیلی کمپنیاں قائم کرتی ہے۔

7) عالمی اسٹریٹجک پارٹنرشپ: عالمی تزویراتی شراکت داریوں میں مشترکہ اسٹریٹجک مقاصد کے حصول کے لیے مختلف ممالک کی کمپنیوں کے درمیان طویل مدتی معاہدے اور تعاون شامل ہوتا ہے۔ یہ شراکت داری کاروباری کارروائیوں کے متعدد پہلوؤں کو گھیر سکتی ہے۔

فوائد:

- مختلف کاموں میں جامع تعاون۔
- عالمی سطح پر مشترکہ وسائل اور خطرات۔

نقصانات:

- سرگرمیوں کی ایک وسیع رینج کے انتظام میں پیچیدگی۔

8) اسٹریٹجک اہداف میں تنازعات کا امکان: مثال: ایئربس اور بوئنگ ہوائی جہاز کی ترقی اور مینوفیکچرنگ کے لیے دنیا بھر میں سپلائرز اور شراکت داروں کے ساتھ عالمی تزویراتی شراکت قائم کرتے ہیں۔

داخلے کے مناسب انداز کا انتخاب کمپنی کی مالی صلاحیتوں خطرے کی برداشت مارکیٹ کے حالات اور اسٹریٹجک مقاصد جیسے عوامل پر منحصر ہے۔ کمپنیاں اکثر خطرات کو متنوع بنانے اور اپنے غیر ملکی تجارتی کاموں کو بہتر بنانے کے لیے داخلے کے طریقوں کا مجموعہ اپناتی ہیں

2.9 کلیدی الفاظ (Keywords)

- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI): براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) اس وقت ہوتی ہے جب ایک ملک کی کمپنی کسی دوسرے ملک میں فزیکل اثاثوں جیسے فیکٹریوں ذیلی اداروں یا ریئل اسٹیٹ میں اہم سرمایہ کاری کرتی ہے۔
- اسٹریٹجک اتحاد: اسٹریٹجک اتحاد مشترکہ اسٹریٹجک مقاصد کے حصول کے لیے مختلف ممالک کی کمپنیوں کے درمیان شراکت داری ہے۔ مشترکہ منصوبوں کے برعکس اسٹریٹجک اتحاد میں ایک نئی قانونی ہستی کی تخلیق شامل نہیں ہوسکتی ہے۔
- مکمل ملکیتی ماتحت ادارے: مکمل ملکیتی ماتحت اداروں میں ایک غیر ملکی مارکیٹ میں ایک نیا کاروباری ادارہ قائم کرنا شامل ہوتا ہے جہاں بنیادی کمپنی کی مکمل ملکیت اور کنٹرول ہو۔

- عالمی اسٹریٹجک پارٹنرشپس: عالمی اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں مشترکہ اسٹریٹجک مقاصد کے حصول کے لیے مختلف ممالک کی کمپنیوں کے درمیان طویل مدتی معاہدے اور تعاون شامل ہوتا ہے۔ یہ شراکت داری کاروباری کارروائیوں کے متعدد پہلوؤں کو گھیر سکتی ہے۔

2.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

خالی جگہوں کو پُر کریں۔(Fill in the Blanks)

1۔ __________ صارفین کی ترجیحات اور رویے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

2۔ غیر ملکی تجارتوں کو __________ میں اتار چڑھاؤ کا سامنا ہے۔

3۔ __________ اس وقت ہوتا ہے جب ایک ملک کی کمپنی کسی دوسرے ملک میں فزیکل اثاثوں جیسے فیکٹریوں یا ذیلی اداروں میں اہم سرمایہ کاری کرتی ہے۔

4۔ __________ میں ایک ملک میں تیار کردہ اشیاء یا خدمات کو دوسرے ملک کے صارفین کو فروخت کرنا شامل ہے۔

5۔ کرنسی کا تبادلہ غیر ملکی تجارت کا ایک __________ ہے۔

جوابات:

1 ثقافتی فرق　　2۔ کرنسی کی شرح تبادلہ　　3۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری　　4۔ برآمد　　5۔ بنیادی پہلو

مختصر جواب کے حامل سوالات (Short Answer type Questions)

1۔ غیر ملکی تجارت کی تعریف پیش کیجیے۔

2۔ غیر ملکی تجارت کی خصوصیات قلمبند کیجے۔

3۔ غیر ملکی تجارت کے فوائد تحریر کیجیے۔

طویل جواب کے حامل سوالات (Long Answer type Questions)

1۔ غیر ملکی تجارت کی اقسام پر تفصیل سے لکھیں۔

2۔ گھریلو کاروبار بمقابلہ غیر ملکی تجارت کے درمیان فرق تحریر کیجیے۔

3۔ غیر ملکی تجارت میں داخلے کا طریقہ قلمبند کیجیے۔

اکائی 3۔ غیر ملکی تجارت کی تنظیم

(Organization of Foreign Trade)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	3.0 تمہید
Objectives	3.1 مقاصد
Definition and Meaning of Organization Structure of Foreign Trade	3.2 غیر ملکی تجارت کا تنظیمی ڈھانچہ کی معنی مفہوم اور تعریف
Structures of International business	3.3 بین الاقوامی کاروبار کے ڈھانچے
Process of international business	3.4 بین الاقوامی کاروبار کے عمل
Import Procedure	3.5 درآمدی طریقہ کار
Export Procedure	3.6 برآمد کا طریقہ کار
Rights of Customs	3.7 کسٹم کے حقوق
Duties and Responsibilities of Custom	3.8 کسٹم کے فرائض اور ذمہ داریاں
Keywords	3.9 کلیدی الفاظ
Model Examination Questions	3.10 نمونہ امتحانی سوالات

3.0 تمہید(Introduction)

غیر ملکی تجارت کا تنظیمی ڈھانچہ کسی ملک کے اندر یا متعدد ممالک میں بین الاقوامی تجارتی سر گرمیوں کو منظم کرنے سہولت فراہم کرنے اور فروغ دینے میں شامل اداروں کے درجہ بندی اور ہم آہنگی سے مراد ہے۔ یہ حکومتی اداروں تجارتی انجمنوں چیمبرز آف کامرس اور بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان کردار ذمہ داریوں اور تعلقات کو بیان کرتا ہے جو غیر ملکی تجارت کے انتظام اور نگرانی میں حصہ ڈالتے ہیں۔ اس ڈھانچے کو موثر گورننس کو یقینی بنانے تجارتی عمل کو ہموار کرنے اور اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے تاکہ قومی سرحدوں کے پار اشیاء اور خدمات کے بہاؤ کو آسان بنایا جاسکے۔ مزید برآں غیر ملکی تجارت کے تنظیمی ڈھانچے میں پالیسی کی تشکیل عمل درآمد اور نفاذ کے طریقہ کار کے ساتھ ساتھ تجارتی تنازعات کو حل کرنے اور بین الاقوامی تجارتی معاہدوں اور شراکت داری کو فروغ دینے کے طریقہ کار شامل ہو سکتے ہیں۔

3.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے۔

- غیر ملکی تجارت کا تنظیمی ڈھانچہ کے معنی مفہوم اور تعریف سمجھ سکیں گے
- بین الاقوامی کاروبار کے ڈھانچے کو جاننا۔
- بین الاقوامی کاروبار کے عمل سمجھ سکیں گے
- درآمدی طریقہ کار اور برآمد کا طریقہ کار سمجھ سکیں گے
- کسٹم کے کسٹم کے حقوق اور فرائض اور ذمہ داریاں کو سمجھ سکیں گے

3.2 غیر ملکی تجارت کا تنظیمی ڈھانچہ کی معنی مفہوم اور تعریف

(Meaning and Definition of Organization Structure of Foreign Trade)

غیر ملکی تجارت کا تنظیمی ڈھانچہ بین الاقوامی تجارتی سر گرمیوں کو منظم کرنے سہولت فراہم کرنے اور فروغ دینے میں شامل سرکاری اور غیر سرکاری دونوں اداروں کے درجہ بندی کے انتظامات سے مراد ہے۔ اس میں مختلف اسٹیک ہولڈرز کے درمیان کردار ذمہ داریاں اور تعلقات شامل ہیں بشمول سرکاری ایجنسیاں تجارتی انجمنیں چیمبر آف کامرس اور بین الاقوامی تنظیمیں۔ تنظیم کے ڈھانچے کا مقصد تجارتی عمل کو ہموار کرنا تجارتی ضوابط کو نافذ کرنا اور برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان کو عالمی تجارت کی پیچیدگیوں کو نیویگیٹ کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے۔

غیر ملکی تجارت کی تنظیم کا ڈھانچہ اقوام کے درمیان سرحد پار تجارت کے انعقاد کو کنٹرول کرنے والے ادارہ جاتی فریم ورک کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ حکومتی اداروں تجارت کو فروغ دینے والی ایجنسیوں ریگولیٹری اتھارٹیز اور بین الاقوامی تجارت کی سہولت فراہم کرنے

میں شامل صنعتی انجمنوں کے درمیان ذمہ داریوں اتھارٹی اور کوآرڈینیشن میکانزم کی تقسیم پر مشتمل ہے۔ یہ ڈھانچہ تجارتی تعلقات کو فروغ دینے تجارتی معاہدوں اور ضوابط کی تعمیل کو یقینی بنانے اور عالمی منڈی میں گھریلو صنعتوں کی مسابقت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

غیر ملکی تجارت کی تنظیم کا ڈھانچہ ممالک کے درمیان اشیاء اور خدمات کے تبادلے کی نگرانی اور سہولت فراہم کرنے کے ذمہ دار اداروں اور اداروں کا انتظام ہے۔ اس ڈھانچے میں عام طور پر سرکاری محکمے شامل ہوتے ہیں جیسے کسٹم حکام تجارت کی وزارتیں اور ایکسپورٹ پروموشن کونسلز نیز غیر سرکاری تنظیمیں جیسے تجارتی چیمبرز اور انڈسٹری ایسوسی ایشنز۔ تنظیمی ڈھانچے کا مقصد تجارتی پالیسیوں کو نافذ کرنے تجارتی تنازعات کو حل کرنے اور بین الاقوامی تجارت کے ذریعے معاشی ترقی کو فروغ دینے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرنا ہے۔

3.3 بین الاقوامی کاروبار کے ڈھانچے (Structures of International business)

ہر کمپنی کو بین الاقوامی کاروبار میں درج ذیل مراحل سے گزرنا پڑتا ہے:

- گھریلو کمپنی
- بین الاقوامی کمپنی
- بین لاقوامی کمپینی
- عالمی کمپنی
- بین الاقوامی کمپنی

1۔ **گھریلو کمپنی:** وہ کمپنیاں جو اپنے کاروبار کو صرف ایک ملک میں یا ایک ملک کی حدود میں چلاتی ہیں انہیں گھریلو کمپنیاں کہا جاتا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنی بننے سے پہلے ہر کمپنی گھریلو کمپنی ہوتی ہے۔ ملکی کمپنیاں ایک ملک کے سیاسی نظام کی پیروی کرتی ہیں۔ گھریلو کمپنیاں اصولوں قوانین اور ضوابط پر عمل کرتی ہیں جو کسی ایک ملک کے تابع ہوتی ہیں اور ملکی کرنسی میں ڈیل کرتی ہیں۔

فوائد: ملکی کمپنیوں کا کاروبار بین الاقوامی ملٹی نیشنل اور دیگر بین الاقوامی کمپنیوں کے کاروبار کے مقابلے میں آسان ہے۔ گھریلو علاقے میں کام کرنے کے لیے کم نقل و حمل کی لاگت کے ساتھ قواعد و ضوابط کی کم تعمیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ صارفین آسانی سے دوسری ملٹی نیشنل یا غیر ملکی کمپنیوں کی نسبت ملکی کمپنیوں کی مصنوعات پر اعتماد کرتے ہیں۔

نقصانات: پیداوار کے لیے مواد کی خریداری گھریلو کمپنیوں کو درپیش مسائل میں سے ایک ہے۔ گھریلو کمپنیوں کے پاس وسائل جیسے مواد مزدوری وغیرہ کی خریداری کے لیے آؤٹ سورسنگ کا اختیار ہوتا ہے جو ان کی لاگت کو بڑھاتا ہے اور ان کے منافع کو کم کرتا ہے۔

2۔ **بین الاقوامی کمپنی:** یہ وہ کمپنیاں ہیں جن کی تجارتی اور کاروباری سرگرمیاں ملکی ممالک کی حدود سے باہر ہیں۔ ان کمپنیوں کی مختلف ممالک میں شاخیں ہو سکتی ہیں یا نہیں۔ مختلف دیگر اسٹیک ہولڈرز جیسے سپلائرز ملازمین مڈل مین شیئر ہولڈرز اور پارٹنرز مختلف ممالک سے ہیں۔ ممالک میں محنت اور سرمائے جیسے پیداواری عوامل کی نقل و حرکت کی ڈگری نسبتاً کم ہے۔ بین الاقوامی کاروبار اور طریقوں میں کاروباری نظام ممالک میں کافی حد تک مختلف ہوتے ہیں۔

فوائد: بین الاقوامی کمپنیاں صارفین کی وسیع رسائی کے فوائد سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ وہ کرنسی ایکسچینج کے فائدے سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور ایکسپورٹ فنانسنگ کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بین الاقوامی کمپنی نیک نیتی اور ساکھ تیار کرتی ہے جو انہیں زیادہ منافع اور آمدنی حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے۔

نقصانات: بین الاقوامی کمپنی کو درپیش بنیادی نقصان پیداواری عوامل کی دستیابی اور نقل و حرکت ہے کیونکہ پیداوار کے عوامل کی نقل و حرکت جیسے محنت اور سرمائے کی تمام ممالک میں نقل و حرکت نسبتاً کم ہے۔ بین الاقوامی منڈیوں میں زبان ترجیحات رسم و رواج قواعد ضوابط وغیرہ میں فرق کی وجہ سے مصنوعات میں مماثلت کا فقدان ہے۔

3۔ **ملٹی نیشنل کمپنی:** ملٹی نیشنل کمپنیاں وہ کمپنیاں ہیں جن کا کاروبار ایک سے زیادہ ممالک میں ہے اور وہ اپنے کاروبار کے نیٹ ورک کو دوسرے ممالک اور پوری دنیا میں پھیلاتی ہیں۔ MNCs کی کچھ مثالیں Apple, Microsoft, Alphabet, Amazon, Facebook وغیرہ ہیں۔

فوائد: ملٹی نیشنل کمپنیاں نئی ٹیکنالوجیز کی مدد سے مارکیٹ میں نئی اور اختراعی پراڈکٹس لا کر اولین موور فوائد سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ MNCs کے پاس پوری دنیا میں وسیع نیٹ ورکنگ اور کسٹمر سپورٹ کی وسیع رسائی ہے۔ وہ مصنوعات اور خدمات کے لیے یقینی معیار کے معیار کو برقرار رکھتے ہیں اور دستیاب وسائل کو بہترین سطح تک استعمال کرتے ہیں۔

نقصانات: ملٹی نیشنل کمپنی گھریلو کمپنیوں کے لیے مسابقت بڑھاتی ہے اور یہ ملکی کمپنیوں کی ترقی میں رکاوٹ ہے۔ MNCs بڑی مقدار میں اشیاء تیار کرتی ہیں اور بعض اوقات ماحول کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں جب وہ زیادہ مقدار میں مصنوعات تیار کرتے ہیں اور لاگت کو کم کرنے کے لیے اشیاء کا معیار کم کرتے ہیں۔

4۔ **عالمی کمپنی:** عالمی کمپنیاں وہ کمپنیاں ہیں جو پوری دنیا یا پوری دنیا میں کام کرتی ہیں۔ ایک عالمی کمپنی بننے کے لیے نہ صرف اپنی مصنوعات بلکہ کمپنی کو دوسرے ممالک میں رہنے والے لوگوں سے بھی متعارف کروانے کی ضرورت ہے۔ آج تمام عالمی کمپنیاں ایک زمانے میں اسٹارٹ اپ تھیں۔ کوکا کولا ان میں سے ایک تھی گوگل نے بھی لیری پیج اور سرگئی برن کے ذریعے شروع کیے گئے ایک تحقیقی منصوبے کے طور پر آغاز کیا ہے۔

فوائد: ایک عالمی کمپنی ہونے کے ناطے ہمیشہ ایک مضبوط اور بڑا کسٹمر بیس ہوتا ہے۔ ان کی آپریٹنگ لاگت کم ہے کیونکہ وہ ایک مختلف ملک میں کام کرتے ہیں اور اپنے وسائل کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ عالمی کمپنی دنیا بھر میں خیر سگالی اور ساکھ کا تجربہ کرتی ہے۔

نقصانات: مقامی ملک میں حکومتی پابندیوں کی وجہ سے عالمی کمپنی کو دوسرے ملک میں توسیع کے مسائل کا سامنا ہے۔ حکومت گھریلو کمپنیوں کے مفاد کے تحفظ کے لیے ایسی پابندیاں لگاتی ہے۔ سماجی ثقافتی اور زبان کی رکاوٹوں کی وجہ سے ہینڈلنگ اور لاجسٹک بھی ایک مسئلہ ہے۔

5۔ **بین الاقوامی کمپنی:** بین الاقوامی کمپنیاں ملکی اور عالمی کمپنیوں کا مجموعہ ہیں۔ وہ ایک عالمی کمپنی کے طور پر اپنے آپریٹنگ یونٹ کو منظم کرنے کے لیے مرکزی کنٹرول ڈھانچہ کا استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ میں آپریٹنگ یونٹ مصنوعات کی تیاری کو سنبھال رہا ہے اور چین میں ایک عالمی مارکیٹنگ کے لیے ذمہ دار ہے اور ہندوستان میں ایک تحقیق اور ترقی کے لیے ذمہ دار ہے۔ نیسلے کمپنی ایک مثال ہے۔

فوائد: وہ کاروبار کی ضرورت پر مبنی کثیر جہتی نقطہ نظر کے ساتھ اعلیٰ لچک کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ بین الاقوامی کمپنیوں کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ مقامی مارکیٹ کو تیزی سے جواب دیتی ہیں جہاں وہ اپنی سہولیات کو برقرار رکھتی ہیں۔

نقصانات: بین الاقوامی کمپنیاں اپنے مینوفیکچرنگ یونٹس کا انتخاب کم اجرت اور کم سے کم پابندیوں والے ممالک میں لاگت کے مقاصد کو بچانے کے لیے کرتی ہیں۔ لہذا وہ کم طاقتور کمپنیوں کے وسائل کا استحصال کرتے ہیں۔

3.4 بین الاقوامی کاروبار کا عمل (Process of international business)

بین الاقوامی کاروبار کے عمل میں مختلف مراحل اور سرگرمیاں شامل ہیں جن کا مقصد قومی سرحدوں کے پار کاروباری لین دین کرنا ہے۔ یہاں عمل کا ایک عمومی خاکہ ہے:

1۔ مارکیٹ ریسرچ اور تجزیہ: یہ عمل عام طور پر مارکیٹ کی مکمل تحقیق اور تجزیہ کے ساتھ شروع ہوتا ہے تاکہ ممکنہ منڈیوں کی شناخت کی جا سکے صارفین کے رویے کو سمجھا جا سکے مسابقت کا اندازہ لگایا جا سکے اور مختلف ممالک میں ریگولیٹری ماحول کا جائزہ لیا جا سکے۔

2۔ مارکیٹ میں داخلے کی حکمت عملی: ایک بار ممکنہ مارکیٹوں کی شناخت ہو جانے کے بعد کمپنیاں مارکیٹ میں داخلے کی حکمت عملی تیار کرتی ہیں۔ اس میں اشیاء کی برآمد لائسنسنگ ٹیکنالوجی یا دانشورانہ املاک مشترکہ منصوبے یا اسٹریٹجک اتحاد بنانا مکمل ملکیتی ماتحت اداروں کا قیام یا فرنچائزنگ شامل ہو سکتی ہے۔

3۔ قانونی اور ریگولیٹری تعمیل: بین الاقوامی کاروباروں کو اپنے آبائی ملک اور ٹارگٹ مارکیٹ دونوں میں مختلف قانونی اور ریگولیٹری تقاضوں کی تعمیل کرنی چاہیے۔ اس میں تجارتی ضوابط ٹیکس کے قوانین کسٹم ڈیوٹی دانشورانہ املاک کے حقوق کا تحفظ مزدوری کے قوانین اور ماحولیاتی ضوابط شامل ہیں۔

4۔ مقامی ثقافت میں موافقت: ثقافتی فرق کاروباری سرگرمیوں کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتا ہے۔ بین الاقوامی کمپنیوں کو اکثر اپنی مصنوعات خدمات مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں اور کاروباری طریقوں کو مقامی رسم و رواج ترجیحات اور ثقافتی باریکیوں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

5۔ فراہمی کا سلسلہ انتظام: بین الاقوامی کاروباروں کے لیے موثر اور قابل اعتماد سپلائی چینز کا قیام بہت ضروری ہے۔ اس میں مختلف ممالک سے خام مال اجزاء یا تیار شدہ مصنوعات کی سورسنگ لاجسٹکس نقل و حمل اور انوینٹری کا انتظام اور صارفین کو بروقت ترسیل کو یقینی بنانا شامل ہے۔

6۔ مالی انتظام: بین الاقوامی کاروبار میں مالیات کے انتظام میں کرنسی کے اتار چڑھاؤ شرح مبادلہ کے خطرات بین الاقوامی بینکاری متعدد دائرہ اختیار میں ٹیکس لگانے اور اکاؤنٹنگ کے معیارات کی تعمیل شامل ہے۔

7۔ مارکیٹنگ اور سیلز: بین الاقوامی مارکیٹنگ میں مختلف ممالک میں سامعین کو ہدف بنانے کے لیے مصنوعات یا خدمات کو فروغ دینا شامل ہے۔اس کے لیے مقامی مارکیٹ کی ترجیحات اور ثقافتی اصولوں کے مطابق مارکیٹنگ کے پیغامات اشتہاری مہمات اور تقسیم کے چینلز کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

8۔ رسک مینجمنٹ: بین الاقوامی کاروباروں کو مختلف خطرات کا سامنا ہے جیسے کہ سیاسی عدم استحکام معاشی اتار چڑھاؤ قانونی تنازعات سپلائی چین میں رکاوٹیں اور سائبر سیکیورٹی کے خطرات۔ان خطرات کو کم کرنے اور کاروباری مفادات کے تحفظ کے لیے رسک مینجمنٹ کی حکمت عملیوں کا نفاذ ضروری ہے۔

9۔ ثقافتی حساسیت اور مواصلات: کامیاب بین الاقوامی کاروباری کارروائیوں کے لیے موثر مواصلت بہت ضروری ہے۔ بین الاقوامی شراکت داروں سپلائرز اور گاہکوں کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کرنے کے لیے کمپنیوں کو زبان مواصلات کے انداز کاروباری آداب اور گفت و شنید کے طریقوں میں ثقافتی فرق کے لیے حساس ہونا چاہیے۔

10۔ مسلسل تشخیص اور موافقت: بین الاقوامی کاروبار کا منظر نامہ متحرک اور مسلسل تیار ہو رہا ہے۔ کمپنیوں کو مسابقتی رہنے اور ابھرتے ہوئے مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے مارکیٹ کے حالات کا مسلسل جائزہ لینا حریفوں کی نگرانی کرنا صارفین کے تاثرات جمع کرنا اور اپنی حکمت عملیوں کو اپنانا چاہیے۔

مجموعی طور پر بین الاقوامی کاروبار کے عمل کے لیے محتاط منصوبہ بندی مستعدی سے عمل درآمد موافقت اور عالمی منڈیوں کو متاثر کرنے والے متنوع ثقافتی قانونی معاشی اور سیاسی عوامل کی گہری سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔

3.5 درآمدی طریقہ کار (Import Procedure)

مارکیٹ ریسرچ اور سپلائر کی شناخت: ممکنہ سپلائرز یا مینوفیکچررز کی شناخت کریں جن سے مطلوبہ پروڈکٹس منبع کریں۔ مصنوعات کی وضاحتیں معیار کے معیارات قیمتوں کا تعین اور ریگولیٹری تقاضوں کو سمجھنے کے لیے مارکیٹ ریسرچ کا انعقاد کریں۔

1۔ درآمدی لائسنس حاصل کریں: چیک کریں کہ آیا آپ کے ملک میں مخصوص مصنوعات کے زمرے کے لیے درآمدی لائسنس یا اجازت نامہ درکار ہے۔ متعلقہ سرکاری حکام سے ضروری لائسنس کے لیے درخواست دیں۔

2۔ تجارت کی شرائط قائم کریں: سپلائر کے ساتھ تجارت کی شرائط پر گفت و شنید کریں بشمول قیمت ترسیل کی شرائط ادائیگی کا طریقہ INCO کی شرائط (بین الاقوامی تجارتی شرائط) اور خریدار اور بیچنے والے کی ذمہ داریوں کی وضاحت کرنے والے کوئی بھی قابل اطلاق انکوٹرمز

3۔ نقل و حمل کا بندوبست کریں: سپلائی کرنے والے کے مقام سے منزل کی بندرگاہ یا ہوائی اڈے تک اشیاء کی نقل و حمل کو مربوط کریں۔ لاگت عجلت اور اشیاء کی نوعیت کی بنیاد پر نقل و حمل کا مناسب طریقہ (مثلاً سمندری مال بردار ہوائی جہاز سڑک کی نقل و حمل) کا انتخاب کریں۔

4۔ کسٹم کلیئرنس: درآمدی دستاویزات تیار کریں اور جمع کروائیں بشمول کمرشل انوائس پیکنگ لسٹ بل آف لڈنگ یا ایئر وے بل امپورٹ لائسنس سرٹیفکیٹ آف اوریجن اور کوئی اور مطلوبہ اجازت نامے یا سرٹیفکیٹ۔ قابل اطلاق کسٹم ڈیوٹی ٹیکس اور درآمدی فیس ادا کریں۔

5۔ معائنہ اور قرنطینہ: کچھ اشیا کو ریگولیٹری ایجنسیوں جیسے کسٹم صحت زراعت یا ماحولیاتی حکام سے معائنہ اور کلیئرنس کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ درآمدی ضوابط اور معیارات کی تعمیل کو یقینی بنائیں۔

6۔ ادائیگی کی کارروائی: طے شدہ شرائط کے مطابق سپلائر کو ادائیگی پر عمل کریں۔ اس میں لیٹر آف کریڈٹ بینک ٹرانسفر یا ادائیگی کے دیگر انتظامات جیسے طریقے شامل ہو سکتے ہیں۔

7۔ اشیاء وصول کریں: درآمد شدہ اشیاء کو نامزد بندرگاہ یا گودام پر وصول کریں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اشیاء کا معائنہ کریں کہ وہ معیار کے معیار پر پورا اترتے ہیں اور خریداری کے معاہدے میں بیان کردہ تصریحات سے میل کھاتے ہیں۔

8۔ انوینٹری مینجمنٹ: اپنی مقامی مارکیٹ میں درآمد شدہ اشیاء کو ذخیرہ کرنے اور تقسیم کرنے کا بندوبست کریں۔ لے جانے والے اخراجات کو کم کرتے ہوئے گاہک کی مانگ کو پورا کرنے کے لیے انوینٹری کی سطحوں کا نظم کریں۔

3.6 برآمد کا طریقہ کار (Export Procedure)

1۔ مارکیٹ ریسرچ اور خریدار کی شناخت: اپنی مصنوعات کے لیے ممکنہ بیرون ملک منڈیوں اور خریداروں کی شناخت کریں۔ ہدف والے ممالک میں طلب مقابلہ قیمتوں اور ریگولیٹری تقاضوں کو سمجھنے کے لیے مارکیٹ ریسرچ کا انعقاد کریں۔

2۔ ایکسپورٹ لائسنس حاصل کریں: چیک کریں کہ آیا آپ کے ملک میں مخصوص مصنوعات کے زمرے کے لیے برآمدی لائسنس یا اجازت نامہ درکار ہے۔ متعلقہ سرکاری حکام سے ضروری برآمدی لائسنس کے لیے درخواست دیں۔

3۔ مصنوعات کی تیاری: اس بات کو یقینی بنائیں کہ پروڈکٹس کوالٹی کے معیارات پیکیجنگ کی ضروریات لیبلنگ کے ضوابط اور کسی بھی دیگر برآمدی تصریحات کے مطابق ہوں۔ ضروری سرٹیفیکیشن یا دستاویزات حاصل کریں (مثال کے طور پر اصل کا سرٹیفکیٹ فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ برآمدی اعلامیہ)۔

4۔ خریدار تلاش کریں اور شرائط پر بات چیت کریں: ٹارگٹ مارکیٹ میں ممکنہ خریداروں یا تقسیم کاروں کی شناخت کریں۔ فروخت کی شرائط پر گفت و شنید کریں بشمول قیمت ترسیل کی شرائط INCO کی شرائط ادائیگی کا طریقہ اور کسی بھی قابل اطلاق برآمدی معاہدے یا معاہدے۔

5۔ نقل و حمل کا بندوبست کریں: اپنی سہولت سے منزل کی بندرگاہ یا ہوائی اڈے تک اشیاء کی نقل و حمل کو مربوط کریں۔ نقل و حمل کا مناسب طریقہ منتخب کریں اور لاگت بھروسے اور ٹرانزٹ ٹائم کی بنیاد پر لاجسٹک پارٹنرز کا انتخاب کریں۔

6۔ کسٹم کلیئرنس: برآمدی دستاویزات تیار کریں اور جمع کروائیں بشمول کمرشل انوائس پیکنگ لسٹ بل آف لڈنگ یا ایئروے بل ایکسپورٹ لائسنس سرٹیفکیٹ آف اوریجن اور کوئی اور مطلوبہ اجازت نامے یا سرٹیفکیٹ۔ برآمدی کنٹرول کے ضوابط اور پابندیوں کی تعمیل کریں۔

7۔ ادائیگی کی کارروائی: خریدار کے ساتھ ادائیگی کی شرائط پر اتفاق کریں اور ادائیگی کی کارروائی کا بندوبست کریں۔ادائیگی کے خطرات کو کم کرنے کے لیے محفوظ ادائیگی کے طریقوں جیسے لیٹر آف کریڈٹ یا ایسکرو استعمال کرنے پر غور کریں۔

8۔ معائنہ اور تعمیل: اس بات کو یقینی بنائیں کہ برآمد شدہ اشیاء ضروری معائنے سے گزرتا ہے اور منزل کے ملک میں درآمدی ضوابط کسٹم کی ضروریات اور معیار کے معیارات کی تعمیل کرتا ہے۔

9۔ شپنگ اور ترسیل: خریدار کے مقام پر اشیاء کی ترسیل کا بندوبست کریں۔ٹریکنگ کی معلومات فراہم کریں اور مصنوعات کی بروقت فراہمی کو یقینی بنائیں۔

10۔ دستاویزات اور ریکارڈ کیپنگ: برآمدی لین دین کے درست ریکارڈ کو برقرار رکھیں بشمول فروخت کے معاہدے شپنگ دستاویزات برآمدی اعلامیہ اور ادائیگی کے ریکارڈ۔ تعمیل کے مقاصد کے لیے برآمد سے متعلق تمام دستاویزات کی کاپیاں اپنے پاس رکھیں۔

11۔ پوسٹ سیلز سپورٹ: کسٹمر کی اطمینان کو یقینی بنانے اور بیرون ملک خریداروں کے ساتھ طویل مدتی تعلقات استوار کرنے کے لیے بعد از فروخت سپورٹ بشمول کسٹمر سروس وارنٹی اور تکنیکی مدد فراہم کریں۔

درآمد اور برآمد دونوں طریقہ کار میں ضوابط کی ایک وسیع رینج دستاویزات کی ضروریات اور لاجسٹک مسائل کی تعمیل شامل ہے۔ بین الاقوامی تجارت میں مصروف کاروباروں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ درآمد اور برآمد کے عمل کو مؤثر طریقے سے نیویگیٹ کرنے کے لیے تازہ ترین تجارتی پالیسیوں کسٹم کے طریقہ کار اور مارکیٹ کے رجحانات سے باخبر رہیں۔

3.7 کسٹمز کے حقوق (Rights of Customs)

1۔ کنٹرول اور نگرانی: کسٹمز کو درآمد اور برآمد کے ضوابط بشمول کسٹم ڈیوٹی ٹیکس اور ممنوعات کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے سرحدوں کے پار اشیاء کی نقل و حرکت کو کنٹرول اور نگرانی کا حق حاصل ہے۔

2۔ معائنہ اور امتحان: کسٹمز کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اشیاء دستاویزات اور نقل و حمل کے ذرائع کا معائنہ اور جانچ پڑتال کریں تاکہ کسٹم کے قوانین حفاظتی تقاضوں اور حفاظتی معیارات کی تعمیل کی تصدیق کی جاسکے۔

3۔ ضبطی اور ضبطی: کسٹمز کو ممنوعہ محدود کم قیمت یا غلط اعلان کردہ اشیا کو ضبط اور ضبط کرنے کا حق حاصل ہے۔اس میں جعلی اشیا اسمگل شدہ اشیاء اور وہ اشیاء شامل ہیں جو صحت عامہ حفاظت یا ماحول کے لیے خطرہ ہیں۔

4۔ تعزیرات کا نفاذ: کسٹمز کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسٹم قوانین یا ضوابط کی خلاف ورزی کرتے پائے جانے والے افراد یا کاروباری اداروں پر جرمانے جرمانے یا دیگر تعزیری اقدامات عائد کریں۔اس میں انتظامی جرمانے مالیاتی جرمانے یا درآمد/برآمد مراعات کی تنسیخ شامل ہو سکتی ہے۔

5۔ معلومات کا تبادلہ: کسٹمز کو کسٹم فراڈ سمگلنگ اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں سے نمٹنے کے لیے معلومات کا تبادلہ کرنے اور دیگر سرکاری اداروں قانون نافذ کرنے والے حکام اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ تعاون کرنے کا حق ہے۔

6۔ رسک مینجمنٹ: کسٹمز کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ رسک مینجمنٹ سسٹمز اور انتخابی معیارات کو لاگو کریں تاکہ زیادہ خطرہ والی ترسیل کو نشانہ بنایا جا سکے اور خطرے کی تشخیص کے طریقہ کار کی بنیاد پر معائنہ اور آڈٹ کریں۔

3.8 کسٹمز کے فرائض اور ذمہ داریاں(Duties and Responsibilities of Customs)

1۔ تجارت کی سہولت: کسٹمز کا فرض ہے کہ وہ کسٹم کے طریقہ کار کو ہموار کر کے انتظامی بوجھ کو کم کر کے اور تجارتی سہولت کاری کے اقدامات جیسے الیکٹرانک کسٹم کلیئرنس سسٹم کسٹم کے پیشگی احکام اور سنگل ونڈو پلیٹ فارمز کو نافذ کر کے جائز تجارت میں سہولت فراہم کرے۔

2۔ محصولات کی وصولی: کسٹمز کی ذمہ داری ہے کہ وہ قومی کسٹم قوانین اور بین الاقوامی معاہدوں کے مطابق درآمدی اور برآمد شدہ اشیا پر کسٹم ڈیوٹی ٹیکس اور دیگر چارجز وصول کرے۔

3۔ تجارتی تعمیل: کسٹمز کا فرض ہے کہ وہ درآمد اور برآمد کے ضوابط کی تعمیل کو یقینی بنائے بشمول ٹیرف کی درجہ بندی تشخیص اصل کا تعین اور اصل کی تصدیق کے قواعد۔ اس میں درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کو رہنمائی فراہم کرنا بائنڈنگ ٹیرف کی معلومات جاری کرنا اور آڈٹ اور پوسٹ کلیئرنس کنٹرولز کا انعقاد شامل ہے۔

4۔ بارڈر سیکیورٹی: کسٹمز کی ذمہ داری ہے کہ وہ قومی سرحدوں کی حفاظت کریں اور سلامتی کے خطرات سے بچائیں بشمول دہشت گردی اسمگلنگ اسمگلنگ اور منشیات ہتھیاروں اور دیگر ممنوعہ اشیاء کی غیر قانونی تجارت۔

5۔ کسٹمز انفورسمنٹ: کسٹمز کا فرض ہے کہ وہ نگرانی نگرانی اور نفاذ کی سرگرمیوں کے ذریعے کسٹم قوانین اور ضوابط کو نافذ کرے بشمول سرحدی گشت انٹیلی جنس اکٹھا کرنا اور کسٹم کے جرائم کی تحقیقات۔

6۔ صلاحیت کی تعمیر: کسٹمز کی ذمہ داری ہے کہ وہ ادارہ جاتی صلاحیت کو بڑھانا پیشہ ورانہ مہارتوں کو بڑھانا اور کسٹم افسران کے درمیان تربیت تکنیکی مدد اور بین الاقوامی شراکت داروں اور تنظیموں کے ساتھ تعاون کے ذریعے بہترین طریقوں کو فروغ دینا۔

7۔ تجارتی سہولت کاری کے اقدامات: کسٹمز کا فرض ہے کہ وہ اشیاء کی کلیئرنس کو تیز کرنے لین دین کے اخراجات کو کم کرنے اور بین الاقوامی تجارت کی کارکردگی کو بڑھانے کے لیے تجارتی سہولت کاری کے اقدامات کو نافذ کرے بشمول کسٹم آٹومیشن کسٹم کے طریقہ کار کی ہم آہنگی اور باہمی شناخت کے معاہدے۔

8۔ کسٹمر سروس: کسٹمز کی ذمہ داری ہے کہ وہ درآمد کنندگان برآمد کنندگان اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو موثر اور شفاف خدمات فراہم کرے بشمول اشیاء کی بروقت کلیئرنس جوابی مواصلات اور کسٹم کے طریقہ کار اور ضروریات میں مدد۔

خلاصہ یہ کہ کسٹم حکام کے پاس حقوق اور فرائض دونوں ہیں جن کا مقصد بین الاقوامی تجارت کو منظم کرنا کسٹم قوانین کی تعمیل کو یقینی بنانا جائز تجارت میں سہولت فراہم کرنااور قومی سرحدوں اور عوامی تحفظ کی حفاظت کرنا ہے۔ان کرداروں کو متوازن کرنے کے لیے قومی اور بین الاقوامی سطح پر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ موثر ہم آہنگی رسک مینجمنٹ اور تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔

3.9 کلیدی الفاظ(Keywords)

- کسٹمز: کسٹم انتظامیہ بین الاقوامی تجارت کو منظم کرنے اور کسٹم قوانین اور ضوابط کو نافذ کرنے کی ذمہ دار ہے۔
- ضوابط: درآمد اور برآمد کے ضوابط کی تعمیل ہموار کسٹم کلیئرنس کو یقینی بنانے اور جرمانے سے بچنے کے لیے ضروری ہے۔
- تعمیل: کسٹم افسران سرحدی چوکیوں پر اشیاء دستاویزات اور نقل وحمل کے ذرائع کا معائنہ کرکے کسٹم قوانین کی تعمیل کی تصدیق کرتے ہیں۔
- سہولت کاری: کسٹمز تجارتی سہولت کاری کے اقدامات جیسے کہ الیکٹرانک کسٹم کلیئرنس سسٹم اور کسٹم کے پیشگی احکام نافذ کرکے جائز تجارت کو آسان بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔
- محصول: کسٹمز حکومت کے لیے محصولات پیدا کرنے کے لیے درآمدی اور برآمد شدہ اشیا پر کسٹم ڈیوٹی ٹیکس اور دیگر چارجز جمع کرتے ہیں۔

3.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

خالی جگہوں کو پُر کریں(Fill in the Blanks)

1۔ کسٹمز کی ذمہ داری ہے کہ وہ __________ کی حفاظت کریں۔

2۔ __________ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسٹم قوانین یا ضوابط کی خلاف ورزی کرتے پائے جانے والے افراد یا کاروباری اداروں پر جرمانے جرمانے یا دیگر تعزیری اقدامات عائد کریں۔

3۔ ملٹی نیشنل کمپنی گھریلو کمپنیوں کے لیے __________ بڑھاتی ہے۔

4۔ __________ کو اپنے آبائی ملک اور ٹارگٹ مارکیٹ دونوں میں مختلف قانونی اور ریگولیٹری تقاضوں کی تعمیل کرنی چاہیے۔

5۔ __________ دونوں طریقہ کار میں ضوابط کی ایک وسیع رینج دستاویزات کی ضروریات اور لاجسٹک مسائل کی تعمیل شامل ہے۔

جوابات:

1۔ قومی سرحدوں 2۔ کسٹمز 3۔ مسابقت 4۔ بین الاقوامی کاروباروں 5۔ درآمد اور برآمد

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ بین الاقوامی کاروبار کے ڈھانچے پیش کیجیے۔

2۔ درآمدی طریقہ کار قلمبند کیجیے۔

3۔ برآمد کا طریقہ کار تحریر کیجیے۔

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ کسٹم کے حقوق پر تفصیل سے لکھیں۔

2۔ کسٹم کے فرائض اور ذمہ داریاں تحریر کیجیے۔

3۔ بین الاقوامی کاروبار کے عمل قلمبند کیجیے۔

اکائی 4۔ عالمگیریت

(Globalizations)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	4.0 تمہید
Objectives	4.1 مقاصد
Definition and Meaning of Globalization	4.2 عالمگیریت کی معنی مفہوم اور تعریف
Feature of Globalization	4.3 عالمگیریت کی خصوصیات
Advantages of Globalization	4.4 عالمگیریت کی فوائد
Limitation of Globalization	4.5 عالمگیریت کی حد
Indian Economy in 1991	4.6 1991 میں ہندوستانی معیشت
Features of New Economic Policy	4.7 نئی معاشی پالیسی کی خصوصیات
Importance of New Economic Policy	4.8 نئی معاشی پالیسی کی اہمیت
Impact of Globalization on Indian Economy	4.9 ہندوستانی معیشت پر عالمگیریت کے اثرات
Keywords	4.10 کلیدی الفاظ
Model Examination Questions	4.11 نمونہ امتحانی سوالات

4.0 تمہید(Introduction)

عالمگیریت نے ہندوستانی معیشت کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے جس نے ایک تبدیلی کو متحرک کیا ہے جس کا آغاز 1991 میں نئی معاشی پالیسی(NEP) کے نفاذ کے ساتھ ہوا۔ مختلف شعبوں میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری(FDI) کا سیلاب آیا جس سے روزگار کی تخلیق اور تکنیکی ترقی کو فروغ ملا۔ خاص طور پر انفارمیشن ٹکنالوجی(IT) اور بزنس پروسیس آؤٹ سورسنگ(BPO) کے شعبوں نے ترقی کی کیونکہ ہندوستان ایک عالمی آؤٹ سورسنگ کا مرکز بن گیا جس نے ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کو راغب کیا۔

تجارت اور برآمدات میں بھی اضافہ ہوا بھارت عالمی منڈی میں ایک اہم کھلاڑی کے طور پر ابھرا۔ ٹیلی کمیونیکیشن فنانس اور ریٹیل جیسے شعبوں کی لبرلائزیشن نے جدت اور مسابقت کو فروغ دیتے ہوئے غیر ملکی سرمایہ کو راغب کیا۔ بین الاقوامی تعاون کے ذریعے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو فروغ ملا جس سے مجموعی معاشی منظر نامے میں اضافہ ہوا۔ تاہم اثرات صرف معاشی نہیں تھے۔ عالمگیریت ثقافتی تبادلے کا باعث بنی کیونکہ ہندوستانی فلموں موسیقی اور دیگر ثقافتی مصنوعات نے عالمی سطح پر مقبولیت حاصل کی۔

4.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- عالمگیریت کے معنی مفہوم اور تعریف سمجھ سکیں گے۔
- عالمگیریت کے فوائد اور خصوصیات کو جاننا۔
- عالمگیریت کی حد کو سمجھ سکیں گے۔
- Indian Economy in 1991 کو سمجھ سکیں گے۔
- نئی معاشی پالیسی کی خصوصیات کو سمجھ سکیں گے۔
- نئی معاشی پالیسی کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
- ہندوستانی معیشت پر عالمگیریت کے اثرات کو سمجھ سکیں گے۔

4.2 عالمگیریت کی معنی مفہوم اور تعریف(Meaning and Definition of Globalization)

عالمگیریت ایک پیچیدہ اور کثیر جہتی تصور ہے جس کی تعریف اور تجزیہ مختلف مصنفین نے مختلف نقطہ نظر سے کیا ہے۔ یہاں مختلف مصنفین کی وضاحتیں ہیں:

- مینفریڈ سٹیگر کے مطابق

سٹیگر عالمگیریت کی تعریف "عالمی وقت اور عالمی جگہ میں سماجی تعلقات اور شعور کی توسیع اور شدت" کے طور پر کرتا ہے۔ وہ پوری دنیا میں معاشی سیاسی ثقافتی اور تکنیکی جہتوں کے باہمی ربط پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

- رولینڈ رابرٹسن کے مطابق

رابرٹسن اپنے "گلوکلائزیشن" کے تصور کے لیے جانا جاتا ہے جہاں وہ دلیل دیتے ہیں کہ عالمگیریت میں عالمی اور مقامی کی مداخلت شامل ہے۔ وہ تجویز کرتا ہے کہ مقامی ثقافتوں کو عالمی قوتوں سے تبدیل نہیں کیا جاتا ہے بلکہ عالمی عناصر کو ڈھال کر ان کو شامل کیا جاتا ہے۔

- جوزف Stiglitz کے مطابق

جوزف ایک ماہر معاشیات معاشی پالیسیوں کی عینک سے عالمگیریت کو دیکھتا ہے۔ وہ اس بات پر بحث کرتا ہے کہ کس طرح عالمی معاشی انضمام کے مثبت اور منفی دونوں اثرات مرتب ہو سکتے ہیں منصفانہ اور جامع عالمگیریت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے جو سب کو فائدہ پہنچائے۔

- ڈیوڈ ہیلڈ اور انتھونی میک گریو کے مطابق:

ہولڈ اور میک گریو عالمگیریت کے خیال پر دنیا کے کمپریشن اور عالمی باہم مربوط ہونے کی شدت پر زور دیتے ہیں۔ وہ چار اہم عناصر کی نشاندہی کرتے ہیں: معاشی عالمگیریت سیاسی عالمگیریت ثقافتی عالمگیریت اور جمہوریت۔

- تھامس فریڈمین کے مطابق:

فریڈمین کا مقبول نظریہ جیسا کہ اس کی کتاب "The World is Flat" میں پیش کیا گیا ہے گلوبلائزیشن کو ٹیکنالوجی کے ذریعے سہولت فراہم کرنے والے سطح کے کھیل کے میدان کے طور پر سمجھتا ہے۔ وہ تجویز کرتا ہے کہ مواصلات اور ٹیکنالوجی میں پیشرفت نے دنیا کو ایک دوسرے سے زیادہ مربوط کر دیا ہے جس سے افراد اور کاروباری اداروں کو عالمی سطح پر مقابلہ کرنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

- ایمانوئل والرسٹین کے مطابق:

والرسٹین کا عالمی نظام کا نظریہ عالمگیریت کو تاریخی نقطہ نظر سے دیکھتا ہے جو بنیادی نیم پردیی اور پردیی علاقوں کے ساتھ عالمی سرمایہ دارانہ نظام کی ترقی کو نمایاں کرتا ہے۔ وہ عالمگیریت کو اس تاریخی عمل کے تسلسل کے طور پر دیکھتا ہے۔

4.3 عالمگیریت کی خصوصیات(Feature of Globalization)

عالمگیریت کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

1) سرمائے کا آزادانہ بہاؤ: عالمگیریت سرمایہ کاری مالیاتی لین دین اور عالمی مالیاتی منڈیوں کے انضمام کے لیے سرحدوں کے پار سرمائے کی نقل و حرکت میں سہولت فراہم کرتی ہے۔

2) تجارتی لبرلائزیشن: بین الاقوامی تجارت کے لیے کشادگی عالمگیریت کی پہچان ہے۔ ممالک عالمی سطح پر اشیاءاور خدمات کے تبادلے میں مشغول ہیں معاشی کارکردگی اور تخصص کو فروغ دیتے ہیں۔

3) تکنیکی انضمام: ٹیکنالوجی میں ترقی خاص طور پر مواصلات اور نقل و حمل میں گلوبلائزیشن میں ایک اہم کردار ادا کیاہے. معلومات کو تیزی سے منتقل کرنے اور آسانی سے سفر کرنے کی صلاحیت نے ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دنیا کو جنم دیا ہے۔

4) عالمی سپلائی چینز: پیداواری عمل تیزی سے بکھرے اور مختلف ممالک میں منتشر ہو رہے ہیں جس سے عالمی سپلائی چینز بن رہے ہیں۔ یہ کمپنیوں کو اخراجات کو بہتر بنانے اور تقابلی فوائد سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔

5) ثقافتی ہم آہنگی اور ہائبرڈائزیشن: عالمگیریت ثقافتی عناصر جیسے زبانوں اقدار اور صارفین کی مصنوعات کے پھیلاؤ کا باعث بنتی ہے۔ اس کے نتیجے میں دونوں ثقافتی ہم آہنگی پیدا ہو سکتی ہے جہاں عالمی ثقافتیں زیادہ ملتی جلتی ہو جاتی ہیں اور ہائبرڈائزیشن جہاں مقامی اور عالمی ثقافتیں گھل مل جاتی ہیں۔

6) ہجرت اور مزدور کی نقل و حرکت: عالمگیریت بہتر معاشی مواقع کی تلاش میں سرحدوں کے پار لوگوں کی نقل و حرکت کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اس ہجرت کے اہم سماجی معاشی اور ثقافتی اثرات ہو سکتے ہیں۔

7) بین الاقوامی کارپوریشنز (TNCs): کثیر القومی یا بین الاقوامی کارپوریشنز عالمی سطح پر کام کرتی ہیں متعدد ممالک میں ذیلی ادارے اور پیداواری سہولیات قائم کرتی ہیں۔ یہ ادارے اکثر عالمی معاشی حرکیات کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

8) عالمی گورننس اور ادارے: عالمی مسائل کو سنبھالنے کی ضرورت بین الاقوامی اداروں اور معاہدوں کے قیام کا باعث بنی ہے۔ اقوام متحدہ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) جیسی تنظیموں کا مقصد عالمی مسائلوں سے نمٹنا ہے۔

9) معلومات اور مواصلات کا انقلاب: انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کے عروج نے مواصلات میں انقلاب برپا کر دیا ہے جس سے فوری معلومات کے تبادلے اور دنیا بھر کے لوگوں کو آپس میں جوڑنے کا موقع ملتا ہے۔

10) فنانشلائزیشن: عالمی معیشت نے مالیاتی انضمام میں اضافہ دیکھا ہے مالیاتی منڈیاں باہم مربوط اور عالمی معاشی واقعات سے متاثر ہیں۔

11) ماحولیاتی باہمی انحصار: گلوبلائزیشن کے ماحولیاتی اثرات ہیں ماحولیاتی تبدیلی آلودگی اور وسائل کی کمی جیسے مسائل کے لیے بین الاقوامی تعاون اور مربوط کوششوں کی ضرورت ہے۔

12) غیر ریاستی اداکاروں کا عروج: حکومتوں کے علاوہ غیر سرکاری تنظیمیں (این جی اوز) اور دیگر غیر ریاستی اداکار عالمی ایجنڈوں کی تشکیل اور عالمی مسائلوں سے نمٹنے میں تیزی سے اثرانداز ہوتے ہیں۔

ان خصوصیات کو سمجھنے سے عالمگیریت کی کثیر جہتی نوعیت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے عالمی سطح پر معیشت معاشرے ثقافت اور سیاست کے مختلف پہلوؤں پر اس کے اثرات کو تسلیم کرنا۔

4.4 گلوبلائزیشن کے فوائد (Advantages of Globalization)

گلوبلائزیشن اپنی تنقیدوں اور مسائلوں کے باوجود بہت سے فوائد لے کر آئی ہے جس نے دنیا بھر کی معیشتوں کے باہمی ربط اور ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ عالمگیریت کے چند اہم فوائد یہ ہیں:

1) معاشی ترقی: عالمگیریت نے بین الاقوامی تجارت میں اضافہ کی سہولت فراہم کی ہے جس سے معاشی ترقی ہوئی ہے۔ ممالک اشیاء اور خدمات کی پیداوار میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں جس میں ان کا تقابلی فائدہ ہوتا ہے جس کے نتیجے میں اعلی کارکردگی اور مجموعی معاشی توسیع ہوتی ہے۔

2) نئی منڈیوں تک رسائی: کاروبار دنیا بھر میں نئی منڈیوں اور صارفین تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں جس سے مارکیٹ کے مواقع اور زیادہ منافع کے امکانات بڑھتے ہیں۔ یہ خاص طور پر چھوٹے کاروباروں کے لیے فائدہ مند ہے جو اپنی رسائی کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

3) ملازمت کی تخلیق: بین الاقوامی تجارت کی توسیع اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے قیام سے روزگار کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) اور غیر ملکی ذیلی اداروں کا قیام مختلف خطوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں معاون ہے۔

4) تکنیکی منتقلی: عالمگیریت ٹیکنالوجی اور علم کی سرحدوں کے پار منتقلی میں سہولت فراہم کرتی ہے۔ دنیا کے ایک حصے میں تیار کی گئی جدید ٹیکنالوجیز کو دوسرے ممالک اپنایا اور اپنایا جاسکتا ہے جس سے جدت اور کارکردگی کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

5) دارالحکومت تک رسائی: ممالک غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کر سکتے ہیں جو بنیادی ڈھانچے کی ترقی صنعتی منصوبوں اور دیگر معاشی سرگرمیوں کے لیے سرمائے تک رسائی فراہم کرتا ہے۔ اس سے سرمائے کی رکاوٹوں پر قابو پانے اور معاشی ترقی کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔

6) متنوع صارفین کے انتخاب: گلوبلائزیشن کی وجہ سے صارفین مصنوعات اور خدمات کی وسیع رینج سے مستفید ہوتے ہیں۔ انہیں دنیا کے مختلف حصوں سے اشیاء اور ثقافتی مصنوعات تک رسائی حاصل ہے جس کی وجہ سے انتخاب میں اضافہ اور معیار میں بہتری آتی ہے۔

7) ثقافتی تبادلہ: عالمگیریت ثقافتی تبادلے کی سہولت فراہم کرتی ہے کیونکہ دنیا کے مختلف حصوں سے لوگ سفر میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے بات چیت کرتے ہیں۔ متنوع ثقافتوں کی یہ نمائش عالمی تنوع کی زیادہ تفہیم رواداری اور تعریف کا باعث بن سکتی ہے۔

8) کارکردگی اور لاگت میں کمی: کمپنیاں کم پیداواری لاگت والے ممالک میں کچھ افعال کو آؤٹ سورس کر کے لاگت کی بچت حاصل کر سکتی ہیں۔ کارکردگی کا یہ فائدہ کمپنیوں کو مسابقتی رہنے اور صارفین کے لیے ممکنہ طور پر کم قیمتوں کی اجازت دیتا ہے۔

9) عالمی تعاون: عالمی مسائل جیسے کہ موسمیاتی تبدیلی وبائی امراض اور دہشت گردی کے لیے بین الاقوامی تعاون کی ضرورت ہے۔ عالمگیریت ممالک کو مشترکہ مسائل پر مل کر کام کرنے اور اجتماعی حل تلاش کرنے کے قابل بناتی ہے۔

10) غربت میں کمی: عالمگیریت سے چلنے والی معاشی ترقی روزگار کے مواقع پیدا کرنے آمدنی کی سطح میں اضافہ اور ترقی پذیر ممالک میں معیار زندگی کو بہتر بنا کر غربت میں کمی میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

11) تعلیم اور علم کا تبادلہ: عالمگیریت نے تعلیمی وسائل تحقیق اور علمی تعاون کے تبادلے میں سہولت فراہم کی ہے۔ طلباء اور اسکالرز دنیا بھر سے متنوع نقطہ نظر اور تعلیمی پیشرفت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

12) سیاسی استحکام: عالمگیریت سے پیدا ہونے والا معاشی باہمی انحصار سیاسی استحکام میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ ممالک جو معاشی طور پر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں وہ باہمی فائدے کے لیے استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے سفارتی بات چیت اور تنازعات کے پرامن حل کی طرف زیادہ مائل ہو سکتے ہیں۔

ان فوائد کو تسلیم کرتے ہوئے یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ عالمگیریت بھی مسائلوں کے ساتھ آتی ہے بشمول آمدنی میں عدم مساوات ثقافتی ہم آہنگی اور ماحولیاتی خدشات۔ عالمگیریت کے فوائد کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے توازن قائم کرنا اور ان مسائلوں سے نمٹنا بہت ضروری ہے۔

4.5 عالمگیریت کی حد (Limitation of Globalization)

عالمگیریت جب کہ بے شمار فوائد لاتی ہے کئی حدود اور مسائل سے بھی وابستہ ہے۔ عالمگیریت کے اثرات کی مزید جامع تفہیم کو یقینی بنانے کے لیے ان خامیوں کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ یہاں کچھ حدود ہیں:

- آمدنی میں عدم مساوات: عالمگیریت نے ملکوں کے اندر اور عالمی سطح پر امیر اور غریب کے درمیان فرق کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جب کہ کچھ علاقے نمایاں طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں دوسروں کو معاشی پسماندگی اور بڑھتی ہوئی غربت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔
- ملازمت کی نقل مکانی اور اجرت کا دباؤ: بڑھتی ہوئی بین الاقوامی تجارت اور آؤٹ سورسنگ بعض صنعتوں خاص طور پر ترقی یافتہ ممالک میں ملازمتوں کی نقل مکانی کا باعث بن سکتی ہے۔ مزید برآں عالمی سطح پر مقابلہ کرنے کے دباؤ کے نتیجے میں مزدوروں کی کم اجرت ہو سکتی ہے۔
- ثقافتی ہم آہنگی: گلوبلائزیشن کو مقامی ثقافتوں کی قیمت پر چند ثقافتوں خاص طور پر مغربی کے غلبے کو فروغ دینے کے لیے تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ یہ ثقافتی ہم آہنگی کا باعث بن سکتا ہے جہاں منفرد روایات زبانیں اور رسم و رواج ختم ہو جاتے ہیں۔
- قومی خود مختاری کا نقصان: ناقدین کا کہنا ہے کہ عالمگیریت ممالک کی خود مختاری کو نقصان پہنچاتی ہے کیونکہ عالمی ادارے اور ملٹی نیشنل کارپوریشنز معاشی اور سیاسی فیصلوں پر کافی اثر و رسوخ رکھتے ہیں بعض اوقات قومی مفادات کی قیمت پر۔

- ماحولیاتی انحطاط: عالمگیریت کے ساتھ منسلک معاشی ترقی اور صنعت کاری کا حصول ماحولیاتی انحطاط کا باعث بن سکتا ہے۔ جنگلات کی کٹائی آلودگی اور قدرتی وسائل کا زیادہ استحصال جیسے مسائل معاشی سرگرمیوں میں اضافے سے وابستہ ہیں۔
- عالمی معاشی بدحالی کا خطرہ: عالمی مالیاتی منڈیوں کے باہم مربوط ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے ایک حصے میں معاشی بدحالی کے عالمی سطح پر اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ یہ مالیاتی بحرانوں کا باعث بن سکتا ہے جو پوری دنیا کی معیشتوں کو متاثر کرتا ہے۔
- ثقافتی تنوع کا نقصان: عالمی میڈیا اور ملٹی نیشنل کارپوریشنز کا غلبہ ثقافتی مصنوعات کی معیاری کاری کا باعث بن سکتا ہے جس سے مقامی فن ادب اور تفریح کے تنوع کو کم کیا جاسکتا ہے۔
- محنت کا استحصال: کچھ معاملات میں گلوبلائزیشن کا تعلق ترقی پذیر ممالک میں محنت کے استحصال سے ہے جہاں مزدوروں کو کام کے خراب حالات کم اجرت اور مزدوروں کے حقوق کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔
- بڑھتا ہوا انحصار: اشیا اور خدمات کے لیے عالمی منڈیوں پر انحصار معاشی انحصار میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے جس سے ممالک عالمی معاشی اتار چڑھاؤ اور سپلائی چین میں رکاوٹوں کا شکار ہوسکتے ہیں۔
- مالی قیاس آرائی اور عدم استحکام: مالیاتی منڈیوں کا انضمام قیاس آرائیوں اور مالی عدم استحکام کا باعث بن سکتا ہے۔ سرمائے کی تیز رفتار حرکت کرنسی کے بحران اور معاشی بے یقینی کا باعث بن سکتی ہے۔
- صحت کے خطرات اور وبائی امراض: سرحدوں کے پار لوگوں اور اشیاء کی نقل و حرکت سے بیماریوں کے تیزی سے پھیلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ عالمگیریت متعدی بیماریوں کے پھیلاؤ میں ملوث رہی ہے جیسا کہ وبائی امراض کے معاملے میں دیکھا جاتا ہے۔
- سماجی خلل: عالمگیریت سے وابستہ تیز رفتار ثقافتی اور معاشی تبدیلیاں سماجی خلل کا باعث بن سکتی ہیں کیونکہ روایتی طرز زندگی کو مسائل کیا جاتا ہے اور کمیونٹیز کو اپنانے کے لیے جدوجہد کرسکتی ہے۔

4.6 1991 میں ہندوستانی معیشت (Indian Economy in 1991)

سال 1991 ہندوستان کی معاشی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل ہے کیونکہ یہ ملک کی معاشی پالیسیوں اور رفتار میں ایک اہم موڑ کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس عرصے کے دوران ہندوستان کو ایک شدید معاشی بحران کا سامنا کرنا پڑا جس نے حکومت کو مسائلوں سے نمٹنے کے لیے اصلاحات کا سلسلہ شروع کرنے پر مجبور کیا۔ 1991 میں ہندوستانی معیشت پر ایک گہرائی سے نظر ڈالیں:

A) معاشی بحران (Economic Crisis)

i) ادائیگیوں کے توازن کا بحران: ہندوستان ادائیگیوں کے توازن کے شدید بحران سے دوچار تھا۔ ملک کے زر مبادلہ کے ذخائر خطرناک حد تک کم تھے اور اسے بین الاقوامی قرضوں کی ادائیگیوں میں نادہندہ ہونے کے خطرے کا سامنا تھا۔

ii) بیرونی قرضوں کا بوجھ: ہندوستان کا بیرونی قرضہ کافی تھا اور اس کی خدمت کرنا مشکل تر ہوتا چلا گیا۔ قرض کی بلند سطح ترقیاتی منصوبوں اور درآمدی فنانسنگ کے لیے وسیع قرضے لینے کا نتیجہ تھی۔

iii) مالیاتی عدم توازن: مالیاتی خسارہ بہت زیادہ تھا اور حکومت اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر قرض لے رہی تھی۔ مہنگائی بڑھ رہی تھی اور عوامی مالیات بدحالی کا شکار تھے۔

B) معاشی اصلاحات(Economic Reforms):

i) لبرلائزیشن: اس بحران کے جواب میں ہندوستانی حکومت نے اس وقت کے وزیر خزانہ ڈاکٹر من موہن سنگھ کی قیادت میں معاشی اصلاحات کا ایک سلسلہ شروع کیا جس کا مقصد معیشت کو آزاد بنانا تھا۔

ii) صنعتی پالیسی اصلاحات: حکومت روایتی مخلوط معیشت کے ماڈل سے ہٹ گئی جس سے صنعتوں میں پبلک سیکٹر کا کردار کم ہو گیا۔ لائسنسنگ اور پرمٹ راج کو ختم کر دیا گیا اور صنعتی لائسنسنگ میں نمایاں طور پر نرمی کی گئی۔

iii) تجارتی لبرلائزیشن: بین الاقوامی تجارت کی حوصلہ افزائی کے لیے درآمدی پابندیوں میں نرمی کی گئی اور محصولات میں کمی کی گئی۔ ملک درآمدی متبادل حکمت عملی سے زیادہ برآمد پر مبنی نقطہ نظر کی طرف منتقل ہو گیا۔

iv) شرح مبادلہ میں اصلاحات: برآمدات کو بڑھانے اور زرمبادلہ پیدا کرنے کے لیے ہندوستانی روپے کی قدر میں کمی کی گئی۔ حکومت مارکیٹ سے طے شدہ زرمبادلہ کی شرح کے نظام کی طرف بڑھی۔

v) مالیاتی شعبے میں اصلاحات: مالیاتی شعبے میں نمایاں اصلاحات کی گئیں۔ بینکنگ سیکٹر کو آزاد کیا گیا شرح سود کو جزوی طور پر ڈی ریگولیٹ کیا گیا اور بینکاری نظام کو مضبوط بنانے کے لیے اقدامات کیے گئے۔

vi) SEBI اور NSE کی تشکیل: سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (SEBI) سیکیورٹیز مارکیٹ کو منظم کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج (این ایس ای) بھی اسٹاک مارکیٹ کو جدید اور ہموار کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔

vii) نجکاری: حکومت نے نجکاری کا عمل شروع کیا کچھ پبلک سیکٹر انٹرپرائزز میں اقلیتی حصص کی فروخت۔ اس کا مقصد کارکردگی کو بہتر بنانا مالیاتی بوجھ کو کم کرنا اور نجی سرمایہ کاری کو راغب کرنا تھا۔

viii) نئی صنعتی پالیسی: مسابقت کو فروغ دینے داخلے کی رکاوٹوں کو دور کرنے اور مختلف شعبوں میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک نئی صنعتی پالیسی متعارف کرائی گئی۔

C) نتائج اور اثرات(Results and Impact)

i) معاشی ترقی: اصلاحات نے اعلیٰ معاشی ترقی کے دور میں آغاز کیا۔ ہندوستان نے "ہندو شرح نمو" سے زیادہ متحرک اور مارکیٹ پر مبنی ترقی کی رفتار میں تبدیلی کا تجربہ کیا۔

ii) براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI): غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا کیونکہ ہندوستان اپنی معاشی آزاد کاری کی وجہ سے بین الاقوامی سرمایہ کاروں کے لیے زیادہ پرکشش ہو گیا تھا۔

iii) برآمدات میں اضافہ: تجارتی لبرلائزیشن کے ساتھ ہندوستان نے برآمدات میں نمایاں اضافہ دیکھا جس سے ادائیگیوں کے توازن کی صورتحال میں بہتری آئی۔

iv) ٹیکنالوجی اور اختراع: لبرلائزیشن کے دور میں تکنیکی انضمام اور اختراعات میں اضافہ ہوا خاص طور پر انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے میں جو ہندوستانی معیشت کا ایک اہم محرک بن گیا۔

v) سماجی اثرات: جہاں معاشی اصلاحات کے نمو پر مثبت اثرات مرتب ہوئے وہیں ان سے آمدنی میں عدم مساوات اور شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان تفاوت میں بھی اضافہ ہوا۔

vi) عالمی انضمام: ہندوستان بین الاقوامی تجارت اور مالیاتی منڈیوں میں فعال طور پر حصہ لیتے ہوئے عالمی معیشت میں مزید مربوط ہو گیا۔

1991 کی معاشی اصلاحات نے ہندوستان کی معاشی پالیسیوں میں ایک مثالی تبدیلی کی نشاندہی کی مرکزی منصوبہ بند معیشت سے ہٹ کر زیادہ مارکیٹ پر مبنی نقطہ نظر کی طرف۔ ان اصلاحات سے جہاں کافی فائدہ ہوا وہیں انہوں نے سماجی تفاوت اور جامع ترقی کی ضرورت کے بارے میں بھی تشویش کا اظہار کیا۔ اس مدت نے بعد میں معاشی پالیسی میں تبدیلیوں کی بنیاد رکھی اور ہندوستان کو عالمی معیشت میں ایک بڑھتے ہوئے کھلاڑی کے طور پر پوزیشن میں رکھا ہے۔

4.7 نئی معاشی پالیسی کی خصوصیات (Features of New Economic Policy)

نئی معاشی پالیسی کی خصوصیات یہ ہیں:

1۔ لبرلائزیشن: پالیسی کا مقصد مختلف شعبوں کو آزاد کر کے معیشت میں ریاست کے کردار کو کم کرنا ہے۔ مسابقت اور کارکردگی کی حوصلہ افزائی کے لیے لائسنس کی ضروریات اور نجی شعبے پر پابندیوں میں نرمی کی گئی۔

2۔ نجکاری: حکومت نے سرکاری اداروں کی نجکاری کا عمل شروع کیا۔ اسٹریٹجک شعبے جو پہلے پبلک سیکٹر کے لیے مختص تھے نجی سرمایہ کاری کے لیے کھول دیے گئے۔

3۔ عالمگیریت: NEP نے عالمگیریت کی طرف ایک اہم تبدیلی کی نشاندہی کی۔ تجارتی رکاوٹوں کو کم کیا گیا اور معیشت کو بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) کے لیے کھول دیا گیا تاکہ بیرون ملک سے سرمایہ اور ٹیکنالوجی کو راغب کیا جا سکے۔

4۔ صنعتی اصلاحات: صنعتی لائسنسنگ کے تقاضوں کو ختم کر دیا گیا جس سے صنعتوں کو حکومت کے ضرورت سے زیادہ کنٹرول کے بغیر قائم کرنے اور توسیع کرنے کی مزید آزادی مل گئی۔ اس اقدام کا مقصد صنعتی ترقی اور مسابقت کو فروغ دینا ہے۔

5۔ مالیاتی شعبے میں اصلاحات: بینکنگ اور مالیاتی شعبوں میں خاطر خواہ اصلاحات کی گئیں۔ شرح سود کو کنٹرول نہیں کیا گیا اور بینکاری نظام کو مضبوط بنانے کے لیے اقدامات کیے گئے۔

6۔ مالیاتی اصلاحات: سبسڈی کو معقول بنانے حکومتی اخراجات کو کنٹرول کرنے اور ٹیکس اصلاحات کے ذریعے محصول میں اضافہ جیسے اقدامات کے ذریعے مالیاتی خسارے کو کم کرنے کی کوششیں کی گئیں۔

7۔ زرمبادلہ کی شرح کا انتظام: برآمدات کو بڑھانے اور غیر ملکی سرمایہ کو راغب کرنے کے لیے روپے کی قدر میں کمی کی گئی۔ زرمبادلہ کی شرح کو جزوی طور پر معاشی بنیادیات کی عکاسی کرنے کے لیے مارکیٹ کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔

8۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کی حوصلہ افزائی: NEP کا مقصد پابندیوں کو کم کر کے اور غیر ملکی کاروباروں کو ہندوستان میں کام کرنے کے لیے زیادہ سازگار ماحول فراہم کر کے غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنا ہے۔

9۔ ٹیکنالوجی اپ گریڈیشن: پالیسی نے پیداواری صلاحیت اور کارکردگی کو بڑھانے کے لیے مختلف شعبوں میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی۔

10۔ پبلک سیکٹر کی اجارہ داری کا خاتمہ: NEP کا مقصد بہت سی صنعتوں میں پبلک سیکٹر کی اجارہ داری کو کم کرنا ہے جس سے نجی اداروں کو زیادہ فعال طور پر حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔

4.8 نئی معاشی پالیسی کی اہمیت (Importance of the New Economic Policy)

1۔ معیشت کا استحکام: NEP نے ادائیگیوں کے فوری توازن کے بحران سے نمٹنے اور پائیدار ترقی کی بنیاد رکھ کر ہندوستانی معیشت کو مستحکم کرنے میں مدد کی۔

2۔ معاشی ترقی کا فروغ: لبرلائزیشن کے اقدامات نے کاروباری جذبے کو جنم دیا جس کے نتیجے میں معاشی ترقی میں اضافہ ہوا اور صنعتی اور تکنیکی ترقی کی اعلیٰ سطحیں آئیں۔

3۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنا: معیشت کو غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے کھولنے سے ہندوستان کو بیرونی سرمایہ کاری ٹیکنالوجی اور مہارت کو راغب کرنے میں مدد ملی جس سے صنعتوں کی جدید کاری میں مدد ملی۔

4۔ کارکردگی اور مسابقت: ڈی ریگولیشن اور لبرلائزیشن نے مختلف شعبوں میں کارکردگی اور مسابقت میں اضافہ کیا جس کے نتیجے میں اشیاء اور خدمات کی پیداواریت اور معیار میں بہتری آئی۔

5۔ ملازمت کی تخلیق: معاشی اصلاحات نے ترقی اور روزگار کے مواقع کو فروغ دیا خاص طور پر انفارمیشن ٹیکنالوجی ٹیلی کمیونیکیشن اور خدمات جیسے شعبوں میں۔

6۔ غربت کا خاتمہ: NEP کے نتیجے میں ہونے والی معاشی ترقی نے روزگار کے مواقع پیدا کر کے اور آمدنی کی سطح میں اضافہ کر کے غربت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کیا۔

7۔ عالمی معیشت میں انضمام: اس پالیسی نے عالمی معیشت میں ہندوستان کے انضمام میں سہولت فراہم کی دوسرے ممالک کے ساتھ تجارتی اور معاشی تعلقات کو فروغ دیا۔

8۔ سروس سیکٹر کی توسیع: خدمات کے شعبے خاص طور پر انفارمیشن ٹکنالوجی اور سوفٹ ویئر کی خدمات نے نمایاں ترقی کا تجربہ کیا جو ہندوستان کے جی ڈی پی میں ایک بڑا حصہ دار بن گیا۔

9۔ مالیاتی شعبے کا استحکام: مالیاتی شعبے میں اصلاحات کے نتیجے میں استحکام اور لچک میں اضافہ ہوا جس سے بینکاری نظام مزید مضبوط ہوا۔

10۔ معاشی نظریات میں تبدیلی: NEP نے ماضی کی سوشلسٹ اور تحفظ پسند معاشی پالیسیوں سے زیادہ مارکیٹ پر مبنی نقطہ نظر کی طرف تبدیلی کی نمائندگی کی جو ہندوستان کے معاشی نظریے میں ایک مثالی تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے۔

جہاں نئی معاشی پالیسی نے متعدد مثبت تبدیلیاں لائیں وہیں اسے بعض پہلوؤں کے لیے تنقید کا بھی سامنا کرنا پڑا جیسے کہ سماجی عدم مساوات کے بارے میں خدشات اور معاشرے کے بعض کمزور طبقات پر ممکنہ منفی اثرات۔ تاہم اس نے ہندوستان کی معاشی تبدیلی کی بنیاد رکھی اور آنے والے سالوں میں بعد میں ہونے والی اصلاحات کی راہ ہموار کی۔

4.9 ہندوستانی معیشت پر عالمگیریت کے اثرات

(Impact of Globalization on Indian Economy)

عالمگیریت نے ہندوستانی معیشت پر گہرا اثر ڈالا ہے جس نے معاشی زندگی کے مختلف شعبوں اور پہلوؤں کو متاثر کیا ہے۔ یہاں ہندوستان پر عالمگیریت کے کچھ اہم اثرات پیش کیے جارہے ہیں۔

1۔ معاشی ترقی: 1991 میں ہندوستانی معیشت کے لبرلائزیشن نے معاشی ترقی کی شرح کو بلند کیا۔ جی ڈی پی کی نمو میں نمایاں اضافہ ہوا کیونکہ ہندوستان عالمی معیشت میں ضم ہوا غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کیا اور گھریلو کاروبار کو فروغ دیا۔

2۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI): ٹیلی کمیونیکیشن انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ریٹیل جیسے مختلف شعبوں کو ایف ڈی آئی کے لیے کھولنے نے نمایاں غیر ملکی سرمایہ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ مثال کے طور پر والمارٹ اور ایمیزون جیسی ملٹی نیشنل کمپنیوں نے ریٹیل سیکٹر میں سرمایہ کاری کی نئی ٹیکنالوجیز اور انتظامی طریقوں کو لایا۔

3۔ تجارت اور برآمد میں اضافہ: عالمگیریت نے ہندوستانی اشیا اور خدمات کی برآمدات میں اضافہ کیا۔ آئی ٹی اور سافٹ ویئر انڈسٹری ایک قابل ذکر مثال ہے جس میں ہندوستانی کمپنیاں عالمی مارکیٹ میں اہم کھلاڑی بنتی ہیں سافٹ ویئر خدمات اور آئی ٹی حل فراہم کرتی ہیں۔

4۔ ملازمت کی تخلیق اور آؤٹ سورسنگ: انفارمیشن ٹکنالوجی (آئی ٹی) اور بزنس پروسیس آؤٹ سورسنگ (بی پی او) کے شعبوں میں اضافہ ہوا کیونکہ عالمی کمپنیوں نے ہندوستانی فرموں کو خدمات آؤٹ سورس کیں۔ اس سے لاکھوں ملازمتیں پیدا ہوئیں اور ہندوستان کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

5۔ تکنیکی ترقی: گلوبلائزیشن نے ٹیکنالوجی اور علم کی منتقلی کو قابل بنایا ہے۔ ٹیلی کمیونیکیشن کی توسیع انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی اور مختلف صنعتوں میں جدید ٹیکنالوجی کو اپنانا اس بات کی مثالیں ہیں کہ کس طرح عالمگیریت نے ہندوستان میں تکنیکی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

6۔ صارفین کے انتخاب اور مارکیٹ تک رسائی: ہندوستانی صارفین کو اب عالمی مصنوعات اور برانڈز کی وسیع رینج تک رسائی حاصل ہے۔ ایپل سام سنگ اور کوکا کولا جیسی بین الاقوامی کمپنیاں ہندوستانی مارکیٹ میں نمایاں موجودگی رکھتی ہیں جو صارفین کو متنوع انتخاب فراہم کرتی ہیں۔

7۔ مالیاتی شعبے کی ترقی: عالمی مالیاتی نظام میں انضمام کے نتیجے میں ہندوستان کے مالیاتی شعبے کی ترقی اور ترقی ہوئی ہے۔ غیر ملکی بینک اور مالیاتی ادارے ہندوستان میں کام کرتے ہیں جو بینکاری اور مالیاتی خدمات کی صنعت کو جدید بنانے میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔

8۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی: عالمگیریت نے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کو راغب کیا ہے۔ مثال کے طور پر بندرگاہوں ہوائی اڈوں اور شاہراہوں کی ترقی میں اکثر بین الاقوامی کمپنیوں کے ساتھ تعاون شامل ہوتا ہے جو جدید انفراسٹرکچر کی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔

9۔ زراعت پر اثرات: گلوبلائزیشن نے تجارتی پالیسیوں میں تبدیلیوں اور مارکیٹ تک رسائی کے ذریعے زرعی شعبے کو متاثر کیا ہے۔ باسمتی چاول اور مسالوں جیسی زرعی مصنوعات کی برآمد میں اضافہ ہوا ہے جس سے کسانوں کو فائدہ پہنچا ہے اور زرعی کاروبار کو فروغ ملا ہے۔

10۔ ثقافتی تبادلہ: گلوبلائزیشن نے میڈیا تفریح اور سوشل میڈیا کے ذریعے ثقافتی تبادلے کا باعث بنا ہے۔ ہندوستانی فلموں اور موسیقی نے عالمی سطح پر مقبولیت حاصل کی ہے اور Netflix اور YouTube جیسے پلیٹ فارمز نے ہندوستانی ثقافتی مواد کی عالمی سطح پر ترسیل میں سہولت فراہم کی ہے۔

11۔ ماحول کا اثر: گلوبلائزیشن نے ماحولیاتی پائیداری سے متعلق مسائل لائے ہیں۔ بڑھتی ہوئی صنعت کاری اور عالمی تجارت ماحولیاتی مسائل جیسے آلودگی اور وسائل کی کمی میں معاون ہے پائیدار ترقی کے طریقوں کی ضرورت ہے۔

جب کہ عالمگیریت نے ہندوستانی معیشت کو بے شمار فوائد حاصل کیے ہیں یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ مسائل بھی موجود ہیں بشمول آمدنی میں عدم مساوات ثقافتی ہم آہنگی اور ماحولیاتی خدشات۔ عالمگیریت کے مسائلوں سے نمٹنے کے دوران اس کے مثبت اثرات کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے ایک متوازن اور جامع نقطہ نظر بہت ضروری ہے۔

4.10 کلیدی الفاظ (Keywords)

- **لبرلائزیشن (Liberalization):** لبرلائزیشن سے مراد پابندیوں اور کنٹرولوں میں نرمی یا ہٹانا ہے خاص طور پر معاشی پالیسیوں میں آزاد منڈی کے اصولوں کو فروغ دینے مسابقت کو بڑھانے اور نجی کاروبار کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے۔
- **براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI):** غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) وہ سرمایہ کاری ہے جو کسی ادارے (انفرادی کاروبار یا حکومت) کی طرف سے ایک ملک سے دوسرے ملک میں کی جاتی ہے جس میں عام طور پر اثاثوں کا حصول ملکیت کے حصص یا نئے منصوبوں کا قیام شامل ہوتا ہے۔
- **آؤٹ سورسنگ:** آؤٹ سورسنگ کچھ کاروباری افعال یا عمل کو بیرونی سروس فراہم کنندگان سے معاہدہ کرنے کی مشق ہے جو اکثر مختلف ممالک میں واقع ہوتے ہیں تاکہ لاگت کی استعداد خصوصی مہارت یا بہتر کارکردگی کا فائدہ اٹھایا جا سکے۔
- **بی پی او (بزنس پروسیس آؤٹ سورسنگ):** بزنس پروسیس آؤٹ سورسنگ (BPO) آؤٹ سورسنگ کی ایک مخصوص شکل ہے جہاں ایک کمپنی غیر بنیادی کاروباری افعال یا عمل جیسے کہ کسٹمر سروس ہیومن ریسورس یا ڈیٹا انٹری کو خصوصی خدمات فراہم کرنے والوں سے معاہدہ کرتی ہے۔

4.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

خالی جگہوں کو پُر کریں(Fill in the Blanks)

1۔ ٹیکنالوجی میں ترقی خاص طور پر_______________ نے گلوبلائزیشن میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے

2۔ _______________ عالمی سطح پر کام کرتی ہیں متعدد ممالک میں ذیلی ادارے اور پیداواری سہولیات قائم کرتی ہیں

3۔ اقوام متحدہ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) جیسی تنظیموں کا مقصد _________ سے نمٹنا ہے۔

4۔ ____________ نے بین الاقوامی تجارت میں اضافہ کی سہولت فراہم کی ہے۔

5۔ برآمدات کو بڑھانے اور زرمبادلہ پیدا کرنے کے لیے ہندوستانی روپے کی قدر میں ___________ کی گئی۔

جوابات:

1۔مواصلات اور نقل وحمل 2۔ بین الاقوامی کارپوریشنز 3۔عالمی مسائلوں 4۔عالمگیریت 5۔ کمی

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ عالمگیریت کی تعریف پیش کیجے

2۔ نئی معاشی پالیسی کی خصوصیات قلمبند کیجے

3۔ گلوبلائزیشن کے فوائد تحریر کیجے

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ ہندوستانی معیشت پر عالمگیریت کے اثرات پر تفصیل سے لکھیں۔

2۔ نئی معاشی پالیسی کی اہمیت تحریر کیجے

3۔ 19911.6 میں ہندوستانی معیشت قلمبند کیجے

اکائی 5۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری

(Foreign Direct Investment)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	5.0 تمہید
Objectives	5.1 مقاصد
Definition and Meaning of FDI	5.2 براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی معنی مفہوم اور تعریف
Feature of FDI	5.3 براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی خصوصیات
Advantages of FDI	5.4 براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے فوائد
Disadvantages of FDI	5.5 براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے نقصانات
Market Size of FDI in India	5.6 ہندوستان میں ایف ڈی آئی کی مارکیٹ کا سائز
FDI Policy	5.7 براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری پالیسی
Impact of FDI on Indian Economy	5.8 ہندوستانی معیشت پر ایف ڈی آئی کا اثر
FDI Routes in India	5.9 ہندوستان میں ایف ڈی آئی کے راستے
Keywords	5.10 کلیدی الفاظ
Model Examination Questions	5.11 نمونہ امتحانی سوالات

5.0 تمہید (Introduction)

براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) ہندوستان کے معاشی منظر نامے کی تشکیل ترقی اختراعات اور عالمی انضمام کو فروغ دینے میں ایک اہم قوت کے طور پر ابھری ہے۔ کئی سالوں کے دوران ہندوستان نے بین الاقوامی سرمایہ کی آمد کے ساتھ آنے والے ممکنہ فوائد سے فائدہ اٹھانے کے لیے فعال طور پر غیر ملکی سرمایہ کاری کی کوشش کی ہے۔ ملک کی FDI پالیسی جو کہ صنعت اور داخلی تجارت کے فروغ کے محکمے (DPIIT) کے زیر انتظام ہے نے ابھرتی ہوئی معاشی ضروریات اور عالمی حرکیات کے مطابق مختلف ترمیمات کی ہیں۔ اس باب میں ہم ہندوستانی معیشت پر ایف ڈی آئی کے کثیر جہتی اثرات کا جائزہ لیتے ہیں معاشی ترقی روزگار پیدا کرنے تکنیکی ترقی اور صنعتوں کے تنوع میں اس کے کردار کو الگ کرتے ہیں۔

5.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے معنی مفہوم اور تعریف سمجھ سکیں گے
- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے فوائد کے فوائد اور خصوصیات کو جاننا۔
- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے نقصانات کو سمجھ سکیں گے
- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری پالیسی کو سمجھ سکیں گے
- ہندوستانی معیشت پر ایف ڈی آئی کا اثر کو سمجھ سکیں گے
- ہندوستان میں ایف ڈی آئی کے راستے کو سمجھ سکیں گے

5.2 براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی معنی مفہوم اور تعریف

(Meaning and Definition of FDI)

کسی فرد یا فرم کی طرف سے جو غیر ملکی ملک میں واقع ہے کسی ملک میں سرمایہ کاری کو براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کہا جاتا ہے۔

- عام طور پر ایف ڈی آئی اس وقت ہوتا ہے جب کوئی غیر ملکی ادارہ کسی ملک میں کسی کمپنی کے حصص کی ملکیت یا کنٹرولنگ حصص حاصل کرتا ہے یا وہاں کاروبار قائم کرتا ہے۔
- یہ غیر ملکی پورٹ فولیو سرمایہ کاری سے مختلف ہے جہاں غیر ملکی ادارہ محض کمپنی کے ایکویٹی حصص خریدتا ہے۔
- ایف ڈی آئی میں غیر ملکی ادارے کا کمپنی کے روزمرہ کے کاموں میں ایک حصہ ہوتا ہے۔
- ایف ڈی آئی صرف پیسے کا بہاؤ نہیں ہے بلکہ ٹیکنالوجی علم مہارت اور مہارت / معلومات کا بہاؤ بھی ہے۔
- یہ کسی ملک کی معاشی ترقی کے لیے غیر قرض مالی وسائل کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

- ایف ڈی آئی عام طور پر ایسی معیشت میں ہوتی ہے جس میں ترقی کے امکانات ہوتے ہیں اور ایک ہنر مند افرادی قوت بھی۔
- پچھلے کئی سالوں سے ایف ڈی آئی نے بین الاقوامی سرمائے کی منتقلی کی ایک بڑی شکل کے طور پر بنیادی طور پر ترقی کی ہے۔

یہاں قابل ذکر مصنفین کی چند تعریفیں ہیں:

- بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے مطابق:

IMF نے براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی تعریف "ایک ایسی سرمایہ کاری کے طور پر کی ہے جو سرمایہ کار کے علاوہ کسی معیشت میں کام کرنے والے کسی انٹرپرائز میں دیرپا دلچسپی حاصل کرنے کے لیے کی جاتی ہے سرمایہ کار کا مقصد انٹرپرائز کے انتظام میں موثر کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔"

- ڈننگ کے مطابق

جان ڈننگ ایک ممتاز ماہر معاشیات نے Eclectic Paradigm متعارف کرایا جس سے پتہ چلتا ہے کہ FDI کا نتیجہ تین عوامل کے باہمی تعامل سے ہوتا ہے: ملکیت کے فوائد مقام کے فوائد اور اندرونی ہونے کے فوائد۔ ان کے خیال میں ایف ڈی آئی اس وقت ہوتی ہے جب ایک فرم مخصوص فوائد رکھتی ہے اور اس کا استحصال کرتی ہے ایسے مقامات کی تلاش کرتی ہے جہاں ان فوائد کو مؤثر طریقے سے استعمال کیا جا سکے اور منافع کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے لین دین کو اندرونی بنایا جائے۔

- پیٹر ڈک کے مطابق

پیٹر ڈکن کے مطابق عالمی کاروبار کے شعبے میں ایک بااثر مصنف غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری "ایک ایسی سرمایہ کاری ہے جس میں طویل مدتی تعلقات شامل ہوتے ہیں اور ایک معیشت (غیر ملکی براہ راست سرمایہ کار یا پیرنٹ انٹرپرائز) میں رہائشی ادارے کی طرف سے پائیدار دلچسپی اور کنٹرول کی عکاسی ہوتی ہے۔ غیر ملکی براہ راست سرمایہ کار کے علاوہ کسی دوسری معیشت میں رہنے والے انٹرپرائز میں۔"

- UNCTAD کے مطابق (اقوام متحدہ کی تجارت اور ترقی پر کانفرنس):

UNCTAD FDI کی تعریف "سرمایہ کار کی معیشت سے باہر کام کرنے والے اداروں میں دیرپا دلچسپی کے حصول کے لیے کی جانے والی سرمایہ کاری" کے طور پر کرتا ہے۔

- Caves کے مطابق

Caves براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی تعریف "ایک ملک کے باشندوں کی طرف سے دوسرے ملک میں ٹھوس اثاثوں میں سرمایہ کاری کے طور پر کرتا ہے جیسے کہ رئیل اسٹیٹ عمارتیں یا پودے عام طور پر غیر ملکی الحاق کو کنٹرول کرنے کے مقصد سے۔"

5.3 براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی خصوصیات (Feature of FDI)

ایف ڈی آئی کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

- طویل مدتی سرمایہ کاری: FDI میں غیر ملکی سرمایہ کار کی طرف سے کسی دوسرے ملک میں واقع انٹرپرائز میں طویل مدتی عزم شامل ہوتا ہے۔ یہ اسے قلیل مدتی سرمائے کے بہاؤ اور قیاس آرائی پر مبنی سرمایہ کاری سے ممتاز کرتا ہے۔
- ملکیت اور کنٹرول: FDI کا مطلب میزبان ملک کے انٹرپرائز میں غیر ملکی سرمایہ کار کی ملکیت اور کنٹرول کی سطح ہے۔ سرمایہ کار ایک اہم حصہ کی تلاش کرتا ہے اکثر سرمایہ کاری شدہ ادارے کے انتظامی اور حکمت عملی کے فیصلوں کو متاثر کرنے کے ارادے سے۔
- سرمایہ اور وسائل: ایف ڈی آئی میں سرمایہ ٹیکنالوجی انتظامی مہارت اور دیگر وسائل کی غیر ملکی سرمایہ کار سے میزبان ملک میں منتقلی شامل ہے۔ وسائل کا یہ ادخال میزبان معیشت کی نمو اور ترقی میں معاون ہے۔
- ملٹی نیشنل آپریشنز: FDI میں عام طور پر ملٹی نیشنل کارپوریشنز (MNCs) شامل ہوتی ہیں جو متعدد ممالک میں کام کرتی ہیں۔ یہ کارپوریشنز اپنی عالمی کاروباری حکمت عملی کے حصے کے طور پر مختلف ممالک میں ذیلی کمپنیاں شاخیں یا ملحقہ قائم کرتی ہیں۔
- خطرہ اور واپسی: ایف ڈی آئی خطرات اور منافع دونوں سے وابستہ ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کار میزبان ملک میں سیاسی عدم استحکام ریگولیٹری تبدیلیوں اور معاشی اتار چڑھاو سے متعلق خطرات مول لیتے ہیں۔ بدلے میں وہ مالی فوائد مارکیٹ تک رسائی یا اسٹریٹجک فوائد کی توقع کرتے ہیں۔
- ٹیکنالوجی کی منتقلی: ایف ڈی آئی کی ایک اہم خصوصیت غیر ملکی سرمایہ کار سے میزبان ملک کو جدید ٹیکنالوجی اور انتظامی مہارت کی منتقلی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی کی منتقلی میزبان ملک کی صنعتی ترقی اور اختراع میں اپنا حصہ ڈال سکتی ہے۔
- ملازمت کی تخلیق: ایف ڈی آئی اکثر میزبان ملک میں ملازمتیں پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ جیسا کہ غیر ملکی کمپنیاں اپنے کاموں کو قائم کرتی ہیں یا اس میں توسیع کرتی ہیں وہ مقامی کارکنوں کی خدمات حاصل کرتی ہیں جو روزگار پیدا کرنے اور معیار زندگی کو بہتر بنانے میں اپنا حصہ ڈالتی ہیں۔
- مارکیٹ تک رسائی: ایف ڈی آئی غیر ملکی سرمایہ کاروں کو میزبان ملک کی منڈیوں تک براہ راست رسائی فراہم کرتا ہے۔ یہ بین الاقوامی تجارت اور معاشی انضمام کو فروغ دیتے ہوئے سرحدوں کے پار اشیاء خدمات اور سرمائے کے بہاؤ کو آسان بناتا ہے۔
- مشترکہ منصوبے اور تعاون: ایف ڈی آئی غیر ملکی اور ملکی اداروں کے درمیان مشترکہ منصوبوں یا تعاون کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ یہ تعاون پر مبنی نقطہ نظر خطرات مہارت اور وسائل کے اشتراک کی اجازت دیتا ہے۔
- جی ڈی پی میں شراکت: FDI کا میزبان ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) پر براہ راست اثر پڑتا ہے جس سے معاشی ترقی پیداواریت اور کارکردگی میں حصہ ڈالا جاتا ہے۔ غیر ملکی اداروں کے قیام سے پیداوار میں اضافہ اور قدر میں اضافہ ہو سکتا ہے۔
- حکومت کی منظوری اور ضابطہ: ایف ڈی آئی کو اکثر حکومتی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ گھریلو اور میزبان ممالک دونوں میں ریگولیٹری فریم ورک کے تابع ہے۔ حکومتیں قومی مفادات کے تحفظ کے لیے شرائط یا پابندیاں عائد کر سکتی ہیں اور اس بات کو یقینی بنا سکتی ہیں کہ ایف ڈی آئی ان کی معاشی پالیسیوں کے مطابق ہو۔

- ادائیگیوں کے توازن کا اثر: FDI سرمایہ کاری کے ذریعے غیر ملکی کرنسی کی آمد منافع کی واپسی اور غیر ملکی سرمایہ کاری والے اداروں سے برآمدی آمدنی کو متاثر کر کے ملک کے توازن ادائیگی کو متاثر کرتا ہے۔

ان خصوصیات کو سمجھنے سے پالیسی سازوں کاروباروں اور محققین کو شامل معیشتوں پر ایف ڈی آئی کے اثرات کا تجزیہ کرنے اور ممکنہ مسائلوں سے نمٹنے کے دوران اس کے فوائد کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے حکمت عملی بنانے میں مدد ملتی ہے۔

5.4 براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے فوائد (Advantages of FDI)

براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) میزبان ملک اور سرمایہ کاری کرنے والی کمپنی دونوں کے لیے کئی فوائد لاتی ہے۔ ایف ڈی آئی سے وابستہ چند اہم فوائد یہ ہیں:

- معاشی ترقی: سرمایہ ٹیکنالوجی اور انتظامی مہارتوں کو انجیکشن لگا کر FDI میزبان ملک کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ وسائل کا یہ انفیوژن مختلف شعبوں میں پیداواری صلاحیت اور کارکردگی کو بڑھا سکتا ہے جس سے مجموعی معاشی ترقی ہوتی ہے۔
- ملازمت کی تخلیق: ایف ڈی آئی اکثر میزبان ملک میں نئی ملازمتیں پیدا کرنے کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ غیر ملکی کمپنیاں اپنے کاموں کو قائم کرتی ہیں یا اس میں توسیع کرتی ہیں وہ مقامی کارکنوں کی خدمات حاصل کرتی ہیں جس سے بیروزگاری کم ہوتی ہے اور مقامی آبادی کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جاتا ہے۔
- ٹیکنالوجی کی منتقلی: ملٹی نیشنل کمپنیاں جو ایف ڈی آئی میں مشغول ہوتی ہیں وہ اپنے ساتھ جدید ٹیکنالوجی اور جانکاری لاتی ہیں۔ ٹیکنالوجی کی یہ منتقلی میزبان ملک کو اپنی صنعتی صلاحیتوں کو اپ گریڈ کر کے اور مقامی افرادی قوت کی مہارتوں کو بڑھا کر فائدہ پہنچا سکتی ہے۔
- بنیادی ڈھانچے کی ترقی: ایف ڈی آئی کے منصوبوں میں اکثر بنیادی ڈھانچے جیسے سڑکوں بندرگاہوں اور یوٹیلیٹیز کی ترقی یا بہتری کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ نہ صرف غیر ملکی سرمایہ کاروں کی مخصوص ضروریات کو پورا کرتا ہے بلکہ میزبان ملک کے بنیادی ڈھانچے کی مجموعی ترقی میں بھی حصہ ڈالتا ہے۔
- عالمی منڈیوں تک رسائی: ایف ڈی آئی ملکی کمپنیوں کو غیر ملکی سرمایہ کاروں کے اشتراک یا حصول کے ذریعے عالمی منڈیوں تک رسائی کی اجازت دیتا ہے۔ اس سے برآمدات میں اضافہ ہو سکتا ہے اور میزبان ملک کی مصنوعات اور خدمات کے لیے مارکیٹ کی وسیع رسائی ہو سکتی ہے۔
- معیشت کا تنوع: FDI نئی صنعتوں اور شعبوں کو متعارف کروا کر میزبان ملک کی معیشت کو متنوع بنانے میں مدد کر سکتا ہے۔ یہ تنوع صنعتوں کی محدود رینج پر انحصار کو کم کرتا ہے جس سے معیشت کو بیرونی جھٹکوں کے لیے زیادہ لچکدار بنایا جاتا ہے۔
- بہتر پیداواری اور کارکردگی: غیر ملکی کمپنیاں اکثر بہترین طریقے اور انتظامی تکنیکیں لاتی ہیں جو ملکی صنعتوں کی مجموعی پیداواریت اور کارکردگی کو بڑھا سکتی ہیں۔ مہارت اور علم کی یہ منتقلی مختلف کاروباری عملوں میں بہتری کا باعث بن سکتی ہے۔

- مقابلے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے: مارکیٹ میں غیر ملکی کمپنیوں کا داخلہ اکثر مسابقت کو بڑھاتا ہے۔ یہ مسابقت مقامی فرموں کو اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے اختراع کرنے اور مسابقتی رہنے کے لیے بہتر مصنوعات اور خدمات پیش کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے۔
- حکومتی ریونیو میں اضافہ: ایف ڈی آئی غیر ملکی سرمایہ کاری کی سرگرمیوں سے وابستہ ٹیکسوں رائلٹیز اور دیگر فیسوں کے ذریعے حکومت کی آمدنی میں حصہ ڈال سکتا ہے۔اس اضافی آمدنی کو عوامی خدمات اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- ادائیگیوں کے توازن میں بہتری: ایف ڈی آئی غیر ملکی کرنسی کو راغب کر کے کسی ملک کے توازن ادائیگی کو بہتر بنانے میں مدد کر سکتا ہے۔ یہ خاص طور پر متعلقہ ہے جب غیر ملکی سرمایہ کار منافع واپس بھیجتے ہیں یا جب میزبان ملک غیر ملکی سرمایہ کاری والے اداروں کے ذریعہ تیار کردہ اشیاء اور خدمات برآمد کرتا ہے۔

اگرچہ یہ فوائد ایف ڈی آئی کے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں لیکن یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ ایف ڈی آئی کے اثرات ہر ملک کے مخصوص حالات اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو منظم کرنے کی پالیسیوں کی بنیاد پر مختلف ہو سکتے ہیں۔

5.5 براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے نقصانات(Disadvantages of FDI)

ایف ڈی آئی سے وابستہ کچھ خرابیاں یہ ہیں:

- غیر ملکی سرمایہ کاروں پر انحصار: ایف ڈی آئی پر بہت زیادہ انحصار کسی ملک کو معاشی طور پر غیر ملکی سرمایہ کاروں پر انحصار کر سکتا ہے۔ سرمایہ کار کے آبائی ملک کے معاشی یا سیاسی حالات میں تبدیلیاں میزبان ملک کی معیشت کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتی ہیں۔
- کنٹرول کا نقصان: ایف ڈی آئی میں اکثر غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ملکیت کی منتقلی یا کم از کم ایک اہم سطح کا کنٹرول شامل ہوتا ہے۔ کنٹرول کا یہ نقصان ایسے فیصلوں کا باعث بن سکتا ہے جو میزبان ملک کے مفادات پر غیر ملکی سرمایہ کار کے مفادات کو ترجیح دیتے ہیں۔
- وسائل کا استحصال: بعض صورتوں میں غیر ملکی سرمایہ کار میزبان ملک کے قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھائے بغیر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ ماحولیاتی انحطاط اور مناسب معاوضے کے بغیر وسائل کی کمی کا باعث بن سکتا ہے۔
- ٹیکنالوجی پر انحصار: اگرچہ ٹیکنالوجی کی منتقلی کو اکثر فائدہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے یہ غیر ملکی ٹیکنالوجی پر انحصار بھی پیدا کر سکتا ہے۔اگر غیر ملکی سرمایہ کار ٹیکنالوجی کی منتقلی کو واپس لینے یا محدود کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو میزبان ملک کی صنعتوں کو جدت اور ترقی میں مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔
- ملازمت کی نقل مکانی: ایف ڈی آئی کے منصوبے جدید ٹیکنالوجیز متعارف کروا سکتے ہیں جو آٹومیشن میں اضافے کا باعث بن سکتے ہیں ممکنہ طور پر مقامی کارکنوں کو بے گھر کر سکتے ہیں۔اس کا نتیجہ بے روزگاری اور سماجی مسائلوں کی صورت میں نکل سکتا ہے اگر لیبر فورس پر پڑنے والے اثرات سے نمٹنے کے لیے مناسب اقدامات نہ کیے گئے۔
- ثقافتی ہم آہنگی: غیر ملکی کمپنیوں کا اثر ثقافتی ہم آہنگی کا باعث بن سکتا ہے جہاں مقامی ثقافتیں غیر ملکی سرمایہ کار کی عالمی یا کارپوریٹ ثقافت کے زیر سایہ ہیں۔اس کے نتیجے میں ثقافتی تنوع اور شناخت ختم ہو سکتی ہے۔

- معاشی عدم مساوات: FDI میز بان ملک کے اندر معاشی عدم مساوات میں حصہ ڈال سکتا ہے۔ روزگار کے مواقع اور بڑھتی ہوئی آمدنی جیسے فوائد مخصوص علاقوں یا صنعتوں میں مرکوز ہو سکتے ہیں دوسرے علاقوں یا شعبوں کو پیچھے چھوڑ کر۔
- اتار چڑھاؤ اور عدم استحکام: ایف ڈی آئی معاشی اتار چڑھاؤ کو متعارف کرا سکتا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کار کے آبائی ملک کے معاشی یا سیاسی حالات میں اچانک تبدیلیاں سرمایہ کاری کے انخلاء کا باعث بن سکتی ہیں جس سے میز بان ملک کی معیشت میں عدم استحکام پیدا ہو سکتا ہے۔
- لگان بچانا: ایف ڈی آئی میں مصروف کچھ ملٹی نیشنل کارپوریشنز میز بان ملک میں اپنی ٹیکس ذمہ داریوں کو کم کرنے کے لیے خامیوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ٹیکس سے بچنے کے طریقوں میں مشغول ہو سکتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں میز بان حکومت کے لیے ٹیکس ریونیو کا نقصان ہو سکتا ہے۔
- سیاسی اثر و رسوخ: غیر ملکی سرمایہ کار خاص طور پر بڑی ملٹی نیشنل کارپوریشنز میز بان ملک میں اہم سیاسی اثر و رسوخ حاصل کر سکتی ہیں۔ یہ اثر و رسوخ بعض اوقات ایسی پالیسیوں کا باعث بن سکتا ہے جو غیر ملکی سرمایہ کاروں کے مفادات کو مقامی آبادی کے مفادات پر ترجیح دیتی ہیں۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ FDI کا اثر ہر ملک کے مخصوص حالات پالیسیوں اور سرمایہ کاری کی نوعیت کی بنیاد پر مختلف ہو سکتا ہے۔ پالیسی سازوں کو FDI کے ممکنہ نقصانات پر احتیاط سے غور کرنا چاہیے اور میز بان معیشت کی پائیدار ترقی کے لیے ان مسائلوں کو کم کرنے کے لیے اقدامات پر عمل درآمد کرنا چاہیے۔

5.6 ہندوستان میں ایف ڈی آئی کی مارکیٹ کا سائز (Market Size of FDI in India)

اپریل 2000 سے دسمبر 2023 تک ہندوستان کی ایف ڈی آئی کی آمد میں 20 گنا اضافہ ہوا ہے۔ ڈپارٹمنٹ فار پروموشن آف انڈسٹری اینڈ انٹرنل ٹریڈ (ڈی پی آئی آئی ٹی) کے مطابق اپریل 2000 سے دسمبر 2023 کے درمیان ہندوستان کی مجموعی ایف ڈی آئی آمد 971.52 بلین امریکی ڈالر رہی جس کی بنیادی وجہ کاروبار کرنے میں آسانی کو بہتر بنانے اور ایف ڈی آئی کے اصولوں کو آسان بنانے کی حکومت کی کوششوں کی وجہ سے ہے۔ اپریل 2023 سے دسمبر 2023 تک ہندوستان میں کل FDI کی آمد 51.50 بلین امریکی ڈالر تھی اور اسی مدت کے لیے FDI ایکویٹی کی آمد 32.04 بلین امریکی ڈالر تھی۔

اپریل 2000 سے دسمبر 2023 تک ہندوستان کے سروس سیکٹر نے 16.21% کی سب سے زیادہ ایف ڈی آئی ایکویٹی کی آمد کو اپنی طرف متوجہ کیا جس کی رقم 108.04 بلین امریکی ڈالر تھی اس کے بعد کمپیوٹر سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر کی صنعت نے 14.75% جس کی رقم US$98.32 بلین ٹریڈنگ 36%. US$42.19 بلین ٹیلی کمیونیکیشن 5.90% (US$39.31 بلین) اور آٹوموبائل انڈسٹری 5.35% (US$35.65 بلین)۔

اپریل 2000 سے دسمبر 2023 کے دوران ہندوستان میں بھی بڑی ایف ڈی آئی کی آمد ہوئی جو ماریشس سے 170.92 بلین امریکی ڈالر پر آئی جس کا کل حصہ 25.64% ہے اس کے بعد سنگاپور سے 23.35% (155.61 بلین امریکی ڈالر) USA سے 9.46% (63.03 US$ بلین نیدر لینڈز 6.91% (46.04 US$ بلین) اور جاپان 6.22% (41.47 US$ بلین)۔

اپریل 2000 سے دسمبر 2023 کے دوران سب سے زیادہ ایف ڈی آئی حاصل کرنے والی ریاست مہاراشٹر (66.08 US$ بلین) 29.99% تھی اس کے بعد کرناٹک (48.12 US$ بلین) 21.84% گجرات (37.73 US$ بلین) 17.12% دہلی 28.99 US$ بلین) 13.16% اور تامل ناڈو (10.26 US$ بلین) 4.66%

2022 میں (اگست 2022 تک) ہندوستان کو 811 صنعتی سرمایہ کاری کی تجاویز موصول ہوئیں جن کی مالیت 42.78 بلین امریکی ڈالر (352,697 کروڑ روپے) تھی۔ مجموعی طور پر 2022 کے لیے صنعتی سرمایہ کاری کی کل رقم بڑھ کر 298 بلین امریکی ڈالر (23.6 لاکھ کروڑ روپے) ہو گئی جو پچھلے سال کے 169.5 بلین امریکی ڈالر (13.8 لاکھ کور) تھی۔

مالی سال 2022-23 کے دوران 71.35 بلین امریکی ڈالر کی ایف ڈی آئی آمد کی اطلاع ملی ہے۔ رواں مالی سال 2023-24 (دسمبر 2023 تک) کے دوران 51.50 بلین امریکی ڈالر مالیت کی FDI کی اطلاع دی گئی ہے۔

5.7 براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری پالیسی (FDI Policy)

ایف ڈی آئی پالیسی صنعت اور داخلی تجارت کے فروغ کے محکمے کے زیر انتظام ہے جو وقتاً فوقتاً معاشی ترقی کو فروغ دینے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے پالیسی کا جائزہ لیتی اور اپ ڈیٹ کرتی ہے۔ یہاں ہندوستان میں کچھ اہم ایف ڈی آئی پالیسی ہیں:

- شعبے اور حدود (Sectors and Limits) : ہندوستان میں ایف ڈی آئی پالیسی غیر ملکی سرمایہ کاری کی اجازت کی ڈگری کی بنیاد پر شعبوں کو مختلف طبقات میں درجہ بندی کرتی ہے۔ کچھ شعبوں میں خودکار راستے سے 100% ایف ڈی آئی کی اجازت ہے جب کہ دیگر کو حکومت کی منظوری کی ضرورت ہو سکتی ہے یا غیر ملکی سرمایہ کاری کی حد پر پابندیاں لگ سکتی ہیں۔
- خودکار راستہ اور حکومت کی منظوری (Automatic Route and Government Approval) : مخصوص شعبوں میں ایک خاص حد تک ایف ڈی آئی خودکار راستے سے کی جا سکتی ہے جہاں کاروباروں کو حکومت سے پیشگی منظوری لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض شعبوں میں یا مخصوص حدود سے باہر حکومت کی منظوری ضروری ہے اور تجاویز کا غیر ملکی سرمایہ کاری پروموشن بورڈ (FIPB) یا دیگر متعلقہ حکام کے ذریعے جائزہ لیا جاتا ہے۔
- داخلے کے راستے (Entry Routes) ایف ڈی آئی کے داخلے کے مختلف راستے ہیں بشمول خودکار راستہ منظوری کا راستہ اور سرکاری راستہ۔ خودکار راستہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو مخصوص منظوری کے بغیر سرمایہ کاری کرنے کی اجازت دیتا ہے جبکہ منظوری اور حکومتی راستوں میں متعلقہ حکام سے اجازت لینا شامل ہے۔

- ملٹی برانڈ ریٹیل میں ایف ڈی آئی(FDI in Multi-Brand Retail) : ملٹی برانڈ ریٹیل میں FDI پالیسی کچھ شرائط کے ساتھ 51% تک FDI کی اجازت دیتی ہے۔ ریاستوں کو یہ فیصلہ کرنے کی خود مختاری حاصل ہے کہ آیا وہ اپنے دائرہ اختیار میں ملٹی برانڈ ریٹیل میں ایف ڈی آئی کی اجازت دینا چاہتے ہیں۔
- سنگل برانڈ ریٹیل میں ایف ڈی آئی(FDI in Single-Brand Retail) : سنگل برانڈ ریٹیل ٹریڈنگ خودکار راستے کے تحت 100% ایف ڈی آئی کی اجازت دیتی ہے کچھ شرائط جیسے کہ ہندوستان سے مصنوعات کے فی صد کی لازمی سورسنگ کے ساتھ۔
- ای کامرس میں ایف ڈی آئی(FDI in E-commerce) : ای کامرس کے لیے ایف ڈی آئی پالیسی ترامیم سے مشروط ہے۔ فی الحال مارکیٹ پلیس ماڈل میں 100% FDI کی اجازت ہے جبکہ انوینٹری پر مبنی ماڈلز میں FDI ممنوع ہے۔
- دفاع اور سول ایوی ایشن(Defense and Civil Aviation) : دفاعی شعبے میں ایف ڈی آئی کو خودکار راستے کے تحت 74 فیصد تک اجازت ملتی ہے اور اس سے آگے حکومت کی منظوری درکار ہوتی ہے۔ سول ایوی ایشن میں مختلف ذیلی شعبوں میں ایف ڈی آئی کی مختلف حدود ہوتی ہیں اور بعض معاملات میں حکومت کی منظوری کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔
- دواسازی اور ٹیلی کام(Pharmaceuticals and Telecom) : فارماسیوٹیکل سیکٹر عام طور پر خودکار راستے کے تحت 100% FDI کی اجازت دیتا ہے جبکہ ٹیلی کام سیکٹر میں مختلف حصوں میں FDI کی مخصوص حد ہوتی ہے۔
- ریل اسٹیٹ (Real Estate): ریئل اسٹیٹ سیکٹر میں ایف ڈی آئی کی حدود اور شرائط ہیں خاص طور پر تعمیراتی اور ترقیاتی منصوبوں میں جہاں سرمایہ کاری اور رقبہ کی کچھ ضروریات کو پورا کرنے کی ضرورت ہے۔

ہندوستان میں FDI پالیسی کے بارے میں تازہ ترین معلومات کے لیے DPIIT یا دیگر متعلقہ حکام سے تازہ ترین رہنما خطوط اور اطلاعات کو چیک کرنا بہت ضروری ہے۔ مزید برآں حکومتی پالیسیوں اور معاشی حالات میں تبدیلیاں ایف ڈی آئی کے ضوابط کو متاثر کر سکتی ہیں۔

5.8 ہندوستانی معیشت پر ایف ڈی آئی کا اثر(Impact of FDI on Indian Economy)

براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری(FDI) نے ہندوستانی معیشت پر کئی اثرات مرتب کیے ہیں جو اس کی ترقی اور ترقی میں حصہ ڈال رہے ہیں۔ یہاں کچھ اہم طریقے ہیں جن میں ایف ڈی آئی نے ہندوستانی معیشت کو متاثر کیا ہے:

- معاشی ترقی: FDI نے سرمایہ ٹیکنالوجی اور انتظامی مہارت کو لا کر ہندوستان کی معاشی ترقی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری نئی صنعتوں کے قیام اور موجودہ صنعتوں کی توسیع کا باعث بنی ہے جس سے مجموعی معاشی توسیع میں مدد ملی ہے۔

- ایمپلائمنٹ جنریشن: ایف ڈی آئی نے ہندوستان میں روزگار پیدا کرنے میں تعاون کیا ہے۔ جیسے ہی غیر ملکی کمپنیاں اپنے کام قائم کرتی ہیں یا اپنے موجودہ اداروں کو وسعت دیتی ہیں وہ مقامی کارکنوں کی خدمات حاصل کرتی ہیں بے روزگاری کو کم کرتی ہیں اور افرادی قوت کی معاش کو بہتر بناتی ہیں۔
- ٹیکنالوجی کی منتقلی: کثیر القومی کمپنیاں جو ہندوستان میں سرمایہ کاری کرتی ہیں اکثر جدید ٹیکنالوجی اور بہترین طریقہ کار لاتی ہیں۔ اس ٹیکنالوجی کی منتقلی نے مختلف صنعتوں پر مثبت اثر ڈالا ہے جس سے پیداواری صلاحیت کارکردگی اور ہندوستانی کاروباروں کی مجموعی مسابقت میں اضافہ ہوا ہے۔
- انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ: ایف ڈی آئی کے منصوبوں میں اکثر بنیادی ڈھانچے جیسے سڑکوں بندرگاہوں اور یوٹیلیٹیز کی ترقی یا بہتری کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ نہ صرف غیر ملکی سرمایہ کاروں کی مخصوص ضروریات کو پورا کرتا ہے بلکہ میزبان ملک میں بنیادی ڈھانچے کی مجموعی ترقی میں بھی حصہ ڈالتا ہے۔
- صنعتوں کا تنوع:: ایف ڈی آئی نے ہندوستان میں صنعتوں میں تنوع پیدا کیا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کار مختلف شعبوں میں داخل ہوئے ہیں جن میں مینوفیکچرنگ خدمات اور ٹیکنالوجی شامل ہیں جو کہ زیادہ متنوع اور لچکدار معیشت میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔
- تجارتی بیلنس: ایف ڈی آئی نے ہندوستان کے تجارتی توازن کو مثبت طور پر متاثر کیا ہے۔ غیر ملکی کمپنیوں کے ملک میں آپریشنز قائم کرنے سے اشیاء اور خدمات کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے جس سے ادائیگیوں کے مجموعی توازن کو بہتر بنانے میں مدد مل رہی ہے۔
- عالمی منڈیوں تک رسائی: ایف ڈی آئی نے ہندوستانی کمپنیوں کو غیر ملکی سرمایہ کاروں کے ساتھ شراکت داری یا حاصل کر کے عالمی منڈیوں تک رسائی حاصل کرنے کے قابل بنایا ہے۔ اس نے بین الاقوامی سطح پر ہندوستانی کاروبار کو وسعت دی ہے جس کی وجہ سے برآمدات میں اضافہ ہوا ہے اور مارکیٹ میں وسیع تر موجودگی ہے۔
- فنانشل مارکیٹس اور کیپٹل فلو: ایف ڈی آئی کی آمد کا ہندوستان کی مالیاتی منڈیوں پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ غیر ملکی سرمائے کی آمد ملکی کرنسی کو مضبوط کر سکتی ہے سٹاک مارکیٹوں کو فروغ دے سکتی ہے اور مجموعی مالیاتی استحکام میں اپنا حصہ ڈال سکتی ہے۔
- صارفین کے انتخاب اور مقابلہ: غیر ملکی کمپنیوں کا داخلہ اکثر مقامی مارکیٹ میں مسابقت کا باعث بنتا ہے۔ یہ مقابلہ انتخاب کی وسیع رینج بہتر مصنوعات کے معیار اور مسابقتی قیمتوں کی پیشکش کر کے صارفین کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔
- حکومتی محصول: ایف ڈی آئی مختلف ذرائع جیسے ٹیکس رائلٹی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی سرگرمیوں سے وابستہ فیسوں کے ذریعے حکومت کی آمدنی میں حصہ ڈالتا ہے۔ اس اضافی آمدنی کو عوامی خدمات اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

5.9 ہندوستان میں ایف ڈی آئی کے راستے (FDI Routes in India)

تین راستے ہیں جن سے ایف ڈی آئی ہندوستان میں آتی ہے۔ وہ مندرجہ ذیل جدول (Table) میں بیان کیے گئے ہیں:

Category 1	Category 2	Category 3
100% FDI permitted through Automatic Route	Up to 100% FDI permitted through Government Route	Up to 100% FDI permitted through Automatic + Government Route

خودکار روٹ ایف ڈی آئی (Automatic Route FDI)

خودکار راستے میں غیر ملکی ادارے کو حکومت یا آر بی آئی کی پیشگی منظوری کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

مثالیں:

- طبّی آلات: 100 فیصد تک
- تھرمل پاور: 100٪ تک
- سول ایوی ایشن سروسز کے تحت خدمات جیسے دیکھ بھال اور مرمت کی تنظیمیں۔
- انشورنس: 49 فیصد تک
- سیکیورٹیز مارکیٹ میں انفراسٹرکچر کمپنی: 49 فیصد تک
- بندرگاہیں اور شپنگ
- ریلوے کا بنیادی ڈھانچہ
- پنشن: 49 فیصد تک
- پاور ایکسچینج: 49٪ تک
- پیٹرولیم ریفائننگ (PSUs کے ذریعے): 49 فیصد تک

حکومت کا راستہ ایف ڈی آئی (Government Route FDI)

حکومتی روٹ کے تحت غیر ملکی ادارے کو لازمی طور پر حکومت کی منظوری لینی چاہیے۔ اسے فارن انویسٹمنٹ فیسیلیٹیشن پورٹل کے ذریعے درخواست دائر کرنی چاہیے جو سنگل ونڈو کلیئرنس کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس کے بعد یہ درخواست متعلقہ وزارت یا محکمے کو بھیجی جاتی ہے جو پھر DPIIT کے ساتھ مشاورت کے بعد درخواست کو منظور یا مسترد کر دیتی ہے۔

مثالیں:

- نشریاتی مواد کی خدمات: 49 فیصد
- بینکنگ اور پبلک سیکٹر: 20 فیصد
- فوڈ پروڈکٹس ریٹیل ٹریڈنگ: 100 فیصد
- بنیادی سرمایہ کاری کمپنی: 100 فیصد

- ملٹی برانڈ ریٹیل ٹریڈنگ: 51 فیصد
- ٹائٹینیم والے معدنیات اور کچ دھاتوں کی کان کنی اور معدنیات کی علیحدگی: 100 فیصد
- پرنٹ میڈیا (سائنسی اور تکنیکی رسالوں کی اشاعتیں/طباعت/خصوصی جرائد/میوار ڈیکل اور غیر ملکی اخبارات کا فیکس ایڈیشن): 100 فیصد
- سیٹلائٹ (اسٹیبلشمنٹ اور آپریشنز): 100 فیصد
- پرنٹ میڈیا (اخبارات رسالوں اور خبروں اور حالات حاضرہ سے متعلق غیر ملکی رسالوں کے ہندوستانی ایڈیشنوں کی اشاعت): 26 فیصد

وہ شعبے جہاں ایف ڈی آئی ممنوع ہے (Sectors where FDI is prohibited)

کچھ شعبے ایسے ہیں جہاں کوئی بھی ایف ڈی آئی مکمل طور پر ممنوع ہے۔ وہ ہیں:

- زرعی یا شجرکاری کی سرگرمیاں (اگرچہ باغبانی ماہی گیری چائے کے باغات مچھلی کی زراعت مویشی پالنا وغیرہ جیسے بہت سے مستثنیات ہیں)
- اٹامک انرجی جنریشن
- ندھی کمپنی
- لاٹریز (آن لائن نجی سرکاری وغیرہ)
- چٹ فنڈز میں سرمایہ کاری
- TDR میں تجارت
- کوئی بھی جوا یا بیٹنگ کا کاروبار
- سگار سگریٹ یا کوئی متعلقہ تمباکو کی صنعت
- ہاؤسنگ اور رئیل اسٹیٹ (سوائے ٹاؤن شپ تجارتی پروجیکٹ وغیرہ)

5.10 کلیدی الفاظ (Keywords)

- **معاشی ترقی:** وقت کے ساتھ ملک کی پیداوار اور اشیاء اور خدمات کی کھپت میں اضافہ اکثر مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) میں تبدیلیوں سے ماپا جاتا ہے۔
- **بنیادی ڈھانچے کی ترقی:** بنیادی سہولیات اور نظاموں کی منصوبہ بندی اور تعمیر جیسے کہ نقل و حمل مواصلات اور توانائی کے نیٹ ورک معاشی سرگرمیوں کو سپورٹ کرنے اور زندگی کے مجموعی حالات کو بہتر بنانے کے لیے۔

- **تجارتی توازن:** کسی ملک کی برآمدات اور درآمدات کی قدر میں فرق یہ بتاتا ہے کہ آیا اس کا تجارتی سرپلس ہے (درآمدات سے زیادہ برآمدات) یا تجارتی خسارہ (برآمدات سے زیادہ درآمدات)۔

5.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

خالی جگہوں کو پُر کریں (Fill in the Blanks)

1۔ دفاعی شعبے میں ایف ڈی آئی کو خود کار راستے کے تحت _____ تک اجازت ملتی ہے اور اس سے آگے حکومت کی منظوری درکار ہوتی ہے۔

2۔ اپریل 2000 سے دسمبر 2023 تک ہندوستان کی ایف ڈی آئی کی آمد میں _____________ اضافہ ہوا ہے۔

3۔ مارکیٹ میں _____________ کا داخلہ اکثر مسابقت کو بڑھاتا ہے۔

4۔ اپریل 2000 سے دسمبر 2023 کے دوران سب سے زیادہ ایف ڈی آئی حاصل کرنے والی ریاست ___________ (US$66.08 بلین) 29.99% تھی۔

5۔ _____________ جیسے شعبے ایسے ہیں جہاں کوئی بھی ایف ڈی آئی مکمل طور پر ممنوع ہے۔

جوابات:

1۔74 فیصد 2۔20 گنا 3۔ غیر ملکی کمپنیوں 4۔ مہاراشٹر 5۔اٹامک انرجی جنریشن

مختصر جواب کے حامل سوالات (Short Answer type Questions)

1۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے فوائد پیش کیجے

2۔ ایف ڈی آئی کی خصوصیات قلمبند کیجے

3۔ ہندوستان میں ایف ڈی آئی کی مارکیٹ کا سائز راستے تحریر کیجے

طویل جواب کے حامل سوالات (Long Answer type Questions)

1۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری پالیسی تفصیل سے لکھیں۔

2۔ ہندوستان میں ایف ڈی آئی کے راستے تحریر کیجیے۔

3۔ ہندوستانی معیشت پر ایف ڈی آئی کا اثر قلمبند کیجیے۔

اکائی 6۔ قومی کاروباری ماحول

(National Business Environment)

اکائی کے اجزاء	Structure
6.0 تمہید	Introduction
6.1 مقاصد	Objectives
6.2 قومی کاروباری ماحول کی معنی مفہوم اور تعریف	Definition and Meaning of Business Environment
6.3 قومی کاروباری ماحول کی نوعیت	Nature of National Business Environment
6.4 کاروباری ماحول کے فوائد	Advantages of national Business Environment
6.5 قومی کاروباری ماحول کے نقصانات	Disadvantages of national Business Environment
6.6 قومی معاشی ماحول	National Economic Environment
6.7 قومی سیاسی ماحول	National Political Environment
6.8 قومی ثقافتی اور سماجی ماحول	National Cultural and Social Environment
6.9 کلیدی الفاظ	Keywords
6.10 نمونہ امتحانی سوالات	Model Examination Questions

6.0 تمہید (Introduction)

کاروباری ماحول کا کاروباری تنظیم سے براہ راست تعلق ہے۔ کسی ادارے کے ماحول کے ساتھ تعامل کی تاثیر کاروبار کی کامیابی یا ناکامی کا تعین کرتی ہے۔ ماحول ایک انٹرپرائز پر کئی رکاوٹیں عائد کرتا ہے اور اس کی سرگرمیوں کے دائرہ کار اور سمت پر کافی اثر و رسوخ رکھتا ہے۔ دوسری طرف انٹرپرائز کا اپنے ماحول پر بہت کم کنٹرول ہے۔ انٹرپرائز کا بنیادی کام اس ماحول کی نشاندہی کرنا ہے جس میں وہ کام کرتا ہے اور اپنی پالیسیاں ان قوتوں کے مطابق بنانا ہے جو اس کے ماحول کو چلاتی ہیں کاروباری منظرنامے کی متحرک اور کثیر جہتی نوعیت مختلف بیرونی عوامل سے پیچیدہ طور پر تشکیل پاتی ہے جو اجتماعی طور پر تشکیل دیتے ہیں جسے کاروباری ماحول کہا جاتا ہے۔ پائیدار کامیابی اور ترقی کے حصول میں کاروباری اداروں کو ان ماحولیاتی عوامل کو نیویگیٹ کرنا چاہیے اور ان کے مطابق ڈھالنا چاہیے جو معاشی حالات اور سیاسی استحکام سے لے کر ثقافتی باریکیوں اور تکنیکی ترقی تک ہیں۔ اثرات کے اس پیچیدہ جال کو مختلف جغرافیائی پیمانے پر دیکھا جا سکتا ہے یعنی مقامی ماحولیات علاقائی ماحولیات اور قومی ماحول ہر ایک کاروبار کے لیے آپریشنل لینڈ سکیپ کو ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

6.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- قومی کاروباری ماحول کے معنی مفہوم اور تعریف سمجھ سکیں گے
- قومی کاروباری ماحول کی نوعیت کو جاننا۔
- قومی کاروباری ماحول کے فوائد کو سمجھ سکیں گے
- قومی کاروباری ماحول کے نقصانات کو سمجھ سکیں گے
- قومی معاشی ماحول کو سمجھ سکیں گے
- قومی سیاسی ماحول کو سمجھ سکیں گے
- قومی ثقافتی اور سماجی ماحول کو سمجھ سکیں گے

6.2 کاروباری ماحول کی کی معنی مفہوم اور تعریف

(Meaning and Definition of Business Environment)

ماحولیات کی اصطلاح فرانسیسی لفظ "Environia" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے آس پاس ہونا۔ اس سے مراد ابیوٹک (جسمانی یا غیر جاندار) اور حیاتیاتی (زندہ) ماحول دونوں ہیں۔ لفظ ماحول کا مطلب ہے ماحول جس میں جاندار رہتے ہیں۔ ماحولیات اور حیاتیات فطرت کے دو متحرک اور پیچیدہ اجزاء ہیں۔ ماحول حیاتیات بشمول انسانوں کی زندگی کو منظم کرتا ہے۔ انسان دوسرے جانداروں کے مقابلے میں ماحول کے ساتھ زیادہ مضبوطی سے تعامل کرتا ہے۔ عام طور پر ماحول سے مراد وہ مواد اور قوتیں ہیں جو جانداروں کو گھیرے ہوئے ہیں۔

ماحولیات ان حالات کا مجموعہ ہے جو وقت اور جگہ کے ایک مقررہ مقام پر ہمیں گھیرے ہوئے ہیں۔ یہ جسمانی حیاتیاتی اور ثقافتی عناصر کے باہمی تعامل کے نظام پر مشتمل ہے جو انفرادی اور اجتماعی طور پر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ زندہ شکلوں کی نشوونما اور نشوونما کو متاثر کرتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں ماحول سے مراد وہ ماحول ہے جو ہر طرف سے جانداروں کو گھیرے ہوئے ہے اور ان کی زندگیوں کو مکمل طور پر متاثر کرتا ہے۔ یہ ماحول ہائیڈروسفیئر لیتھوسفیئر اور بایوسفیئر پر مشتمل ہے۔ اس کے اہم اجزاء مٹی پانی ہوا حیاتیات اور شمسی توانائی ہیں۔ اس نے ہمیں آرام دہ زندگی گزارنے کے لیے تمام وسائل فراہم کیے ہیں۔ کوئی بھی کمپنی ماحول کے اثرات کو نظرانداز کر کے مارکیٹ میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ موثر انتظامیہ ماحول کا تجزیہ کرتی ہے اور اپنی سرگرمیوں کو کاروباری ماحول کے ساتھ مربوط کرنے کے لیے تنظیمی پالیسیوں میں تبدیلیاں کرتی ہے۔

کاروباری ماحول کی مکمل آگاہی اور سمجھ کو انوائرمنٹ اسکیننگ کہا جاتا ہے۔ کاروباری لین دین پر مختلف عوامل اور افراد کے اثر ورسوخ کا پتہ لگانے کے لیے ماحولیاتی اسکیننگ کی جاتی ہے۔ ماحولیاتی سکیننگ کو ایک ایسے عمل کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے جس کے ذریعے تنظیمیں اپنے کاروبار کو متاثر کرنے والے مواقع اور خطرات کی نشاندہی کرنے کے لیے اپنے متعلقہ ماحول کی نگرانی کرتی ہیں

لفظ 'کاروباری ماحول' کی تعریف مختلف مصنفین نے اس طرح کی ہے:

- آرتھر ایم ویبر کے مطابق

"کاروباری ماحول ماحول یا حالات کا مجموعہ معاشی سماجی سیاسی یا ادارہ جاتی ہے جس میں کاروباری کارروائیاں کی جاتی ہیں۔"۔

- ولیم گلوک اور جاچ کے مطابق

"ماحول میں بیرونی عوامل ہوتے ہیں جو کاروبار کے لیے مواقع اور خطرات پیدا کرتے ہیں۔ اس میں سماجی و معاشی حالات ٹیکنالوجی اور سیاسی حالات شامل ہیں۔

- کیتھ ڈیوس کے مطابق

"کاروباری ماحول تمام حالات واقعات اور کا مجموعی ہے۔ اس پر اثرانداز ہوتا ہے اور اسے متاثر کرتا ہے۔"۔

- Reinecke اور Schoell کے مطابق

"کاروبار کا ماحول ان تمام بیرونی چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس سے یہ بے نقاب ہے اور جس سے یہ براہ راست متاثر ہو سکتا ہے یا بالواسطہ طور پر۔"۔

- وہیلر کے مطابق

"فرموں اور صنعتوں کے لئے بیرونی تمام چیزوں کا مجموعی تنظیم کے کام کو کاروباری ماحول کہا جاتا ہے۔۔

- آرنلڈ جے ٹوئنبی کے مطابق

"تہذیبوں کو زندہ رہنے کے لیے مسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔اس طرح ماحول میں دشمنی اور خطرات بھی شامل ہیں جن پر افراد اور تنظیمیں قابو پاسکتی ہیں۔

مندرجہ بالا تعریفوں کی بنیاد پر یہ بہت واضح ہے کہ کاروبار ماحول پیچیدہ متحرک اور بے قابو کا مرکب ہے۔بیرونی عوامل جن کے اندر کاروبار کو چلایا جاتا ہے۔

6.3 قومی کاروباری ماحول کی نوعیت(Nature of National Business Environment)

قومی کاروباری ماحول کی نوعیت درج ذیل طریقوں سے بہتر طور پر بیان کی گئی ہے۔

(i) سسٹم اپروچ: کاروبار ایک ایسا نظام ہے جس کے ذریعے وہ ماحول سے خام مال سرمایہ مزدوری وغیرہ کو استعمال کرکے ضروریات کی تسکین کے لیے اشیاء اور خدمات تیار کرتا ہے۔

(ii) سماجی ذمہ داری کا نقطہ نظر: اس نقطہ نظر میں کاروبار کو معاشرے کے متعدد زمروں جیسے صارفین اسٹاک ہولڈرز ملازمین حکومت وغیرہ کے لیے اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیے۔

(iii) تخلیقی نقطہ نظر: اس نقطہ نظر کے مطابق کاروبار مسائلوں کا سامنا کرتے ہوئے اور وقت پر 20 مواقع سے فائدہ اٹھا کر ماحول کو شکل دیتا ہے۔کاروبار لوگوں کی ضروریات پر توجہ دے کر معاشرے میں تبدیلی لاتا ہے۔

6.4 قومی کاروباری ماحول کے فوائد(Advantages of national Business Environment)

قومی کاروباری ماحول کسی مخصوص ملک کے اندر کام کرنے والے کاروباروں کے لیے کئی فوائد فراہم کرتا ہے۔یہ فوائد مجموعی کاروباری ماحول میں حصہ ڈالتے ہیں اور ترقی اور کامیابی کے مواقع پیدا کرتے ہیں۔ قومی کاروباری ماحول کے کچھ اہم فوائد یہ ہیں:

- مارکیٹ کے مواقع: ہر ملک کا کاروباری ماحول اس کے معاشی حالات صارفین کی آبادی اور ثقافتی عوامل کی بنیاد پر مارکیٹ کے منفرد مواقع پیش کرتا ہے۔ان مواقع کو سمجھنا اور اس سے فائدہ اٹھانا مارکیٹ میں کامیاب داخلے اور توسیع کا باعث بن سکتا ہے۔
- وسائل کی دستیابی: قومی کاروباری ماحول اکثر وسائل کی دستیابی کا تعین کرتا ہے بشمول ہنر مند مزدور خام مال اور بنیادی ڈھانچہ۔کاروبار ایسے وافر وسائل تک رسائی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو موثر آپریشنز اور پیداوار کی حمایت کرتے ہیں۔
- ریگولیٹری فریم ورک: قومی کاروباری ماحول کے اندر ایک مستحکم اور معاون ریگولیٹری فریم ورک کاروباروں کو آپریشن کے لیے قواعد اور رہنما اصولوں کا واضح سیٹ فراہم کر سکتا ہے۔پیشین گوئی کے ضوابط سازگار کاروباری ماحول میں حصہ ڈالتے ہیں جس سے کمپنیوں کے لیے منصوبہ بندی اور سرمایہ کاری کرنا آسان ہو جاتا ہے۔
- سیاسی استحکام: کسی ملک کے اندر سیاسی استحکام کاروبار کے لیے ایک اہم فائدہ ہے۔ایک مستحکم سیاسی ماحول رکاوٹوں کے خطرے کو کم کرتا ہے جیسے کہ پالیسی میں اچانک تبدیلیاں سماجی بدامنی یا حکومتی عدم استحکام زیادہ محفوظ آپریٹنگ ماحول فراہم کرتا ہے۔

- بنیادی ڈھانچے کی ترقی: بنیادی ڈھانچے کا معیار بشمول نقل و حمل مواصلاتی نیٹ ورکس اور یوٹیلیٹیز کاروبار کے لیے ایک اہم عنصر ہے۔ اچھی طرح سے ترقی یافتہ انفراسٹرکچر کارکردگی کو بہتر بنا سکتا ہے آپریشنل اخراجات کو کم کر سکتا ہے اور اشیاء اور خدمات کی نقل و حرکت کو آسان بنا سکتا ہے۔
- ٹیکنالوجی اور اختراع تک رسائی: ٹیکنالوجی اور اختراع پر مضبوط توجہ رکھنے والے ممالک کاروباری اداروں کو جدید ٹیکنالوجی تحقیق اور ترقی کی سہولیات اور ہنر مند افرادی قوت تک رسائی کی پیشکش کر سکتے ہیں۔ یہ جدت کو فروغ دیتا ہے مسابقت کو بڑھاتا ہے اور معاشی ترقی کو آگے بڑھاتا ہے۔
- کنزیومر بیس: قومی کاروباری ماحول میں صارف کی بنیاد کا سائز اور خصوصیات ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ بڑی اور متنوع صارفی منڈیاں کاروبار کے لیے مواقع فراہم کرتی ہیں کہ وہ اپنے آپریشنز کو پیمانہ بنا سکیں اور کسٹمر کی مخصوص ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مصنوعات اور خدمات تیار کریں۔
- مالیاتی استحکام: ایک مستحکم اور اچھی طرح سے کام کرنے والا مالیاتی نظام بشمول بینکنگ کے اچھے طریقے اور سرمائے تک رسائی کاروبار کے مالی استحکام میں معاون ہے۔ یہ استحکام کمپنیوں کو توسیع اور سرمایہ کاری کے لیے فنڈنگ محفوظ کرنے کے قابل بناتا ہے۔
- ثقافتی صف بندی: وہ کاروبار جو مقامی آبادی کی ثقافتی اقدار اور ترجیحات کے مطابق ہوتے ہیں ان کے کامیاب ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ ثقافتی باریکیوں کو سمجھنا اور ان کا احترام کرنا مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں کسٹمر کے تعلقات اور مجموعی طور پر کاروباری قبولیت کو بڑھا سکتا ہے۔
- حکومتی تعاون: معاون حکومتی پالیسیاں ترغیبات اور اقدامات جن کا مقصد کاروبار کی ترقی کو فروغ دینا ہے فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ حکومتیں سرمایہ کاری تحقیق اور ترقی اور ملازمتوں کی تخلیق کی حوصلہ افزائی کے لیے ٹیکس میں چھوٹ گرانٹس یا معاونت کی دیگر اقسام فراہم کر سکتی ہیں۔

مجموعی طور پر ایک سازگار قومی کاروباری ماحول کاروباروں کو ترقی کی منازل طے کرنے وسعت دینے اور معاشی ترقی میں حصہ ڈالنے کے لیے ایک سازگار ترتیب فراہم کرتا ہے۔ وہ کمپنیاں جو تزویراتی طور پر تشریف لے جاتی ہیں اور قومی کاروباری ماحول میں فوائد کا فائدہ اٹھاتی ہیں وہ طویل مدتی کامیابی کے لیے بہتر پوزیشن میں ہیں۔

6.5 قومی کاروباری ماحول کے نقصانات

(Disadvantages of national Business Environment)

- معاشی عدم استحکام: معاشی اتار چڑھاو جیسے کساد بازاری یا افراط زر کاروبار کے لیے مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ غیر مستحکم معاشی حالات صارفین کے اخراجات میں کمی کاروباری سرمایہ کاری میں کمی اور غیر یقینی صورتحال میں اضافہ کا باعث بن سکتے ہیں۔

- سیاسی اور ریگولیٹری خطرات: حکومتی پالیسیوں میں تبدیلیاں سیاسی عدم استحکام یا اچانک ریگولیٹری تبدیلیاں کاروبار پر نمایاں اثر ڈال سکتی ہیں۔ سیاسی اور ریگولیٹری خطرات کے نتیجے میں تعمیل کے اخراجات میں اضافہ ہو سکتا ہے یا کاروباری کارروائیوں میں رکاوٹیں پڑ سکتی ہیں۔
- قانونی مسائل: قانونی مسائل بشمول پیچیدہ اور بدلتے ہوئے ضوابط قانونی تنازعات اور دانشورانہ املاک کے تحفظ سے متعلق مسائل کاروبار کے لیے رکاوٹیں پیدا کر سکتے ہیں۔ قانونی پیچیدگیوں کو نیویگیٹ کرنے کے لیے اضافی وسائل اور مہارت درکار ہو سکتی ہے۔
- ثقافتی اور سماجی رکاوٹیں: ثقافتی اختلافات مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں مصنوعات یا کاروباری طریقوں کی غلط فہمیوں یا غلط تشریحات کا باعث بن سکتے ہیں۔ متنوع سماجی اصولوں اور اقدار کو اپنانا نئی منڈیوں میں داخل ہونے والے کاروباروں کے لیے مشکل ہو سکتا ہے۔
- تکنیکی رکاوٹیں: تیز رفتار تکنیکی ترقی ان کاروباروں کے لیے مسائل پیدا کر سکتی ہے جو تازہ ترین اختراعات کو برقرار رکھنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ تکنیکی تبدیلیوں کو اپنانے میں ناکامی کے نتیجے میں مسابقت ختم ہو سکتی ہے۔
- ماحولیاتی اور پائیداری کے خدشات: ماحولیاتی مسائل اور پائیداری کے بارے میں آگاہی میں اضافہ ان کاروباروں کو متاثر کر سکتا ہے جو ماحول دوست طریقوں کو ترجیح نہیں دیتے ہیں۔ ریگولیٹری دباؤ اور پائیدار مصنوعات کے لیے صارفین کی ترجیحات بعض صنعتوں کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- لیبر مارکیٹ کے مسائل: ہنر مند لیبر کی دستیابی اور معیار سے متعلق مسائل لیبر کے تنازعات یا لیبر قوانین میں تبدیلیاں کاروبار کے لیے مسائل پیدا کر سکتی ہیں۔ یہ عوامل افرادی قوت کے انتظام اور آپریشنل کارکردگی کو متاثر کر سکتے ہیں۔
- کرنسی کے اتار چڑھاؤ: شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ بین الاقوامی تجارت میں مصروف کاروباروں کو متاثر کر سکتا ہے۔ کرنسی کی قدروں میں اچانک تبدیلیاں درآمدات اور برآمدات کی لاگت کو متاثر کر سکتی ہیں ممکنہ طور پر منافع کے مارجن کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- انفراسٹرکچر کی رکاوٹیں: ناکافی یا فرسودہ انفراسٹرکچر جیسے ٹرانسپورٹیشن اور کمیونیکیشن نیٹ ورک کاروبار کے موثر آپریشن میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ ضروری خدمات تک محدود رسائی آپریشنل اخراجات میں اضافہ کر سکتی ہے۔
- مارکیٹ میں داخلے کی رکاوٹیں: کچھ مارکیٹوں میں داخلے کی اعلی رکاوٹیں ہو سکتی ہیں جیسے سخت لائسنسنگ کی ضروریات تجارتی پابندیاں یا پیچیدہ ریگولیٹری عمل۔ یہ رکاوٹیں کاروبار کے لیے مارکیٹ تک رسائی کو محدود کر سکتی ہیں۔
- سیکورٹی خدشات: سیاسی یا سماجی بدامنی دہشت گردی یا دیگر سیکورٹی کے مسائل کاروباری کاموں میں خلل ڈال سکتے ہیں اور ملازمین اور اثاثوں کی حفاظت کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

6.6 قومی معاشی ماحول (National Economic Environment)

ہندوستانی کاروبار میں معاشی ماحول مختلف عوامل پر محیط ہے جو ملک کے اندر معاشی حالات پر اثر انداز ہوتے ہیں اور کاروبار کی کارروائیوں اور فیصلہ سازی کو متاثر کرتے ہیں۔ ہندوستانی کاروباری تناظر میں معاشی ماحول کے اہم پہلو یہ ہیں:

- جی ڈی پی کی ترقی: ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کی شرح نمو مجموعی معاشی صحت کا ایک اہم اشارہ ہے۔ کاروبار جی ڈی پی کے رجحانات کو قریب سے مانیٹر کرتے ہیں کیونکہ یہ ملک کی معاشی کارکردگی اور مارکیٹ کے ممکنہ مواقع کی عکاسی کرتا ہے۔
- افراط زر کی شرح: افراط زر کی شرح ایک اہم معاشی عنصر ہے جو صارفین کی قوت خرید اور پیداواری لاگت کو متاثر کرتی ہے۔ پائیدار معاشی ترقی کے لیے عام طور پر مستحکم افراط زر کو ترجیح دی جاتی ہے۔
- سود کی شرح: ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) سود کی شرحیں طے کرتا ہے کاروبار کے لیے قرض لینے کی لاگت کو متاثر کرتا ہے۔ شرح سود میں تبدیلی سرمایہ کاری کے فیصلوں سرمائے کے اخراجات اور مجموعی معاشی سرگرمیوں کو متاثر کرتی ہے۔
- مالیاتی پالیسی: حکومتی مالیاتی پالیسیاں بشمول ٹیکس اور عوامی اخراجات کا کاروبار پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔ ٹیکس اصلاحات مراعات اور حکومتی اخراجات کی ترجیحات معاشی حالات کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- مانیٹری پالیسی: RBI کی مانیٹری پالیسی بشمول شرح سود اور رقم کی فراہمی کے فیصلے معاشی ماحول کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مانیٹری پالیسی لیکویڈیٹی کریڈٹ کی دستیابی اور افراط زر کو متاثر کرتی ہے۔
- غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (FDI): غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے ہندوستان کی کھلی کھلی اور FDI پالیسیاں بین الاقوامی کاروباروں کے لیے ملک کی کشش کو متاثر کرتی ہیں۔ ایف ڈی آئی سے متعلق پالیسیاں مختلف شعبوں پر اثرانداز ہوتی ہیں بشمول خوردہ مینوفیکچرنگ اور خدمات۔
- شرح مبادلہ: کرنسی کی شرح تبادلہ بین الاقوامی تجارت اور درآمدات اور برآمدات کی لاگت کو متاثر کرتی ہے۔ شرح مبادلہ میں اتار چڑھاو غیر ملکی تجارت میں مصروف کاروباروں کو متاثر کر سکتا ہے۔
- تجارتی پالیسیاں: حکومت کی تجارتی پالیسیاں ٹیرف کے ڈھانچے اور تجارتی معاہدے کاروبار کرنے میں آسانی اور مارکیٹ تک رسائی کو متاثر کرتے ہیں۔ تجارتی پالیسیوں میں تبدیلیاں صنعتوں اور بین الاقوامی تجارتی تعلقات کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- بنیادی ڈھانچے کی ترقی: بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی سطح بشمول نقل و حمل توانائی اور مواصلاتی نیٹ ورک کاروباری کارروائیوں کی کارکردگی اور لاگت کی تاثیر کو متاثر کرتی ہے۔
- لیبر مارکیٹ: ہنر مند لیبر کی دستیابی مزدوری کے اخراجات اور لیبر قوانین جیسے عوامل کاروباری کارروائیوں اور افرادی قوت کے انتظام سے متعلق فیصلوں پر اثرانداز ہوتے ہیں۔
- صنعتی شعبے: معاشی ماحول مختلف صنعتی شعبوں میں مختلف ہوتا ہے۔ کچھ شعبے معاشی تبدیلیوں کے لیے زیادہ حساس ہو سکتے ہیں جبکہ دوسرے زیادہ لچکدار ہو سکتے ہیں۔
- صارفین کے اخراجات کے پیٹرن: صارفین کے رویے اخراجات کے پیٹرن اور ترجیحات کو سمجھنا کاروبار کے لیے بہت ضروری ہے۔

6.7 قومی سیاسی ماحول(National Political Environment)

ہندوستان میں سیاسی ماحول کے اہم پہلو یہ ہیں:

- سیاسی نظام: ہندوستان ایک وفاقی پارلیمانی جمہوری جمہوریہ ہے۔ سیاسی نظام ایک کثیر الجماعتی ڈھانچے کی خصوصیت رکھتا ہے جس میں حکومت کی مختلف سطحوں پر مرکزی حکومت سے لے کر ریاستی اور مقامی اداروں تک انتخابات ہوتے ہیں۔
- استحکام اور حکمرانی: سیاسی استحکام کاروباری ماحول کو متاثر کرنے والا ایک اہم عنصر ہے۔ سیاسی عدم استحکام حکومت میں تبدیلی یا اتحادی سیاست کے ادوار پالیسی کے تسلسل کو متاثر کر سکتے ہیں اور کاروبار کے لیے غیر یقینی صورتحال پیدا کر سکتے ہیں۔
- حکومتی پالیسیاں: مرکزی اور ریاستی دونوں سطحوں پر ہندوستانی حکومت کی پالیسیوں کا کاروبار پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔ ٹیکس لگانے براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری(FDI) تجارت اور صنعتی ضوابط سے متعلق پالیسیاں کاروبار کے لیے آپریٹنگ ماحول کی تشکیل کرتی ہیں۔
- معاشی پالیسیاں: حکومت کی معاشی پالیسیاں بشمول مالیاتی اور مالیاتی اقدامات معاشی ترقی افراط زر کی شرح اور مجموعی معاشی استحکام کو متاثر کرتی ہیں۔ کاروبار میکرو اکنامک ماحول کا جائزہ لینے کے لیے ان پالیسیوں کی کڑی نگرانی کرتے ہیں۔
- ریگولیٹری ماحولیات: ہندوستان میں ایک پیچیدہ ریگولیٹری فریم ورک ہے جس پر کاروباروں کو جانا ضروری ہے۔ ضوابط مزدور ماحولیاتی معیار دانشورانہ املاک اور صنعت کے لیے مخصوص رہنما خطوط جیسے شعبوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ ضوابط میں تبدیلیاں تعمیل کے اخراجات اور کاروباری کارروائیوں کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- ٹیکس کی پالیسیاں: ہندوستان میں ٹیکس کا نظام بشمول براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس کاروباری کارروائیوں اور منافع کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتا ہے۔ ٹیکس کی پالیسیوں یا شرحوں میں متواتر تبدیلیاں کاروبار کے لیے منصوبہ بندی اور تعمیل میں مسائل پیدا کر سکتی ہیں۔
- غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری(FDI): ہندوستان نے کئی شعبوں میں اپنی FDI پالیسیوں کو آزاد کر دیا ہے لیکن بعض شعبوں میں پابندیاں اب بھی موجود ہیں۔ کاروباری اداروں کو ایف ڈی آئی کے ضوابط داخلے کے راستوں اور سیکٹر کے لیے مخصوص رہنما خطوط سے آگاہ ہونے کی ضرورت ہے۔
- تجارتی پالیسیاں: ہندوستان کی تجارتی پالیسیاں بشمول درآمد اور برآمد کے ضوابط محصولات اور تجارتی معاہدے بین الاقوامی کاروبار کو متاثر کرتی ہیں۔ تجارتی پالیسیوں میں تبدیلیاں مارکیٹ تک رسائی اور مسابقت کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- بنیادی ڈھانچے کی ترقی: بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں حکومت کے اقدامات جیسے کہ نقل و حمل توانائی اور ٹیکنالوجی مجموعی کاروباری ماحول کو متاثر کرتے ہیں۔ انفراسٹرکچر میں بہتری کاروبار کے لیے آپریشنل کارکردگی کو بڑھا سکتی ہے۔
- سماجی اور بہبود کی پالیسیاں: سماجی بہبود تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال سے متعلق حکومتی پالیسیاں افرادی قوت کے معیار صارفین کے اخراجات کے نمونوں اور مجموعی سماجی ترقی کو متاثر کر کے بالواسطہ طور پر کاروبار کو متاثر کر سکتی ہیں۔

- سیاسی خطرات: ہندوستان میں کاروباری اداروں کو سیاسی خطرات پر غور کرنا چاہیے بشمول احتجاج ہڑتالوں اور سماجی بدامنی کے امکانات۔ علاقائی تفاوت ذات پات کی سیاست اور مذہبی تنوع سے متعلق مسائل بھی کاروباری کارروائیوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔

6.8 قومی ثقافتی اور سماجی ماحول (National Cultural and Social Environment)

ہندوستانی کاروباری تناظر میں ثقافتی اور سماجی ماحول صارفین کے رویے کو تشکیل دینے کاروباری طریقوں کو متاثر کرنے اور کاروباری اداروں کی مجموعی کامیابی کو متاثر کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہندوستان ایک متنوع ملک ہے جس میں ثقافتوں زبانوں روایات اور سماجی حرکیات کی بھرپور امتزاج ہے۔ اس پیچیدگی کو سمجھنا اور نیویگیٹ کرنا ہندوستانی بازار میں کام کرنے والے کاروباروں کے لیے بہت ضروری ہے۔ ہندوستانی کاروبار میں ثقافتی اور سماجی ماحول کے کچھ اہم پہلو یہ ہیں:

- ثقافتی تنوع: ہندوستان اپنی ثقافتی تنوع کے لیے جانا جاتا ہے جس میں بہت سی زبانیں مذاہب اور نسلی گروہ ہیں۔ یہ تنوع صارفین کی ترجیحات مواصلاتی حکمت عملیوں اور مصنوعات کے ڈیزائن کو متاثر کرتا ہے۔

کاروباروں کو مختلف ریاستوں اور خطوں میں متنوع ثقافتی باریکیوں پر غور کرتے ہوئے مارکیٹنگ اور مصنوعات کی پوزیشننگ کے لیے علاقے کے لحاظ سے مخصوص نقطہ نظر اپنانے کی ضرورت ہے۔

- مذہبی عبادات اور تہوار: مذہبی تہوار اور رسومات ہندوستان کے سماجی تانے بانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کاروبار اکثر بڑے تہواروں کے ارد گرد مارکیٹنگ مہمات اور پروموشنز کی منصوبہ بندی کرتے ہیں تاکہ ان جشن کے ادوار میں صارفین سے رابطہ قائم کیا جاسکے۔

مذہبی جذبات کی حساسیت بہت ضروری ہے اور کاروباری اداروں کو اپنی تشہیر اور تشہیری سرگرمیوں میں ثقافتی مناسبت کا خیال رکھنا چاہیے۔

- خاندانی ڈھانچہ اور اقدار: خاندان ہندوستانی معاشرے کا ایک لازمی حصہ ہے اور خریداری سے متعلق فیصلے خاص طور پر رئیل اسٹیٹ اور آٹوموبائل جیسے شعبوں میں اکثر خاندانی خیالات سے متاثر ہوتے ہیں۔

مارکیٹنگ کے پیغامات جو خاندانی اقدار اور روایات کے ساتھ گونجتے ہیں ہندوستانی مارکیٹ میں اچھی طرح سے موصول ہو سکتے ہیں۔

- سماجی درجہ بندی اور احترام: سماجی درجہ بندی اور بزرگوں کا احترام اہم ثقافتی اقدار ہیں۔ یہ کام کی جگہ کی حرکیات گاہک کے تعاملات اور کاروباری تعلقات کو متاثر کرتا ہے۔

اسٹیک ہولڈرز بشمول ملازمین اور کلائنٹس کے ساتھ باعزت تعلقات استوار کرنا اور برقرار رکھنا ہندوستانی کاروباری ماحول میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

- زبان اور مواصلات: ہندوستان ایک کثیر لسانی ملک ہے اور تمام خطوں میں زبان کی ترجیحات مختلف ہوتی ہیں۔ مؤثر مواصلت کے لیے کاروباری اداروں سے اپنے پیغام رسانی کو ہدف کے سامعین کی لسانی ترجیحات کے مطابق بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

متنوع لسانی برادریوں کے ساتھ جڑنے کے لیے مارکیٹنگ کے مواد اور کسٹمر سروس کی کوششوں کی لوکلائزیشن اکثر ضروری ہوتی ہے۔

- سماجی بدنامی اور ممنوعات: بعض علاقوں میں کچھ موضوعات کو حساس یا ممنوع سمجھا جا سکتا ہے۔ کاروباری اداروں کو ان سماجی بدنامیوں سے آگاہ ہونا چاہیے اور غیر ارادی طور پر ثقافتی حساسیت کو ٹھیس پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے۔
  ذمہ دار تشہیر اور مواصلات کی حکمت عملیوں میں ممکنہ طور پر متنازعہ مضامین کو دور کرنا شامل ہے۔
- ابھرتی ہوئی نوجوان ثقافت: ہندوستان میں ترقی پذیر ذوق اور ترجیحات کے ساتھ نوجوانوں کی ایک بڑی آبادی ہے۔ نوجوان آبادی کو نشانہ بنانے والے کاروباروں کو نوجوانوں میں رجحانات اور ثقافتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ رہنے کی ضرورت ہے۔
  ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم نوجوان نسل کی رائے اور انتخاب کو تشکیل دینے میں بااثر ہیں انہیں مارکیٹنگ کے لیے اہم چینل بناتے ہیں۔
- ذات پات کا نظام: اگرچہ ذات پات کے نظام کی باضابطہ طور پر کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے لیکن پھر بھی یہ بعض سیاق و سباق میں سماجی تعاملات اور تعلقات کو متاثر کر سکتا ہے۔ کاروباری اداروں کو ان باریکیوں سے آگاہ ہونا چاہیے اور کسی بھی امتیازی طرز عمل سے گریز کرنا چاہیے۔

6.9 کلیدی الفاظ (Keywords)

- **کاروباری ماحول:** کاروباری ماحول میں بیرونی عوامل اور حالات شامل ہوتے ہیں جو کمپنی کے کاموں کارکردگی اور فیصلہ سازی پر اثرانداز ہوتے ہیں بشمول معاشی سیاسی ثقافتی اور تکنیکی عناصر۔
- **ثقافتی اور سماجی ماحول:** ہندوستانی کاروباری تناظر میں ثقافتی اور سماجی ماحول میں متنوع ثقافتی باریکیوں مذہبی طریقوں خاندانی اقدار اور سماجی حرکیات کو سمجھنا شامل ہے جو صارفین کے رویے اور کاروباری طریقوں کو تشکیل دیتے ہیں۔
- **مقامی ماحول:** مقامی ماحول سے مراد کمیونٹی یا محلے کی سطح پر فوری ماحول اور حالات ہیں جو کاروبار پر اثر انداز ہوتے ہیں جیسے کہ قربت کمیونٹی کی حرکیات اور مقامی ضوابط۔
- **قومی کاروباری ماحول:** قومی کاروباری ماحول ایک مخصوص ملک کے اندر ایسے حالات اور عوامل پر مشتمل ہوتا ہے جو بین الاقوامی کاروباری کارروائیوں کو نمایاں طور پر متاثر کرتے ہیں بشمول معاشی استحکام سیاسی اور قانونی فریم ورک اور ثقافتی تنوع۔

6.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

خالی جگہوں کو پُر کریں (Fill in the Blanks)

1۔ ماحول میں ___________ ہوتے ہیں جو کاروبار کے لیے مواقع اور خطرات پیدا کرتے ہیں۔

2۔ کاروباری ماحول کی مکمل آگاہی اور سمجھ کو ____________ کہا جاتا ہے۔

3۔ صارفین کے رویے اخراجات کے پیٹرن اور ترجیحات کو سمجھنا ____________ کے لیے بہت ضروری ہے۔

4۔ ____________ لیکویڈیٹی کریڈٹ کی دستیابی اور افراط زر کو متاثر کرتی ہے۔

5۔ ریزروبینک آف انڈیا(RBI) ____________ طے کرتا ہے۔

جوابات:

1۔بیرونی عوامل 2۔انوائرمنٹ اسکیننگ 3۔کاروبار 4۔مانیٹری پالیسی 5۔سود کی شرحیں

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ کاروباری ماحول کی معنی مفہوم اور تعریف پیش کیجیے۔

2۔ قومی کاروباری ماحول کی نوعیت قلمبند کیجیے۔

3۔ قومی کاروباری ماحول کے نقصانات تحریر کیجیے۔

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ قومی معاشی ماحول تفصیل سے لکھیں۔

2۔ قومی سیاسی ماحول تحریر کیجیے۔

3۔ قومی ثقافتی اور سماجی ماحول تفصیل قلمبند کیجیے۔

اکائی 7۔ بین الاقوامی کاروباری ماحول

(International Business Environment)

اکائی کے اجزاء	Structure
7.0 تمہید	Introduction
7.1 مقاصد	Objectives
7.2 بین الاقوامی کاروباری ماحول کی معنی مفہوم اور تعریف	Definition and Meaning of International Business Environment
7.3 بین الاقوامی کاروباری ماحول کی نوعیت	Nature of International Business Environment
7.4 بین الاقوامی کاروباری ماحول کے فوائد	Advantages of International Business Environment
7.5 بین الاقوامی کاروباری ماحول کے نقصانات	Disadvantages of International Busines Environment
7.6 بین الاقوامی معاشی ماحول	International Economic Environment
7.7 بین الاقوامی سیاسی ماحول	International Political Environment
7.8 بین الاقوامی ثقافتی اور سماجی ماحول	International Cultural and Social Environment
7.9 کلیدی الفاظ	Keywords
7.10 نمونہ امتحانی سوالات	Model Examination Questions

7.0 تمہید (Introduction)

یہ کاروباری کارروائیوں کا معاملہ نہیں ہے جہاں بہت سی بے قابو بیرونی قوتیں اسے مسائل کر سکتی ہیں۔اس طرح کے مسائل کی کچھ مثالیں غیر ملکی تجارتی نظام کی غیر یقینی صورتحال مختلف سیاسی ماحول تبدیل شدہ معاشی قانون سازی مبہم ٹیکس پالیسیاں اور طریقہ کار گمراہ کن ثقافتی تشریحات اور پیچیدہ قانونی تعمیل ہیں۔ لہذا بین الاقوامی سطح پر مصروف فرم کے مینیجرز کو کاروبار کے لیے مارکیٹ میں داخل ہونے کے لیے بین الاقوامی کاروباری ماحول کے درج ذیل عناصر کو اسکین کرنے کی ضرورت ہے۔۔

7.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- بین الاقوامی کاروباری ماحول کے معنی مفہوم اور تعریف سمجھ سکیں گے
- بین الاقوامی کاروباری ماحول کی نوعیت کو جاننا۔
- بین الاقوامی کاروباری ماحول کے فوائد کو سمجھ سکیں گے
- بین الاقوامی کاروباری ماحول کے نقصانات کو سمجھ سکیں گے
- بین الاقوامی معاشی ماحول کو سمجھ سکیں گے
- بین الاقوامی سیاسی ماحول کو سمجھ سکیں گے
- بین الاقوامی ثقافتی اور سماجی ماحول کو سمجھ سکیں گے

7.2 بین الاقوامی کاروباری ماحول کی معنی مفہوم اور تعریف

(Meaning and Definition of International Business Environment)

بین الاقوامی کاروباری ماحول کی تعریف مختلف مُصنفین کے نقطہ نظر اور توجہ کے لحاظ سے قدرے مختلف ہو سکتی ہے۔یہاں مختلف ذرائع سے چند تعریفیں ہیں:

- آرتھر ڈونیلز کے مطابق بین الاقوامی کاروباری ماحول کو سماجی ثقافتی معاشی سیاسی اور تکنیکی ماحول کے امتزاج سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
- Danielsاور Radebaugh کے مطابق بین الاقوامی کاروباری ماحول سے مراد وہ بیرونی قوتیں اور حالات ہیں جو غیر ملکی مارکیٹ میں فرم کے کام کو متاثر کرتی ہیں۔
- بال ایٹ ال کے مطابق۔ بین الاقوامی کاروباری ماحول کی تعریف ان تمام عوامل اور قوتوں کے طور پر کریں جو عالمی سطح پر فرموں کے کاموں کو متاثر کرتے ہیں اور جو ان کے قابو سے باہر ہیں۔

- Czinkota اور Ronkainen کے مطابق بین الاقوامی کاروباری ماحول کو مختلف ماحول کے مجموعہ کے طور پر بیان کرتے ہیں بشمول معاشی سیاسی قانونی اور ثقافتی جو بین الاقوامی کاروباری سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں۔
- ہل کے مطابق بین الاقوامی کاروباری ماحول ان عوامل اور قوتوں پر محیط ہے جو مختلف ممالک میں فرموں حکومتوں اور دیگر تنظیموں کے آپریشنز کو تشکیل دیتے ہیں۔
- پینگ کے مطابق بین الاقوامی کاروباری ماحول کو بیرونی قوتوں کے مجموعے کے طور پر بیان کرتا ہے جو فرم کے فیصلہ سازی کے عمل کو متاثر کرتی ہے اور بین الاقوامی منڈیوں میں اس کی کارکردگی کے نتائج کو تشکیل دیتی ہے۔
- Rugman اور Collinson کے مطابق بین الاقوامی کاروباری ماحول کو حالات کے پیچیدہ اور متحرک سیٹ کے طور پر بیان کرتے ہیں جن میں بین الاقوامی کاروبار کام کرتے ہیں بشمول معاشی سیاسی سماجی ثقافتی اور تکنیکی عوامل۔

یہ تعریفیں بین الاقوامی کاروباری ماحول کی کثیر جہتی نوعیت کو اجاگر کرتی ہیں جس میں وسیع پیمانے پر عوامل اور قوتیں شامل ہیں جو بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری میں مصروف فرموں کو متاثر کرتی ہیں۔۔

7.3 بین الاقوامی کاروباری ماحول کی نوعیت

(Nature of International Business Environment)

بین الاقوامی کاروباری ماحول کی نوعیت پیچیدہ اور متحرک ہے جس کی خصوصیت مختلف عوامل سے ہوتی ہے جو قومی سرحدوں کے پار کام کرنے والے کاروباروں کی کارروائیوں اور حکمت عملیوں کو متاثر کرتے ہیں۔اس کی نوعیت کے چند اہم پہلو یہ ہیں:

- عالمگیریت(Globalization): بین الاقوامی کاروباری ماحول کی تشکیل عالمگیریت سے ہوتی ہے جس سے مراد دنیا بھر کی معیشتوں کے بڑھتے ہوئے باہمی ربط اور باہمی انحصار سے ہے۔اس رجحان نے مارکیٹوں پیداواری عملوں اور ٹیکنالوجیز کے وسیع ترانضمام کا باعث بنی ہے جس سے کاروبار کے لیے مواقع اور مسائل دونوں موجود ہیں۔
- تنوع(Diversity): ممالک اپنے معاشی نظام سیاسی حکومتوں قانونی فریم ورک ثقافتی اصولوں اور تکنیکی صلاحیتوں کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی کاروباری ماحول اس تنوع کی عکاسی کرتا ہے جس میں فرموں کو اپنی حکمت عملیوں اور آپریشنز کو ہر اس مارکیٹ کے مخصوص حالات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہوتی ہے جس میں وہ کام کرتے ہیں۔
- بے یقینی(Uncertainty): بین الاقوامی کاروباری سرگرمیاں فطری طور پر سیاسی عدم استحکام معاشی اتار چڑھاو شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ اور ریگولیٹری تبدیلیوں جیسے عوامل سے پیدا ہونے والی غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہیں۔عالمی سطح پر کام کرنے والی فرموں کو خطرات کو کم کرنے اور مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے ان غیر یقینی صورتحال کو مؤثر طریقے سے نیویگیٹ کرنا چاہیے۔

- پیچیدگی(Complexity): بین الاقوامی کاروباری ماحول مختلف ممالک میں متعدد عوامل اور اسٹیک ہولڈرز کے باہمی تعامل کی وجہ سے پیچیدگی کی خصوصیت رکھتا ہے۔ فرموں کو اپنی بین الاقوامی حکمت عملیوں کو تشکیل دیتے وقت متغیرات کی ایک وسیع رینج پر غور کرنے کی ضرورت ہے بشمول مارکیٹ کی حرکیات مسابقتی قوتیں ریگولیٹری تقاضے اور ثقافتی باریکیاں۔
- باہمی ربط(Interconnectedness): بین الاقوامی کاروباری ماحول بہت زیادہ ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے دنیا کے ایک حصے میں ہونے والے واقعات اور پیش رفت کے اکثر عالمی منڈیوں پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ تجارتی پالیسیوں میں تبدیلیاں جغرافیائی سیاسی تناؤ یا تکنیکی ترقی عالمی معیشت کی باہم مربوط نوعیت کو اجاگر کرتے ہوئے متعدد ممالک میں کام کرنے والے کاروباروں کو متاثر کر سکتی ہے۔
- کثیر جہتی خطرات اور مواقع(Multifaceted Risks and Opportunities): بین الاقوامی کاروبار میں خطرات اور مواقع دونوں شامل ہیں۔ اگرچہ نئی منڈیوں میں پھیلنا غیر استعمال شدہ صارفین کے طبقات تک رسائی اور ترقی کے مواقع فراہم کر سکتا ہے اس میں سیاسی عدم استحکام قانونی غیر یقینی صورتحال اور ثقافتی غلط فہمیاں جیسے خطرات بھی شامل ہیں۔ بین الاقوامی میدان میں کامیاب فرمیں عالمی منڈیوں کی طرف سے پیش کردہ مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان خطرات کی نشاندہی اور ان کا انتظام کرنے میں ماہر ہیں۔
- ریگولیٹری ماحولیات(Regulatory Environment): بین الاقوامی کاروباری ماحول تجارت سرمایہ کاری دانشورانہ املاک کے حقوق اور کاروباری کارروائیوں کے دیگر پہلوؤں کو کنٹرول کرنے والے ضوابط اور پالیسیوں کے ایک پیچیدہ جال سے متاثر ہوتا ہے۔ فرموں کو بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری کی سہولت کے لیے سازگار ریگولیٹری اصلاحات کی وکالت کرتے ہوئے مختلف ممالک میں متنوع ریگولیٹری فریم ورک کی تعمیل کرنی چاہیے۔

مجموعی طور پر بین الاقوامی کاروباری ماحول کی نوعیت متحرک مسائلنگ اور ان فرموں کے لیے مواقع سے بھری ہوئی ہے جو اپنی پیچیدگیوں کو مؤثر طریقے سے نیویگیٹ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ موافقت لچک اور مقامی مارکیٹ کے حالات کی گہری سمجھ عالمی منڈی میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

7.4 بین الاقوامی کاروباری ماحول کے فوائد

(Advantages of International Business Environment)

بین الاقوامی کاروباری ماحول کے فوائد بے شمار اور متنوع ہیں جو فرموں کو اپنے کام کو بڑھانے نئی منڈیوں تک رسائی اور پائیدار ترقی حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ یہاں کچھ اہم فوائد ہیں:

- مارکیٹ کی توسیع: بین الاقوامی کاروبار فرموں کو اپنے کسٹمر بیس کو متنوع بنانے اور اپنی گھریلو سرحدوں سے باہر نئی منڈیوں میں جانے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ توسیع سنگل مارکیٹ پر انحصار سے وابستہ خطرات کو کم کرنے اور آمدنی میں اضافے کے مواقع فراہم کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔
- وسائل تک رسائی: بین الاقوامی سطح پر آپریٹنگ فرموں کو وسائل کی وسیع رینج جیسے کہ خام مال مزدوری ٹیکنالوجی اور سرمائے تک رسائی کے قابل بناتی ہے۔ یہ رسائی لاگت کی استعداد بہتر پیداواری عمل اور عالمی منڈی میں بہتر مسابقت کا باعث بن سکتی ہے۔
- پیمانے کی معیشتیں: بین الاقوامی کاروبار اکثر فرموں کو اپنی مقررہ لاگت کو پیداوار یا فروخت کے بڑے حجم پر پھیلا کر پیمانے کی معیشت حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں فی یونٹ اوسط لاگت کم ہو سکتی ہے اور منافع میں اضافہ ہو سکتا ہے۔
- خطرے کا تنوع: بین الاقوامی تنوع سے فرموں کو مخصوص ممالک میں معاشی بدحالی سیاسی عدم استحکام یا منڈی کے منفی حالات سے وابستہ خطرات کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ متعدد مارکیٹوں میں کام کر کے فرمیں اپنے خطرے کی نمائش کو پھیلا سکتی ہیں اور مقامی جھٹکوں کے لیے اپنے خطرے کو کم کر سکتی ہیں۔
- تکنیکی اختراع: بین الاقوامی کاروبار سرحدوں کے پار ٹیکنالوجی اور علم کی منتقلی میں سہولت فراہم کرتا ہے جدت اور تکنیکی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔ غیر ملکی شراکت داروں کے ساتھ تعاون مارکیٹ کی مختلف حرکیات کی نمائش اور عالمی ٹیلنٹ پولز تک رسائی تخلیقی صلاحیتوں کو تحریک دے سکتی ہے اور تکنیکی ترقی کو آگے بڑھا سکتی ہے۔
- مسابقتی فائدہ: بین الاقوامی منڈیوں میں توسیع فرموں کو منفرد مصنوعات یا خدمات پیش کر کے برانڈ کی پہچان کا فائدہ اٹھا کر یا خصوصی مہارت سے فائدہ اٹھا کر مسابقتی فائدہ فراہم کر سکتی ہے۔ اپنے آپ کو حریفوں سے الگ کر کے فرمیں خود کو عالمی منڈی میں زیادہ مؤثر طریقے سے پوزیشن دے سکتی ہیں۔
- منافع کی صلاحیت: بین الاقوامی کاروبار گھریلو آپریشنز کے مقابلے میں زیادہ منافع کے مارجن اور سرمایہ کاری پر منافع کا امکان پیش کرتا ہے۔ ابھرتی ہوئی منڈیاں خاص طور پر بڑھتی ہوئی صارفین کی طلب وسط طبقے کی آبادی میں توسیع اور آبادیاتی رجحانات کے موافق ترقی کے پرکشش مواقع پیش کر سکتی ہیں۔
- اسٹریٹجک پارٹنرشپ: بین الاقوامی سطح پر کام کرنے سے فرموں کو مقامی کمپنیوں یا ملٹی نیشنل کارپوریشنز کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری اتحاد اور مشترکہ منصوبے قائم کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ یہ شراکت داری تقسیم کے نیٹ ورکس مقامی مارکیٹ کے علم اور ریگولیٹری مہارت تک رسائی فراہم کر سکتی ہے جو مارکیٹ میں داخلے اور توسیع میں سہولت فراہم کر سکتی ہے۔
- سیکھنا اور ترقی: بین الاقوامی کاروبار میں مشغول ہونا فرموں کو متنوع ثقافتوں کاروباری طریقوں اور ریگولیٹری ماحول سے آشنا کرتا ہے سیکھنے اور ترقی کے مواقع کو فروغ دیتا ہے۔ یہ نمائش ملازمین کے نقطہ نظر کو وسیع کر سکتی ہے بین الثقافتی قابلیت کو بڑھا سکتی ہے اور تنظیم کے اندر جدت کو فروغ دے سکتی ہے۔

- بہتر برانڈ ساکھ: بین الاقوامی منڈیوں میں کامیابی کے ساتھ کام کرنے سے عالمی سطح پر کسی فرم کی برانڈ ساکھ اور ساکھ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ معیار وشوسنییتا اور ذمہ دار کاروباری طریقوں سے وابستگی کا مظاہرہ گاہکوں کی وفاداری کو مضبوط بنا سکتا ہے اور دنیا بھر میں نئے کاروباری مواقع کوراغب کر سکتا ہے۔

مجموعی طور پر بین الاقوامی کاروباری ماحول کے فوائد ان فرموں کے لیے مجبور ہیں جو بڑھتی ہوئی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دنیا میں ترقی اختراعات اور مسابقتی رہیں۔ اسٹریٹجک طور پر اپنے عالمی نقش کو وسعت دے کر اور بین الاقوامی منڈیوں کی طرف سے پیش کردہ مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فرمیں پائیدار ترقی اور طویل مدتی کامیابی کے لیے نئی راہیں کھول سکتی ہیں۔

7.5 بین الاقوامی کاروباری ماحول کے نقصانات

(Disadvantages of International Business Environment)

اگرچہ بین الاقوامی کاروباری ماحول بے شمار مواقع پیش کرتا ہے یہ کئی مسائل اور نقصانات بھی پیش کرتا ہے یہاں کچھ اہم نقصانات ہیں۔

- سیاسی خطرات: بین الاقوامی کاروباری کارروائیاں سیاسی خطرات جیسے سیاسی عدم استحکام حکومتی پالیسیوں میں تبدیلی تجارتی تنازعات اور جغرافیائی سیاسی تناؤ سے دوچار ہیں۔ سیاسی بدامنی شہری تنازعات یا میزبان ممالک میں اچانک پالیسی تبدیلیاں کاروباری کارروائیوں میں خلل ڈال سکتی ہیں جس سے مالی نقصانات اور شہرت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔
- قانونی اور ریگولیٹری پیچیدگی: متعدد دائرہ اختیار میں کام کرنا متنوع قانونی اور ریگولیٹری فریم ورک کی تعمیل کرتا ہے بشمول ٹیکس قوانین تجارتی ضوابط املاک دانش کے حقوق اور روزگار کے قوانین۔ اس پیچیدگی کو نیویگیٹ کرنے کے لیے اہم وسائل اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے اور عدم تعمیل کے نتیجے میں قانونی سزائیں جرمانے یا یہاں تک کہ کاروبار بند ہو سکتے ہیں۔
- کرنسی کے اتار چڑھاؤ: شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ بین الاقوامی کاروباری لین دین کے منافع کو متاثر کر سکتا ہے کیونکہ کرنسی کی قدروں میں اتار چڑھاؤ درآمدات برآمدات اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی لاگت کو متاثر کرتا ہے۔ غیر متوقع کرنسی کی نقل و حرکت سے زر مبادلہ کی شرح میں کمی قیمتوں کے تعین کے مسائل اور سرحدوں کے پار کام کرنے والی فرموں کے لیے مالی عدم استحکام پیدا ہو سکتا ہے۔
- ثقافتی اختلافات: بین الاقوامی کاروباری کارروائیوں کے لیے فرموں کو زبان رسم و رواج کاروباری آداب اور صارفین کی ترجیحات میں ثقافتی فرق کو نیویگیٹ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ثقافتی غلط فہمیاں اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ موثر مواصلت گفت و شنید اور تعلقات استوار کرنے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں جو غلط تشریحات تنازعات اور کاروباری ناکامیوں کا باعث بنتی ہیں۔
- لاجسٹک مسائل: عالمی سپلائی چینز ٹرانسپورٹیشن نیٹ ورکس اور ڈسٹری بیوشن چینلز کے انتظام میں لاجسٹک مسائل جیسے شپنگ میں تاخیر کسٹم کلیئرنس انفراسٹرکچر کی حدود اور انوینٹری مینجمنٹ کے مسائل شامل ہیں۔ یہ مسائل آپریٹنگ اخراجات لیڈ ٹائم اور سپلائی چین میں رکاوٹوں کو بڑھا سکتے ہیں جس سے بین الاقوامی کاروباری کارروائیوں کی کارکردگی اور وشوسنییتا متاثر ہو سکتی ہے۔

- مارکیٹ میں داخلے کی رکاوٹیں: غیر ملکی منڈیوں میں داخلے میں مختلف رکاوٹیں جیسے تجارتی پابندیاں محصولات کوٹہ لائسنسنگ کی ضروریات اور بیوروکریٹک ریڈ ٹیپ کی وجہ سے رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ان رکاوٹوں پر قابو پانے کے لیے اکثر کافی سرمایہ کاری مارکیٹ ریسرچ اور اسٹریٹجک اتحاد کی ضرورت ہوتی ہے خاص طور پر پیچیدہ ریگولیٹری ماحول کے ساتھ ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں۔
- اخلاقی اور سماجی ذمہ داری کے خدشات: بین الاقوامی سطح پر کام کرنا مزدوری کے طریقوں ماحولیاتی پائیداری انسانی حقوق اور کارپوریٹ گورننس سے متعلق اخلاقی مخمصے اور سماجی ذمہ داری کے خدشات کو جنم دیتا ہے۔فرموں کو اپنی ساکھ کو برقرار رکھنے اور متنوع ثقافتی اور ریگولیٹری سیاق وسباق میں کام کرنے کے لیے سماجی لائسنس کو برقرار رکھنے کے لیے اخلاقی معیارات اور کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (CSR) کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔
- حفاظتی خطرات: بین الاقوامی کاروباری کارروائیاں دہشت گردی سائبر حملے بحری قزاقی چوری اور قدرتی آفات جیسے سیکورٹی کے خطرات سے دوچار ہیں۔غیر ملکی منڈیوں میں ملازمین اثاثوں اور دانشورانہ املاک کی حفاظت اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے خطرے کی تشخیص ہنگامی منصوبہ بندی اور حفاظتی اقدامات میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔
- غیر ملکی منڈیوں پر انحصار: آمدنی پیدا کرنے کے لیے غیر ملکی منڈیوں پر بہت زیادہ انحصار کرنا فرموں کو انحصار کے خطرات سے دوچار کرتا ہے کیونکہ معاشی بدحالی تجارتی رکاوٹیں یا کلیدی منڈیوں میں ریگولیٹری تبدیلیاں کاروباری کارکردگی پر منفی اثر ڈال سکتی ہیں۔مارکیٹ کی نمائش کو متنوع بنانا اور متوازن عالمی پورٹ فولیو کو برقرار رکھنے سے اس خطرے کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔
- ساکھ کو نقصان: بین الاقوامی کاروباری کارروائیوں میں غلطیاں یا تنازعات ساکھ کو نقصان برانڈ کے کٹاؤ اور صارفین کے اعتماد کو کھونے کا باعث بن سکتے ہیں۔اخلاقی خرابیوں مصنوعات کی واپسی مزدوری کے تنازعات یا ماحولیاتی خلاف ورزیوں سے متعلق منفی تشہیر کسی فرم کی شبیہ کو داغدار کر سکتی ہے اور عالمی منڈیوں میں اس کی مسابقتی پوزیشن کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

مجموعی طور پر بین الاقوامی کاروباری ماحول کے نقصانات ان فرموں کے لیے محتاط منصوبہ بندی رسک مینجمنٹ اور اسٹریٹجک فیصلہ سازی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں جو اپنے عالمی نقش کو بڑھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ان مسائلوں کو فعال طور پر حل کرنے اور اپنی طاقتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فرمیں بین الاقوامی کاروبار کے فوائد کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکتی ہیں جبکہ اس کی خرابیوں کو کم کر سکتی ہیں۔

7.6 بین الاقوامی معاشی ماحول (International Economic Environment)

بین الاقوامی معاشی ماحول سے مراد وہ حالات اور عوامل ہیں جو عالمی معاشی سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں بشمول تجارتی بہاؤ سرمایہ کاری کے نمونے شرح مبادلہ مالیاتی پالیسیاں اور معاشی اشارے۔یہ ماحول مختلف معاشی رجحانات جغرافیائی سیاسی پیش رفت اور تمام ممالک کے پالیسی فیصلوں سے تشکیل پاتا ہے۔

- تجارتی حرکیات: بین الاقوامی تجارت عالمی معیشت میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے سرحدوں کے پار اشیاء اور خدمات کے تبادلے میں سہولت فراہم کرتی ہے۔ تجارتی حرکیات ٹیرف کوٹہ تجارتی معاہدے اور سپلائی چین میں رکاوٹ جیسے عوامل سے متاثر ہوتی ہیں۔مثال

کے طور پر ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور چین کے درمیان جاری تجارتی کشیدگی نے وسیع پیمانے پر اشیا پر محصولات عائد کیے ہیں جس سے عالمی سپلائی چین اور تجارتی بہاؤ متاثر ہوئے ہیں۔

- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI): غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری میں غیر ملکی کمپنیوں میں ملکیت کے حصص کا حصول یا غیر ممالک میں نئے آپریشنز کا قیام شامل ہے۔FDI کا بہاؤ مارکیٹ کی کشش ریگولیٹری ماحول سیاسی استحکام اور معاشی ترقی کے امکانات جیسے عوامل سے متاثر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ملٹی نیشنل کارپوریشنز اپنی بڑھتی ہوئی صارفی منڈیوں اور سرمایہ کاری کے سازگار ماحول سے فائدہ اٹھانے کے لیے بھارت یا برازیل جیسی ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں سرمایہ کاری کر سکتی ہیں۔
- شرح مبادلہ: زرمبادلہ کی شرح کرنسیوں کی نسبتی قدر کا تعین کرتی ہے اور بین الاقوامی تجارت سرمایہ کاری اور مالی بہاؤ کو متاثر کرتی ہے۔ شرح مبادلہ کی نقل و حرکت سود کی شرح میں فرق افراط زر کی شرح معاشی اشارے اور مارکیٹ کے جذبات جیسے عوامل سے متاثر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر یورو کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں کمی امریکی برآمدات کو یورپی منڈیوں میں زیادہ مسابقتی بنا سکتی ہے جس سے امریکی برآمدی محصولات میں اضافہ ہوتا ہے۔
- مانیٹری پالیسیاں: مرکزی بینک افراط زر کا انتظام کرنے شرح مبادلہ کو مستحکم کرنے اور معاشی ترقی کو سپورٹ کرنے کے لیے مالیاتی پالیسیاں نافذ کرتے ہیں۔ مانیٹری پالیسی کے فیصلے جیسے سود کی شرح میں تبدیلی اور مقداری نرمی کے اقدامات مالیاتی منڈیوں اور سرمائے کے بہاؤ پر اہم اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر یوروزون میں معاشی سرگرمیوں کو متحرک کرنے کے لیے یورپی مرکزی بینک کے توسیعی مالیاتی پالیسی کے اقدامات یوروزون کے اثاثوں میں سرمائے کی آمد کا باعث بن سکتے ہیں جس سے عالمی مالیاتی منڈیوں پر اثر پڑے گا۔
- معاشی اشارے: معاشی اشارے جیسے جی ڈی پی کی نمو افراط زر کی شرح بے روزگاری کی شرح اور صارفین کے اعتماد کی سطح قومی معیشتوں کی صحت کے بارے میں بصیرت فراہم کرتے ہیں اور سرمایہ کاروں کے جذبات اور مارکیٹ کی توقعات کو متاثر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر چین یا ہندوستان جیسی ابھرتی ہوئی منڈیوں میں مضبوط جی ڈی پی کی شرح نمو غیر ملکی سرمایہ کاروں کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہے جو زیادہ منافع کے خواہاں ہیں جس سے سرمائے کی آمد اور کرنسی کی قدر میں اضافہ ہوتا ہے۔
- عالمی معاشی واقعات: عالمی معاشی واقعات جیسے مالیاتی بحران کساد بازاری اور جغرافیائی سیاسی تناؤ بین الاقوامی معاشی ماحول پر دوررس اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر 2008 کے عالمی مالیاتی بحران نے بہت سے ممالک میں شدید کساد بازاری کو جنم دیا جس کے نتیجے میں تجارتی حجم ایف ڈی آئی کے بہاؤ اور دنیا بھر میں معاشی ترقی کی شرح میں کمی واقع ہوئی۔

2019 کے آخر میں سامنے آنے والی COVID-19 وبائی بیماری نے بین الاقوامی معاشی ماحول کو گہرا اثر انداز کیا ہے۔ اس وبائی مرض کے باعث بڑے پیمانے پر لاک ڈاؤن سپلائی چین میں خلل پڑا اور عالمی تجارت اور سرمایہ کاری کی سرگرمیوں میں تیزی سے کمی واقع ہوئی۔ حکومتوں نے معیشتوں کو سہارا دینے اور مالیاتی منڈیوں کو مستحکم کرنے کے لیے مالیاتی محرک اقدامات اور مانیٹری پالیسی مداخلتوں کو نافذ کیا۔

7.7 بین الاقوامی سیاسی ماحول(International Political Environment)

سیاسی نظام:

سرمایہ داری (Capitalism)میں پیداوار کے عوامل نجی ملکیت میں ہیں(انگلینڈ جاپان امریکہ)

سوشلزم(Socialism)میں ملک کی تمام معاشی سرگرمیاں حکومت کے زیر کنٹرول ہیں۔(چین کیوبا ویتنام)

مخلوط معیشت(Mixed Economy)میں نجی اور سرکاری دونوں شعبے ایک ساتھ موجود ہیں۔(برطانیہ سری لنکا انڈیا)

سیاسی ماحول=حکومتی اقدامات جو کمپنی کے کاموں کو متاثر کرتے ہیں۔

دو قسم کے سیاسی خطرات کے اثرات(Affects of Two types of political risks:)

میکرو سیاسی خطرہ(Macro political risk): سربیا بوسنیا کے درمیان ہونے والی خانہ جنگی میں تمام فرموں کو متاثر کرے گا۔

مائیکرو سیاسی خطرہ(Micro political risk): صرف مخصوص مثال پر اثر پڑے گا ڈزنی لینڈ پیرس اور میکڈونلڈز فرانسیسی کسانوں کے ذریعہ متاثر ہوئے ہیں۔

سیاسی ماحول کے عوامل(Factors of political environment)

- خانہ جنگی
- ملک میں ایمرجنسی کا اعلان
- انتظامیہ کے ڈھانچے کی شکل میں تبدیلیاں

کچھ ممالک وہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو کاروبار کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔

چین کا سیاسی نظام غیر ملکی کمپنی کے لیے آزادی پیدا کرتا ہے۔

پاکستان کا سیاسی نظام غیر ملکی کمپنی پر مزید پابندیاں لگاتا ہے۔

پارلیمانی حکومت:

حکومت جو نئے قوانین اور پالیسیاں تشکیل دیتی ہے۔

دو پارٹی سسٹم: وہ دو پارٹیاں ہیں جو حکومت کو کنٹرول کرتی ہیں۔

(برطانیہ امریکہ)

کثیر جماعتی نظام: حکومت کو کنٹرول کرنے کے لیے کئی جماعتیں مضبوط ہیں۔

سنگل پارٹی سسٹم: ایک پارٹی حکومت پر حاوی ہے۔

(مصر کیوبا)۔

7.8 بین الاقوامی ثقافتی اور سماجی ماحول(International Cultural and Social Environment)

بین الاقوامی ثقافتی اور سماجی ماحول متنوع ثقافتی اصولوں اقدار عقائد رسوم ورواج اور سماجی طریقوں پر مشتمل ہے جو مختلف ممالک اور خطوں میں رائج ہیں۔ یہ بین الاقوامی کاروباری کارروائیوں کے مختلف پہلوؤں پر اثرانداز ہوتا ہے بشمول صارفین کے رویے مارکیٹنگ کی حکمت عملی افرادی قوت کا انتظام اور اسٹیک ہولڈر کے تعلقات۔ یہاں ایک مثال کے ساتھ بین الاقوامی ثقافتی اور سماجی ماحول کا ایک جائزہ ہے:

- ثقافتی تنوع: بین الاقوامی کاروباری ماحول ثقافتی تنوع کی خصوصیت رکھتا ہے جس میں ہر ملک یا خطہ اپنی منفرد ثقافتی شناخت اور ورثہ رکھتا ہے۔ ثقافتی فرق مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے بشمول زبان مذہب کھانا فن موسیقی اور سماجی آداب۔ مثال کے طور پر جب کہ مغربی ثقافتیں انفرادیت آزادی اور براہ راست رابطے پر زور دیتی ہیں ایشیائی ثقافتیں اکثر اجتماعیت ہم آہنگی اور بالواسطہ رابطے کو ترجیح دیتی ہیں۔
- صارفین کے رویے: ثقافتی عوامل بین الاقوامی منڈیوں میں صارفین کے رویے اور خریداری کے فیصلوں کو نمایاں طور پر متاثر کرتے ہیں۔ صارفین کی ترجیحات ذوق اور خریداری کی عادات ثقافتی اصولوں اقدار اور معیار و قار اور حیثیت کے تصورات سے تشکیل پاتی ہیں۔ مثال کے طور پر Louis Vuitton اور Chanel جیسے لگژری برانڈز اپنی مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں کو چین اور ہندوستان جیسی ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں متمول صارفین کی ثقافتی خواہشات اور طرز زندگی کے مطابق بناتے ہیں۔
- مارکیٹنگ کی حکمت عملی: بین الاقوامی منڈیوں میں مؤثر مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں کے لیے مقامی ثقافتی سیاق و سباق اور صارفین کی ترجیحات کی گہری سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کمپنیاں اکثر اپنی مصنوعات کی پیشکشوں برانڈنگ اشتہاری پیغامات اور پروموشنل مہمات کو ثقافتی حساسیت اور اقدار کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے تیار کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر میکڈونلڈز اور KFC جیسی ملٹی نیشنل فاسٹ فوڈ چینز دنیا بھر میں متنوع ثقافتی بازاروں میں علاقائی ذوق اور غذائی ترجیحات کو پورا کرنے کے لیے اپنے مینو کو مقامی بناتی ہیں۔
- افرادی قوت کا انتظام: ثقافتی طور پر متنوع افرادی قوت کا انتظام مواصلات ٹیم ورک قیادت کے انداز اور تنظیمی ثقافت سے متعلق مسائل پیش کرتا ہے۔ مختلف ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے ملازمین کے درمیان باہمی افہام و تفہیم احترام اور تعاون کو فروغ دینے کے لیے مختلف ثقافتی تربیتی پروگرام اور تنوع کے اقدامات ضروری ہیں۔ مثال کے طور پر Google اور IBM جیسی کثیر القومی کارپوریشنیں کام کے جامع ماحول بنانے کے لیے تنوع اور شمولیت کی پالیسیوں کو نافذ کرتی ہیں جو ثقافتی تنوع کا جشن مناتے ہیں اور جدت کو فروغ دیتے ہیں۔
- اسٹیک ہولڈر تعلقات: اسٹیک ہولڈرز جیسے صارفین سپلائرز شراکت داروں اور سرکاری اہلکاروں کے ساتھ موثر تعلقات استوار کرنے کے لیے ثقافتی حساسیت اور موافقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاروباری گفت و شنید نیٹ ورکنگ اور تعلقات استوار کرنے کے طریقوں میں ثقافتی باریکیاں بین الاقوامی کاروباری منصوبوں کی کامیابی کو متاثر کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر چین میں کاروباری کامیابی کے لیے اہم اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ گوانکسی (ذاتی تعلقات) کا قیام بہت ضروری ہے جہاں کاروباری فیصلے اکثر اعتماد اور باہمی ذمہ داریوں پر مبنی ہوتے ہیں۔

مثال: سٹاربکس کی چین میں توسیع کی مثال کاروباری کارروائیوں میں بین الاقوامی ثقافتی اور سماجی ماحول کو سمجھنے کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ جب سٹاربکس چینی مارکیٹ میں داخل ہوا تو اسے مقامی صارفین کی ترجیحات چائے پینے کے قائم کردہ کلچر سے مسابقت اور کافی کو لگژری پروڈکٹ کے طور پر ثقافتی تصورات سے متعلق مسائلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ چین میں کامیابی کے لیے سٹاربکس نے روایتی چینی چائے کو شامل کرنے کے لیے اپنے مینو پیشکشوں کو مقامی بنایا اور چینی ذائقوں کے مطابق جدید مصنوعات متعارف کروائیں جیسے کہ گرین ٹی فریپچینو اور ریڈ بین گرین ٹی لیٹے۔ مزید برآں سٹاربکس نے چینی گاہکوں کے لیے خوش آئند ماحول پیدا کرنے کے لیے اپنے اسٹور کی سجاوٹ میں چینی ثقافتی علامتوں اور ڈیزائن کے عناصر کو اپنایا۔ اپنی مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں اور آپریشنز کو چینی ثقافتی ترجیحات اور اقدار کے مطابق ڈھال کر Starbucks نے کامیابی کے ساتھ چین میں ایک مضبوط برانڈ کی موجودگی اور وفادار کسٹمر بیس بنایا جو بین الاقوامی کاروباری اداروں میں ثقافتی موافقت کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

7.9 کلیدی الفاظ (Keywords)

- **مارکیٹنگ کی حکمت عملی:** تنظیموں کی طرف سے ان کی مصنوعات یا خدمات کو فروغ دینے گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور اپنے مارکیٹنگ کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے منصوبے اور حکمت عملی۔
- **افرادی قوت کا انتظام:** کسی تنظیم کے اندر اپنے اہداف کو موثر اور موثر طریقے سے حاصل کرنے کے لیے ملازمین کی سرگرمیوں کی نگرانی اور ہم آہنگی کا عمل۔
- **اسٹیک ہولڈر تعلقات:** کسی تنظیم اور اس کے اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعامل اور تعلقات بشمول گاہک ملازمین سپلائرز سرمایہ کار اور کمیونٹی۔
- **لوکلائزیشن:** کسی مخصوص مارکیٹ یا علاقے کی ترجیحات زبان ثقافت اور ریگولیٹری ضروریات کے مطابق مصنوعات خدمات یا مواد کی موافقت۔

7.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

خالی جگہوں کو پُر کریں(Fill in the Blanks)

1۔ یورو کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی __________ امریکی برآمدات کو یورپی منڈیوں میں زیادہ مسابقتی بنا سکتی ہے جس سے امریکی برآمدی محصولات میں اضافہ ہوتا ہے۔

2۔ __________ کرنسیوں کی نسبتی قدر کا تعین کرتی ہے۔

3۔ FDI کا بہاؤ مارکیٹ کی کشش ریگولیٹری ماحول سیاسی استحکام اور معاشی ترقی کے امکانات جیسے عوامل سے ______ ہوتا ہے۔

4۔ بین الاقوامی کاروبار میں ____________ دونوں شامل ہیں۔

5۔ _______ کے مطابق بین الاقوامی کاروباری ماحول کو سماجی ثقافتی معاشی سیاسی اور تکنیکی ماحول کے امتزاج سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

جوابات

1۔قدر میں کمی 2۔زر مبادلہ کی شرح 3۔متاثر 4۔خطرات اور مواقع 5۔آرتھر ڈونیلز

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ کاروباری ماحول کی معنی مفہوم اور تعریف پیش کیجیے۔

2۔ بین الاقوامی کاروباری ماحول کی نوعیت قلمبند کیجیے۔

3۔ بین الاقوامی کاروباری ماحول کے نقصانات تحریر کیجیے۔

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ بین الاقوامی معاشی ماحول تفصیل سے لکھیں۔

2۔ بین الاقوامی سیاسی ماحول تحریر کیجیے

3۔ بین الاقوامی ثقافتی اور سماجی ماحول تفصیل قلمبند کیجیے

اکائی 8۔ بین الاقوامی کاروبار

(International Business)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	8.0 تمہید
Objectives	8.1 مقاصد
Definition and Meaning of International Business	8.2 بین الاقوامی کاروبار کی معنی مفہوم اور تعریف
Importance of International Business	8.3 بین الاقوامی کاروبار کی اہمیت
Feature of International Business	8.4 بین الاقوامی کاروبار کی خصوصیات
Objective of International Business	8.5 بین الاقوامی کاروبار کی مقاصد
Limitation of International Business	8.6 بین الاقوامی کاروبار کی حد
Reasons to go for international business	8.7 بین الاقوامی کاروبار میں جانے کی وجوہات
Mode of entry into international business	8.8 بین الاقوامی کاروبار میں داخلے کا طریقہ
Keywords	8.9 کلیدی الفاظ
Model Examination Questions	8.10 نمونہ امتحانی سوالات

8.0 تمہید(Introduction)

دو یا دو سے زیادہ ممالک کے درمیان کاروبار کو انٹر نیشنل بزنس کہتے ہیں۔ایک ملک سے دوسری قوم کو اشیاءاور خدمات کی برآمد بین الاقوامی کاروبار کے طور پر شناخت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔کسی قوم کے جغرافیائی علاقے کے اندر کاروباری کارروائیوں کو گھریلو کاروبار کہا جاتا ہے۔بین الاقوامی کاروبار میں سادہ برآمدات سے ہٹ کر سرگرمیوں کا ایک وسیع میدان ہے۔متنوع ماحول کے ساتھ مختلف ممالک کی دو یا دو سے زیادہ کمپنیوں کے درمیان تجارتی لین دین کو بین الاقوامی کاروبار کہا جاتا ہے۔بین الاقوامی کاروبار وہ تجارت ہے جو دو ممالک کے درمیان سرحدی لین دین کو کھولتی ہے۔اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ ممالک ترقی یافتہ ہیں ترقی پذیر ہیں یا پسماندہ۔یہ تمام لین دین انتہائی ہنرمند لیبر سرمایہ ٹیکنالوجی نقل وحمل وغیرہ کے اشتراک سے ہوتے ہیں۔دوسرے لفظوں میں یہ ایک ایسی سرگرمی ہے جس سے غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ایسے ملٹی نیشنل انٹر پرائزز (MNE) معاشرے کی آمدنی منافع اور خوشحالی کے لیے اس طرح کے لین دین میں خود کو شامل کرتے ہیں۔

بین الاقوامی کاروبار میں صرف برآمدات سے ہٹ کر کاروباری سرگرمیوں کی ایک وسیع رینج ہوتی ہے۔اس وقت ہندوستانی کارپوریٹ دنیا کے مختلف حصوں میں کمپنیوں کو حاصل کر رہے ہیں اور ان پر قبضہ کر رہے ہیں۔وہ وسائل کی اصلاح اور پیداوار کے لیے موزوں ترین مقام تلاش کرنے کے لیے بہت زیادہ سرمایہ کاری کرتے ہیں۔کمپنی کی ترقی کا انحصار بہت سے دوسرے ممالک میں اس کی کاروباری سرگرمیوں پر نہ صرف پیدا ہونے والی آمدنی پر ہوگا بلکہ سرمایہ کاری مینوفیکچرنگ اور مارکیٹنگ کے ذریعے بھی ہوگا۔

8.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- بین الاقوامی کاروبار کے معنی مفہوم اور تعریف سمجھ سکیں گے
- بین الاقوامی کاروبار کے مقاصد کو جاننا۔
- بین الاقوامی کاروبار کی خصوصیات سمجھ سکیں گے
- بین الاقوامی کاروبار میں جانے کی وجوہات سمجھ سکیں گے
- بین الاقوامی کاروبار میں داخلے کا طریقہ کو سمجھ سکیں گے

8.2 بین الاقوامی کاروبار کی معنی مفہوم اور تعریف

(Meaning and Definition of International Business)

- کمار جین کے مطابق:"بین الاقوامی کاروبار قومی سرحدوں کے پار فرموں کی تجارت اور سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کی کارکردگی ہے۔"

- جان ڈینیئلز اور لی ریڈ باؤ کے مطابق: "بین الاقوامی کاروبار ایسے لین دین پر مشتمل ہوتا ہے جو افراد کمپنیوں اور تنظیموں کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے قومی سرحدوں کے پار وضع کیے اور کیے جاتے ہیں۔"
- Ricky W. Griffin اور Michael W. Pustay کے مطابق: "بین الاقوامی کاروبار قومی سرحدوں کے پار کاروباری لین دین کا عمل ہے۔"
- ایلن ایم رگمین اور سائمن کولنسن کے مطابق: "بین الاقوامی کاروبار میں تمام تجارتی لین دین (نجی اور سرکاری فروخت سرمایہ کاری لاجسٹکس اور نقل و حمل) شامل ہیں جو دو یا دو سے زیادہ ممالک کے درمیان ہوتے ہیں۔"
- چارلس ڈبلیو ایل ہل بین الاقوامی کاروبار کے میدان میں ایک معروف مصنف ہیں۔ ان کے مطابق بین الاقوامی کاروبار میں کوئی بھی کاروباری سرگرمی شامل ہوتی ہے جو قومی سرحدوں کو عبور کرتی ہو۔ اس میں ملک بھر میں اشیاء خدمات وسائل اور علم کی نقل و حرکت شامل ہے۔ ہل بین الاقوامی کاروبار میں مشغول ہونے پر مختلف ثقافتی معاشی اور قانونی ماحول کو اپنانے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔
- راجر بینیٹ کے مطابق: "بین الاقوامی کاروبار میں تجارتی سرگرمیاں شامل ہیں جو قومی سرحدوں کو عبور کرتی ہیں"۔
- مشیل آر زینکوٹا کے مطابق: بین الاقوامی کاروبار ایسے لین دین پر مشتمل ہوتا ہے جو افراد کمپنیوں اور تنظیموں کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے قومی سرحدوں کے پار وضع کیے جاتے ہیں اور کیے جاتے ہیں۔ یہ لین دین مختلف شکلوں پر ہوتا ہے جو اکثر آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔
- ایلکا اے رونکینن کے مطابق : یہ بیان کرتے ہوئے ایک وسیع تناظر فراہم کرتے ہیں کہ بین الاقوامی کاروبار میں قومی سرحدوں کے پار فرموں کی تجارت اور سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کی کارکردگی شامل ہے۔ وہ مختلف ممالک میں مختلف ثقافتوں قانونی نظاموں معاشی ڈھانچے اور سیاسی ماحول کی وجہ سے بین الاقوامی کاروبار کی پیچیدگی پر زور دیتے ہیں۔
- جان ایچ ڈننگ کے مطابق: ڈننگ بین الاقوامی پیداوار کے اپنے نظریہ کے لیے جانا جاتا ہے جسے اکثر OLI (ملکیت مقام اندرونی کاری) فریم ورک کہا جاتا ہے۔ وہ بین الاقوامی کاروبار کو معاشی وسائل کے سرحد پار لین دین کے طور پر بیان کرتا ہے جس میں اشیا اور خدمات کی تجارت کے ساتھ ساتھ سرمائے اور ٹیکنالوجی کی نقل و حرکت بھی شامل ہے۔

8.3 بین الاقوامی کاروبار کی اہمیت (Importance of International business)

1۔ زرمبادلہ کمائیں: بین الاقوامی کاروبار اپنی اشیاء اور خدمات پوری دنیا میں برآمد کرتا ہے۔ اس سے قیمتی زرمبادلہ کمانے میں مدد ملتی ہے۔ یہ زرمبادلہ درآمدات کی ادائیگی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ زرمبادلہ کاروبار کو زیادہ منافع بخش بنانے اور اپنے ملک کی معیشت کو مضبوط بنانے میں مدد کرتا ہے۔

2۔ وسائل کا زیادہ سے زیادہ استعمال: بین الاقوامی کاروبار وسائل کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بین الاقوامی منڈی کے لیے بہت بڑے پیمانے پر اشیاء تیار کرتا ہے۔ بین الاقوامی کاروبار دنیا بھر سے وسائل استعمال کرتا ہے۔ یہ امیر ممالک کے فنانس اور ٹیکنالوجی اور غریب ممالک کے خام مال اور مزدوری کا استعمال کرتا ہے۔

3۔ اپنے مقاصد کو حاصل کریں: بین الاقوامی کاروبار اپنے مقاصد کو آسانی اور تیزی سے حاصل کرتا ہے۔ بین الاقوامی کاروبار کے بین الاقوامی کاروباری مقصد کا بنیادی مقصد زیادہ منافع کمانا ہے۔ یہ مقصد آسانی سے حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ اس میں بہترین ٹیکنالوجی استعمال کی گئی ہے۔اس میں بہترین ملازمین اور مینیجرز ہیں۔ یہ اعلیٰ معیار کا اشیاء تیار کرتا ہے۔ یہ ساری دنیا میں یہ اشیاء فروخت کرتا ہے۔

4۔ کاروباری خطرات کو پھیلانے کے لیے: بین الاقوامی کاروبار اپنے کاروباری خطرات کو پھیلاتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پوری دنیا میں کاروبار کرتا ہے۔ لہذا ایک ملک میں ہونے والے نقصان کو دوسرے ملک کے منافع سے متوازن کیا جاسکتا ہے۔ایک ملک میں اضافی اشیاء دوسرے ملک کو برآمد کیا جا سکتا ہے۔ اضافی وسائل کو دوسرے ممالک میں بھی منتقل کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب کاروباری خطرات کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

5۔ تنظیم کی کارکردگی کو بہتر بنائیں: بین الاقوامی کاروبار میں تنظیم کی کارکردگی بہت زیادہ ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ کارکردگی کے بغیر وہ بین الاقوامی مارکیٹ میں مقابلے کا سامنا نہیں کر پائیں گے۔ لہذا وہ اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے تمام جدید انتظامی تکنیکوں کا استعمال کرتے ہیں۔ وہ انتہائی قابل اور تجربہ کار ملازمین اور مینیجرز کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ وہ بہت زیادہ تنخواہوں اور دیگر فوائد جیسے کہ بین الاقوامی منتقلی ترقیوں وغیرہ کے ساتھ انتہائی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ یہ سب اعلی تنظیمی کارکردگی یعنی کم لاگت اور زیادہ منافع کی صورت میں نکلتے ہیں۔

6۔ حکومت سے فوائد حاصل کریں: بین الاقوامی کاروبار ملک کے لیے بہت زیادہ زرمبادلہ لاتا ہے۔اس لیے اسے حکومت کی طرف سے بہت سے فوائد سہولتیں اور رعایتیں ملتی ہیں۔اسے حکومت کی طرف سے بہت سے مالی اور ٹیکس فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

7۔ توسیع اور تنوع: بین الاقوامی کاروبار اپنی سرگرمیوں کو وسعت اور متنوع بنا سکتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بہت زیادہ منافع کماتا ہے۔ اسے حکومت کی طرف سے مالی مدد بھی ملتی ہے۔

8۔ مسابقتی صلاحیت میں اضافہ: بین الاقوامی کاروبار کم قیمت پر اعلیٰ معیار کا اشیاء تیار کرتا ہے۔ یہ پوری دنیا میں اشتہارات پر بہت پیسہ خرچ کرتا ہے۔ یہ اعلیٰ ٹیکنالوجی انتظامی تکنیک مارکیٹنگ تکنیک وغیرہ کا استعمال کرتا ہے۔ یہ سب اسے مزید مسابقتی بناتا ہے۔ لہذا یہ غیر ملکی کمپنیوں سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

8.4 بین الاقوامی کاروبار کی خصوصیات (Characteristics of International business)

1۔ بڑے پیمانے پر آپریشنز: بین الاقوامی کاروبار میں تمام آپریشنز بہت بڑے پیمانے پر کیے جاتے ہیں۔ پیداوار اور مارکیٹنگ کی سرگرمیاں بڑے پیمانے پر کی جاتی ہیں۔ یہ پہلے اپنا اشیاء مقامی بازار میں فروخت کرتا ہے۔ پھر زائد اشیاء برآمد کیا جاتا ہے۔

2۔ معیشتوں کا انضمام: بین الاقوامی کاروبار بہت سے ممالک کی معیشتوں کو یکجا کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک ملک سے مالیات دوسرے ملک سے لیبر اور دوسرے ملک سے انفراسٹرکچر استعمال کرتا ہے۔ یہ ایک ملک میں پروڈکٹ کو ڈیزائن کرتا ہے بہت سے مختلف ممالک میں اس کے پرزے تیار کرتا ہے اور دوسرے ملک میں پروڈکٹ کو اسمبل کرتا ہے۔ یہ مصنوعات کو بہت سے ممالک میں فروخت کرتا ہے یعنی بین الاقوامی مارکیٹ میں۔

3۔ ترقی یافتہ ممالک اور MNCs کا غلبہ: بین الاقوامی کاروبار پر ترقی یافتہ ممالک اور ان کی ملٹی نیشنل کارپوریشنز (MNCs) کا غلبہ ہے۔ اس وقت امریکہ یورپ اور جاپان کی MNCs بیرونی تجارت پر غلبہ (مکمل کنٹرول) رکھتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس بڑے مالی اور دیگر وسائل ہیں۔ ان کے پاس بہترین ٹیکنالوجی اور ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ (R&D) بھی ہے۔ ان کے پاس انتہائی ہنر مند ملازمین اور مینیجرز ہیں کیونکہ وہ بہت زیادہ تنخواہیں اور دیگر مراعات دیتے ہیں۔ لہذا وہ کم قیمتوں پر اچھے معیار کے اشیاء اور خدمات تیار کرتے ہیں۔ اس سے انہیں عالمی منڈی پر قبضہ کرنے اور غلبہ حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

4۔ حصہ لینے والے ممالک کے لیے فوائد: بین الاقوامی کاروبار تمام شریک ممالک کو فوائد دیتا ہے۔ تاہم ترقی یافتہ (امیر) ممالک زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرتے ہیں۔ ترقی پذیر (غریب) ممالک کو بھی فائدہ ملتا ہے۔ انہیں غیر ملکی سرمایہ اور ٹیکنالوجی ملتی ہے۔ وہ تیزی سے صنعتی ترقی حاصل کرتے ہیں۔ انہیں روزگار کے زیادہ مواقع ملتے ہیں۔ یہ سب ترقی پذیر ممالک کی معاشی ترقی کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس لیے ترقی پذیر ممالک لبرل معاشی پالیسیوں کے ذریعے اپنی معیشتوں کو کھولتے ہیں۔

5۔ شدید مقابلہ: بین الاقوامی کاروبار کو عالمی منڈی میں شدید (بہت زیادہ) مقابلے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مقابلہ غیر مساوی شراکت داروں یعنی ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان ہے۔ اس سخت مقابلے میں ترقی یافتہ ممالک اور ان کی MNCs سازگار پوزیشن میں ہیں کیونکہ وہ بہت کم قیمتوں پر اعلیٰ معیار کی اشیا اور خدمات تیار کرتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کے بھی عالمی منڈی میں بہت سے رابطے ہیں۔ لہذا ترقی پذیر ممالک کو ترقی یافتہ ممالک سے مقابلے کا سامنا کرنا بہت مشکل لگتا ہے۔

6۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کا خصوصی کردار: بین الاقوامی کاروبار سائنس اور ٹیکنالوجی کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی (S&T) کاروبار کو بڑے پیمانے پر پیداوار میں مدد کرتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک اعلیٰ ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے وہ عالمی سطح پر حاوی ہیں۔

7۔ کاروبار بین الاقوامی کاروبار ترقی پذیر ممالک کو ایسی اعلیٰ ترین ٹیکنالوجیز منتقل کرنے میں ان کی مدد کرتا ہے۔

8۔ بین الاقوامی پابندیاں: بین الاقوامی کاروبار کو سرمائے ٹیکنالوجی اور اشیاء کی آمد اور اخراج پر بہت سی پابندیوں کا سامنا ہے۔ بہت سی حکومتیں بین الاقوامی کاروباروں کو اپنے ممالک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتیں۔ ان کے پاس بہت سے تجارتی بلاکس ٹیرف رکاوٹیں غیر ملکی زر مبادلہ کی پابندیاں وغیرہ ہیں۔ یہ سب بین الاقوامی کاروبار کے لیے نقصان دہ ہے۔

9۔ حساس نوعیت: بین الاقوامی کاروبار فطرت میں بہت حساس ہے۔ معاشی پالیسیوں ٹیکنالوجی سیاسی ماحول وغیرہ میں کوئی بھی تبدیلی اس پر بہت زیادہ اثر ڈالتی ہے۔ لہذا بین الاقوامی کاروبار کو ان تبدیلیوں کو تلاش کرنے اور اس کا مطالعہ کرنے کے لیے مارکیٹنگ کی تحقیق کرنی چاہیے۔ انہیں اپنی کاروباری سرگرمیوں کو ایڈجسٹ کرنا چاہیے اور تبدیلیوں کو زندہ رہنے کے لیے اس کے مطابق ڈھالنا چاہیے۔

8.5 بین الاقوامی کاروبار کے مقاصد (Objectives of International business)

بین الاقوامی کاروبار کا مقصد عام طور پر آپریشنز کو بڑھانے مارکیٹ شیئر بڑھانے اور عالمی سطح پر زیادہ سے زیادہ منافع کے گرد گھومتا ہے۔ تاہم اس میں مختلف دیگر اہداف بھی شامل ہیں بشمول:

- مارکیٹ کی توسیع: فروخت اور آمدنی بڑھانے کے لیے ملکی سرحدوں سے باہر نئی منڈیوں اور صارفین تک رسائی حاصل کرنا۔
- وسائل کی اصلاح: کارکردگی کو بہتر بنانے اور اخراجات کو کم کرنے کے لیے عالمی وسائل جیسے محنت خام مال ٹیکنالوجی اور سرمایہ کا استعمال۔
- تنوع: متعدد ممالک اور بازاروں میں کام کرکے کاروباری خطرات کو پھیلانا کسی ایک مارکیٹ میں معاشی اتار چڑھاو یا سیاسی عدم استحکام کے خطرے کو کم کرنا۔
- ٹیلنٹ تک رسائی: مختلف ثقافتوں اور پس منظروں سے جدت تخلیقی صلاحیتوں اور مہارت کی اجازت دیتے ہوئے دنیا بھر میں ٹیلنٹ کے ایک متنوع پول میں ٹیپ کرنا۔
- پیمانے کی معیشتیں: زیادہ مقدار میں اشیاء یا خدمات پیدا کرکے پیمانے کی معیشتوں کا حصول اکثر بین الاقوامی آپریشنز کے ذریعے سہولت فراہم کی جاتی ہے۔
- مسابقتی فائدہ: منفرد مصنوعات یا خدمات پیش کرکے ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھا کر یا مارکیٹ کے فرق سے فائدہ اٹھا کر مسابقتی برتری حاصل کرنا جو ہو سکتا ہے کہ گھریلو مارکیٹوں میں موجود نہ ہوں۔
- برانڈ بلڈنگ: عالمی برانڈ کی موجودگی اور ساکھ قائم کرنا مختلف خطوں میں برانڈ کی شناخت اور کسٹمر کی وفاداری کو بڑھانا۔
- اسٹریٹجک اتحاد اور شراکتیں: غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ ان کے ڈسٹری بیوشن نیٹ ورکس مہارت یا وسائل تک رسائی کے لیے اسٹریٹجک اتحاد یا شراکت قائم کرنا۔
- ریگولیٹری ثالثی: لاگت کو کم کرنے یا زیادہ سے زیادہ منافع کے لیے تمام ممالک میں قواعد وضوابط اور ٹیکس کی پالیسیوں میں فرق کا فائدہ اٹھانا۔
- پائیداری اور کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (CSR): اخلاقی اور پائیدار کاروباری طریقوں کو بین الاقوامی کارروائیوں میں ضم کرنا ماحولیاتی خدشات کو دور کرنا اور مقامی کمیونٹیز میں مثبت کردار ادا کرنا۔

- ثقافتی تبادلہ اور تفہیم: بین الاقوامی کاروباری سرگرمیوں کے ذریعے ثقافتی تبادلے اور افہام و تفہیم کو فروغ دینا ممالک کے درمیان خیر سگالی اور تعاون کو فروغ دینا۔
- حکومتی تعلقات اور سفارت کاری: قانونی اور سیاسی منظر نامے پر تشریف لے جانے کے لیے غیر ملکی حکومتوں اور ریگولیٹری اداروں کے ساتھ مشغول ہونا تعمیل کو یقینی بنانا اور مثبت تعلقات کو فروغ دینا۔

مجموعی طور پر بین الاقوامی کاروبار کا مقصد مختلف عالمی منڈیوں میں کام کرنے کے ذریعے پیش کردہ پیچیدگیوں اور مواقع کو نیویگیٹ کرتے ہوئے اسٹیک ہولڈرز کے لیے قدر پیدا کرنا ہے۔

8.6 بین الاقوامی کاروبار کی حد (Limitation of International business)

بین الاقوامی کاروبار میں مختلف فوائد ہیں اور اس میں کئی حدود اور مسائل بھی ہیں۔ یہ حدود ثقافت ضوابط معاشی حالات اور جغرافیائی سیاسی عوامل میں فرق سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ کمپنیوں کے لیے موثر حکمت عملی تیار کرنے اور ممکنہ خطرات کو کم کرنے کے لیے ان حدود کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ یہاں بین الاقوامی کاروبار کی کچھ اہم حدود کی تفصیلی وضاحتیں ہیں۔

1۔ مواصلاتی مسائل: مختلف زبانیں اور ثقافتی اصول غلط فہمیوں اور مواصلاتی مسائل کا باعث بن سکتے ہیں۔ مؤثر مواصلات کے لیے ثقافتی حساسیت اور موافقت کی ضرورت ہوتی ہے جسے حاصل کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔

2۔ صارفین کے رویے میں تغیر: ثقافتی فرق صارفین کی ترجیحات اور رویے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کمپنیوں کو اپنی مصنوعات مارکیٹنگ اور فروخت کی حکمت عملیوں کو ہر مارکیٹ کے ثقافتی تناظر کے مطابق بنانا چاہیے جو پیچیدہ اور وقت طلب ہو سکتا ہے۔

3۔ تعمیل کے مسائل: مختلف ممالک کے الگ الگ قانونی اور ریگولیٹری فریم ورک ہیں۔ متنوع ضوابط ٹیکس کے قوانین اور تجارتی پالیسیوں کے ساتھ نیویگیٹ کرنا اور ان کی تعمیل کرنا پیچیدہ ہو سکتا ہے اور اس کے لیے اہم وسائل کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

4۔ سیاسی عدم استحکام: کچھ خطوں میں سیاسی تبدیلیوں اور عدم استحکام کے نتیجے میں اچانک پالیسی میں تبدیلی ضبطی یا اثاثوں کو قومیانے کا سبب بن سکتا ہے جس سے بین الاقوامی کاروباروں کے لیے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔

5۔ انفراسٹرکچر مسائل: تمام ممالک میں بنیادی ڈھانچے کے معیار اور لاجسٹکس کی صلاحیتوں میں تغیرات سپلائی چین میں رکاوٹوں کا باعث بن سکتے ہیں جس سے پیداوار تقسیم اور بروقت ترسیل متاثر ہو سکتی ہے۔

6۔ نقل و حمل کے اخراجات: طویل فاصلے تک اشیاء کی ترسیل نقل و حمل کے اخراجات میں اضافہ کر سکتی ہے۔ کمپنیوں کو مسابقت برقرار رکھنے کے لیے اپنی سپلائی چین کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

7۔ شرح تبادلہ کے اتار چڑھاؤ: بین الاقوامی کاروباروں کو کرنسی کی شرح تبادلہ میں اتار چڑھاؤ کا سامنا ہے۔ شرح مبادلہ میں تبدیلی اشیاء کی قیمت منافع اور مجموعی مالی کارکردگی کو متاثر کر سکتی ہے۔

8۔ مالیاتی منصوبہ بندی کے مسائل: متعدد کرنسیوں میں مالیات کے انتظام کے لیے بجٹ اور مالیاتی تخمینوں پر کرنسی کے اتار چڑھاؤ کے اثرات کو کم کرنے کے لیے محتاط منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔

9۔ جیو پولیٹیکل تناؤ: سیاسی عدم استحکام تجارتی تنازعات اور جغرافیائی سیاسی کشیدگی بین الاقوامی کاروباری کارروائیوں کو متاثر کر سکتی ہے۔ کمپنیوں کو ایسے مسائلوں کا شکار علاقوں میں کام کرنے سے وابستہ خطرات کا جائزہ لینے اور ان کا انتظام کرنے کی ضرورت ہے۔

10۔ معاشی بدحالی: عالمی معاشی بدحالی یا کساد بازاری کا بین الاقوامی کاروباری آپریشنز پر بڑا اثر ہو سکتا ہے۔ کمپنیاں معاشی بدحالی کے دوران کم مانگ مالیاتی مسائل اور بڑھتی ہوئی مسابقت کا تجربہ کر سکتی ہیں۔

11۔ مصنوعات اور خدمات کی موافقت: متنوع مارکیٹوں کی مخصوص ضروریات اور ترجیحات کو پورا کرنے کے لیے مصنوعات اور خدمات کو ٹیلر کرنے کے لیے اہم سرمایہ کاری اور مارکیٹ ریسرچ کی ضرورت ہوتی ہے۔

12۔ ثقافتی حساسیت: مقامی ثقافتوں کے مطابق ڈھالنے میں ناکامی کا نتیجہ مصنوعات کو مسترد کرنے یا منفی تاثرات کا باعث بن سکتا ہے جس سے مارکیٹ کی رسائی اور کامیابی متاثر ہوتی ہے۔

13۔ تجارتی رکاوٹیں: بڑھتے ہوئے تحفظ پسند اقدامات جیسے ٹیرف اور تجارتی پابندیاں بین الاقوامی تجارت میں رکاوٹ بن سکتی ہیں اور سپلائی چین میں خلل ڈال سکتی ہیں۔ کمپنیوں کو تحفظ پسند پالیسیوں کی وجہ سے داخلے میں رکاوٹوں یا اخراجات میں اضافے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

14۔ قوم پرستانہ جذبات: کچھ خطوں میں بڑھتے ہوئے قوم پرستانہ جذبات غیر ملکی متبادلات پر گھریلو مصنوعات کو ترجیح دینے کا باعث بن سکتے ہیں جس سے بین الاقوامی کاروباروں کے لیے مارکیٹ تک رسائی متاثر ہو سکتی ہے۔

15۔ عالمی مقابلہ اور شدید مقابلہ: عالمی منڈی میں کام کرنا کمپنیوں کو ملکی اور بین الاقوامی دونوں حریفوں سے شدید مسابقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مسابقتی برتری کو برقرار رکھنے کے لیے مسلسل جدت اور اسٹریٹجک پوزیشننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔

بین الاقوامی کاروبار میں مصروف کمپنیوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ خطرے کا مکمل جائزہ لیں عالمی ترقی کے بارے میں باخبر رہیں اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالنے کے لیے لچکدار حکمت عملی تیار کریں۔ ان حدود کو مؤثر طریقے سے حل کرنا بین الاقوامی کاروباری کوششوں کی طویل مدتی کامیابی میں حصہ ڈال سکتا ہے۔

8.7 بین الاقوامی کاروبار میں جانے کی وجوہات (Reasons to go for international business)

روایتی طور پر بہت سی کمپنیاں اپنی گھریلو منڈیوں میں مرکوز رہی ہیں اور عالمی سطح پر مقابلہ کرنے سے گریز کرتی رہی ہیں۔ وہ اپنی گھریلو منڈیوں کو بہتر طور پر جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہیں عالمی سطح پر مقابلہ کرنے کے قابل ہونے کے لیے اپنے کام کرنے کے طریقے میں بنیادی تبدیلیاں لانی ہوں گی۔ لیکن تیزی سے کمپنیاں اپنی گھریلو مارکیٹوں کے علاوہ دیگر مارکیٹوں میں اپنی مصنوعات کا انتخاب کر رہی ہیں یا انہیں مجبور کیا جا رہا ہے۔ زیادہ تر کمپنیوں کے لیے غیر ملکی منڈیوں میں مقابلہ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

گھریلو منڈیاں سیر ہو چکی ہیں اور سیلز اور منافع بڑھانے کا دباؤ ہے۔ زیادہ تر کمپنیوں کے بہت مہتواکانکشی سیلز اور منافع کے اہداف ہوتے ہیں۔ اگر اس طرح کے اعداد و شمار کا ادراک کرنا ہے تو کمپنیوں کو اپنی مقامی مارکیٹوں سے باہر جانا ہو گا۔

گھریلو منڈیاں چھوٹی ہیں۔ وہ کمپنیاں جو بڑے بننے کے عزائم رکھتی ہیں انہیں اپنی حدود سے باہر بڑی منڈیوں کی تلاش کرنی ہو گی۔

- گھریلو منڈیاں آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہیں۔ زیادہ تر کمپنیاں اب بتدریج ترقی کرنے پر راضی نہیں ہیں۔ اگر ایسی کمپنیوں کو بلند شرح نمو حاصل کرنی ہے تو انہیں اپنی فروخت کا کچھ حصہ بین الاقوامی منڈیوں سے حاصل کرنا ہو گا۔
- کچھ صنعتوں جیسے اشتہارات میں صارفین چاہتے ہیں کہ ان کے سپلائرز کی بین الاقوامی موجودگی ہو تاکہ سپلائی کرنے والے زیادہ تر بازاروں میں اپنا حصہ ڈال سکیں جہاں خریدار کام کر رہا ہے۔ مثال کے طور پر ایک ملٹی نیشنل ایک ایڈورٹائزنگ ایجنسی کا انتخاب کرے گی جس کی تمام مارکیٹوں میں موجودگی ہو جہاں ملٹی نیشنل کمپنی اپنی مصنوعات فروخت کر رہی ہے۔ صارف اپنی ہر مارکیٹ کے لیے علیحدہ اشتہاری ایجنسی کی خدمات حاصل کرنے کی پریشانی نہیں چاہتا۔ اس عمل کو مزید صنعتوں میں نقل کیا جائے گا۔
- ایک کثیر القومی کمپنی جو مواد اور آلات کی تلاش کر رہی ہے وہ چاہے گی کہ اس کا سپلائر اس کے تمام بین الاقوامی مینوفیکچرنگ مقامات پر سپلائی کرے۔ سپلائر کو بہت سے بین الاقوامی مقامات پر قابلیت اور وسائل تیار کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے خریدار کے بین الاقوامی مینوفیکچرنگ مقامات کی خدمت کر سکے۔

8.8 بین الاقوامی کاروبار میں داخلے کا طریقہ (Mode of Entry in International Business)

یہاں بین الاقوامی کاروبار میں داخلے کے کئی طریقے ہیں ہر ایک کو اس کے فوائد نقصانات کے ساتھ بیان کر رہے ہیں۔

1۔ برآمد کرنا: برآمد میں ایک ملک میں تیار کردہ اشیاء یا خدمات کو دوسرے ملک کے صارفین کو فروخت کرنا شامل ہے۔ یہ داخلے کے سب سے آسان اور کم خطرناک طریقوں میں سے ایک ہے۔

فوائد:

- کم ابتدائی سرمایہ کاری۔
- غیر ملکی کارروائیوں میں کم سے کم شمولیت۔

نقصانات:

- مارکیٹنگ اور تقسیم پر محدود کنٹرول۔
- تجارتی رکاوٹوں اور کرنسی کے اتار چڑھاو کی نمائش۔

مثال: ایک چینی ٹیکسٹائل مینوفیکچرر جو امریکہ کو ملبوسات برآمد کر رہا ہے۔

2۔ لائسنسنگ اور فرنچائزنگ: لائسنسنگ ایک کمپنی کو غیر ملکی مارکیٹ میں کسی دوسری کمپنی کو اپنی دانشورانہ املاک جیسے ٹریڈ مارک پیٹنٹ یا برانڈ نام استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ فرنچائزنگ لائسنسنگ کی ایک وسیع شکل ہے جس میں اکثر ایک مکمل کاروباری ماڈل شامل ہوتا ہے۔

فوائد:

- لائسنس دینے والے/فرنچائزر کے لیے کم خطرہ اور سرمایہ کاری۔
- فوری مارکیٹ میں داخلہ۔

نقصانات:

- آپریشنز پر محدود کنٹرول۔
- لائسنس یافتہ/فرنچائزی کی صلاحیتوں پر انحصار۔

مثال: Starbucks اپنے برانڈ کو غیر ملکی مارکیٹ میں مقامی کافی چین کے لیے لائسنس دے رہا ہے۔

3۔ مشترکہ منصوبوں (Joint Ventures): مشترکہ منصوبوں میں مختلف ممالک کی دو یا دو سے زیادہ کمپنیوں کے درمیان ایک کاروباری پروجیکٹ شروع کرنے یا ایک نیا ادارہ قائم کرنے ملکیت اور انتظامی ذمہ داریوں کا اشتراک شامل ہے۔

فوائد:

- مشترکہ خطرات اور اخراجات۔
- مارکیٹ کے بارے میں مقامی پارٹنر کا علم۔

نقصانات:

- شراکت داروں کے درمیان ممکنہ تنازعات۔
- مشترکہ کنٹرول اور فیصلہ سازی۔

مثال: سونی اور ایرکسن موبائل فون بنانے کے لیے ایک مشترکہ منصوبہ بناتے ہیں۔

4۔ اسٹریٹجک اتحاد: اسٹریٹجک اتحاد مشترکہ اسٹریٹجک مقاصد کے حصول کے لیے مختلف ممالک کی کمپنیوں کے درمیان شراکت داری ہے۔ مشترکہ منصوبوں کے برعکس اسٹریٹجک اتحاد میں ایک نئی قانونی ہستی کی تخلیق شامل نہیں ہوسکتی ہے۔

فوائد:

- تکمیلی وسائل اور صلاحیتوں تک رسائی۔
- تعاون کی شرائط میں لچک۔

نقصانات:

- ثقافتی اور آپریشنل اختلافات۔

- پارٹنر کی سرگرمیوں پر محدود کنٹرول۔

مثال: Renault اور Nissan مصنوعات کی ترقی اور لاگت کے اشتراک پر تعاون کرنے کے لیے ایک اسٹریٹجک اتحاد بنا رہے ہیں۔

5۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI): FDI اس وقت ہوتا ہے جب ایک ملک کی کمپنی کسی دوسرے ملک میں فزیکل اثاثوں جیسے فیکٹریوں ذیلی اداروں یا رئیل اسٹیٹ میں اہم سرمایہ کاری کرتی ہے۔

فوائد:

- آپریشنز پر مکمل کنٹرول۔
- طویل مدتی منافع کی زیادہ صلاحیت۔

نقصانات:

- اعلی ابتدائی سرمایہ کاری۔
- سیاسی اور معاشی خطرات کی نمائش۔

مثال: ریاستہائے متحدہ میں ٹویوٹا کی تعمیر کے پلانٹ۔

6۔ مکمل ملکیتی ماتحت ادارے (Wholly Owned Subsidiaries): مکمل ملکیتی ماتحت اداروں میں ایک غیر ملکی مارکیٹ میں ایک نیا کاروباری ادارہ قائم کرنا شامل ہوتا ہے جہاں بنیادی کمپنی کی مکمل ملکیت اور کنٹرول ہو۔

فوائد:

- آپریشنز پر مکمل کنٹرول۔
- عالمی حکمت عملی کو نافذ کرنے کی صلاحیت۔

نقصانات:

- اعلی سرمایہ کاری اور آپریٹنگ اخراجات۔
- مقامی مارکیٹ کے خطرات سے زیادہ نمائش۔

مثال: Coca-Cola مختلف ممالک میں اپنے مشروبات کی تیاری اور تقسیم کے لیے مکمل ملکیتی ذیلی کمپنیاں قائم کرتی ہے۔

7۔ عالمی اسٹریٹجک پارٹنرشپ: عالمی تزویراتی شراکت داریوں میں مشترکہ اسٹریٹجک مقاصد کے حصول کے لیے مختلف ممالک کی کمپنیوں کے درمیان طویل مدتی معاہدے اور تعاون شامل ہوتا ہے۔ یہ شراکت داری کاروباری کارروائیوں کے متعدد پہلوؤں کو گھیر سکتی ہے۔

فوائد:

- مختلف کاموں میں جامع تعاون۔
- عالمی سطح پر مشترکہ وسائل اور خطرات۔

نقصانات:

- سرگرمیوں کی ایک وسیع رینج کے انتظام میں پیچیدگی۔

8۔ اسٹریٹجک اہداف میں تنازعات کا امکان۔

مثال: ایئربس اور بوئنگ ہوائی جہاز کی ترقی اور مینوفیکچرنگ کے لیے دنیا بھر میں سپلائرز اور شراکت داروں کے ساتھ عالمی تزویراتی شراکت قائم کرتے ہیں۔

داخلے کے مناسب انداز کا انتخاب کمپنی کی مالی صلاحیتوں خطرے کی برداشت مارکیٹ کے حالات اور اسٹریٹجک مقاصد جیسے عوامل پر منحصر ہے۔ کمپنیاں اکثر خطرات کو متنوع بنانے اور اپنے بین الاقوامی کاروباری کاموں کو بہتر بنانے کے لیے داخلے کے طریقوں کا مجموعہ اپناتی ہیں

8.9 کلیدی الفاظ (Keywords)

- بین الاقوامی کاروبار: قومی سرحدوں سے باہر کاروباری کارروائیوں کی توسیع میں متنوع معاشی سماجی اور سیاسی مناظر کو نیویگیٹ کرنا شامل ہے۔
- عالمگیریت: دنیا بھر میں معیشتوں معاشروں اور ثقافتوں کے درمیان باہمی ربط اور ایک دوسرے پر انحصار بڑھانے کا عمل کاروباروں اور ممالک کے لیے اہم مضمرات رکھتا ہے۔
- عالمی اسٹریٹجک پارٹنرشپس: عالمی اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں مشترکہ اسٹریٹجک مقاصد کے حصول کے لیے مختلف ممالک کی کمپنیوں کے درمیان طویل مدتی معاہدے اور تعاون شامل ہوتا ہے۔ یہ شراکت داری کاروباری کارروائیوں کے متعدد پہلوؤں کو گھیر سکتی ہے۔

8.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

خالی جگہوں کو پُر کریں (Fill in the Blanks)

1۔ __________ میں مشترکہ اسٹریٹجک مقاصد کے حصول کے لیے مختلف ممالک کی کمپنیوں کے درمیان طویل مدتی معاہدے اور تعاون شامل ہوتا ہے۔

2۔ __________ مختلف ممالک میں اپنے مشروبات کی تیاری اور تقسیم کے لیے مکمل ملکیتی کمپنیاں قائم کرتی ہے۔

3۔ ________ ایک کمپنی کو غیر ملکی مارکیٹ میں کسی دوسری کمپنی کو اپنی دانشورانہ املاک جیسے ٹریڈ مارک پیٹنٹ یا برانڈ نام استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

4۔ _________ بدحالی یا کساد بازاری کا بین الاقوامی کاروباری آپریشنز پر بڑا اثر ہوتا ہے۔

جوابات

1۔عالمی اسٹریٹجک پارٹنر شپ 2۔کوکا کولا 3۔براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری 4۔لائسنسنگ

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ بین الاقوامی کاروبار کی تعریف پیش کیجیے۔

2۔ بین الاقوامی کاروبار کی خصوصیات قلمبند کیجیے۔

3۔ بین الاقوامی کاروبار کے حد تحریر کیجیے۔

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ بین الاقوامی کاروبار کی مقاصد پر تفصیل سے لکھیں۔

2۔ بین الاقوامی کاروبار کی اہمیت تحریر کیجیے۔

3۔ بین الاقوامی کاروبار میں داخلے کا طریقہ قلمبند کیجیے۔

اکائی 9۔ بین الاقوامی کاروبار کے نظریات

(Theories of international Business)

Structure		اکائی کے اجزاء
Introduction	9.0	تمہید
Objectives	9.1	مقاصد
Overview , History and Evolution of Trade Theory	9.2	بین الاقوامی کاروباری نظریات کا جائزہ تاریخ اور ارتقاء
Importance of International Business Theories	9.3	بین الاقوامی کاروباری نظریات کی اہمیت
Mercantilism Theory	9.4	مرکنٹائلزم کے نظریات
Absolute Advantage Theory	9.5	مطلق فائدہ کا نظریہ
Comparative Advantage theory	9.6	تقابلی فائدہ کا نظریہ
Heckscher-Ohlin-Samuelson Model	9.7	Heckscher-Ohlin-Samuelson ماڈل
Product Life Cycle Theory	9.8	پروڈکٹ لائف سائیکل کا نظریہ
Global strategic rivalry theory	9.9	عالمی اسٹریٹجک دشمنی کا نظریہ
Porter's national competitive advantage theory	9.10	پورٹر کا قومی مسابقتی فائدہ کا نظریہ
Keywords	9.11	کلیدی الفاظ
Model Examination Questions	9.12	نمونہ امتحانی سوالات

9.0 تمہید(Introduction)

ان نظریات کا مطالعہ آسانی سے اور موثر تجارت کو پورا کرتا ہے۔ایسے اہم موضوع پر مبہم یا گمراہ کن نظریہ کسی ملک کی مالی حیثیت اور دنیا میں اس کی حیثیت کو متاثر کر سکتا ہے۔ لہٰذا پورے ملک کے فائدے کے لیے بین الاقوامی تجارت سے متعلق نظریات کو صحیح طور پر سمجھنا ضروری ہے۔

بین الاقوامی تجارتی نظریات گزشتہ چند سالوں میں تجارت کے بدلتے ہوئے پیٹرن کو سمجھنے میں ایک عظیم مددگار کے طور پر ابھرے ہیں۔ اگرچہ ہر نظریہ ہر ملک اور ہر صورت حال پر لاگو نہیں ہو سکتا پھر بھی ان میں سے ہر ایک کی اپنی اہمیت ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ کوئی خاص نظریہ نہیں ہے جو باقی سب سے زیادہ مقبول ہو۔ اس کے بجائے ہر ایک نظریہ نے کسی نہ کسی طریقے سے بین الاقوامی تجارت کی حکمت عملی کو بہتر بنانے میں مدد کی ہے۔

بین الاقوامی تجارتی نظریات بنیادی طور پر دو قسموں کے تحت تیار کیے گئے تھے یعنی کلاسیکی یا ملک پر مبنی نظریات اور جدید یا فرم پر مبنی نظریات یہ دونوں مزید مختلف زمروں میں تقسیم ہیں۔ آیئے بین الاقوامی تجارت کے مختلف نظریات کا ایک مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

9.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے۔

- بین الاقوامی کاروباری نظریات کا جائزہ تاریخ اور ارتقاء سمجھ سکیں گے۔
- بین الاقوامی کاروباری نظریات کی اہمیت کو جاننا۔
- مرکنٹائلزم کے نظریات کو سمجھ سکیں گے۔
- مطلق فائدہ کا نظریہ اور تقابلی فائدہ کا نظریہ کو سمجھ سکیں گے۔
- پروڈکٹ لائف سائیکل کا نظریہ کو سمجھ سکیں گے۔
- عالمی اسٹریٹجک دشمنی کا نظریہ کو سمجھ سکیں گے۔
- پورٹر کا قومی مسابقتی فائدہ کا نظریہ کو سمجھ سکیں گے۔

9.2 بین الاقوامی کاروباری نظریات کا جائزہ تاریخ اور ارتقاء

(An Overview, History and Evolution of Trade Theory)

ہم اس باب کا آغاز mercantilism کی بحث کے ساتھ کرتے ہیں۔ سولہویں اور سترہویں صدیوں میں پروپیگنڈہ تجارتی نظام نے اس بات کی وکالت کی کہ ممالک کو بیک وقت برآمدات کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور درآمدات کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ اگرچہ mercantilism ایک پرانا اور بڑے پیمانے پر بدنام نظریہ ہے لیکن اس کی بازگشت بہت سے ممالک کی سیاسی بحث اور تجارتی پالیسیوں

میں رہتی ہے۔ اگلا ہم ایڈم سمتھ کے مطلق فائدہ کے نظریہ کو دیکھیں گے۔ 1776 میں تجویز کردہ سمتھ کا نظریہ سب سے پہلے اس بات کی وضاحت کرتا تھا کہ غیر محدود آزاد تجارت کسی ملک کے لیے کیوں فائدہ مند ہے۔ آزاد تجارت سے مراد ایسی صورت حال ہے جہاں کوئی حکومت کوٹے یا فرائض کے ذریعے اثر انداز ہونے کی کوشش نہیں کرتی ہے کہ اس کے شہری دوسرے ملک سے کیا خرید سکتے ہیں یا وہ کیا پیدا کر سکتے ہیں اور کسی دوسرے ملک کو بیچ سکتے ہیں۔ اسمتھ نے دلیل دی کہ حکومتی پالیسی کے بجائے مارکیٹ میکانزم کے غیر مرئی ہاتھ کو روکنا چاہیے۔

میرا ملک کیا درآمد کرتا ہے اور کیا برآمد کرتا ہے۔ ان کے دلائل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تجارت کے حوالے سے اس طرح کا اچھا موقف کسی ملک کے بہترین مفاد میں تھا۔ سمتھ کے کام پر تعمیر دو اضافی نظریات ہیں جن کا ہم جائزہ لیں گے۔ ایک ہے تقابلی نظریہ

فائدہ انیسویں صدی کے انگریز ماہر معاشیات ڈیوڈ ریکارڈو نے حاصل کیا۔ یہ نظریہ غیر محدود آزاد تجارت کے موڈیم دلیل کی فکری بنیاد ہے۔ بیسویں صدی میں ریکارڈو کے کام کو دو سویڈش ماہرین معاشیات ایلی ہیکسچر اور برٹل اوہلن نے بہتر کیا جن کا نظریہ ہیکسچر اوہلن تھیوری کے نام سے جانا جاتا ہے۔

عالمی تجارت انسانی تہذیب کا ایک بہت اہم حصہ رہی ہے اور اس کی متحرک نوعیت کی وجہ سے تجارت سے متعلق تصورات بھی بہت تیزی سے تیار ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی تجارت کی ایک طویل تاریخ ہے۔ مختلف ممالک کے درمیان اشیاء اور خدمات کے تبادلے کے سادہ تصور کی مختلف فلسفیوں اور ماہرین معاشیات نے متعدد طریقوں سے تشریح کی ہے۔ یہ نظریات جو بین الاقوامی تجارت کے تصور کی مختلف وضاحتیں اور تعریفیں فراہم کرتے ہیں انہیں بین الاقوامی تجارتی نظریات کہا جاتا ہے۔ یہ تجارتی نظریات بنیادی طور پر بین الاقوامی تجارت کے بدلتے ہوئے نمونوں اس کی ابتداء اور اس کے اثرات کے ساتھ ساتھ اس کی عملیتا کا مطالعہ کرتے ہیں۔

بین الاقوامی تجارت کا مطالعہ قدیم یونانیوں سے لے کر مختلف ممالک کی موجودہ حکومتوں سیاسی ماہرین معاشیات اور دانشوروں کی تحقیق کا موضوع رہا ہے۔ ممالک کے درمیان تجارت کو متاثر کرنے والے عوامل اور اس کے فوائد اور نقصانات مطالعہ کا موضوع رہے ہیں۔ تحقیق کا سب سے اہم سوال مختلف ممالک کے لیے ان کی صورتحال کے مطابق پالیسیوں کا تعین ہے تاکہ عالمی تجارت کو موثر اور ہموار کیا جا سکے۔

9.3 بین الاقوامی کاروباری نظریات کی اہمیت

(Importance of International Business Theories)

بین الاقوامی کاروبار کے نظریات عالمی منڈی میں کام کرنے والی فرموں کے رویے کو سمجھنے سمجھانے اور پیشین گوئی کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ نظریات کیوں اہم ہیں اس کی کئی وجوہات ہیں:

- عالمگیریت کو سمجھنا: بین الاقوامی کاروبار کے نظریات عالمگیریت کو چلانے والی قوتوں اور عوامل کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ وہ یہ تجزیہ کرنے کے لیے فریم ورک فراہم کرتے ہیں کہ کس طرح فرم اپنے کام کو قومی سرحدوں سے آگے بڑھاتی ہیں منڈیوں کو مربوط کرتی ہیں اور متنوع ثقافتوں اور معاشی نظاموں کے ساتھ مشغول ہوتی ہیں۔
- مارکیٹ کے رویے کی پیشن گوئی: یہ نظریات اس بارے میں بصیرت پیش کرتے ہیں کہ کس طرح فرم بین الاقوامی توسیع مارکیٹ میں داخلے کی حکمت عملی قیمتوں کا تعین اور مصنوعات کی موافقت سے متعلق فیصلے کرتی ہیں۔ان نظریات کو سمجھ کر پالیسی ساز سرمایہ کار اور کاروبار مارکیٹ کے رجحانات کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور عالمی معیشت میں ہونے والی تبدیلیوں کا مؤثر جواب دے سکتے ہیں۔
- اسٹریٹجک فیصلہ سازی کی رہنمائی: بین الاقوامی کاروباری نظریات ایسے فریم ورک فراہم کرتے ہیں جو عالمی منڈیوں میں کام کرنے والی فرموں کے لیے حکمت عملی فیصلہ سازی کی رہنمائی کرتے ہیں۔ چاہے یہ برآمد لائسنسنگ مشترکہ منصوبوں یا مکمل ملکیتی ذیلی کمپنیوں کے درمیان انتخاب ہو یہ نظریات فرموں کو پیچیدہ بین الاقوامی ماحول میں تشریف لے جانے اور کامیابی کے لیے اپنی حکمت عملیوں کو بہتر بنانے میں مدد کرتے ہیں۔
- رسک مینجمنٹ: بین الاقوامی کاروبار کے نظریات کو سمجھنا فرموں کو غیر ملکی منڈیوں میں کام کرنے سے وابستہ خطرات کی شناخت اور ان کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ سیاسی خطرے شرح مبادلہ کے اتار چڑھاؤ ثقافتی اختلافات اور ادارہ جاتی ماحول جیسے تصورات کو سمجھ کر کاروبار بیرون ملک اپنی سرمایہ کاری اور آپریشنز کو محفوظ رکھنے کے لیے رسک مینجمنٹ کی حکمت عملی تیار کر سکتے ہیں۔
- مسابقت کو بڑھانا: بین الاقوامی کاروباری نظریات کے علم سے لیس فرمیں عالمی منڈیوں میں اپنی مسابقت کو بڑھا سکتی ہیں۔ وہ تقابلی فائدہ پیمانے کی معیشتوں اور بین الاقوامی تجارتی پیٹرن کے بارے میں بصیرت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تاکہ مارکیٹ کے نئے مواقع کی نشاندہی کی جاسکے اپنی سپلائی چین کو بہتر بنایا جاسکے اور عالمی سطح پر اپنی مجموعی کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکے۔
- پالیسی سازی کی سہولت: حکومتیں اور پالیسی ساز بھی بین الاقوامی کاروباری نظریات سے مستفید ہوتے ہیں۔ یہ نظریات تجارت سرمایہ کاری ٹیکس لگانے اور ضابطے سے متعلق پالیسیاں بنانے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ عالمی منڈیوں میں فرموں کے کام کرنے کے طریقہ کو سمجھنے سے پالیسی ساز ایسی پالیسیاں ڈیزائن کر سکتے ہیں جو معاشی ترقی کو فروغ دیتی ہیں جدت کو فروغ دیتی ہیں اور منصفانہ مسابقت کو یقینی بناتی ہیں۔
- تعلیمی ترقی: بین الاقوامی کاروبار کے نظریات علمی تحقیق کو آگے بڑھاتے ہیں اور میدان میں علم کی ترقی میں حصہ ڈالتے ہیں۔ اسکالرز ان نظریات کا استعمال مفروضے تیار کرنے تجرباتی مطالعہ کرنے اور ایسی بصیرتیں پیدا کرنے کے لیے کرتے ہیں جو عالمی کاروباری حرکیات کے بارے میں ہماری سمجھ کو گہرا کرتے ہیں۔ یہ مسلسل علمی استفسار بین الاقوامی کاروبار کی نظریاتی بنیاد کو تقویت بخشتا ہے اور عملی اطلاقات سے آگاہ کرتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ عالمی منڈیوں کی پیچیدگیوں کو سمجھنے اسٹریٹجک فیصلہ سازی کی رہنمائی خطرات سے نمٹنے مسابقت کو بڑھانے پالیسی سازی میں سہولت فراہم کرنے اور تعلیمی تحقیق کو آگے بڑھانے کے لیے بین الاقوامی کاروبار کے نظریات ضروری ہیں۔ وہ کاروباری اداروں پالیسی سازوں ماہرین تعلیم اور عالمی معیشت میں مصروف دیگر اسٹیک ہولڈرز کے لیے انمول ٹولز کے طور پر کام کرتے ہیں۔

بین الاقوامی تجارت کے نظریات (Theories of International Trade)

بین الاقوامی تجارت کے نظریات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جیسے جدید تجارتی نظریہ اور بین الاقوامی تجارت کے کلاسیکی نظریات۔

Classical Country-Based Theories	Modern Firm-Based Theories
Mercantilism	Country Similarity
Absolute Advantage	Product Life Cycle
Comparative Advantage	Global strategic Rivalry
Heckscher-Ohlin	Porter's National Competitive Advantage

بین الاقوامی تجارت کے کلاسیکی نظریات ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔

9.4 مرکنٹائلزم کے نظریات (Mercantilism Theory)

بین الاقوامی تجارتی تجارت کا پہلا نظریہ انگلینڈ میں سولہویں صدی کے وسط میں سامنے آیا۔ 16 ویں سے 18 ویں صدیوں کے دوران تیار کردہ تجارتی نظام اس عقیدے کی خصوصیت رکھتا تھا کہ کسی قوم کی دولت کا تعین اس کے قیمتی دھاتوں بنیادی طور پر سونا اور چاندی کے جمع ہونے سے ہوتا ہے۔ تجارت کا ایک سازگار توازن حاصل کرنے کے لیے ممالک نے محصولات اور تجارتی پابندیوں کے ذریعے برآمدات اور محدود درآمدات پر توجہ مرکوز کی۔

تجارت کا اصولی دعویٰ یہ تھا کہ سونا اور چاندی قومی دولت کے اہم ٹھکانے ہیں اور بھرپور تجارت کے لیے ضروری ہیں۔ اس وقت سونا اور چاندی ملکوں کے درمیان تجارت کی کرنسی تھی۔ کوئی ملک اشیاء برآمد کرکے سونا چاندی کما سکتا ہے۔ اس کے برعکس دوسرے ممالک سے اشیاء درآمد کرنے کے نتیجے میں ان ممالک کو سونے اور چاندی کا اخراج ہوگا۔ تجارت کا بنیادی اصول یہ تھا کہ تجارتی سرپلس کو برقرار رکھنا

درآمد سے زیادہ برآمد کرنا ملک کے بہترین مفاد میں ہے۔ایسا کرنے سے ایک ملک سونااور چاندی جمع کرے گااوراس کے نتیجے میں اس کی قومی دولت و قاراور طاقت میں اضافہ ہوگا۔جیساکہ انگریز تاجر مصنف تھامس من نے 1630 میں اس کی وضاحت کی ہے۔

لہٰذااپنی دولت اور خزانے کو بڑھانے کا عام ذریعہ غیر ملکی تجارت ہے جس میں ہمیں ہر سال اجنبیوں کو اس سے زیادہ فروخت کرنے کے لیے اس اصول کی پابندی کرنی چاہیے جو ہم ان کی قیمت میں استعمال کرتے ہیں۔

اس عقیدے سے مطابقت رکھتے ہوئے تجارتی نظریے نے تجارت کے توازن میں سرپلس حاصل کرنے کے لیے حکومتی مداخلت کی وکالت کی۔تاجروں نے تجارت کے بڑے حجم میں کوئی خوبی نہیں دیکھی۔بلکہ انہوں نے برآمدات کو زیادہ سے زیادہ اور درآمدات کو کم سے کم کرنے کی پالیسیوں کی سفارش کی۔اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے درآمدات کو ٹیرف اور کوٹہ کے ذریعے محدود کر دیا گیا جبکہ برآمدات پر سبسڈی دی گئی۔

کلاسیکی ماہر معاشیات ڈیوڈ ہیوم نے 1752 میں تجارتی نظریے میں ایک موروثی تضاد کی نشاندہی کی۔ہیوم کے مطابق اگر انگلستان کے پاس فرانس کے ساتھ تجارتی سرپلس کا توازن ہوتا(اس نے درآمد سے زیادہ برآمد کیا)تواس کے نتیجے میں سونے کی آمد اور

چاندی گھریلو رقم کی فراہمی کو بڑھادے گی اور انگلینڈ میں افراط زر پیدا کرے گی۔فرانس میں تاہم سونے اور چاندی کے اخراج کا الٹا اثر پڑے گا۔فرانس کی رقم کی سپلائی سکڑ جائے گی اور اس کی قیمتیں گر جائیں گی۔فرانس اور انگلینڈ کے درمیان متعلقہ قیمتوں میں یہ تبدیلی فرانسیسیوں کو کم انگریزی اشیاء خریدنے کی ترغیب دے گی۔

(کیونکہ وہ زیادہ مہنگے ہوتے جارہے تھے)اور انگریز زیادہ فرانسیسی اشیاء خریدتے تھے(کیونکہ وہ سستے ہوتے جارہے تھے)۔اس کا نتیجہ انگریزی کے تجارتی توازن میں بگاڑ اور فرانس کے تجارتی توازن میں بہتری کی صورت میں نکلے گا جب تک کہ انگریزی سرپلس کا خاتمہ نہ ہو جائے۔لہٰذا ہیوم کے مطابق طویل مدت میں کوئی بھی ملک تجارت کے توازن پر زائد رقم برقرار نہیں رکھ سکتا اور سونا اور چاندی جمع نہیں کر سکتا جیساکہ تاجروں نے تصور کیا تھا۔

mercantilism کے ساتھ خامی یہ تھی کہ اس نے تجارت کو صفر رقم کے کھیل کے طور پر دیکھا۔(زیرو سم گیم وہ ہے جس میں ایک ملک کے فائدے کے نتیجے میں دوسرے ملک کو نقصان ہوتا ہے۔)یہ ایڈم اسمتھ اور ڈیوڈ ریکارڈو پر چھوڑ دیا گیا تھا کہ وہ اس نقطہ نظر کی کم اندیشی کو ظاہر کریں اور یہ ظاہر کریں کہ تجارت ایک مثبت رقم کا کھیل ہے یا ایسی صورتحال جس میں تمام ممالک کر سکتے ہیں۔

فائدہ بدقسمتی سے تجارتی نظریہ کسی بھی طرح سے مردہ نہیں ہے۔نوتاجروں نے سیاسی طاقت کو معاشی طاقت اور معاشی طاقت کو تجارتی اضافی توازن کے ساتھ مساوی قرار دیا ہے۔ناقدین کا کہنا ہے کہ بہت سی ممالک نے نوتجارتی حکمت عملی اپنائی ہے۔

جو بیک وقت برآمدات کو فروغ دینے اور درآمدات کو محدود کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔قومیں اور اس طرح تجارتی سرپلس اور زرمبادلہ کے ذخائر جمع کرتی ہیں۔

9.5 مطلق فائدہ کا نظریہ (Absolute Advantage Theory)

ایڈم سمتھ کی 1776 کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب "دی ویلتھ آف نیشنز" نے اس تصور کو مسائل کیا کہ تجارت ایک "زیرو سم گیم" ہے۔ سمتھ کے خیال میں قومیں مؤثر طریقے سے اشیاء پیدا کرنے کی صلاحیت میں مختلف ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر انگریز اپنے اعلیٰ مینوفیکچرنگ کے عمل کی وجہ سے دنیا کے سب سے زیادہ پیداواری ٹیکسٹائل مینوفیکچررز تھے۔ دوسری طرف فرانسیسیوں کے پاس سازگار موسمی حالات اچھی مٹی اور جمع علم کے امتزاج کی وجہ سے دنیا کی سب سے زیادہ پیداواری شراب کی صنعت تھی۔ دوسرے الفاظ میں انگلستان کو ٹیکسٹائل میں مطلق برتری حاصل تھی اور فرانس کو شراب میں مطلق برتری حاصل تھی۔ لہذا ایک ملک کو ایک مصنوعات کی پیداوار میں مکمل برتری حاصل ہو سکتی ہے جب وہ ایک ہی مصنوعات کی پیداوار میں دوسرے ملک سے زیادہ پیداواری ہو۔ سمتھ کے خیالات میں اس کا مطلب یہ تھا کہ انگلستان کو ٹیکسٹائل میں اور فرانس کو شراب میں مہارت حاصل کرنی چاہیے۔ انگلینڈ اپنے ٹیکسٹائل فرانس کو بیچ کر اور بدلے میں ان کی شراب خرید کر اپنی ضرورت کی تمام شراب تیار کر سکتا تھا۔ فرانس اپنی شراب انگلستان کو بیچ کر اور بدلے میں ان کا ٹیکسٹائل خرید کر اپنی ضرورت کے تمام ٹیکسٹائل تیار کر سکتا تھا۔

مطلق فائدہ کی تعریف:

مطلق فائدہ سے مراد ایسی صورت حال ہے جس میں کوئی ملک کسی دوسرے ملک کے مقابلے میں کم وسائل (جیسے محنت سرمایہ یا ٹیکنالوجی) کا استعمال کرتے ہوئے کوئی اچھا یا خدمت پیدا کر سکتا ہے۔ آسان الفاظ میں کسی ملک کو اچھی پیداوار میں مکمل فائدہ ہوتا ہے اگر وہ اسی مقدار میں وسائل کے ساتھ اس سے زیادہ اچھی پیداوار کر سکتا ہے یا کم وسائل کے ساتھ اتنی ہی اچھی پیداوار کر سکتا ہے۔

تخصص اور تجارت:

Absolute Advantage تھیوری کے مطابق ممالک کو اشیا اور خدمات کی پیداوار میں مہارت حاصل کرنی چاہیے جس میں انہیں مطلق فائدہ حاصل ہو۔ ان اشیا کی پیداوار پر توجہ دے کر وہ اپنی کارکردگی اور پیداوار کو زیادہ سے زیادہ کر سکتے ہیں۔ یہ تخصص ممالک کو دوسرے ممالک کی طرف سے تیار کردہ اشیا کے لیے سب سے زیادہ مؤثر طریقے سے پیدا کیے گئے اشیاء کی زائد تجارت کرنے کی اجازت دیتا ہے جہاں ان کا قطعی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

- باہمی فائدہ مند تبادلہ: بین الاقوامی تجارت کے ذریعے ممالک ان اشیا اور خدمات کا تبادلہ کر سکتے ہیں جن میں وہ مہارت رکھتے ہیں ان کے لیے جو وہ اتنی مؤثر طریقے سے پیدا نہیں کرتے ہیں۔ یہ تبادلہ باہمی طور پر فائدہ مند ہے کیونکہ اس سے ممالک کو کم مواقع کی قیمتوں پر اشیاء اور خدمات حاصل کرنے کی اجازت ملتی ہے اگر وہ مقامی طور پر ہر چیز کو پیدا کرنے والے ہوں۔ دوسرے لفظوں میں ممالک تجارت کے ذریعے وسیع اقسام کی اشیا اور خدمات تک رسائی حاصل کر کے اعلیٰ معیار زندگی سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔
- تجارت سے فائدہ: مطلق فائدہ کا نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ دونوں تجارتی شراکت دار تجارت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں چاہے ان میں سے کسی ایک کو تمام اشیاء تیار کرنے میں مطلق فائدہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ملک اس اشیاء کی پیداوار میں مہارت حاصل کر سکتا ہے جس میں اس کے پاس مواقع کی سب سے کم لاگت ہوتی ہے اور پھر دوسری اشیا کے لیے تجارت کر سکتا ہے۔ نتیجے کے طور پر دونوں ممالک

اس سے کہیں زیادہ اشیاء استعمال کر سکتے ہیں جو وہ اکیلے مقامی طور پر پیدا کر سکتے ہیں جس سے فلاح و بہبود اور معاشی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر فرض کریں کہ ملک A اپنے دستیاب وسائل سے 100 کاریں یا 200 کمپیوٹرز تیار کر سکتا ہے جبکہ ملک B 80 کاریں یا 160 کمپیوٹرز تیار کر سکتا ہے۔ اس منظر نامے میں کنٹری اے کو کار اور کمپیوٹر کی پیداوار دونوں میں ایک مکمل فائدہ ہے۔ تاہم اگر کنٹری A کاریں بنانے میں مہارت رکھتا ہے اور کنٹری B کمپیوٹر بنانے میں مہارت رکھتا ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ زائد کی تجارت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کنٹری اے اپنی کچھ اضافی کاروں کو ملک B سے کمپیوٹرز کے لیے تجارت کر سکتا ہے اور اس کے برعکس وسائل کی زیادہ موثر مختص کرنے اور مجموعی پیداوار میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

خلاصہ طور پر مطلق فائدہ کا نظریہ ممالک کے درمیان پیداوری میں فرق کی بنیاد پر مہارت اور تجارت کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اشیا اور خدمات کی پیداوار پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے جس میں انہیں مکمل فائدہ حاصل ہے ممالک بین الاقوامی تجارت کے ذریعے زیادہ کارکردگی حاصل کر سکتے ہیں پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں اور اعلیٰ معیار زندگی سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

9.6 تقابلی فائدہ کا نظریہ (Comparative Advantage)

تقابلی فائدہ کا نظریہ جو پہلی بار ڈیوڈ ریکارڈو نے 1817 میں وضع کیا تھا بین الاقوامی تجارت کا ایک بنیادی تصور ہے جو مطلق فائدہ کے نظریہ کے اصولوں پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ تجویز کرتا ہے کہ ممالک کو اشیا اور خدمات کی پیداوار میں مہارت حاصل کرنی چاہیے جس میں انہیں مطلق فائدہ کی بجائے تقابلی فائدہ حاصل ہو اور پھر باہمی فائدے کے حصول کے لیے دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت کریں۔

تقابلی فائدہ کی تعریف: تقابلی فائدہ سے مراد ایسی صورت حال ہے جس میں کوئی ملک کسی دوسرے ملک کے مقابلے میں کم موقع کی قیمت پر کوئی اچھی یا خدمت پیدا کر سکتا ہے۔ مطلق فائدہ کے برعکس جو کم وسائل کے ساتھ زیادہ مؤثر طریقے سے پیدا کرنے کی صلاحیت پر توجہ مرکوز کرتا ہے تقابلی فائدہ پیداوار کی نسبتہ کارکردگی کو مد نظر رکھتا ہے۔

- **موقع لاگت:** تقابلی فائدہ کو سمجھنے کے لیے موقع کی قیمت کا تصور مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ مواقع کی قیمت سے مراد اگلے بہترین متبادل کی قیمت ہے جسے انتخاب کرتے وقت چھوڑ دینا چاہیے۔ بین الاقوامی تجارت کے تناظر میں ممالک کو اشیا اور خدمات کی پیداوار میں مہارت حاصل کرنی چاہیے جہاں ان کی مواقع کی قیمت دوسرے ممالک کے مقابلے میں کم ہو۔
- **تخصص اور تجارت:** تقابلی فائدہ کے نظریہ کے مطابق ممالک کو ایسی اشیا اور خدمات کی پیداوار میں مہارت حاصل کرنی چاہیے جس میں ان کے پاس مواقع کی لاگت کم ہو خواہ وہ ان اشیا کی پیداوار میں قطعی فائدہ نہ بھی رکھتے ہوں۔ کم مواقع کی لاگت کے ساتھ اشیاء کی پیداوار میں مہارت حاصل کر کے ممالک اپنے وسائل کو زیادہ مؤثر طریقے سے مختص کر سکتے ہیں اور مجموعی پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

- باہمی فائدہ مند تبادلہ: بین الاقوامی تجارت کے ذریعے ممالک دوسرے ممالک کی طرف سے تیار کردہ اشیاء اور خدمات کا تبادلہ کر سکتے ہیں۔ تجارت ممالک کو کم مواقع کی قیمتوں پر اشیاء اور خدمات حاصل کرنے کی اجازت دیتی ہے اگر وہ مقامی طور پر ہر چیز پیدا کرنے والے ہوں۔ اس سے باہمی فائدے حاصل ہوتے ہیں کیونکہ ممالک کم مجموعی قیمت پر مختلف قسم کے اشیاء اور خدمات استعمال کر سکتے ہیں۔
- تجارت سے فائدہ: تقابلی فائدہ کا نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ دونوں تجارتی شراکت دار تجارت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں قطع نظر اس سے کہ کسی ایک ملک کو تمام اشیا میں مطلق فائدہ حاصل ہو۔ یہاں تک کہ اگر ایک ملک تمام اشیا کی پیداوار میں زیادہ کارآمد ہے تب بھی کم مواقع کی لاگت کے ساتھ اشیاء کی پیداوار میں مہارت حاصل کرنے اور زیادہ مواقع کی لاگت کے ساتھ اشیا کی تجارت سے فائدہ اٹھانا باقی ہے۔

مثال: مثال کے طور پر دو ممالک پر غور کریں ملک A اور ملک B۔ ملک A ایک گھنٹے میں 10 یونٹ گندم یا 5 یونٹ کپڑا پیدا کر سکتا ہے جبکہ ملک B یا تو 8 یونٹ گندم یا 4 یونٹ کپڑا پیدا کر سکتا ہے۔ ایک ہی وقت. اگرچہ ملک A کو گندم اور کپڑے کی پیداوار دونوں میں مکمل فائدہ حاصل ہے لیکن ملک B کے مقابلے اس کی گندم کی پیداوار میں مواقع کی لاگت کم ہے۔ لہذا تقابلی فائدہ کے نظریہ کے مطابق ملک A کو گندم پیدا کرنے میں مہارت حاصل کرنی چاہئے جبکہ ملک B کو کپڑا پیدا کرنے میں مہارت حاصل کرنی چاہئے۔ تجارت کے ذریعے وہ زائد اشیاء کا تبادلہ کر سکتے ہیں اور دونوں ممالک فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

خلاصہ طور پر تقابلی فائدہ کا نظریہ کم مواقع کی لاگت کے ساتھ اشیاء اور خدمات کی پیداوار میں مہارت حاصل کرنے اور باہمی فوائد حاصل کرنے کے لیے بین الاقوامی تجارت میں مشغول ہونے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اپنے تقابلی فوائد پر توجہ مرکوز کر کے ممالک معاشی کارکردگی کو بڑھا سکتے ہیں مجموعی پیداوار بڑھا سکتے ہیں اور تجارت کے ذریعے معیار زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

9.7 Heckscher-Ohlin Samuelson (Heckscher-Ohlin Model) ماڈل

Heckscher-Ohlin ماڈل جسے (Heckscher-Ohlin-Samuelson (HOS) ماڈل کے نام سے بھی جانا جاتا ہے بین الاقوامی تجارت کا ایک نظریہ ہے جسے 20 ویں صدی کے اوائل میں سویڈش ماہرین معاشیات ایلی ہیکسچر اور برٹل اوہلن نے تیار کیا تھا جس میں بعد میں پال سیموئیلسن کی طرف سے تعاون کیا گیا۔ یہ ماڈل ممالک کے درمیان تجارت کے نمونوں کی وضاحت کے لیے تقابلی فائدہ اور فیکٹر اینڈومنٹ کے تصورات پر استوار ہے۔

- فیکٹر اوقاف: Heckscher-Ohlin ماڈل اس مفروضے کے ساتھ شروع ہوتا ہے کہ ممالک کے پاس مختلف فیکٹر اینڈومنٹس ہیں یعنی ان کے پاس زمین محنت اور سرمایہ جیسے پیداواری عوامل کی مختلف مقداریں ہیں۔ پیداوار کے عوامل کو مختصر مدت میں ممالک کے درمیان غیر متحرک سمجھا جاتا ہے۔
- عنصر کی کثرت اور عنصر کی شدت: ماڈل پیداوار کے عوامل کی بنیاد پر اشیاء کی درجہ بندی کرتا ہے جو وہ بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ اشیا جن کے لیے کسی خاص عنصر کے زیادہ تناسب کی ضرورت ہوتی ہے (جیسے محنت کی ضرورت والی اشیا یا سرمایہ دار اشیاء) اسی کے مطابق

درجہ بندی کی جاتی ہیں۔ ممالک کو ان کے فیکٹر اینڈومنٹس کی بنیاد پر بھی درجہ بندی کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بہت زیادہ سرمایہ اور قلیل محنت والے ملک کو سرمایہ سے مالا مال تصور کیا جائے گا۔

- فیکٹر پرائس ایکولائزیشن: ہیکسچر-اوہلن ماڈل پیش گوئی کرتا ہے کہ تجارتی رکاوٹوں کی عدم موجودگی میں تجارت مختلف فیکٹر انڈوومنٹ والے ممالک کے درمیان فیکٹر قیمتوں (اجرت کرائے سرمائے پر منافع) کی مساوات کا باعث بنے گی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ تجارت ممالک کو ایسی اشیاء تیار کرنے میں مہارت حاصل کرنے کی اجازت دیتی ہے جو اپنے وافر عوامل کو شدت سے استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان عوامل کی مانگ میں اضافہ ہوتا ہے اور قیمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔
- فیکٹر پرائس ایکولائزیشن اور فیکٹر پروپوشنز کے نظریات: یہ تھیورمز ہیکسچر اوہلن ماڈل میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ فیکٹر پرائس ایکولائزیشن تھیوریم کہتا ہے کہ آزاد تجارت کے تحت پیداوار کے عوامل کی قیمتیں تمام ممالک میں برابر ہو جائیں گی۔ فیکٹر پروپرشن تھیوریم یہ بتاتا ہے کہ ممالک ایسی اشیاء برآمد کریں گے جو پیداوار کے اپنے وافر عوامل کو شدت سے استعمال کرتے ہیں اور ایسی اشیاء درآمد کریں گے جو اپنے قلیل عوامل کو شدت سے استعمال کرتے ہیں۔
- تجارتی پیٹرن کے لیے مضمرات: Heckscher-Ohlin ماڈل کے مطابق مختلف فیکٹر اینڈومینٹس والے ممالک کے درمیان تجارت کی خصوصیت ان اشیا کے تبادلے سے ہوگی جو ان کے رشتہ دار عنصر کی کثرت کو ظاہر کرتی ہے۔ مثال کے طور پر محنت کی کثرت والا ملک محنت سے بھرپور اشیاء برآمد کرنے اور سرمایہ دارانہ اشیاء درآمد کرنے کا رجحان رکھتا ہے جب کہ سرمایہ سے بھرپور ملک اس کے برعکس کرے گا۔
- تنقید اور توسیعات: جہاں Heckscher-Ohlin ماڈل بین الاقوامی تجارتی نمونوں کے بارے میں قیمتی بصیرت فراہم کرتا ہے اسے حقیقی دنیا کی پیچیدگیوں کو زیادہ آسان بنانے کے لیے تنقید کا سامنا کرنا پڑا ہے جیسے کہ ٹیکنالوجی پیمانے کی معیشتوں اور نقل و حمل کے اخراجات جیسے عوامل کو نظر انداز کرنا۔ ان میں سے کچھ حدود کو دور کرنے کے لیے ماڈل میں مختلف توسیعات کی تجویز دی گئی ہے بشمول انسانی سرمائے اور تکنیکی اختلافات جیسے عوامل کا تعارف۔

خلاصہ طور پر Heckscher-Ohlin ماڈل بین الاقوامی تجارت کو سمجھنے کے لیے ایک نظریاتی فریم ورک پیش کرتا ہے جس کی بنیاد ممالک کے درمیان فیکٹر اینڈومنٹس میں فرق ہے۔ یہ عنصر کی کثرت سے پیدا ہونے والے تقابلی فائدہ کے کردار پر روشنی ڈالتا ہے اور تجارت کے ایسے نمونوں کی پیش گوئی کرتا ہے جو ممالک کے رشتہ دار عنصر کے تناسب سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

9.8 پروڈکٹ لائف سائیکل کا نظریہ (Product Life Cycle)

پروڈکٹ لائف سائیکل تھیوری ایک معاشی نظریہ ہے جسے ریمنڈ ورنن نے بین الاقوامی تجارت کے مشاہدہ شدہ پیٹرن کی وضاحت کرنے میں Heckscher–Ohlin ماڈل کی ناکامی کے جواب میں تیار کیا تھا۔ نظریہ یہ بتاتا ہے کہ کسی پروڈکٹ کے لائف سائیکل کے شروع میں اس پروڈکٹ سے وابستہ تمام پرزے اور محنت اس علاقے سے آتی ہے جہاں سے اس کی ایجاد ہوئی تھی۔ مصنوعات کو عالمی منڈیوں

میں اپنانے اور استعمال کرنے کے بعد پیداوار بتدریج اپنے اصل مقام سے دور ہو جاتی ہے۔ کچھ حالات میں پروڈکٹ ایک ایسی شے بن جاتی ہے جسے اس کے ایجاد کے اصل ملک سے درآمد کیا جاتا ہے۔ اس کی عام طور پر استعمال ہونے والی مثال امریکہ کے حوالے سے پرسنل کمپیوٹر کی ایجاد ترقی اور پیداوار ہے۔

اس ماڈل کا اطلاق مزدوری کی بچت اور سرمایہ استعمال کرنے والی مصنوعات پر ہوتا ہے جو (کم از کم پہلے) زیادہ آمدنی والے گروہوں کو پورا کرتے ہیں۔

نئی مصنوعات کے مرحلے میں مصنوعات کو امریکہ میں تیار اور استعمال کیا جاتا ہے؛ برآمدی تجارت نہیں ہوتی۔ پروڈکٹ کی پختگی کے مرحلے میں بڑے پیمانے پر پیداوار کی تکنیک تیار کی جاتی ہے اور غیر ملکی مانگ (ترقی یافتہ ممالک میں) پھیلتی ہے۔ امریکہ اب مصنوعات کو دوسرے ترقی یافتہ ممالک کو برآمد کرتا ہے۔ معیاری مصنوعات کے مرحلے میں پیداوار ترقی پذیر ممالک میں منتقل ہوتی ہے جو پھر مصنوعات کو ترقی یافتہ ممالک کو برآمد کرتی ہے۔

ماڈل متحرک تقابلی فائدہ کو ظاہر کرتا ہے۔ جس ملک کو مصنوعات کی پیداوار میں تقابلی فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ اختراعی (ترقی یافتہ) ملک سے ترقی پذیر ممالک میں بدل جاتا ہے۔ یہ ماڈل 1960 میں تیار کیا گیا تھا اور اسے امریکہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک نے بڑے پیمانے پر قبول کیا تھا۔

9.9 عالمی اسٹریٹجک دشمنی کا نظریہ (Global strategic rivalry theory)

پال کرگمین اور کیلون لنکاسٹر اس نظریہ کے بانی تھے۔ یہ نظریہ 1980 کی دہائی کے آس پاس سامنے آیا۔ نظریہ نے بڑی حد تک ملٹی نیشنل کمپنیوں اور ان کی حکمت عملیوں اور ان کی صنعت میں دیگر اسی طرح کی عالمی فرموں کے مقابلے میں تقابلی فائدہ حاصل کرنے کی کوششوں پر توجہ مرکوز کی۔ یہ نظریہ اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ فرموں کو عالمی مقابلے کا سامنا کرنا پڑے گا اور اپنی برتری ثابت کریں گے۔ انہیں یقیناً ایک دوسرے پر مسابقتی برتری حاصل کرنی چاہیے۔ وہ طریقے جن کے ذریعے فرموں کو مسابقتی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اس مخصوص صنعت کے لیے داخلے کی راہ میں رکاوٹوں کے طور پر قرار دیا گیا۔ یہ رکاوٹیں بنیادی طور پر وہ رکاوٹیں ہیں جن کا سامنا ایک فرم کو مارکیٹ میں داخل ہونے پر عالمی سطح پر کرنا پڑے گا۔ کمپنیاں اور فرمیں جن رکاوٹوں کو بہتر بنانے کی کوشش کر سکتی ہیں وہ ہیں:

- بنیادی طور پر تحقیق اور ترقی
- دانشورانہ املاک کے حقوق کی ملکیت
- پیمانے کی معیشت
- منفرد کاروباری عمل یا طریقے
- صنعت میں وسیع تجربہ اور
- وسائل کا کنٹرول یا خام مال تک سازگار رسائی۔

9.10 پورٹر کا قومی مسابقتی فائدہ کا نظریہ(Porter's national competitive advantage theory)

یہ نظریہ 1990 کی دہائی میں سامنے آیا جس کا مقصد قومی مسابقتی فائدہ کے تصور کی وضاحت کرنا تھا۔ نظریہ تجویز کرتا ہے کہ کسی ملک کی مسابقت کا انحصار صنعت کی جدت اور اپ گریڈ کے ساتھ آنے کی صلاحیت اور صلاحیت پر ہوتا ہے۔ اس نظریہ نے بعض ممالک کی دوسروں کے مقابلے میں ضرورت سے زیادہ مسابقت کی وجہ کو سمجھانے کی کوشش کی۔ اس نظریہ میں تجویز کردہ اہم عامل مقامی مارکیٹ کے وسائل اور صلاحیتیں مقامی مارکیٹ کی طلب کے حالات مقامی سپلائرز اور تکمیلی صنعتیں اور مقامی فرم کی خصوصیات تھیں۔ تھیوری نے صنعت کے مسابقتی فائدہ کی تشکیل میں حکومت کے اہم کردار کا بھی ذکر کیا۔

9.11 کلیدی الفاظ (Keywords)

- ترقی: پیشرفت سے مراد آگے بڑھنے یا آگے بڑھنے کے عمل یا عمل سے مراد ہے اکثر ایک ترتیب وار ترقی یا ارتقاء کا مطلب ہوتا ہے۔
- ملٹی نیشنل کمپنی: ملٹی نیشنل ایک ایسی ہستی یا تنظیم کو ظاہر کرتی ہے جو عام طور پر مختلف جغرافیائی خطوں میں پھیلی کاروباری سرگرمیوں کے ساتھ متعدد ممالک میں کام کرتی ہے۔
- اسٹریٹجک: اسٹریٹجک کا تعلق ان اعمال فیصلوں یا منصوبوں سے ہے جو کسی خاص سیاق وسباق یا ماحول میں مخصوص طویل مدتی مقاصد یا اہداف کو حاصل کرنے کے لیے احتیاط سے ڈیزائن یا ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔
- فیصلہ سازی: فیصلہ سازی سے مراد مختلف متبادلات میں سے کسی عمل یا انتخاب کا انتخاب کرنے کا علمی عمل ہے جس میں اکثر متعلقہ عوامل کا جائزہ تجزیہ اور غور شامل ہوتا ہے۔

9.12 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

خالی جگہوں کو پُر کریں(Fill in the Blanks)

1۔ ________ کی 1776 کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب "دی ویلتھ آف نیشنز" ہے۔

2۔ پورٹر کا قومی مسابقتی فائدہ کا نظریہ _______ کی دہائی میں سامنے آیا جس کا مقصد قومی مسابقتی فائدہ کے تصور کی وضاحت کرنا تھا۔

3۔ پروڈکٹ لائف سائیکل تھیوری ایک معاشی نظریہ ہے جسے _______ نے بین الاقوامی تجارت کے مشاہدہ شدہ پیٹرن کی وضاحت کرنے میں Heckscher–Ohlin ماڈل کی ناکامی کے جواب میں تیار کیا تھا۔

4۔ ________ کو سمجھنے کے لیے موقع کی قیمت کا تصور مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

5۔ ________ اس بات پر زور دیتا ہے کہ دونوں تجارتی شراکت دار تجارت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

جوابات

1۔ایڈم سمتھ 2۔1990 3۔ریمنڈ ورنن 4۔تقابلی فائدہ 5۔ مطلق فائدہ کا نظریہ

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ بین الاقوامی کاروباری نظریات کی اہمیت 1 پیش کیجے

2۔ مطلق فائدہ کا نظریہ قلمبند کیجے

3۔ پورٹر کا قومی مسابقتی فائدہ کا نظریہ تحریر کیجے

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ پروڈکٹ لائف سائیکل کا نظریہ تفصیل سے لکھیں۔

2۔ تقابلی فائدہ کا نظریہ تحریر کیجے

3۔ مرکنٹائلزم کے نظریات تفصیل قلمبند کیجے

اکائی 10۔ ٹیرف اقدامات

(Tariff Measures)

اکائی کے اجزاء		Structure
10.0	تمہید	Introduction
10.1	مقاصد	Objectives
10.2	ٹیرف کے معنی ومفہوم	Meaning & Definition of Tariff
10.3	ٹیرف کی اہمیت	Importance of Tariff
10.4	ٹیرف کی قسم	Types of Tariff
10.5	ٹیرف کے مقاصد	Objectives of Tariff
10.6	ہندوستانی نقطہ نظر سے تجارت پر محصولات کا اثر	Impact of Tariff on Trade from Indian Perspective
10.7	ٹیرف کے لیے اصلاحی اقدامات	Remedial Measure for Tariff
10.8	کلیدی الفاظ	Keywords
10.9	نمونہ امتحانی سوالات	Model Exam Questions

10.0 تمہید (Introduction)

ایک عالمی منڈی کا تصور کریں جو اشیاء، خدمات اور ممالک کے درمیان متحرک سرمایہ کاری سے بھرا ہوا ہے، ہر ایک تعامل اس کی سمت کو تشکیل دینے والے نادیدہ عوامل کے زیر انتظام ہے۔ یہ رہنما قوت، جسے تجارتی پالیسی کے نام سے جانا جاتا ہے، مخصوص معاشی، سیاسی اور سماجی مقاصد کے حصول کے لیے متنوع آلات، تجارتی پالیسی کے فیصلوں کا استعمال کرتی ہے۔ بین الاقوامی تجارت کی اس متحرک اور اکثر پیچیدہ دنیا میں، ان آلات کی مکمل تفہیم بہت ضروری ہے۔

یہ یونٹ تجارت پر اثر انداز ہونے کے لیے حکومتوں کی جانب سے استعمال کیے جانے والے مختلف ٹولز کا تعارف شروع کرتا ہے۔ ہم تجارتی پالیسی، اس کے جوہر، اور اس کے وسیع مقاصد کی واضح تصویر کی وضاحت کرتے ہوئے شروع کرتے ہیں۔ پھر، ہم متنوع عناصر کا جائزہ لیتے ہیں، آلات کو دو الگ الگ گروہوں میں درجہ بندی کرتے ہیں جیسے: تحفظ پسند اور لبرلائزیشن۔ حفاظتی آلات ڈھال کے طور پر کام کرتے

ہیں، ٹیرف اور درآمدی کوٹے جیسے اقدامات کے ذریعے ملکی صنعتوں کو غیر ملکی مسابقت سے بچاتے ہیں۔ ہم ان ٹولز کی پیچیدگیوں سے پردہ اٹھائیں گے، ملازمتوں کو بچانے کے ان کے ممکنہ فوائد اور صارفین کی قیمتوں میں اضافے کی خرابیوں کا جائزہ لیں گے۔ اس کے برعکس، لبرلائزیشن کے آلات کا مقصد ان رکاوٹوں کو ختم کرنا، آزادانہ تجارت اور معاشی انضمام کو فروغ دینا ہے۔ ہم آزاد تجارتی معاہدوں کا تجزیہ کریں گے جو محصولات کو ختم کرتے ہیں، تجارتی سہولت کاری کے اقدامات کے ساتھ جو سرحدی طریقہ کار کو ہموار کرتے ہیں۔ لیکن بحث یہیں ختم نہیں ہوتی۔ ہم ان وسیع زمروں سے آگے بڑھیں گے، خصوصی آلات جیسے اینٹی ڈمپنگ اقدامات اور برآمدی کنٹرولز کی جانچ کریں گے، ہر ایک الگ الگ مضمرات کے ساتھ منفرد مقاصد کی تکمیل کرے گا۔

ان آلات کو سمجھنا محض علم سے بہت آگے ہے۔ یہ آپ کو کسی ملک کی تجارتی پالیسیوں کے پیچھے محرکات کوڈی کوڈ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ یہ آپ کے کاروبار پر ان پالیسیوں کے اثرات کا اندازہ لگانے میں ہماری مدد کرتا ہے اور باخبر فیصلہ سازی کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ یہ ہمیں بین الاقوامی تجارت اور اس کے وسیع تر سماجی مضمرات کے بارے میں باخبر گفتگو میں شامل کرتا ہے۔ یہ ہمیں بین الاقوامی تجارت کی پیچیدہ دنیا کو زیادہ اعتماد اور سمجھ بوجھ کے ساتھ نیویگیٹ کرنے میں مدد کرتا ہے۔

یہ یونٹ تجارتی پالیسی کے آلات کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کے لیے آپ کی کلید کا کام کرتا ہے۔ جیسے جیسے ہم گہرائی میں جائیں گے، ہم ان کے استعمال کے معاشی، سیاسی، اور سماجی نتائج کا جائزہ لیں گے، جاری مباحثوں کا تجزیہ کریں گے، اور بین الاقوامی تجارت کے ہمیشہ سے ابھرتے ہوئے منظر نامے کے اندر ان کے متحرک تعامل کا مشاہدہ کریں گے۔

10.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- تجارتی پالیسی کے آلات جو حکومتیں تجارتی مداخلت کے لیے استعمال کرتی ہیں۔
- ٹیرف رکاوٹوں کا تصور۔
- تجارت میں انتظامی رکاوٹیں
- عالمی تجارت میں سبسڈی کا کردار
- ڈمپنگ اور اینٹی ڈمپنگ پالیسیاں۔

10.2 ٹیرف کے معنی و مفہوم (Meaning & Definition of Tariff)

ٹیرف، ایک ٹیکس ہے جو درآمدی اشیاء پر لگایا جاتا ہے۔ حکومتیں ان ٹیکسوں کو بین الاقوامی تجارت میں مختلف عوامل پر اثر انداز ہونے کے لیے لاگو کرتی ہیں، جو انہیں طاقتور اور پیچیدہ آلہ بناتی ہیں۔

آسان الفاظ میں ٹیرف ایک مالی رکاوٹ ہے جو درآمدی اشیاء پر عائد ہوتی ہے، جس سے ان کی مجموعی لاگت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ غیر ملکی مصنوعات کو مقامی طور پر تیار کردہ متبادل کے مقابلے میں کم مسابقتی بناتا ہے، ممکنہ طور پر صارفین کے انتخاب کو متاثر کرتا ہے اور گھریلو پیداوار کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

Paul Krugman and Maurice Obstfeld:

"Tariffs are taxes levied on imported goods. They increase the domestic price of the imported good, thereby making it less competitive in the domestic market compared to the domestically produced good."

Douglas Irwin:

"Tariffs are like a two-edged sword. While they provide protection to domestic industries from foreign competition, they also raise the cost of production for domestic industries by making imported inputs more expensive."

ٹیرف کی تاریخ کا پتہ صدیوں پہلے لگایا جا سکتا ہے جب قومیں تاریخی طور پر گھریلو صنعتوں کے تحفظ اور قومی محصولات کو تقویت دینے کے لیے ان کا استعمال کرتی تھیں۔ مثال کے طور پر، 19ویں صدی کے دوران، ریاستہائے متحدہ نے اپنی ابھرتی ہوئی صنعتوں کو غیر ملکی مسابقت سے بچانے اور معاشی خود کفالت کو فروغ دینے کے لیے حفاظتی محصولات، جیسے کہ 1816 کا ٹیرف نافذ کیا۔

ٹیرف بیریئر ملکی اشیا کے مقابلے درآمدی اشیاء کی قیمت میں اضافہ کرتا ہے جس کی وجہ سے درآمدی اشیاء مہنگا ہو جاتا ہے جس سے ملکی اشیاء کو غیر ملکی اشیاء پر نسبتاً فائدہ ہوتا ہے۔ اس طرح، وہ درآمدات کو کم کرنے میں ملکی حکومت کی مدد کرتے ہیں۔ ہندوستان کے معاملے میں، ریفائنڈ تیل کی سستی درآمدات نے گھریلو خوردنی تیل پیدا کرنے والی صنعت کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس شعبے کی صلاحیت کا استعمال 30-40 فیصد تک گر گیا ہے۔ گھریلو فرموں کے تحفظ کے لیے، ہندوستانی حکومت گھریلو پروسیسنگ انڈسٹری اور کسانوں کے تحفظ کے لیے ریفائنڈ خوردنی تیل پر 10 فیصد کی درآمدی ڈیوٹی عائد کرتی ہے۔

10.3 ٹیرف کی اہمیت (Importance of Tariff)

ٹیرف کی اہمیت بین الاقوامی تجارت کے مختلف معاشی، سیاسی، سماجی اور ماحولیاتی پہلوؤں پر اثر انداز ہونے کی ان کی صلاحیت میں مضمر ہے۔ اگرچہ وہ گھریلو صنعتوں کی حفاظت اور آمدنی پیدا کرنے جیسے ممکنہ فوائد پیش کرتے ہیں، لیکن صارفین کے اخراجات، تجارتی تعلقات اور عالمی معاشی استحکام پر ان کے اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ٹیرف کی اہم اہمیت کو سمجھنے کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرز اور ان

کے اطلاق کے ممکنہ اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک متوازن نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ ٹیرف کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے چند نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ معاشی تحفظ پسندی(Economic Protectionism): ملکی صنعتوں کو غیر ملکی مسابقت سے بچانے کے لیے حکومتوں کے لیے ٹیرف ایک اہم ذریعہ ہیں۔ ٹیرف لگا کر، ممالک اپنے پروڈیوسر کو کم قیمت کی درآمدات کے ممکنہ منفی اثرات سے بچانا چاہتے ہیں۔

مثال: 2018 میں سٹیل اور ایلومینیم پر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے محصولات کا نفاذ اس کی گھریلو دھات کی صنعت کے تحفظ کے لیے ایک اقدام کے طور پر تیار کیا گیا تھا۔

2۔ ریونیو جنریشن(Revenue Generation): ٹیرف حکومت کی آمدنی کا ذریعہ بنتے ہیں، خاص طور پر ترقی پذیر معیشتوں میں۔ درآمدات پر ٹیکس لگا کر، حکومتیں عوامی اخراجات، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، اور دیگر قومی ترجیحات کے لیے فنڈز پیدا کر سکتی ہیں۔

مثال: بہت سے افریقی ممالک محصولات پر انحصار کرتے ہیں جو کہ آمدنی کے ایک اہم ذریعہ کے طور پر عوامی خدمات اور معاشی ترقی کے لیے مالی اعانت فراہم کرتے ہیں۔

3۔ تجارتی توازن اور خسارے کو کم کرنا(Trade Balancing and Reducing Deficits): تجارتی عدم توازن کو دور کرنے کے لیے ٹیرف کو حکمت عملی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ درآمدات کو مزید مہنگا بنا کر، ممالک تجارتی خسارے کو کم کرنے اور مقامی طور پر تیار کردہ اشیا کی گھریلو استعمال کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں۔

مثال: امریکہ-چین تجارتی تناؤ، جس کا نشان ٹِٹ-فور-ٹاٹ ٹیرف کے ذریعے لگایا گیا ہے، جزوی طور پر دونوں ممالک کے درمیان تجارتی عدم توازن کو دور کرنے کے مقصد سے چلایا گیا تھا۔

4۔ اسٹریٹجک انڈسٹری سپورٹ(Strategic Industry Support): حکومتیں قومی سلامتی، تکنیکی ترقی، یا معاشی ترقی کے لیے حکمت عملی کے لحاظ سے اہم سمجھی جانے والی صنعتوں کی مدد کے لیے محصولات کا استعمال کرتی ہیں۔ یہ تحفظ پسندانہ نقطہ نظر اہم شعبوں کی لچک کو یقینی بناتا ہے۔

مثال: جاپان نے تاریخی طور پر اپنی آٹو موٹیو انڈسٹری کے تحفظ کے لیے ٹیرف کا استعمال کیا ہے، جو اس شعبے کی ترقی اور عالمی مسابقت میں مدد کرتا ہے۔

5۔ غیر منصفانہ تجارتی طریقوں کو حل کرنا(Addressing Unfair Trade Practices): ٹیرف غیر منصفانہ تجارتی طریقوں کا جواب ہو سکتا ہے، جیسے ڈمپنگ (منصفانہ مارکیٹ ویلیو سے کم اشیاء فروخت کرنا)۔ اینٹی ڈمپنگ ٹیرف لگا کر، ممالک اپنی گھریلو صنعتوں کے مقابلے کو برابر کرنا چاہتے ہیں۔

مثال: یورپی یونین کی طرف سے چینی سٹیل کی برآمدات پر اینٹی ڈمپنگ ٹیرف کے نفاذ کا مقصد قیمتوں کے مبینہ غیر منصفانہ طریقوں کا مقابلہ کرنا ہے۔

6۔ مذاکرات اور سفارت کاری (Negotiation and Diplomacy): ٹیرف سفارتی اوزار بن جاتے ہیں، جو مذاکرات میں استعمال ہوتے ہیں اور تجارتی شراکت داروں پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ ٹیرف کا خطرہ یا مسلط کرنا تجارتی مذاکرات میں سودے بازی کا باعث بن سکتا ہے۔

مثال: US-EU تجارتی تناؤ میں مختلف مصنوعات پر محصولات کی دھمکیاں شامل تھیں، جو سفارتی چالوں میں ٹیرف کے استعمال کو واضح کرتی ہیں۔

7۔ عالمی سپلائی چین کا اثر (Global Supply Chain Impact): ٹیرف عالمی سپلائی چینز میں خلل ڈال سکتے ہیں، ان کاروباروں کو متاثر کر سکتے ہیں جو درآمدی آدانوں پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ اثر پوری صنعتوں میں گونجتا ہے، پیداواری لاگت اور کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔

مثال: امریکہ اور چین کے تجارتی تنازعے کی وجہ سے عالمی سپلائی چین میں رکاوٹیں پیدا ہوئیں، خاص طور پر ٹیکنالوجی اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں۔

8۔ صارفین اور مارکیٹ کا اثر (Consumer and Market Impact): درآمدی اشیا کی قیمتوں میں اضافے سے ٹیرف کا براہ راست اثر صارفین پر پڑتا ہے۔ وہ مارکیٹ کی حرکیات کو بھی متاثر کرتے ہیں، صارفین کے انتخاب اور صنعت کی مسابقت کو متاثر کرتے ہیں۔

مثال: کنزیومر الیکٹرانکس پر ٹیرف میں اضافہ اسمارٹ فونز اور لیپ ٹاپ جیسی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔

9۔ WTO کے ضوابط اور تعمیل (WTO Regulations and Compliance): ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کے ضوابط کی پابندی ٹیرف پالیسیاں بنانے میں ممالک کی رہنمائی کرتی ہے۔ رکنیت کے لیے مخصوص اصولوں کے ساتھ وابستگی کی ضرورت ہوتی ہے، جو ٹیرف کے ڈیزائن اور نفاذ کو متاثر کرتی ہے۔

مثال: محصولات پر WTO تنازعات، جیسے کہ US اور EU شامل ہیں، بین الاقوامی تجارتی قوانین کی تعمیل کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

10۔ ترقی پذیر معاشی حکمت عملی (Evolving Economic Strategies): جیسے جیسے معاشی حکمت عملی تیار ہوتی ہے، ٹیرف بدلتے ہوئے عالمی حالات کے مطابق ڈھالنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ آزاد تجارت، تحفظ پسندی، اور بین الاقوامی معاشی منظر نامے میں اس کی پوزیشن پر ملک کے موقف کی عکاسی کرتے ہیں۔

مثال: برطانیہ کی بریکسٹ کے بعد کی تجارتی پالیسی میں عالمی معاشی مشغولیت کے اپنے وژن کے مطابق ٹیرف ڈھانچے کا دوبارہ جائزہ لینا شامل ہے۔

بین الاقوامی تجارتی پالیسیوں کی تشکیل میں محصولات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ان کثیر جہتی مقاصد اور عالمی سطح پر معاشی، سفارتی اور تزویراتی جہتوں پر ان کے اثرات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

10.4 ٹیرف کی قسم (Types of Tariff)

1۔ Ad Valorem ٹیرف(Ad Valorem Tariff): Ad Valorem Tariff کا شمار درآمد شدہ اشیاء کی قیمت کے فیصد کے طور پر کیا جاتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ٹیرف کی رقم پروڈکٹ کی تشخیص شدہ قیمت کی بنیاد پر مختلف ہوتی ہے۔

مثال: فرض کریں کہ ہندوستان الیکٹرانک گیجٹس کی درآمد پر 15 فیصد Ad Valorem Tariff لگاتا ہے۔اگر 800 روپے کا اسمارٹ فون درآمد کیا جاتا ہے تو اس کا ٹیرف 120 روپے (800 روپے کا 15 فیصد) ہوگا۔

2۔ مخصوص ٹیرف (Specific Tariff): مخصوص ٹیرف میں درآمد شدہ اشیاء کے فی یونٹ ایک مقررہ چارج شامل ہوتا ہے، چاہے ان کی قیمت کچھ بھی ہو۔ ٹیرف کی رقم ایک مخصوص مقدار کے لیے پہلے سے متعین ہوتی ہے۔

مثال: تصور کریں کہ ہندوستان درآمد شدہ اسٹیل پر 500 روپے فی ٹن کا مخصوص ٹیرف لگاتا ہے۔اسٹیل کی مارکیٹ ویلیو سے قطع نظر، درآمد شدہ ہر ٹن کے لیے ٹیرف 500 روپے ہوگا۔

3۔ ریونیو ٹیرف (Revenue Tariff): محصولات کے نرخ بنیادی طور پر حکومت کے لیے آمدنی پیدا کرنے کے لیے لگائے جاتے ہیں۔گھریلو صنعتوں کے تحفظ کے لیے کسی خاص ارادے کے بغیر ان کا اطلاق اشیاء کی ایک وسیع رینج پر کیا جاتا ہے۔

مثال: ہندوستان آمدنی پیدا کرنے کے لیے مختلف لگژری اشیا، جیسے اعلیٰ درجے کے الیکٹرانکس یا ڈیزائنر لباس پر محصولات کے محصولات کا اطلاق کر سکتا ہے۔

4۔ حفاظتی ٹیرف (Protective Tariff): حفاظتی محصولات کا مقصد مقامی صنعتوں کو غیر ملکی مسابقت سے بچانا ہے تاکہ درآمد شدہ اشیاء کو مقامی طور پر تیار کردہ اشیاء سے زیادہ مہنگا بنایا جائے۔

مثال: اگر ہندوستان اپنی ٹیکسٹائل انڈسٹری کی حفاظت کرنا چاہتا ہے، تو وہ درآمد شدہ ٹیکسٹائل پر حفاظتی محصولات لگا سکتا ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ مقامی طور پر تیار کردہ ٹیکسٹائل مسابقتی رہیں۔

5۔ ممنوعہ ٹیرف (Prohibitive Tariff): ممنوعہ ٹیرف غیر معمولی طور پر اعلیٰ سطحوں پر مقرر کیے گئے ہیں جن کی حوصلہ شکنی یا کچھ اشیاء کی درآمد کو مکمل طور پر روکنا ہے۔

مثال: بھارت ان کی درآمد کی حوصلہ شکنی کے لیے مخصوص ماحولیاتی خطرات یا صحت عامہ کے لیے نقصان دہ سمجھے جانے والے اشیا پر ممنوعہ ٹیرف لگا سکتا ہے۔

6۔ مخصوص ایکسائز ڈیوٹی (Specific Excise Duties): مخصوص ایکسائز ڈیوٹی مخصوص ٹیرف کی طرح ہیں لیکن اکثر اشیاء کی مخصوص قسموں پر لاگو ہوتے ہیں، جیسے الکحل، تمباکو، یا ایندھن۔

مثال: ہندوستان درآمد شدہ الکوحل والے مشروبات کے ہر لیٹر پر ایک مخصوص ایکسائز ڈیوٹی عائد کر سکتا ہے، جس سے حکومت کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور کھپت کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔

7۔ کمپاؤنڈ ٹیرف(Compound Tariff): کمپاؤنڈ ٹیرفAd Valorem Tariffاور مخصوص ٹیرف دونوں کے عناصر کو یکجا کرتے ہیں، جس میں ایک مقررہ جزواور درآمد شدہ اشیاء کی قیمت کا فیصد شامل ہوتا ہے۔

مثال: فرض کریں کہ ہندوستان درآمد شدہ آٹوموبائل پر ایک کمپاؤنڈ ٹیرف لگاتا ہے، جس میں ایک مقررہ رقم اور گاڑی کی قیمت کا فیصد شامل ہوتا ہے۔

8۔ کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹیز(Countervieling Duties)(CVD): غیر ملکی حکومتوں کی طرف سے ان کی ملکی صنعتوں کو فراہم کی جانے والی سبسڈی کے اثرات کا مقابلہ کرنے کے لیے کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹی عائد کی جاتی ہے۔

مثال: اگر ہندوستان یہ مانتا ہے کہ کوئی غیر ملکی حکومت اس کی اسٹیل کی صنعت کو سبسڈی دے رہی ہے، تو وہ اس سبسڈی والے اسٹیل کی درآمد پر کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹی عائد کر سکتی ہے تاکہ ملکی پروڈیوسروں کے لیے مسابقت کو برابر کیا جا سکے۔

9۔ اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹیز(Anti-Dumping Duties): اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی اس وقت لگائی جاتی ہے جب کوئی غیر ملکی فرم درآمد کنندہ ملک میں اس کی منصفانہ مارکیٹ ویلیو سے کم قیمت پر اشیاء فروخت کرتی ہے، جس سے ملکی صنعتوں کو نقصان ہوتا ہے۔

مثال: اگر بھارت کو شک ہے کہ درآمد شدہ ٹیکسٹائل غیر منصفانہ طور پر کم قیمتوں پر فروخت ہو رہے ہیں، تو وہ اپنی گھریلو ٹیکسٹائل صنعت کو نقصان سے بچانے کے لیے ان ٹیکسٹائل کی درآمدات پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی لگا سکتا ہے۔

ان ٹیرف کی اقسام اور ان کے اطلاق کو ہندوستانی تناظر میں سمجھنا اس بات کی بصیرت فراہم کرتا ہے کہ بین الاقوامی تجارت میں مختلف معاشی اور اسٹریٹیجک مقاصد کے لیے ٹیرف کو کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ٹیرف گھریلو حکومت کے لیے خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے معاملے میں محصولات بڑھانے میں مدد کرتے ہیں۔ وہ ملکی پروڈیوسروں کو غیر ملکی مسابقت سے بچاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ملک میں آنے والی درآمدات کی مقدار کو محدود کر کے غیر ملکی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کرتا ہے۔ فرض کریں کہ مقامی مارکیٹ میں چینی کی قیمت 60 روپے فی کلو گرام ہے جبکہ درآمدی چینی کی قیمت 50 روپے فی کلو گرام ہے۔ درآمدی ٹیرف کی عدم موجودگی میں درآمدی چینی سستی ہوگی۔ صارفین درآمدی چینی خریدنے کی طرف زیادہ مائل ہوں گے۔ اب فرض کریں کہ ملکی حکومت 20 روپے فی کلو گرام درآمدی ٹیرف لگاتی ہے، درآمدی چینی مہنگی ہو جائے گی جس کے نتیجے میں ملکی چینی کی مانگ بڑھ جائے گی۔

10.5 ٹیرف کے مقاصد(Objectives of Tariff)

محصولات، درآمد شدہ اشیاء پر لگائے جانے والے ٹیکس، مختلف مقاصد کو پورا کرتے ہیں، جن میں سے کچھ کا مقصد مخصوص صنعتوں کو فروغ دینا یا محصول پیدا کرنا ہے۔ حکومتیں اس طاقتور تجارتی ٹول کو کیوں استعمال کرتی ہیں اس کی مکمل تصویر کو سمجھنے کے لیے ان متنوع محرکات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

تحفظ پسند مقاصد(Protectionist Objectives):

1۔ نوزائیدہ صنعتوں کی حفاظت(Protecting Infant Industries): نئی قائم شدہ صنعتوں میں اکثر پیمانے کی معیشت کی کمی ہوتی ہے اور وہ قائم شدہ غیر ملکی فرموں سے مقابلہ کرنے کے لیے جدوجہد کر سکتی ہیں۔ ٹیرف اس ابتدائی مرحلے کے دوران ان کی حفاظت کر سکتے ہیں، جس سے وہ اپنی کاروباری سرگرمیاں بڑھا سکتے ہیں اور زیادہ مسابقتی بن سکتے ہیں۔

2۔ ملازمتوں کا تحفظ(Preserving the Jobs): مزدوری کی کم لاگت کی وجہ سے شدید غیر ملکی مسابقت کا سامنا کرنے والی صنعتوں کو ملازمتوں میں کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ٹیرف ملکی مصنوعات کو زیادہ پرکشش بنا سکتے ہیں، ممکنہ طور پر موجودہ ملازمتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

3۔ قومی سلامتی کو فروغ دینا(Promoting the National Security): ملکی پیداواری صلاحیت کو یقینی بنانے اور اہم شعبوں کے لیے غیر ملکی درآمدات پر انحصار کم کرنے کے لیے حکومتیں اسٹریٹجک اشیا جیسے سٹیل یا سیمی کنڈکٹرز پر محصولات عائد کر سکتی ہیں۔

معاشی مقاصد(Economic Objectives)

1۔ آمدنی پیدا کرنا(Generating Revenue): محصولات حکومتوں کے لیے آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہو سکتے ہیں، خاص طور پر جب بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والے درآمدی اشیاء پر لاگو کیا جاتا ہے۔ اس آمدنی کو عوامی خدمات، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، یا دیگر حکومتی اقدامات کو فنڈ دینے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

2۔ تجارتی عدم توازن کو درست کرنا(Correcting Trade Imbalances): تجارتی خسارہ اس وقت ہوتا ہے جب کوئی ملک اپنی برآمدات سے زیادہ درآمد کرتا ہے۔ ٹیرف گھریلو پیداوار کو ترغیب دے سکتے ہیں اور درآمدات کی حوصلہ شکنی کر سکتے ہیں، ممکنہ طور پر اس طرح کے عدم توازن کو کم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

3۔ سودے بازی کا فائدہ(Bargaining Leverages): تجارتی مذاکرات میں، ممالک ٹیرف کو سودے بازی کی چالوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مخصوص اشیا پر محصولات کم کرنے کی پیشکش دوسرے ممالک کو اپنی تجارتی رکاوٹوں پر رعایتیں دینے کی ترغیب دے سکتی ہے۔

اسٹریٹجک اور سیاسی مقاصد(Strategic and Politicle Objectives):

1۔ تعزیری اقدامات(Punitive Measures): ٹیرف کا استعمال غیر منصفانہ تجارتی طریقوں جیسے ڈمپنگ یا دانشورانہ املاک کی چوری کے لیے ممالک کو سزا دینے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک رکاوٹ کے طور پر کام کرتا ہے اور اس کا مقصد مجرم ملک پر دباؤ ڈالنا ہے کہ وہ اپنا رویہ بدلے۔

2۔ مخصوص صنعتوں کو فروغ دینا(Promoting Specific Industries): حکومتیں قومی معاشی یا تکنیکی اہداف کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر، بعض گھریلو صنعتوں کی ترقی کی ترغیب دینے کے لیے حکمت عملی سے ٹیرف کا استعمال کر سکتی ہیں۔

3۔ وسیع تر سیاسی مقاصد کا حصول(Achieving Broader Politicle Goals): ٹیرف کو وسیع تر سیاسی مقاصد کے حصول میں فائدہ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے، جیسے کہ کسی ملک پر بعض پالیسیاں اپنانے یا انسانی حقوق کے خدشات کو دور کرنے کے لیے دباؤ ڈالنا۔

.بیلنسنگ انسٹرسٹ(Balancing Insteresy):

1۔ زیادہ قیمتیں(High Prices): ٹیرف درآمد شدہ اشیاء کی قیمت میں اضافہ کرتے ہیں، صارفین کے لیے قیمتیں بڑھاتے ہیں اور ممکنہ طور پر ان کی قوت خرید کو کم کرتے ہیں۔

2۔ معاشی کارکردگی میں کمی(Reduced Economic Efficiency): تجارتی پیٹرن کو مسخ کر کے، محصولات مسابقت اور اختراع میں رکاوٹ بن سکتے ہیں، بالآخر مجموعی معاشی کارکردگی میں کمی واقع ہوتی ہے۔

3۔ تجارتی جنگیں اور انتقامی کارروائیاں(Trade Wars and Retaliation): ٹیرف کا غلط استعمال تجارتی جنگوں میں بڑھ سکتا ہے، جہاں ممالک اپنے محصولات کے ساتھ جوابی کارروائی کرتے ہیں، جس سے ہر ایک کو نقصان پہنچتا ہے۔

ٹیرف کے اغراض و مقاصد کثیر جہتی اور اکثر آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ صنعتوں کی حفاظت یا آمدنی پیدا کرنے جیسے فوائد پیش کر سکتے ہیں، لیکن ان کی ممکنہ خرابیوں پر غور کرنا اور ایک متوازن نقطہ نظر کے لیے کوشش کرنا بہت ضروری ہے جو جائز خدشات کو دور کرتے ہوئے آزاد تجارت کو فروغ دیتا ہے۔ اس توازن کو تلاش کرنا اس میں شامل تمام ممالک اور اسٹیک ہولڈرز کے لیے بین الاقوامی تجارت کے فوائد کو زیادہ سے زیادہ کرنے کی کلید ہے۔

10.6 ہندوستانی نقطہ نظر سے تجارت پر محصولات کا اثر

(Impact of Tariff on Trade from Indian Perspective)

1۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں پر اثرات (Impact of Small and Medium Enterprises): محصولات ہندوستان میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو غیر متناسب طور پر متاثر کر سکتے ہیں۔ جب کہ ان کا مقصد گھریلو صنعتوں کی حفاظت کرنا ہے، SMEs کو درآمدی ان پٹ کی بڑھتی ہوئی لاگت کی وجہ سے مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جو ممکنہ طور پر ان کی مسابقت کو متاثر کر سکتا ہے۔

2۔ صارفین کی بہبود اور قابل برداشت(Consumer Welfare and Affordability): درآمدی اشیا پر زیادہ ٹیرف صارفین کے لیے قیمتوں میں اضافے کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہ اثر ان شعبوں میں زیادہ واضح ہو سکتا ہے جہاں درآمدی مصنوعات کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے، جس سے قوت خرید اور صارفین کے انتخاب متاثر ہوتے ہیں۔

3۔ شعبہ جاتی تغیرات(Sectoral Variations): ٹیرف کا اثر مختلف شعبوں میں مختلف ہوتا ہے۔ درآمد شدہ خام مال یا درمیانی اشیا پر بہت زیادہ انحصار کرنے والی صنعتوں کو زیادہ مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جبکہ مضبوط گھریلو پیداواری صلاحیتوں کے حامل شعبے تحفظ پسند اقدامات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

4۔ ٹیکنالوجی کی منتقلی میں اسٹریٹجک غور وفکر(Strategic Consideration in Technology Transfer): ٹیکنالوجی پر مبنی درآمدات پر ٹیرف کو حکمت عملی سے ٹیکنالوجی کی منتقلی اور گھریلو اختراع کی حوصلہ افزائی کے لیے ڈیزائن کیا جا سکتا ہے۔ یہ اپنی تکنیکی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے اور غیر ملکی ٹیکنالوجیز پر انحصار کو کم کرنے کے ہندوستان کے عزائم کے مطابق ہے۔

5۔ عالمی تجارتی اتحاد(Global Trade Alliance): ہندوستان کی ٹیرف پالیسیاں علاقائی اور عالمی تجارتی اتحاد میں اس کی شرکت سے متاثر ہیں۔ جنوبی ایشیائی آزاد تجارتی علاقہ (SAFTA) اور علاقائی جامع معاشی شراکت داری (RCEP) جیسے گروپوں کے درمیان معاہدوں کی شرائط کے ساتھ ٹیرف کو ہم آہنگ کرنا علاقائی معاشی انضمام کے لیے بہت ضروری ہے۔

6۔ دیہی شہری حرکیات(Rural Urban Dynamics): ٹیرف کے دیہی اور شہری معیشتوں پر مختلف اثرات ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، زرعی ٹیرف کسانوں اور دیہی برادریوں کو متاثر کر سکتے ہیں، جب کہ صنعتی ٹیرف شہری مینوفیکچرنگ مراکز کو متاثر کر سکتے ہیں۔

7۔ برآمدات پر مبنی صنعتوں پر اثرات(Impact on Exports Oriented Industries): محصولات کا اثر درآمدات سے آگے بڑھتا ہے۔ یہ برآمدات پر انحصار کرنے والی صنعتوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اہم تجارتی شراکت دار ممالک میں محصولات میں تبدیلیاں ہندوستانی برآمدات پر مبنی صنعتوں کی مسابقت کو متاثر کر سکتی ہیں۔

8۔ پائیدار ترقی کے لیے تحفظات(Consideration for Sustainable Development): ٹیرف پالیسیوں کو پائیدار ترقی کے لیے غور و فکر کے ساتھ ڈیزائن کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، ماحولیات کے لیے نقصان دہ اشیا پر محصولات ماحولیاتی تحفظ اور پائیداری کے لیے ہندوستان کے عزم کے مطابق ہو سکتے ہیں۔

9۔ معاشی بحران کے وقت ٹیرف(Tariff in Response to Economics Schocks): معاشی بحرانوں، جیسے عالمی کساد بازاری یا وبائی امراض کے وقت، ہندوستان وسیع تر معاشی محرک اقدامات کے حصے کے طور پر اپنی ٹیرف پالیسیوں کو ایڈجسٹ کر سکتا ہے۔ ٹیرف کو مسائلوں سے نمٹنے اور بحالی میں مدد کے لیے حکمت عملی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

10۔ پالیسیوں کی تاثیر کی نگرانی اور جائزہ(Monitoring and Evaluating the policy Effectiveness): ٹیرف پالیسیوں کی تاثیر کی باقاعدہ نگرانی اور تشخیص ضروری ہے۔ اس میں گھریلو صنعتوں پر پڑنے والے اثرات، تجارتی توازن اور مجموعی معاشی کارکردگی کا اندازہ لگانا شامل ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر باخبر ایڈجسٹمنٹ کی جا سکے۔

یہ نکات ہندوستانی نقطہ نظر سے تجارت پر محصولات کے اثرات کی پیچیدہ اور ابھرتی ہوئی نوعیت کے بارے میں زیادہ باریک بینی سے آگاہی فراہم کرتے ہیں۔ وہ مختلف شعبوں، اسٹیک ہولڈرز اور وسیع تر معاشی تحفظات کے ساتھ ٹیرف پالیسیوں کے باہمی ربط کو اجاگر کرتے ہیں۔

10.7 ٹیرف کے لیے اصلاحی اقدامات(Remedial Measure for Tariff)

مختلف معاشی اور تزویراتی مقاصد کی تکمیل کے دوران ٹیرف بعض اوقات تجارتی عدم توازن، سفارتی تناؤ اور گھریلو صنعتوں پر اثرات جیسے مسائل کا باعث بن سکتے ہیں۔ ان مسائلوں کو کم کرنے اور متوازن اور پائیدار تجارتی ماحول کو فروغ دینے کے لیے موثر تدارکاتی اقدامات کا نفاذ بہت ضروری ہے۔ ٹیرف سے متعلق مسائل کو حل کرنے کے لیے یہاں پانچ تدارکاتی اقدامات ہیں:

1۔ تجارتی سفارت کاری اور مذاکرات(Trade Diplomacy and Negotiation): ٹیرف سے متعلق تنازعات کو حل کرنے کے لیے تجارتی شراکت داروں کے ساتھ سفارتی مذاکرات میں مشغول ہوں۔ کھلی بات چیت اور گفت وشنید باہمی طور پر فائدہ مند معاہدوں کا باعث بن سکتی ہے، مثبت تجارتی تعلقات کو فروغ دے سکتی ہے اور ٹیرف میں اضافے کی ضرورت کو کم کر سکتی ہے۔

2۔ اثرات کی تشخیص اور ایڈجسٹمنٹ(Impact Assessments and Adjustments): موجودہ ٹیرف پالیسیوں پر اثر اندازی کا مکمل جائزہ لیں۔ نتائج کو باخبر ایڈجسٹمنٹ کرنے کے لیے استعمال کریں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ٹیرف معاشی اہداف کے ساتھ ہم آہنگ ہوں، گھریلو صنعتوں کی حفاظت کریں، اور غیر ارادی منفی نتائج سے بچیں۔

3۔ ٹیرف کے لیے استثنیٰ(Strategic Tariff Exemptions): کچھ ضروری اشیاء یا صنعتوں کے لیے اسٹریٹیجک چھوٹ پر غور کریں۔ یہ ہدف شدہ نقطہ نظر غیر ضروری معاشی بوجھ کو روکتا ہے، کلیدی شعبوں کی مسابقت کو برقرار رکھتا ہے، اور مجموعی معاشی ترقی میں مدد کرتا ہے۔

4۔ کثیر جہتی تعاون (Multilateral Collaboration): بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ تعاون کریں اور عالمی تجارتی مسائلوں سے نمٹنے کے لیے کثیر الجہتی کوششوں میں حصہ لیں۔ دیگر اقوام کے ساتھ اجتماعی طور پر کام کرنا ایک تعاون پر مبنی نقطہ نظر کو فروغ دیتا ہے، منصفانہ اور شفاف تجارتی طریقوں کو فروغ دیتا ہے۔

5۔ عوامی آگاہی اور مشاورت (Public Awareness and Consultation): ٹیرف پالیسیوں کے پیچھے دلیل اور ان کے اثرات کے بارے میں عوامی بیداری میں اضافہ کریں۔ متنوع نقطہ نظر کو جمع کرنے کے لیے اسٹیک ہولڈرز کی مشاورت کی حوصلہ افزائی کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ٹیرف کے فیصلے عوام اور صنعتوں کے وسیع تر مفادات سے ہم آہنگ ہوں۔

ان اصلاحی اقدامات پر عمل درآمد ایک زیادہ متوازن اور تعاون پر مبنی بین الاقوامی تجارتی ماحول میں حصہ ڈال سکتا ہے، جو کہ معاشی ترقی اور استحکام کو فروغ دیتے ہوئے ٹیرف سے منسلک مسائلوں سے نمٹ سکتا ہے۔

10.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

ٹیرف(Tariff): درآمدی اشیا پر عائد ٹیکس، مقامی مارکیٹ میں غیر ملکی مصنوعات کی قیمت اور مسابقت کو متاثر کر کے تجارتی حرکیات کو متاثر کرتے ہیں۔

تجارتی پالیسیاں(Trade Policies) حکومت کے ضوابط اور حکمت عملی بین الاقوامی تجارت کے لیے فریم ورک کی تشکیل کرتے ہیں، جس میں ٹیرف، کوٹہ ،اور معاشی اہداف کے حصول کے لیے دیگر اقدامات شامل ہیں۔

تجارتی حرکیات(Trade Dynamics): سرحدوں کے پار اشیا اور خدمات کے بہاؤ میں پیچیدہ تعاملات اور نمونے، ٹیرف، مارکیٹ کی طلب،اور جغرافیائی سیاسی تحفظات جیسے عوامل سے متاثر ہوتے ہیں۔

تدارک کے اقدامات (Remedial Measures): تجارت میں درپیش مسائلوں یا مسائل سے نمٹنے کے لیے اٹھائے گئے اسٹریٹجک اقدامات، بشمول پالیسی ایڈجسٹمنٹ، گفت وشنید، اور باہمی تعاون کی کوششیں۔

تجارتی سفارت کاری(Trade Diplomacy): سازگار تجارتی حالات کو فروغ دینے اور تنازعات کو حل کرنے کے لیے مذاکرات اور اسٹریٹجک تعاملات کے ذریعے بین الاقوامی تعلقات کو منظم کرنے کا فن۔

مذاکرات کی حکمت عملی(Negotiations Strategies): معاشی مفادات، سفارتی تعلقات اور باہمی فائدے کو مدنظر رکھتے ہوئے فائدہ مند نتائج کو محفوظ بنانے کے لیے تجارتی بات چیت کے دوران جان بوجھ کر استعمال کیا جاتا ہے۔

معاشی تحفظ(Economic Protectionism): حکومتی پالیسیوں کا مقصد ملکی صنعتوں کو غیر ملکی مسابقت سے بچانا ہے، اکثر ٹیرف، کوٹہ یا سبسڈی کے ذریعے۔

تجارتی توازن کے اقدامات(Trade Balancing Measures): برآمدات اور درآمدات کے درمیان توازن کو فروغ دینے کے لیے محصولات یا دیگر پالیسیوں کا استعمال سمیت تجارتی عدم توازن کو دور کرنے کے لیے کیے گئے اقدامات۔

10.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Exam Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ بین الاقوامی تجارت میں محصولات کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

2۔ تجارتی پالیسیوں کے تناظر میں "Ad Valorem Taiffs" کی اصطلاح کی وضاحت کریں۔

3۔ "کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹیز" کے تصور اور اس کے مقصد کی مختصر وضاحت کریں۔

4۔ "تجارتی سفارت کاری" کی ایک جامع تعریف فراہم کریں۔

5۔ ٹیرف پالیسیوں کے تناظر میں "WTO تعمیل" کی کیا اہمیت ہے؟

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answers Type Questions)

1۔ ہندوستانی تناظر میں گھریلو صنعتوں پر محصولات کے اثرات پر تبادلہ خیال کریں۔

2۔ بین الاقوامی تجارت میں محصولات کے اغراض ومقاصد بیان کریں۔

3۔ تجارتی پالیسیوں میں عام طور پر استعمال ہونے والے ٹیرف کی دو اقسام کا موازنہ کریں۔

4۔ تجارتی خسارے کو دور کرنے میں تجارتی توازن کے اقدامات کے کردار کا تجزیہ کریں۔

5۔ ٹیرف کے تاریخی ارتقاء کی وضاحت کریں اور اس نے وقت کے ساتھ بین الاقوامی تجارتی پالیسیوں کو کس طرح تشکیل دیا ہے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answers Type Questions)

1۔ ہندوستانی تجارت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے عالمی تجارت پر محصولات کے اثرات کا جائزہ لیں۔

2۔ اپنی ٹیرف پالیسیوں میں مسائلوں کا سامنا کرنے والے ملک کے لیے ایک جامع تدارک کی حکمت عملی تیار کریں۔

3۔ کسی ملک کی معاشی حکمت عملی اور اس کی عالمی تجارتی پوزیشن کی تشکیل میں ٹیرف کی اہمیت کا جائزہ لیں۔

اکائی 11۔ غیر ٹیرف اقدامات

(Non-Tariff Measures)

اکائی کے اجزاء	Structure
11.0 تمہید	Introduction
11.1 مقاصد	Objectives
11.2 غیر ٹیرف اقدامات کے معنی ومفہوم	Meaning & Definition of Non-Tariff Measures
11.3 غیر ٹیرف اقدامات کی اہمیت	Importance of Non-Tariff Measures
11.4 غیر ٹیرف اقدامات کی اقسام	Types of Non-Tariff Measures
11.5 بین الاقوامی تجارت میں غیر ٹیرف اقدامات کا اثر	Impact of Non-Tariff Measures on International Business
11.6 غیر ٹیرف اقدامات کے مسائل اور تنقید	Challenges and Criticism of Non-Tariff Measures
11.7 کلیدی الفاظ	Keywords
11.8 نمونہ امتحانی سوالات	Model Exam Questions

11.0 تمہید (Introduction)

بین الاقوامی تجارت کے پیچیدہ ماحول میں، جہاں اشیا اور خدمات طلب اور رسد کے پیچیدہ رقص میں سرحدوں کو عبور کرتی ہیں، ایک شخص کو محصولات کی روایتی رکاوٹوں سے پرے ایک دائرے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غیر ٹیرف اقدامات (NTMs)، پالیسیوں کا ایک متنوع سیٹ جو حکومتوں کی طرف سے احتیاط سے تیار کیا گیا ہے، سرحد پار تجارت کے ضابطے میں پیچیدگی کی تہوں کو شامل کرتا ہے۔ یہ باب NTMs کے تعارف کے ذریعے ایک سفر کا آغاز کرتا ہے، ان کی مختلف شکلوں، مقاصد اور عالمی معاشی مرحلے پر ان کے گہرے اثرات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

جیسا کہ ہم NTMs کی باریکیوں کا جائزہ لیں گے، پہلا حصہ جس کا ہم مطالعہ کرتے ہیں وہ ہے "QUOTAS" کا تصور۔ مخصوص ٹائم فریم کے اندر درآمد یا برآمد کی جانے والی اشیا کی مقدار پر یہ پابندیاں محض شماریاتی تجسس نہیں ہیں بلکہ مارکیٹ تک رسائی اور تجارتی حرکیات کو تشکیل دینے والے طاقتور عناصر ہیں۔ عالمی تناظر میں کام کرنے والے کاروباروں کے اسٹریٹجک انتخاب ہمیشہ ان مقداری رکاوٹوں سے متاثر ہوتے ہیں۔

آگے بڑھتے ہوئے، یہ یونٹ لائسنسنگ اور اجازت نامے کی ضروریات، بیوروکریٹک پیچیدگیوں سے گزرتا ہے جو بین الاقوامی تاجروں کو جاننا ضروری ہے۔ اس کے بعد تجارت میں تکنیکی رکاوٹیں ابھرتی ہیں، جو ہمیں معیارات اور ضوابط کے دائرے سے متعارف کرواتی ہیں جو مالیاتی تحفظات سے بالاتر ہیں، ان پیچیدہ تصریحات کا پتہ لگاتے ہیں جنہیں مختلف منڈیوں میں داخلے کے لیے مصنوعات کو پورا کرنا ضروری ہے۔ صحت اور حفاظت کے معیارات کو سامنے لاتے ہوئے سینیٹری اور فائٹوسینٹری اقدامات کے ساتھ ایک متوازی راستہ کھلتا ہے۔ معاشی مضمرات سے ہٹ کر، یہ اقدامات انسانی، حیوانی اور پودوں کی زندگی کے تحفظ کی ایک داستان بیان کرتے ہیں، جو وسیع تر سماجی خدشات کے ساتھ تجارت کے باہمی ربط کو واضح کرتے ہیں۔

معاشی تحفظات سبسڈیز اور کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹیز کے ساتھ مرکز کا درجہ رکھتے ہیں، جو ممکنہ بگاڑ کو ظاہر کرتے ہیں جو حکومت کی مدد سے بین الاقوامی تجارت میں متعارف ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد رضاکارانہ برآمدی پابندیاں ہمیں سفارتی مذاکرات کے دائرے میں کھینچتی ہیں، جو تجارتی تعلقات کو منظم کرنے اور ممکنہ تنازعات سے بچنے کے لیے درکار نازک توازن کو ظاہر کرتی ہیں۔ کسٹم کے طریقہ کار اور دستاویزات کے تقاضے اس بیانیے میں اہم ابواب کے طور پر ابھرتے ہیں، جو سرحد پار لین دین میں شامل لاجسٹک پیچیدگیوں کو واضح کرتے ہیں۔

یہ تحقیق محض علمی مشق نہیں ہے۔ یہ ان طریقہ کار کا تجربہ ہے جو حکومتیں اپنے مفادات کے تحفظ اور بین الاقوامی تجارت کے بہاؤ کو منظم کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ جیسا کہ ہم NTMs کے ان زمروں میں جاتے ہیں، یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وہ ریگولیٹری رکاوٹوں سے زیادہ خاص ہیں۔ وہ معاشی حکمت عملیوں، سفارتی تعلقات اور عالمی معاشی حکمرانی پر جاری گفتگو کو تشکیل دینے والے متحرک آلات ہیں۔ اس کے بعد آنے والے صفحات میں، ہم ان کی باریکیوں کو سمجھیں گے، ان کے اثرات کا جائزہ لیں گے، اور زیادہ شفاف، مساوی، اور موثر عالمی تجارتی نظام کو فروغ دینے کے لیے بین الاقوامی تعاون کے راستوں پر غور کریں گے۔

11.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- بین الاقوامی تجارت میں غیر ٹیرف اقدامات اور ان کی متنوع اقسام۔
- غیر ٹیرف اقدامات کا تاریخی ارتقاء اور وقت کے ساتھ ساتھ عالمی تجارتی پالیسیوں پر ان کے اثرات۔
- کس طرح غیر ٹیرف اقدامات ترقی پذیر معیشتوں کے لیے مسائل پیش کرتے ہیں۔
- ہندوستانی معیشت میں غیر ٹیرف اقدامات کا کردار، ترقی اور تجارتی ضابطے میں ان کا تعاون۔

11.2 غیر ٹیرف اقدامات کے معنی و مفہوم

(Meaning & Definition of Non-Tariff Measures)

- غیر ٹیرف اقدامات (NTMs) وہ قواعد و ضوابط ہیں جن کا استعمال ممالک دیگر ممالک کے ساتھ اشیاء اور خدمات کی تجارت کو کنٹرول کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ یہ قواعد ٹیکسوں (ٹیرف) سے بالاتر ہیں اور ان میں مقدار کی پابندیاں، معیار کے معیارات، اور مختلف طریقہ کار شامل ہیں جو ممالک کے درمیان مصنوعات کی منتقلی کے طریقہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حفاظت، انصاف پسندی اور ماحولیاتی تحفظ جیسے مختلف خدشات کو دور کرنے کے لیے NTMs کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
- غیر ٹیرف اقدامات (NTMs) پالیسیوں، قواعد و ضوابط اور طریقہ کار کے متنوع سیٹ کا حوالہ دیتے ہیں جو حکومتیں بین الاقوامی تجارت کو کنٹرول کرنے اور اس پر اثر انداز ہونے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ ان اقدامات میں مختلف غیر مالیاتی رکاوٹیں شامل ہیں، جیسے کوٹہ، لائسنسنگ، تکنیکی معیارات، اور دیگر ریگولیٹری ٹولز، جن کا مقصد صحت عامہ، تحفظ، ماحولیاتی تحفظ، اور منصفانہ مسابقت سے متعلق خدشات کو دور کرتے ہوئے سرحدوں کے پار اشیاء اور خدمات کے بہاؤ کو منظم کرنا ہے۔
- تجارتی پالیسی کے تناظر میں، غیر ٹیرف اقدامات میں تمام پالیسی مداخلتیں شامل ہیں، ٹیرف کے علاوہ، جو ممالک کے درمیان تجارت کی شرائط کو متاثر کرتی ہیں۔ ان اقدامات میں کوٹہ جیسی مقداری پابندیاں، کوالٹیٹیو معیارات جیسے تکنیکی ضوابط اور سینیٹری کی ضروریات، نیز طریقہ کار کی رکاوٹیں جیسے لائسنسنگ اور دستاویزات کی ضروریات شامل ہیں۔ غیر ٹیرف اقدامات بین الاقوامی تجارت کے مسابقتی منظر نامے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور عالمی سطح پر اشیا اور خدمات کی نقل و حرکت کو کنٹرول کرنے والے ریگولیٹری ماحول میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

11.3 غیر ٹیرف اقدامات کی اہمیت (Importance of Non-Tariff Measures)

دنیا کے ساتھ ہندوستان کے معاشی تعاملات کے متحرک نقطہ نظر میں، غیر ٹیرف اقدامات (NTMs) کا کردار ایک اہم قوت کے طور پر ابھرتا ہے، جو روایتی ٹیرف ڈھانچے سے ہٹ کر بین الاقوامی تجارت کی شکل کو تشکیل دیتا ہے۔ یہ اقدامات، شکل اور افعال میں متنوع ہیں، ایک اہم فریم ورک تشکیل دیتے ہیں جو ریگولیٹری پہلوؤں، تجارتی مذاکرات، اور ہندوستانی معیشت کے اسٹریٹجک تدبیروں پر اپنا اثر و رسوخ بڑھاتا ہے۔ یہ یونٹ ہندوستانی معاشی منظر نامے میں غیر ٹیرف اقدامات کی کثیر جہتی اہمیت کی تفصیلی وضاحت کا آغاز کرتا ہے، جس میں مارکیٹ کی حرکیات، گھریلو صنعتوں، اور عالمی تجارتی حرکیات کے وسیع تر میدان میں ان کے مضمرات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

ہندوستانی معیشت میں غیر ٹیرف اقدامات کی اہمیت:

1۔ ریگولیٹری کنٹرول اور صارفین کا تحفظ (Regulatory Control and Consumer Protection): غیر ٹیرف اقدامات ایک مضبوط ریگولیٹری فریم ورک فراہم کرتے ہیں، جو درآمدی اشیاء کے معیار اور حفاظت کو یقینی بناتے ہیں۔ یہ محتاط نگرانی ہندوستانی صارفین کے مفادات کی حفاظت کرتی ہے، مختلف شعبوں میں صحت عامہ اور حفاظت کے معیارات میں تعاون کرتی ہے۔

2۔ گھریلو صنعت کا تحفظ (Domestic Industry Protection): غیر ٹیرف اقدامات کا ہتھیار، بشمول کوٹہ، لائسنسنگ کی ضروریات، اور کاؤنٹر ویلنگ اقدامات، گھریلو صنعتوں کے لیے ڈھال کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ تحفظ غیر منصفانہ مسابقت کے خلاف بہت ضروری ہے، جو ہندوستان کی خود کفالت کے لیے اہم شعبوں کی معاشی قوت کو محفوظ رکھتا ہے۔

3۔ مارکیٹ تک رسائی اور برآمدی مسابقت (Market Access and Export Competitiveness): بین الاقوامی معیارات اور تکنیکی ضوابط کی پابندی، غیر ٹیرف اقدامات کے ذریعے آسان، یہ دنیا کے لیے ہندوستان کی مارکیٹ تک رسائی کو بڑھاتا ہے۔ یہ نہ صرف ہندوستانی مصنوعات کی عالمی مسابقت کو فروغ دیتا ہے بلکہ ایک قابل اعتماد تجارتی شراکت دار کے طور پر ملک کی ساکھ کو بھی تقویت دیتا ہے۔

4۔ صحت عامہ اور حفاظت (Public Health and Safety): غیر ٹیرف اقدامات کے تحت "سینیٹری اور فائٹو سینیٹری اقدامات" عوامی صحت اور حفاظت کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خوراک اور زرعی مصنوعات کے لیے سخت معیارات قائم کرکے، ہندوستان اپنے شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے عزم کا اظہار کرتا ہے۔

5۔ ماحولیاتی تحفظ (Environmental Conservation): ماحولیاتی معیارات سے متعلق غیر ٹیرف اقدامات سے پائیدار ترقی کے لیے ہندوستان کے عزم میں مدد ملتی ہے۔ ممکنہ ماحولیاتی اثرات کے ساتھ اشیاء کی تجارت کو منظم کرکے، ملک اپنے تجارتی طریقوں کو ماحولیاتی تحفظ کے اہداف کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے۔

11.4 غیر ٹیرف اقدامات کی اقسام (Types of Non-Tariff Measures)

بین الاقوامی تجارت کی متحرک دنیا میں، تجارت کا ضابطہ ٹیرف کے روایتی دائرے سے کہیں زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ غیر ٹیرف اقدامات (NTMs) عالمی تجارت کی حرکیات کو تشکیل دیتے ہوئے پالیسی مداخلتوں کے ایک اہم اور کثیر جہتی نظام کے طور پر ابھرتے ہیں۔ یہ مطالعہ غیر ٹیرف اقدامات کے متنوع زمروں پر روشنی ڈالتا ہے، ہر ایک سرحد پار لین دین کے انتظام میں ایک مخصوص نقطہ نظر کی نمائندگی کرتا ہے۔ کوٹہ اور لائسنس کی ضروریات سے لے کر تکنیکی معیارات، سینیٹری ریگولیشنز، اور اس سے آگے، NTMs کی بے شمار اقسام پیچیدہ طریقے سے ریگولیٹری ٹولز کا نیٹ ورک بناتی ہیں۔ اس یونٹ میں ہم ان اقدامات کی پیچیدگیوں کا مطالعہ کریں گے، جیسے کہ ان کے معانی، مثالیں، اور عالمی معاشی اسٹیج پر ان کے گہرے اثرات کو سمجھیں گے۔

1۔ **کوٹاس(Quotas):** کوٹہ غیر ٹیرف اقدامات ہیں جن میں مخصوص اشیا کی مقدار یا قیمت کو محدود کرنا شامل ہے جنھیں ایک مقررہ مدت کے اندر درآمد یا برآمد کیا جا سکتا ہے۔ حکومتیں تجارتی مقدار کو کنٹرول کرنے، گھریلو صنعتوں کی حفاظت اور زرمبادلہ کے ذخائر کو منظم کرنے کے لیے اکثر کوٹے کو ایک ریگولیٹری ٹول کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ان حدود کا اطلاق مختلف مصنوعات پر کیا جا سکتا ہے اور ان کا مقصد تجارتی عدم توازن کو دور کرنا، خوراک کی حفاظت کو یقینی بنانا اور حساس صنعتوں کی حفاظت کرنا ہے۔

مثالیں:

- دالوں کا درآمدی کوٹہ: ہندوستان نے گھریلو کسانوں کی مدد اور دالوں کی پیداوار میں خود کفالت حاصل کرنے کے لیے دالوں کی درآمد پر کوٹہ لگا دیا ہے۔
- ٹیکسٹائل ایکسپورٹ کوٹہ: ماضی میں، ہندوستان نے بین الاقوامی تجارت میں توازن قائم کرنے اور گھریلو ٹیکسٹائل انڈسٹری کے مفادات کے تحفظ کے لیے ٹیکسٹائل کی برآمدات پر کوٹہ نافذ کیا۔ ہندوستان کی بین الاقوامی تجارتی اور معاشی پالیسیوں کی حرکیات کو تشکیل دینے میں کوٹہ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

2۔ **لائسنسنگ کی ضروریات(Licensing Requirements):** لائسنسنگ کی ضروریات غیر ٹیرف اقدامات ہیں جو بین الاقوامی تجارتی سرگرمیوں میں شامل ہونے اور مخصوص ضوابط کی تعمیل کو یقینی بنانے سے پہلے اجازت نامے یا لائسنس حاصل کرنے کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ حکومتیں لائسنسنگ کو ایک طریقہ کار کے طور پر استعمال کرتی ہیں تاکہ بعض اشیا میں تجارت کو کنٹرول اور ان کو منظم کیا جا سکے، جیسے کہ تزویراتی، ماحولیاتی، یا حفاظتی مضمرات سے متعلق اشیاء۔لائسنس حاصل کرکے، کاروبار مخصوص معیارات اور وعدوں کی پابندی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

مثالیں:

- محدود کیمیائی درآمدات: ہندوستان میں بعض کیمیکلز کی درآمد کے لیے ماحولیاتی اور حفاظتی معیارات کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے ریگولیٹری حکام سے لائسنس کی ضرورت ہوتی ہے۔
- اسٹریٹجک اشیاء برآمد کرنے کا لائسنس: ہندوستان اسٹریٹجک اشیا کی برآمد کے لیے ان کے غلط استعمال کو روکنے اور قومی سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے لائسنس کی شرائط عائد کرتا ہے۔ ریگولیٹری نگرانی کے لیے ضروری لائسنسنگ کی ضروریات، حکومتوں کو حساس یا ریگولیٹڈ اشیا کی تجارت کی نگرانی اور کنٹرول کرنے اور ذمہ دارانہ تجارتی طریقوں کو فروغ دینے کی اجازت دیتی ہے۔

3۔ **تجارت میں تکنیکی رکاوٹیں(Technical Barriers to Trade):** تجارت میں تکنیکی رکاوٹیں(TBT) وہ معیارات اور ضابطے ہیں جو مصنوعات کے معیار، حفاظت اور تکنیکی خصوصیات کو یقینی بنانے اور بین الاقوامی تجارت کو متاثر کرنے کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔ تجارت میں تکنیکی رکاوٹوں کا مقصد صارفین کی حفاظت کرنا، منصفانہ مسابقت کو فروغ دینا، اور مصنوعات کے لیے معیارات مرتب کرکے تجارت کو ہموار کرنا ہے۔ بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی اور ترقی کے لیے کاروباری اداروں کے لیے ان تکنیکی معیارات کی تعمیل ضروری ہے۔

مثالیں:

- بیورو آف انڈین اسٹینڈرڈز: یہ ہندوستان میں مصنوعات جیسے الیکٹرانک اشیاء کے لیے طے شدہ تکنیکی ضوابط ہیں۔ BIS معیارات کی تعمیل، BIS نشان کے ذریعے تصدیق شدہ، ہندوستانی مارکیٹ میں داخل ہونے والے الیکٹرانکس کے لیے لازمی ہے۔
- آٹوموبائل سیفٹی کے معیارات: ہندوستان آٹوموبائل سیفٹی کے لیے تکنیکی معیارات کو نافذ کرتا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ گاڑیاں ملک میں فروخت ہونے سے پہلے مخصوص حفاظتی معیار پر پورا اترتی ہیں۔ ہندوستان میں تجارتی اقدامات میں تکنیکی رکاوٹیں صارفین کی حفاظت، کوالٹی اشورینس اور عالمی تجارتی معیارات کے ساتھ صف بندی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، جس سے ہندوستانی مصنوعات کی مسابقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

4۔ **سینیٹری اور فائٹو سینیٹری اقدامات (Sanitary and Phytosanitary Measures):** سینیٹری اور فائیٹو سینیٹری اقدامات ایسے ضابطے ہیں جو مصنوعات کے لیے صحت اور حفاظت کے معیارات پر توجہ دیتے ہیں، خاص طور پر خوراک کی حفاظت، جانوروں کی صحت، اور پودوں کی صحت کے تناظر میں۔ صارفین کو صحت کے ممکنہ خطرات سے بچانے، جانوروں اور پودوں میں بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکنے اور خوراک اور زرعی مصنوعات کی مجموعی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے سینیٹری اور فائیٹو سینیٹری اقدامات لاگو کیے جاتے ہیں۔

مثالیں:

- FSSAI ضوابط: ہندوستان میں، فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (FSSAI) کھانے کی مصنوعات کی حفاظت اور معیار کو یقینی بنانے کے لیے ضوابط طے کرتی ہے۔اس میں لیبلنگ، پیکیجنگ، اور قابل اجازت اضافی اشیاء کے معیارات شامل ہیں۔
- پلانٹ قرنطینہ کے اقدامات: ہندوستان درآمد شدہ پودوں اور پودوں کی مصنوعات کے ذریعے کیڑوں اور بیماریوں کے تعارف کو روکنے کے لیے بندرگاہوں پر فائیٹو سینیٹری اقدامات نافذ کرتا ہے۔ ہندوستان میں سینیٹری اور فائٹو سینٹری اقدامات صحت عامہ کے تحفظ، زرعی مصنوعات کے معیار کو برقرار رکھنے، اور بین الاقوامی سینیٹری معیارات کے ساتھ ہم آہنگ ہونے، محفوظ استعمال اور تجارتی طریقوں کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

5۔ **سبسڈی اور کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹیز (Subsidies and Countervailing Measures):** سبسڈی حکومتوں کی طرف سے گھریلو صنعتوں کو فراہم کی جانے والی مالی مدد ہے، جبکہ کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹیز سبسڈی کے اثرات کا مقابلہ کرنے اور منصفانہ مسابقت کو برقرار رکھنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات ہیں۔ سبسڈی بعض صنعتوں کو مسابقتی فائدہ دے کر بین الاقوامی تجارت میں عدم توازن پیدا کر سکتی ہے۔ان عدم توازن کو بے اثر کرنے اور ملکی اور غیر ملکی کاروباروں کے لیے برابری کے میدان کو یقینی بنانے کے لیے کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹیز کیے جاتے ہیں۔

مثالیں:

- زرعی سبسڈی: ہندوستانی حکومت کسانوں کی مدد اور خوراک کی حفاظت کو بڑھانے کے لیے زرعی شعبے کو سبسڈی فراہم کرتی ہے، بشمول کھاد کی سبسڈی۔
- کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹیز: اگر کوئی غیر ملکی حکومت اپنی اسٹیل انڈسٹری کو سبسڈی فراہم کرتی ہے، تو ہندوستان درآمد شدہ اسٹیل پر کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹی لگا سکتا ہے تاکہ ملکی اسٹیل انڈسٹری پر ان سبسڈیوں کے اثرات کا مقابلہ کیا جا سکے۔ ہندوستان میں سبسڈی اور کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹیز کے درمیان تعامل گھریلو صنعتوں کی حمایت اور عالمی منڈی میں منصفانہ مسابقت کو برقرار رکھنے کے درمیان نازک توازن کی عکاسی کرتا ہے۔

6۔ **رضاکارانہ برآمدی پابندیاں(Voluntary Export Restraints):** رضاکارانہ برآمدی پابندیاں برآمد اور درآمد کرنے والے ممالک کے درمیان معاہدے ہیں جہاں ایک ملک رضاکارانہ طور پر دوسرے ملک کو برآمدات کی مقدار کو محدود کرتا ہے۔ رضاکارانہ برآمدی پابندیوں پر ممالک کے درمیان بات چیت کی جاتی ہے تاکہ مخصوص تجارتی خدشات کو مزید پابندی والے اقدامات کے متبادل کے طور پر حل کیا جا سکے۔ ان کا مقصد تجارتی عدم توازن کو سنبھالنا اور برآمد اور درآمد کرنے والی دونوں ممالک کے مسائل کو حل کرنا ہے۔

مثالیں:

- امریکہ کو سٹیل کی برآمدات: ماضی میں، بھارت نے امریکہ کے ساتھ سٹیل کی برآمد پر رضاکارانہ برآمدی پابندیوں پر بات چیت کی تاکہ امریکہ کی گھریلو صنعت پر سٹیل کی درآمدات کے اثرات سے متعلق خدشات کو دور کیا جا سکے۔
- ٹیکسٹائل کی برآمدات: ہندوستان نے بعض اوقات ٹیکسٹائل کی برآمدات کی مقدار کو منظم کرنے اور مزید سخت تجارتی پابندیوں سے بچنے کے لیے بعض ممالک کے ساتھ رضاکارانہ برآمدی پابندیوں کے معاہدے کیے ہیں۔ ہندوستانی تناظر میں رضاکارانہ برآمدی پابندیاں اقوام کے درمیان خوشگوار تعلقات کو برقرار رکھتے ہوئے تجارتی بہاؤ کو منظم کرنے کے لیے سفارتی مذاکرات کی مثال دیتی ہیں۔

7۔ **کسٹم کے طریقہ کار اور دستاویزات(Customs Procedures and Documentation):** کسٹم کے طریقہ کار اور دستاویزات میں وہ تقاضے اور عمل شامل ہیں جن سے اشیاء بین الاقوامی سرحدوں کو عبور کرتے وقت گزرتی ہیں اس میں معائنہ، اعلانات اور کاغذی کارروائی شامل ہے۔ یہ غیر ٹیرف اقدامات اشیا کے مناسب اعلان، ضوابط کی تعمیل، اور ضروری ڈیوٹیوں اور ٹیکسوں کی وصولی کو یقینی بنانے کے لیے لاگو کیے جاتے ہیں۔ کسٹم کے طریقہ کار سرحدوں کے آر پار اشیاء کی ہموار بہاؤ کو آسان بنانے یا اس میں رکاوٹ ڈالنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

مثالیں:

- درآمدی اعلانات: ہندوستان میں درآمد کنندگان کو کسٹم حکام کو درآمد شدہ اشیاء، ان کی تیاری اور قیمت کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے تفصیلی اعلامیہ جمع کرانا چاہیے۔

- کسٹم معائنہ: ہندوستان میں داخل ہونے والے اشیاء کو ضوابط کی تعمیل کی توثیق کرنے اور ممنوعہ اشیاء کی اسمگلنگ کو روکنے کے لیے کسٹم حکام کے ذریعے معائنہ کیا جا سکتا ہے۔ سرحد پار تجارت کی سالمیت کو برقرار رکھنے، ضوابط کی پابندی کو یقینی بنانے اور ہندوستانی بندرگاہوں اور سرحدوں کے ذریعے اشیاء کی موثر نقل و حرکت کو آسان بنانے کے لیے کسٹمز کے طریقہ کار اور دستاویزات ضروری ہیں۔

8۔ **درآمد اور برآمد کی پابندیاں(Import and Export Restrictions):** درآمد اور برآمد کی پابندیوں میں قومی سلامتی، ماحولیاتی تحفظ، یا ثقافتی تحفظ سے متعلق کسی ملک میں داخل ہونے یا جانے والے مخصوص اشیاء پر حکومتوں کی طرف سے عائد کردہ پابندیاں شامل ہیں۔ یہ غیر ٹیرف اقدامات مختلف قومی مفادات کے تحفظ، قدرتی وسائل کی کمی کو روکنے اور ثقافتی اقدار کو برقرار رکھنے کے لیے مخصوص اشیا کی نقل و حرکت کو کنٹرول کرنے کے لیے کام کرتے ہیں۔

مثالیں:

- خطرناک مواد پر پابندیاں: بھارت ماحولیاتی تحفظ اور صحت عامہ کو یقینی بنانے کے لیے مضر صحت مواد کی درآمد پر پابندیاں لگاتا ہے۔
- ثقافتی نمونے کی برآمد پر پابندی: بعض ثقافتی نمونے یا نوادرات کو ملک کے ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے کے لیے برآمدی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہندوستان میں درآمد اور برآمد کی پابندیاں حکومت کے لیے ماحولیاتی پائیداری سے لے کر قومی شناخت کے تحفظ تک کے تحفظات کی بنیاد پر مخصوص اشیا کی تجارت کا انتظام کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔

11.5 بین الاقوامی تجارت میں غیر ٹیرف اقدامات کا اثر

(Impact of Non-Tariff Measures on International Business)

معاشی، سماجی، اور ماحولیاتی حقیقتوں کا تجزیہ غیر ٹیرف کے اقدامات بین الاقوامی تجارت کے منظر نامے پر گہرا اثر ڈالتے ہیں، جس سے معاشی، سماجی اور ماحولیاتی نتائج کے پیچیدہ تعامل کو متحرک کیا جاتا ہے۔ پالیسی سازوں، کاروباری اداروں، اور اسٹیک ہولڈرز کے لیے جو ان اقدامات کے اثرات کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں، ایک سخت اثرات کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔

1۔ معاشی مضمرات(Economic Implications):

- مارکیٹ کی حرکیات: یہ تجزیہ کرتا ہے کہ کس طرح غیر ٹیرف اقدامات مخصوص اشیا کی طلب اور رسد کو متاثر کر کے مارکیٹ کی حرکیات کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہ قیمتوں، مارکیٹ میں مسابقت، اور تجارتی بہاؤ کی مجموعی کارکردگی پر اثرات کا اندازہ لگانے میں مدد کرتا ہے۔
- تجارتی بیلنس: یہ تجارتی بیلنس پر غیر ٹیرف اقدامات کے اثر و رسوخ کی تحقیقات کرتا ہے۔ اس سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ کس طرح پابندیاں یا سہولتیں کسی ملک کی درآمدات اور برآمدات کو متاثر کرتی ہیں، جو ممکنہ طور پر تجارتی سرپلس یا خسارے کا باعث بنتی ہیں۔

2۔ سماجی نتائج(Social Consequences):

- ایمپلائمنٹ اینڈ لیبر مارکیٹس: یہ غیر ٹیرف اقدامات کے روزگار پر اثرات کا جائزہ لے کر ان کے سماجی جہتوں کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ اس بات کی کھوج میں مدد کرتا ہے کہ یہ اقدامات کچھ صنعتوں کے اندر ملازمت پیدا کرنے یا نقل مکانی میں کس طرح معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

- کنزیومر ویلفیئر: پروڈکٹ کی دستیابی، معیار اور قیمتوں میں تبدیلیوں پر غور کرتے ہوئے صارفین کی بہبود پر اثرات کا اندازہ لگانے میں مدد کرتا ہے۔ یہ تجزیہ کرنے میں مدد کرتا ہے کہ کس طرح غیر ٹیرف اقدامات اشیاء اور خدمات تک رسائی میں عدم مساوات میں حصہ ڈال سکتے ہیں یا ان کو کم کر سکتے ہیں۔

3۔ ماحولیاتی تحفظات(Environmental Considerations):

- پائیدار طرز عمل: یہ پائیدار طریقوں کو فروغ دینے یا اس میں رکاوٹ ڈالنے میں غیر ٹیرف اقدامات کے کردار کو تلاش کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ اس بات کا جائزہ لینے میں مدد کرتا ہے کہ ان اقدامات میں شامل ماحولیاتی معیارات وسائل کے تحفظ، فضلہ میں کمی، اور مجموعی طور پر ماحولیاتی پائیداری میں کس طرح حصہ ڈالتے ہیں۔
- کاربن فوٹ پرنٹ: یہ غیر ٹیرف اقدامات سے متاثر ہونے والی تجارت سے وابستہ کاربن فوٹ پرنٹ کی تشخیص میں مدد کرتا ہے۔ یہ تجزیہ کرنے میں مدد کرتا ہے کہ آیا یہ اقدامات عالمی سپلائی چینز میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو کم کرنے کی کوششوں میں حصہ ڈالتے ہیں یا اس میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔

4۔ شعبے کا مخصوص تجزیہ (Sector Specific Analysis):

- زراعت: زرعی شعبے پر غیر ٹیرف اقدامات کے اثرات کو جاننے میں مدد کرتا ہے۔ یہ سمجھنے میں مدد کرتا ہے کہ کس طرح سینیٹری اور فائٹو سینیٹری معیارات فوڈ سیفٹی، کسانوں کی روزی روٹی، اور عالمی غذائی تحفظ کو متاثر کرتے ہیں۔
- مینوفیکچرنگ: تکنیکی معیارات اور لائسنسنگ کی ضروریات جیسے عوامل پر غور کرتے ہوئے مینوفیکچرنگ صنعتوں پر اثرات کی تحقیقات میں مدد کرتا ہے۔ گھریلو مینوفیکچرنگ کی مسابقت کی تشکیل میں غیر ٹیرف اقدامات کے کردار کا تجزیہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔

5۔ تجارتی سہولت اور رکاوٹ(Trade Facilitation and Hindrance):

- لاگت اور کارکردگی: غیر ٹیرف اقدامات کی تعمیل سے وابستہ اخراجات اور کاروبار کے لیے ممکنہ کارکردگی کے فوائد یا نقصانات کا جائزہ لینے میں مدد کرتا ہے۔ اس بات کا اندازہ لگانے میں مدد کرتا ہے کہ آیا یہ اقدامات سرحدوں کے پار اشیاء کی ہموار بہاؤ کو سہولت فراہم کرتے ہیں یا اس میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔
- چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے: یہ SMEs پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیتا ہے، کیونکہ انہیں پیچیدہ غیر ٹیرف اقدامات سے نمٹنے میں اضافی مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ یہ تجزیہ کرنے میں مدد کرتا ہے کہ آیا یہ اقدامات غیر متناسب طور پر چھوٹے کاروباروں کو متاثر کرتے ہیں۔

6۔ گلوبل ویلیو چینز(Global Value Chains):

- انٹیگریشن اور فریگمنٹیشن: یہ اس بات کی چھان بین میں مدد کرتا ہے کہ غیر ٹیرف اقدامات عالمی ویلیو چینز کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔ یہ دریافت کرنے میں مدد کرتا ہے کہ آیا یہ اقدامات انضمام کو فروغ دیتے ہیں یا تمام ممالک میں پیداواری عمل کی تقسیم اور ہم آہنگی کو متاثر کر کے مخالف راستے کی طرف لے جاتے ہیں۔

7۔ سرمایہ کاری کاماحول(Investment Climate):

- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری: یہ سرمایہ کاری کے ماحول پر غیر ٹیرف اقدامات کے اثرات کا اندازہ لگانے میں مدد کرتا ہے۔ یہ اس بات کی کھوج میں مدد کرتا ہے کہ یہ اقدامات غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی کی منتقلی، اور عالمی پیداواری نیٹ ورکس کے حوالے سے ملٹی نیشنل کارپوریشنز کے فیصلوں پر کس طرح اثرانداز ہوتے ہیں۔

غیر ٹیرف اقدامات کے اثرات کی گہرائی سے تشخیص کے لیے معاشی، سماجی اور ماحولیاتی جہتوں پر ان کے اثرات کی تفصیلی تفہیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ جامع تجزیہ بین الاقوامی تجارت کے ہمیشہ بدلتے ہوئے منظر نامے میں باخبر فیصلہ سازی اور پالیسی کی ترقی کے لیے ایک بنیاد فراہم کرتا ہے۔

11.6 غیر ٹیرف اقدامات کے مسائل اور تنقید

(Challenges and Criticism of Non-Tariff Measures)

غیر ٹیرف اقدامات بین الاقوامی تجارت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، لیکن انہیں کئی مسائلوں اور تنقیدوں کا بھی سامنا ہے۔ ان خدشات کو سمجھنا ان کے اثرات پر ایک مختصر نقطہ نظر کے لیے بہت ضروری ہے۔ غیر ٹیرف اقدامات کے مسائلوں کو سمجھنے کے لیے درج ذیل چند نکات ہیں:

1۔ تجارتی رکاوٹیں اور تحفظ پسندی(Trade Barriers & Protectionism): ایک بڑی تنقید یہ ہے کہ کچھ ممالک غیر ٹیرف اقدامات کو تجارت میں رکاوٹیں پیدا کرنے، غیر ملکی اشیاء کے داخلے کو محدود کرنے اور ملکی صنعتوں کے تحفظ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ آزادانہ اور منصفانہ مسابقت کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے، جس کی وجہ سے عالمی مارکیٹ کم موثر ہوتی ہے۔

2۔ پیچیدگی اور تعمیل کے اخراجات(Complexity and Compliance Costs): غیر ٹیرف اقدامات میں اکثر پیچیدہ اصول اور تقاضے شامل ہوتے ہیں۔ ان قوانین کی تعمیل کاروبار کے لیے وقت طلب اور مہنگی ہو سکتی ہے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو ان پیچیدگیوں کو سمجھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جو ممکنہ طور پر بین الاقوامی تجارت میں حصہ لینے کی ان کی صلاحیت کو محدود کرتی ہے۔

3۔ امتیازی سلوک کا امکان(Potential for Discrimination): اس بات کا خطرہ ہے کہ غیر ٹیرف اقدامات امتیازی انداز میں لاگو کیے جائیں، جو بعض تجارتی شراکت داروں یا صنعتوں کو دوسروں پر ترجیح دیتے ہیں۔ یہ کچھ ممالک یا صنعتوں کے لیے غیر منصفانہ فوائد کا باعث بن سکتا ہے، عالمی منڈی میں لیول پلیئنگ فیلڈ کو بگاڑ سکتا ہے۔

4۔ شفافیت کی کمی(Lack of Transparency): کچھ لوگ دلیل دیتے ہیں کہ غیر ٹیرف اقدامات کو کنٹرول کرنے والے قواعد ہمیشہ شفاف یا واضح نہیں ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے کاروباری اداروں کے لیے ان کو سمجھنا اور ان کی تعمیل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

شفافیت کا فقدان الجھن اور غیر یقینی صورتحال کا باعث بن سکتا ہے، جو بین الاقوامی تجارت میں مشغول ہونے کی کوشش کرنے والے کاروباروں کے لیے رکاوٹیں پیدا کر سکتا ہے۔

5۔ ترقی پذیر معیشتوں پر اثرات (Impact on Development Economies): ترقی پذیر ممالک کو غیر ٹیرف اقدامات کے ذریعے مقرر کردہ سخت معیارات پر پورا اترنا مشکل ہو سکتا ہے، جس سے عالمی سطح پر مقابلہ کرنے کی ان کی صلاحیت کو محدود کیا جا سکتا ہے۔ یہ معاشی عدم مساوات کو برقرار رکھ سکتا ہے اور کم معاشی طور پر ترقی یافتہ ممالک کی ترقی کے امکانات کو روک سکتا ہے۔

6۔ حد سے زیادہ ریگولیشن کا امکان (Potential for Overregulation): ناقدین کا استدلال ہے کہ کچھ غیر ٹیرف اقدامات حد سے زیادہ پابندی والے، جدت کو دبانے والے اور اشیاء اور خدمات کے قدرتی بہاؤ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اوور ریگولیشن معاشی ترقی کو سست کر سکتی ہے اور ان فوائد کو محدود کر سکتی ہے جو کھلی اور مسابقتی منڈیوں سے معیشت میں پیدا ہوتی ہے۔

7۔ قیمتوں پر اثر (Influence on Consumer Prices): کچھ غیر ٹیرف اقدامات، خاص طور پر وہ جو حفاظت اور معیار سے متعلق ہیں، زیادہ پیداواری لاگت کا باعث بن سکتے ہیں۔ زیادہ پیداواری لاگت اشیاء اور خدمات کی قیمتوں میں اضافہ کرے گی۔

8۔ بین الاقوامی تعلقات پر تناؤ (Strain on International Relations): غیر ٹیرف اقدامات کے اطلاق سے متعلق تنازعات ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات کو کشیدہ کر سکتے ہیں۔ تجارتی پالیسیوں پر اختلاف رائے سے پیدا ہونے والی کشیدگی وسیع تر عالمی مسائل پر تعاون میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

ان مسائل اور تنقیدوں کو سمجھنا پالیسی سازوں، کاروباری اداروں اور وکالت کے لیے ضروری ہے کہ وہ مختلف مقاصد کے لیے بین الاقوامی تجارت کو منظم کرنے کے درمیان توازن تلاش کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ اقدامات معاشی ترقی، انصاف پسندی اور عالمی تعاون کے وسیع اہداف کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں۔

11.7 کلیدی الفاظ (Keywords)

غیر ٹیرف اقدامات (Non-Tariff Measures): بین الاقوامی تجارت میں روایتی ٹیرف سے ہٹ کر ریگولیٹری مداخلتیں، کوٹہ، لائسنسنگ، اور تکنیکی معیارات جیسے اقدامات کے ذریعے اشیاء کے بہاؤ کو متاثر کرتی ہیں۔

تجارتی ضوابط (Trade Regulations): منصفانہ اور قانونی بین الاقوامی تجارت کو یقینی بناتے ہوئے، اقوام کے درمیان اشیاء اور خدمات کے تبادلے کو کنٹرول کرنے کے لیے حکومتوں کی طرف سے قائم کردہ قوانین اور پالیسیاں۔

کوٹہ (Quotas): مخصوص اشیا کی مقدار یا قیمت پر پابندیاں جنہیں ایک مقررہ مدت کے اندر درآمد یا برآمد کیا جا سکتا ہے، جس کا مقصد تجارتی حجم کو کنٹرول کرنا ہے۔

سبسڈیز (Subsidies): حکومتوں کی طرف سے ملکی صنعتوں یا کاروباروں کو مسابقت بڑھانے کے لیے فراہم کی جانے والی مالی مدد، اکثر بین الاقوامی تجارتی حرکیات کو متاثر کرتی ہے۔

لائسنسنگ کی ضروریات(Licensing Requirements): بین الاقوامی تجارتی سرگرمیوں میں شامل ہونے سے پہلے اجازت نامے یالائسنس حاصل کرنے کے لیے مینڈیٹس، مخصوص ضوابط کی تعمیل کو یقینی بنانا۔

تجارت میں تکنیکی رکاوٹیں(Technical Barriers to Trade): مصنوعات کے معیار، حفاظت،اور تکنیکی تصریحات سے متعلق معیارات اور ضوابط، مصنوعات کے لیے بینچ مارکس ترتیب دے کر بین الاقوامی تجارت کو متاثر کرتے ہیں۔

کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹیز(Countervailing Measures): غیر منصفانہ مسابقت کو روکنے کے لیے کسی دوسرے ملک کی طرف سے فراہم کردہ سبسڈی کے اثرات کا مقابلہ کرنے کے لیے حکومتوں کی طرف سے کیے گئے اقدامات۔

رضاکارانہ برآمد پر پابندیاں(Voluntary Exports Restraints): برآمد کرنے اور درآمد کرنے والے ممالک کے درمیان معاہدے جہاں برآمد کرنے والی قوم رضاکارانہ طور پر درآمد کرنے والے ملک کو برآمد کردہ اشیاء کی مقدار کو محدود کرتی ہے۔

کسٹم کے طریقہ کار(Customs Procedures): تقاضے اور عمل جن سے اشیاء بین الاقوامی سرحدوں کو عبور کرتے وقت گزرنا چاہیے، بشمول معائنہ، اعلانات اور کاغذی کارروائی۔

درآمد اور برآمد کی پابندیاں(Import and Export Restrictions): کسی ملک میں داخل ہونے یا جانے والے مخصوص اشیاء پر حکومتوں کی طرف سے عائد کردہ پابندیاں، اکثر قومی سلامتی یا ماحولیاتی تحفظ جیسی وجوہات کی بنا پر۔

11.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Exam Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ بین الاقوامی تجارت میں غیر ٹیرف اقدامات کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

2۔ تکنیکی معیارات سے متعلق غیر ٹیرف اقدامات کی ایک مثال فراہم کریں۔

3۔ حکومتوں کی طرف سے ملکی صنعتوں کو مسابقت بڑھانے کے لیے فراہم کی جانے والی مالی معاونت کی کیا اصطلاح بیان کرتی ہے؟

4۔ بین الاقوامی تجارت کے تناظر میں، VER کا کیا مطلب ہے؟

5۔ غیر ٹیرف اقدامات سے وابستہ ایک مسائل کا نام بتائیں۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answers Type Questions)

1۔ ہندوستانی معیشت میں غیر ٹیرف اقدامات کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

2۔ درآمد اور برآمد کی پابندیوں کے ساتھ رضاکارانہ برآمدی پابندیوں(VERs) کا موازنہ کریں۔

3۔ غیر ٹیرف اقدامات سے متعلق مسائلوں اور تنقیدوں کا تجزیہ کریں۔

4۔ بین الاقوامی تجارت میں غیر ٹیرف اقدامات کے اثرات کی تشخیص کی وضاحت کریں۔

5۔ غیر ٹیرف اقدامات کے طور پر کسٹم کے طریقہ کار اور دستاویزات کے کردار پر تبادلہ خیال کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answers Type Questions)

1۔ غیر ٹیرف اقدامات کے تاریخی ارتقاء اور بین الاقوامی تجارت میں ان کی بدلتی اہمیت کی وضاحت کریں۔

2۔ ترقی پذیر معیشتوں پر غیر ٹیرف اقدامات کے اثرات کی وضاحت کریں۔

3۔ دو مختلف ممالک یا خطوں میں غیر ٹیرف اقدامات کے اطلاق کا تقابلی تجزیہ کریں۔

اکائی 12۔ توازن ادائیگی

(Balance of Payments)

اکائی کے اجزاء	Structure
12.0 تمہید	Introduction
12.1 مقاصد	Objectives
12.2 توازن ادائیگی کے معنی ومفہوم	Meaning & Definition of Balance of Payments
12.3 توازن ادائیگی کے اجزاء	Components of Balance of Payment
12.4 توازن ادائیگی کے اکاؤنٹنگ اصول	Accounting Principles of Balance of Payment
12.5 توازن ادائیگی کی اہمیت	Importance of Balance of Payment
12.6 توازن ادائیگی کی اقسام	Types of Balance of Payment
12.7 توازن تجارت اور توازن ادائیگیس	Balance of Trade and Balance of Payments
12.8 توازن ادائیگی میں عدم توازن	Disequilibrium in Balance of Payment
12.9 کلیدی الفاظ	Keywords
12.10 نمونہ امتحانی سوالات	Model Exam Questions

12.0 تمہید (Introduction)

بین الاقوامی معاشیات اور مالیات کی دلچسپ دنیا میں خوش آمدید! اس یونٹ میں، ہم توازن ادائیگی کے تصور کو سمجھنے کے ذریعے دنیا میں کسی ملک کے معاشی تعلقات کی مختلف پیچیدگیوں کا مطالعہ کریں گے۔ معاشیات کے عالمی جہتوں کو سمجھنے کے خواہشمند انڈر گریجویٹ طلباء کے لیے ڈیزائن کیا گیا، یہ یونٹ ان بنیادی تصورات کا تجزیہ کرتا ہے جو بین الاقوامی تجارت، سرمایہ کاری اور معاشی تعاملات کو کنٹرول کرتے ہیں۔

بین الاقوامی معاشیات ایک متحرک شعبہ ہے جو اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ ممالک کس طرح تجارت، مالیاتی لین دین اور عالمی سطح پر تعاون میں مشغول ہیں۔ اس مطالعے کے مرکز میں ادائیگیوں کا توازن ہے، ایک جامع فریم ورک جو دوسرے ممالک کے ساتھ کسی ملک کے

معاشی لین دین کے حسابات کو ظاہر کرتا ہے۔ اشیاء اور خدمات کے تبادلے سے لے کر مالیاتی سرمایہ کاری اور کسی ملک کی کرنسی کے مضمرات تک، ادائیگیوں کا توازن ممالک کی معاشی صحت اور استحکام کو سمجھنے کے لیے ایک اہم ذریعہ کے طور پر کام کرتا ہے۔

اس پورے یونٹ کے دوران، ہم توازن ادائیگی کے اجزاء کا جائزہ لیں گے، یہ سمجھیں گے کہ ایک موافق یا ناگوار توازن کیا ہے اور اس کے ملکی معیشت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہم تجارتی پالیسیوں، مالیاتی اقدامات، اور عدم توازن کو درست کرنے میں مالیاتی حکمت عملیوں کے باہمی ربط پر تبادلہ خیال کریں گے۔ چاہے آپ معاشیات میں نئے ہوں یا بین الاقوامی معاشی تعلقات کی گہری سمجھ کے خواہاں ہوں، اس یونٹ کا مقصد آپ کو ایک مضبوط بنیاد فراہم کرنا ہے۔ اس یونٹ کے اختتام تک، آپ عالمی سطح پر کسی ملک کی معاشی حیثیت کا تجزیہ کرنے اور بین الاقوامی لین دین کے پیچیدہ تصورات کو سمجھنے کے لیے استعمال کیے جانے والے پالیسی اقدامات کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ممالک باقی دنیا کے ساتھ مالی طور پر کیسے تعامل کرتے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ وہ تمام درآمدی اشیاء کہاں سے آتے ہیں، اور ان کی ادائیگی کیسے کی جاتی ہے؟ اگر آپ نے کبھی بین الاقوامی تجارت، سرمایہ کاری، اور زر مبادلہ کے درمیان پیچیدہ رقص پر سوال کیا ہے، تو یہ یونٹ توازن ادائیگی کے تصورات کو سمجھنے میں آپ کے لیے مددگار ثابت ہوگا۔

ایک وسیع، باہم مربوط نیٹ ورک کا تصور کریں، جہاں ممالک اشیاء، خدمات اور سرمایہ کاری کا تبادلہ کرتے ہیں۔ ادائیگی کا توازن اس ویب کے ایک تفصیلی نقشے کی طرح ہے، جو کسی ملک اور باقی دنیا کے درمیان ہونے والے ہر لین دین کو احتیاط سے ریکارڈ کرتا ہے۔ اب یہ صرف تجارت کی بات نہیں ہے۔ یہ پیچیدہ مالیاتی نظام کو سمجھنے کے بارے میں ہے جو ہماری گلوبلائزڈ دنیا کو زیر کرتا ہے۔

انڈر گریجویٹ طلباء کی حیثیت سے، آپ ایک اہم مرحلے پر ہیں جہاں بین الاقوامی معاشیات کو سمجھنا تیزی سے اہم ہوتا جا رہا ہے۔ چاہے آپ کاروبار، مالیات، بین الاقوامی تعلقات، یا صرف اپنے ارد گرد کی دنیا کے بارے میں دلچسپی رکھتے ہوں، توازن ادائیگی میں مہارت حاصل کرنا آپ کو قیمتی علم سے آراستہ کر دے گا۔

12.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- توازن ادائیگی کے معنی اور تعریف۔
- توازن ادائیگی کے مختلف اجزاء۔
- توازن ادائیگی کا اکاؤنٹنگ سسٹم۔
- توازن ادائیگی میں عدم توازن۔

12.2 توازن ادائیگی کے معنی و مفہوم (Meaning & Definition of Balance of Payments)

توازن ادائیگی کی اصطلاح کا اکثر خبروں میں حوالہ دیا جاتا ہے اور یہ دنیا بھر میں سیاسی اور معاشی بحث کے لیے ہمیشہ ایک گرما گرم موضوع ہوتا ہے۔ توازن ادائیگی کی اصطلاح مختلف سیاق و سباق میں استعمال ہوتی ہے۔

According to V. Sharan, "Balance of Payments is a macro level statement showing inflow and outflow of foreign exchange." This means that it is a statement that records the flow of foreign exchange arising as a result of international economic transactions. International economic transactions include export and import of goods and services, unilateral transfers, FDI, foreign portfolio investments, etc. in and out of a country.

توازن ادائیگی کی مزید جامع تعریف ذیل میں فراہم کی گئی ہے۔

According to Cheol S. Eun and Bruce G. Resnik, Balance of Payments can be defined as, " the statistical record of a country's international transactions over a certain period of time presented in the form of double-entry book keeping." This definition shows that Balance of Payments statement has a time dimension that is, it is prepared over a certain time period which can be a quarter, a year, etc.

اس طرح:

Inflow of Foreign Exchange	⟹	+Ve Entry (CREDIT)
Outflow of Foreign Exchange	⟹	-Ve Entry (DEBIT)

12.3 توازن ادائیگی کے اجزاء (Componants of Balance of Payment)

توازن ادائیگی اسٹیٹمنٹ ایک مخصوص مدت میں کسی ملک کے تمام قسم کے بین الاقوامی معاشی لین دین کو ریکارڈ کرتا ہے۔ لین دین کی قسم کی بنیاد پر، توازن ادائیگی کے مختلف حصے حسب ذیل ہیں:

1۔ کرنٹ اکاؤنٹ (Current Account)

2۔ کیپیٹل اکاؤنٹ (Capital Account)

3۔ شماریاتی غلطیاں اور تضادات (Statistical Errors and Discrepancies)

4۔ سرکاری ریزرو اکاؤنٹ(The Official Reserve Account)

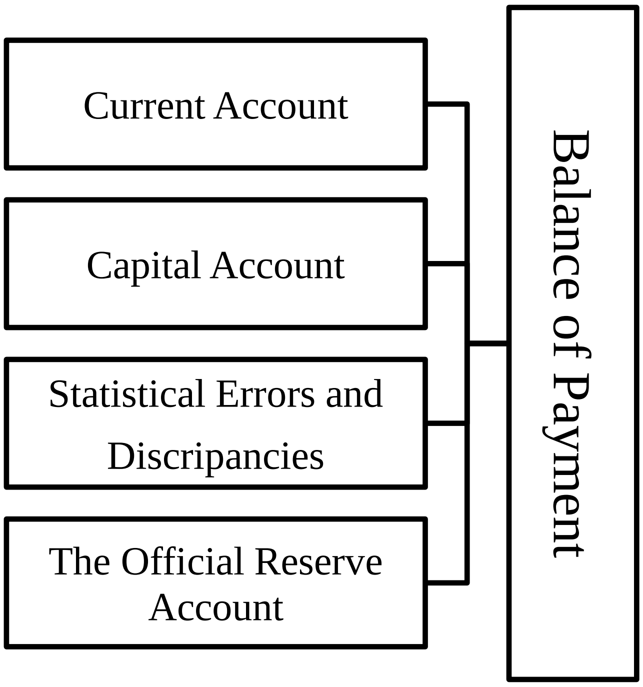

1۔ کرنٹ اکاؤنٹ(Current Account):

کرنٹ اکاؤنٹ تمام بین الاقوامی معاشی لین دین کو ریکارڈ کرتا ہے جس میں اشیاء اور خدمات کی برآمدات اور درآمدات شامل ہیں جو موجودہ مدت میں ہونے والے ہیں۔اس کی مندرجہ ذیل چار ذیلی اقسام ہیں۔

- اشیاء/تجارتی اشیاء(Goods/ Merchandise Trade): اشیاء کی برآمد اور درآمد کرنٹ اکاؤنٹ کے اس ذیلی زمرے میں شامل ہے۔یہ بین الاقوامی معاشی لین دین کی سب سے بنیادی اور روایتی شکل ہے۔ اشیا کی برآمد ملک میں زرمبادلہ کی آمد کا باعث بنتی ہے جبکہ اشیا کی درآمد سے ملک سے زرمبادلہ کا اخراج ہوتا ہے۔ نتیجتاً،اشیاء کی برآمد کو توازن ادائیگی سٹیٹمنٹ میں کریڈٹ یا"+ve"آئٹم کے طور پر ریکارڈ کیا جاتا ہے جبکہ اشیاء کی درآمد کو ڈیبٹ یا"-ve"آئٹم کے طور پر توازن ادائیگی اسٹیٹمنٹ میں درج کیا جاتا ہے۔

اشیاء کی برآمد اور درآمد کے درمیان فرق کو توازن تجارت کہا جاتا ہے۔ اگر اشیا کی برآمدات اشیا کی درآمد سے زیادہ ہوں تو توازن تجارت مثبت رہے گا۔دوسری طرف،اگر اشیاء کی درآمد اشیا کی برآمد سے زیادہ ہو جائے تو توازن تجارت منفی ہو جائے گا۔

Thus, Exports – Imports ⟹ BOT

Exports> Imports ⟹ BOT surplus/+ve BOT

Exports< Imports ⟹ BOT deficit/-ve BOT

- خدمات/غیر مرئی تجارت(Services/Invisible Trade): کرنٹ اکاؤنٹ کے اس ذیلی زمرے میں خدمات کی برآمد اور درآمد شامل ہے۔خدمات غیر محسوس اشیاء ہیں۔چونکہ،ان کے پاس کوئی مادہ نہیں ہوتا،اس لیے خدمت کی تجارت کو غیر مرئی

تجارت بھی کہا جاتا ہے۔ عام بین الاقوامی سطح پر تجارت کی جانے والی خدمات نقل و حمل، سیاحت، بینکنگ اور انشورنس کے لیے مالیاتی چارجز، املاک دانش کے حقوق کے لیے رائلٹی، تعمیراتی خدمات وغیرہ ہیں۔ ان خدمات کی برآمد، ایک ملک کو غیر ملکی کرنسی کی وصولی کا حقدار بناتی ہے اور اس لیے اسے کریڈٹ یا "ve+" آئٹم کے طور پر ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف، ان خدمات کا استعمال یا درآمد، غیر ملکی زرمبادلہ کی ادائیگی کی ذمہ داری پیدا کرتا ہے اور اس لیے اسے ڈیبٹ یا "ve-" آئٹم کے طور پر ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ خدمات کے نتیجے میں کئی صنعتی ممالک میں گزشتہ دو دہائیوں میں سب سے تیزی سے ترقی ہوئی ہے۔

- عامل آمدنی (Factor Income): کرنٹ اکاؤنٹ کے اس ذیلی زمرے میں گزشتہ ادوار میں بیرون ملک کی گئی سرمایہ کاری پر سود اور منافع کے ذریعے آمدنی شامل ہے۔ مثلاً اگر کوئی ہندوستانی کمپنی سنگاپور میں ایک ذیلی ادارہ قائم کرتی ہے، تو ذیلی کمپنی کی خالص آمدنی کا تناسب (بطور ڈیویڈنڈ) بنیادی کمپنی (بھارت میں) کو ادا کیا جاتا ہے، موجودہ مدت میں، اسے ہندوستان کے لیے موجودہ سرمایہ کاری کی آمدنی کے طور پر سمجھا جائے گا۔ نیز، غیر مقیم کارکنوں کی اجرت اور تنخواہیں اس ذیلی زمرہ میں شامل کی جائیں گی۔
- یکطرفہ منتقلی (Unilateral Transfers): جیسا کہ نام سے پتہ چلتا ہے، کرنٹ اکاؤنٹ کے اس ذیلی زمرے میں یک طرفہ بہاؤ شامل ہیں۔ برآمدات اور درآمدات کے برعکس، یکطرفہ منتقلی فنڈز کا غیر منقولہ بہاؤ ہے۔ لہذا، یکطرفہ منتقلی کے خلاف کوئی آف سیٹنگ بہاؤ نہیں ہے۔ تحائف، ترسیلات زر، پنشن، غیر ملکی امداد، سرکاری اور نجی گرانٹس اور اسی طرح کی دوسری منتقلی کے ذریعے فنڈز کا بہاؤ جن کے خلاف کوئی خدمات فراہم نہیں کی جاتی ہیں اور نہ ہی فراہم کردہ اشیاء اس ذیلی زمرے میں شامل ہیں۔ اس طرح کی منتقلی کی وصولی غیر ملکی کرنسی کی آمد کا سبب بنتی ہے اور اسے کریڈٹ یا ve+ آئٹم کے طور پر ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ کرنٹ اکاؤنٹ کے مختلف ذیلی زمروں کے ڈیبٹ اور کریڈٹ سائیڈ کو متوازن کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر کریڈٹ سائیڈ کی رقم ڈیبٹ سائیڈ سے زیادہ ہے تو فرق کو کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس کہا جاتا ہے اور جب ڈیبٹ سائیڈ کریڈٹ سائیڈ سے زیادہ ہو تو فرق کو کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ کہا جاتا ہے۔

کرنٹ اکاؤنٹ میں خسارے کو درج ذیل میں سے کسی ایک طریقے سے پورا کیا جا سکتا ہے۔

- دوسرے ملک/اداروں سے قرض لینا، یا
- غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروخت کرنا۔

2۔ کیپٹل اکاؤنٹ (Capital Account):

کیپیٹل اکاؤنٹ مالیاتی اثاثوں اور رئیل اسٹیٹ میں سرمایہ کاری یا انخلا سے متعلق تمام بین الاقوامی معاشی لین دین کو ریکارڈ کرتا ہے۔ یہ بین الاقوامی قرضوں، سرمایہ کاری اور بینکنگ فنڈز سے متعلق فنڈز کے بہاؤ کو ظاہر کرتا ہے۔ بیرون ملک مالی اور رئیل اسٹیٹ میں سرمایہ کاری یا خریداری کو کیپیٹل اکاؤنٹ میں ڈیبٹ آئٹم کے طور پر ریکارڈ کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں سرمائے کا اخراج شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح، غیر ملکیوں کو مالیاتی اثاثوں اور رئیل اسٹیٹ کی فروخت کو کیپٹل اکاؤنٹ میں کریڈٹ آئٹم کے طور پر ریکارڈ کیا جاتا ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں زرمبادلہ کی وصولی ہوتی ہے۔

- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری(Foreign Direct Investment) (FDI): جب کوئی غیر ملکی سرمایہ کار گھریلو کاروبار کو کنٹرول کرنے کے ارادے سے 10 فیصد یا اس سے زیادہ ووٹنگ کے حقوق حاصل کرتا ہے تو ایسی سرمایہ کاری کو براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کہا جاتا ہے۔

مثلاً جب جاپانی آٹو موبائل بنانے والی کمپنی، ہونڈا نے اوہائیو میں ایک اسمبلی پلانٹ بنایا تو اس نے اوہائیو میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی۔ سستی مزدوری سے فائدہ اٹھانے کے لیے ہندوستان، چین اور دیگر ایشیائی ممالک میں اپنی پیداواری سہولیات کو تلاش کرنے والی بڑی ملٹی نیشنلز بھی ایف ڈی آئی کے مترادف ہیں۔ جب کوئی ملک ایف ڈی آئی حاصل کرتا ہے، تو سرمایہ ملک میں آتا ہے اور اس لیے اسے توازن ادائیگی اسٹیٹمنٹ کے کیپٹل اکاؤنٹ میں کریڈٹ یا ve+ آئٹم کے طور پر ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف، جب کوئی ملک بیرون ملک ایف ڈی آئی کرتا ہے، تو سرمائے کی نقل و حرکت ہوتی ہے۔ لہذا، اسے توازن ادائیگی میں ڈیبٹ یا ایک شے کے طور پر درج کیا جاتا ہے۔

- پورٹ فولیو سرمایہ کاری(Portfolio Investment): کیپٹل اکاؤنٹ کے اس ذیلی زمرے میں غیر ملکی مالیاتی اثاثوں جیسے بانڈز، اسٹاکس، منی مارکیٹ کے آلات، مالیاتی مشتقات اور اس طرح کی خرید و فروخت شامل ہے جو ملکیت کی منتقلی کا سبب نہیں بنتی ہے۔ غیر ملکیوں کے ذریعہ ہندوستانی مالیاتی اثاثوں کی خریداری غیر ملکی کرنسی کی آمد کا سبب بنتی ہے اور اس لئے اسے توازن ادائیگی کے بیان میں کریڈٹ یا ve+ آئٹم کے طور پر ریکارڈ کیا جانا چاہئے۔ اسی طرح، ہندوستانیوں کی طرف سے غیر ملکی مالیاتی اثاثوں کی خریداری سرمایہ کی منتقلی کا سبب بنتی ہے اور اس لیے، کیپٹل اکاؤنٹ میں ڈیبٹ یا شے کے طور پر ریکارڈ کیا جانا چاہیے۔ اسی طرح، ہندوستانیوں کی طرف سے غیر ملکی مالیاتی اثاثوں میں سرمایہ کاری کا انخلا سرمایہ کی آمد کا سبب بنتا ہے اور غیر ملکیوں کے ذریعہ ہندوستانی مالیاتی اثاثوں میں سرمایہ کاری کا انخلا سرمائے کے اخراج کا سبب بنتا ہے۔
- دیگر سرمایہ کاری(Other Investments): کیپیٹل اکاؤنٹ کے اس ذیلی زمرے میں تجارتی کریڈٹ، کرنسی، بینک ڈپازٹس وغیرہ میں لین دین شامل ہیں۔

3۔ غلطیاں اور کوتاہیاں(Errors and Omissions):

یہ توازن ادائیگی کے بیان میں ایک عنصر ہے۔ اسے شماریاتی تضاد کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ مجموعی بیلنس کا حساب لگاتے وقت اس پر غور کیا جاتا ہے۔ توازن ادائیگی میں شماریاتی تضاد درج ذیل وجوہات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے:

- ڈیٹا اکٹھا کرنے میں دشواری(Difficulties in Data Collection): توازن ادائیگی سٹیٹمنٹ کے لیے ڈیٹا مختلف ذرائع سے اکٹھا کیا جاتا ہے اور یہ ذرائع ڈیٹا کی تالیف کے نقطہ نظر میں مختلف ہوتے ہیں۔ لہذا، مختلف ذرائع سے اعداد و شمار مختلف ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں توازن ادائیگی کے بیان میں شماریاتی تضاد ہوتا ہے۔
- لیڈ یا لیگ لین دین(Lead or Lag Transactions): غیر ملکی زر مبادلہ کی نقل و حرکت ان لین دین کو روک سکتی ہے جس کی وہ مالی اعانت کر رہے ہیں۔ مثلاً اگر اشیاء مارچ 2013 میں بھیج دیا جاتا ہے اور اپریل 2013 میں ان کی ادائیگی موصول ہوتی ہے۔

بھیجی گئی کھیپ کی تفصیلات 31مارچ 2013 کو ختم ہونے والے مالی سال میں درج کی جائیں گی۔ تاہم،اس کی ادائیگی 31مارچ 2014 کو ختم ہونے والے اگلے مالی سال میں ریکارڈ کی جائے گی۔ یہ فرق توازن ادائیگی کے بیان میں شماریاتی تضاد کا باعث بنتا ہے۔

- تخمینہ (Estimates): توازن ادائیگی سٹیٹمنٹ سفر، سیاحت وغیرہ سے متعلق مخصوص اعداد و شمار تک پہنچنے کے لیے تخمینوں کا استعمال کرتا ہے جن کے لیے صحیح مقدار کا تعین کرنا مشکل ہے۔ تخمینے نمونوں پر مبنی ہیں،اگر منتخب کردہ نمونہ عیب دار ہے،تو شماریاتی تضاد پیدا ہوگا۔
- غیر ریکارڈ شدہ غیر قانونی لین دین(Unrecorded Illegal Transactions): ایک بار شماریاتی تضادات کی نشاندہی ہو جانے کے بعد، مجموعی بیلنس حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کرنٹ اکاؤنٹ، کیپٹل اکاؤنٹ اور شماریاتی تضادات میں تمام کریڈٹ اور ڈیبٹ کے درمیان توازن مجموعی بیلنس کی نمائندگی کرتا ہے۔اگر مجموعی بیلنس سرپلس میں ہے تو سرپلس رقم کو IMF سے قرضوں کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور بیلنس(اگر کوئی ہے) کو سرکاری ذخائر کے اکاؤنٹ میں لے جایا جاتا ہے۔ اگر مجموعی بیلنس خسارے میں ہے تو، ملک کے مانیٹری حکام خسارے کو پورا کرنے کے لیے آئی ایم ایف یا سرکاری قرضوں کے ذریعے یا زرمبادلہ کے ذخائر کو کم کر کے سرمائے کے بہاؤ کا انتظام کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا کی بنیاد پر، کیپیٹل اکاؤنٹ فلو دو قسم کے ہو سکتے ہیں:

سرمایہ کے بہاؤ اور خود مختار سرمائے کے بہاؤ کو ایڈجسٹ کرنا۔ سرمایہ کے بہاؤ کو ایڈجسٹ کرنا سرمائے کا بہاؤ ہے جس کا مقصد ادائیگی کے مجموعی بیلنس کے خسارے کو پورا کرنا ہے۔اس طرح کے سرمائے کا مقصد توازن لانا ہے۔اس میں عام طور پر IMF سے ڈرائنگ شامل ہوتی ہے۔ خود مختار سرمائے کا بہاؤ سرمائے کا بہاؤ ہے جو توازن ادائیگی میں کسی بھی خسارے سے قطع نظر ہوتا ہے۔ مثلاً قرض ادا کرنے والے غیر ملکی، کسی ملک میں ایف ڈی آئی کی آمد، وغیرہ۔

4۔ آفیشل ریزرو اکاؤنٹ(Official Reserve Account):

آفیشل ریزرو اکاؤنٹس میں سونا، آئی ایم ایف کے ذریعہ کسی ملک کو مختص کردہ خصوصی ڈرائنگ رائٹس(SDR)اور کسی ملک کے مانیٹری حکام کے پاس غیر ملکی کرنسی کے اثاثے شامل ہیں۔ اگر ادائیگی کا مجموعی بیلنس سرپلس میں ہے، تو اضافی رقم سرکاری ذخائر کے کھاتے میں شامل ہو جاتی ہے۔اگر ادائیگی کا مجموعی بیلنس خسارے میں ہے تو، سرکاری ذخائر اکاؤنٹ خسارے کی رقم سے کم ہو جاتے ہیں۔

توازن ادائیگی اکاؤنٹ کے مختلف اجزاء درج ذیل جدول کے ذریعے دکھائے جاسکتے ہیں۔

Balance of Payments Accounts of India

I	Current Account
	1. Exports
	2. Imports
	3. Trade Balance

	4. Invisibles (Net) a) Services b) Income c) Transfer 5. Goods and Services Balance 6. Current Account Balance
II	Capital Account
	1. External Assistance (Net) 2. External Commercial Borrowings (Net) 3. Short Term Debt 4. Banking Capital (Net) 5. Foreign Investment (Net) of which; A. FDI (Net) B. Portfolio (Net) 6. Other Flows (Net)
III	Capital Account Balance Errors and Omissions
IV	Overall Balance
V	Reserve [Increase(-) / Decrease (N+)]

12.4 توازن ادائیگی کے اکاؤنٹنگ اصول
(Accounting Principles of Balance of Payment)

توازن ادائیگی کی تالیف یا اکاؤنٹنگ کے اصول درج ذیل اصولوں پر مبنی ہیں:

1۔ رہائش کا اصول (Residence Principle): توازن ادائیگی اکاؤنٹ کو مرتب کرنے میں، معیشت کے رہائشیوں کو غیر رہائشیوں سے ممتاز کرنا ضروری ہے۔ توازن ادائیگی کے نظام میں رہائش کا تصور قومی شناخت کے معیار یا کسی خاص ریاست کے باشندوں کے تعین کے قانونی معیار پر مبنی نہیں ہے۔ افراد یا تنظیموں کو اس ملک کا باشندہ کہا جاتا ہے اگر ان کی پوری معاشی سرگرمیاں اس ملک کی

سرزمین میں کی گئی ہوں اور وہ پہلے ہی ایک سال یا اس سے زیادہ عرصے سے اس ملک میں اہم پیمانے پر معاشی سرگرمیوں اور لین دین میں مصروف ہوں۔

2۔ ڈبل انٹری بک کیپنگ کا اصول (Double Entry Book Keeping Principle): کسی ملک کا توازن ادائیگی اکاؤنٹ ڈبل انٹری بک کیپنگ کے اصول پر بنایا جاتا ہے۔ ہر لین دین بیلنس شیٹ کے کریڈٹ اور ڈیبٹ سائیڈ پر درج کیا جاتا ہے۔ اس طرح، توازن ادائیگی کا کل ڈیبٹ اور کل کریڈٹ ہمیشہ برابر ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ اس وجہ سے ہے کہ کسی ملک کے لیے توازن ادائیگی کو ہمیشہ اکاؤنٹنگ کے لحاظ سے متوازن ہونا چاہیے۔

3۔ لین دین کی تشخیص کے لیے یکساں نظام کا اصول (Principle of the Uniform System for Valuation of Transactions): توازن ادائیگی کا تیسرا اصول لین دین کی تشخیص کے لیے یکساں نظام کا اصول ہے، جو توازن ادائیگی میں درج ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مارکیٹ کی قیمتیں جو معاشی لین دین کے ساتھ منسلک ہیں حقیقی وسائل اور مالیاتی اثاثوں اور واجبات میں لین دین کی تشخیص کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ مارکیٹ کی قیمت صرف ایک مخصوص لین دین کی قیمت سے مراد ہے۔ دیئے گئے اصول کی تعمیل مختلف ممالک میں توازن ادائیگی کے ساتھ ساتھ مخصوص ملک کی توازن ادائیگی کے کھاتوں کی موازنہ کو یقینی بناتی ہے۔

4۔ وقت کا اصول (Principle of Time): توازن ادائیگی کا چوتھا اصول وقت کا اصول ہے۔ ہر ٹرانزیکشن کو بیک وقت کریڈٹ سائیڈ اور اس کے متعلقہ ڈیبٹ سائیڈ پر توازن ادائیگیس میں ریکارڈ کیا جانا چاہیے، اور ٹرانزیکشن کے دونوں فریقوں کو ایک ہی نمبر کے تحت آپریشن ریکارڈ کرنا چاہیے جو اس کے ایگزیکیوشن کی تاریخ سے مساوی ہو۔

5۔ اکاؤنٹ کی اکائی کا اصول (Principle of Unit of Account): توازن ادائیگی کی تالیف کے دوران، اکاؤنٹ کی اکائی واضح طور پر بیان کی جانی چاہیے۔ اس کے مطابق، اسے اکاؤنٹ کی وہی اکائی استعمال کی جانی چاہیے جو اندرونی ادائیگیوں کے دوران استعمال ہوتی ہے اور اسے توازن ادائیگی کی تیاری میں بھی استعمال کیا جائے گا۔ تاہم، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ زیادہ تر ممالک میں ادائیگیوں کا توازن امریکی ڈالر میں ریکارڈ کیا جاتا ہے۔

12.5 توازن ادائیگی کی اہمیت (Importance of Balance of Payment)

ادائیگیوں کا توازن ایک اہم معاشی عنصر ہے جو پالیسی سازوں اور ماہرین معاشیات دونوں کے لیے اہم اہمیت رکھتا ہے۔ اس کا کردار نہ صرف حساب کتاب ہے بلکہ اس سے بھی آگے ہے۔ یہ کسی ملک کی معاشی صحت اور باقی دنیا کے ساتھ اس کے تعامل کو سمجھنے کے لیے ایک جامع ٹول کے طور پر کام کرتا ہے۔ توازن ادائیگی کی اہمیت کو اجاگر کرنے والی چند اہم وجوہات یہ ہیں:

1۔ معاشی اور مالی تفصیلات کا انکشاف (Revealing Economic and Financial Details): ادائیگی کا توازن ایک جامع دستاویز ہے جو باقی دنیا کے ساتھ ملک کے معاشی اور مالیاتی لین دین کا تفصیلی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس میں برآمدات، درآمدات، مالیاتی سرمایہ کاری، اور منتقلی کا ڈیٹا شامل ہے، جو ملک کے معاشی تعاملات کی ایک جامع تصویر فراہم کرتا ہے۔

2۔ کرنسی کی قدر یا قدر میں کمی(Currency Appreciation and Depreciation): توازن ادائیگی کا تجزیہ کرکے، کوئی بھی اندازہ لگا سکتا ہے کہ آیا کسی ملک کی کرنسی کی قدر ہو رہی ہے یا گراوٹ۔ توازن ادائیگی میں سرپلس کرنسی کی قدر میں اضافے کی نشاندہی کر سکتا ہے، جب کہ خسارہ فرسودگی کا مشورہ دے سکتا ہے۔ یہ معلومات کاروباری اداروں، سرمایہ کاروں، اور پالیسی سازوں کے لیے کرنسی کے خطرات کو سنبھالنے میں اہم ہے۔

3۔ رہنمائی تجارت اور مالیاتی پالیسیاں(Guiding Trade and Fiscal Policies): ادائیگی کا توازن تجارتی اور مالیاتی پالیسیاں بنانے میں پالیسی سازوں کے لیے ایک قابل قدر رہنما کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ حکومتوں کو تجارتی حرکیات کو سمجھنے اور متوازن بیرونی پوزیشن کو برقرار رکھنے کے لیے اقدامات کو نافذ کرنے میں مدد کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر مسلسل خسارہ ہے، تو پالیسی ساز برآمدات کو بڑھانے یا درآمدات کو کنٹرول کرنے کے لیے حکمت عملیوں پر عمل درآمد کر سکتے ہیں۔

4۔ معاشی معاملات کو سمجھنا(Understanding Economic Dealings): ادائیگی کا توازن ایک ملک اور دوسرے کے درمیان معاشی معاملات کو سمجھنے اور تجزیہ کرنے کے لیے اہم معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس میں اشیاء اور خدمات کی تجارت، آمدنی کے بہاؤ، اور مالیاتی لین دین کا ڈیٹا شامل ہے، جو ممالک کے درمیان معاشی تعلقات اور انحصار کے بارے میں بصیرت پیش کرتا ہے۔

5۔ مناسب پالیسیوں کی تشکیل(Formulating Appropriate Policies): توازن ادائیگی ڈیٹا سے لیس، حکومتیں فنڈز اور ٹیکنالوجی کو معیشت کے اہم شعبوں تک پہنچانے کے لیے پالیسیاں تشکیل دے سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر توازن ادائیگی میں اضافی رقم ہے، تو حکومت حکمت عملی سے ایسے شعبوں کے لیے وسائل مختص کر سکتی ہے جو مستقبل کی معاشی ترقی کو آگے بڑھا سکتے ہیں، اور زیادہ پائیدار اور متوازن ترقی کی رفتار کو فروغ دے سکتے ہیں۔

ادائیگیوں کا توازن صرف ایک مالی بیان نہیں ہے۔ یہ ایک متحرک ٹول ہے جو حکومتوں، کاروباروں اور ماہرین معاشیات کو باخبر فیصلے کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ اس کی اہمیت معاشی منظرنامے کو روشن کرنے، پالیسی سازی کی رہنمائی اور عالمی معاشی میدان میں کسی ملک کے مجموعی استحکام اور خوشحالی میں کردار ادا کرنے کی صلاحیت میں مضمر ہے۔

12.6 توازن ادائیگی کی اقسام (Types of Balance of Payment)

1۔ **موافق ادائیگیوں کا توازن(Favorable Balance of Payment)**: ایک موافق، ادائیگیوں کا توازن اس وقت ہوتا ہے جب کسی ملک کی اشیاء اور خدمات کی برآمدات سے ہونے والی کل آمدنی، نیز بیرون ملک منتقل ہونے والا سرمایہ، اشیاء اور خدمات کی درآمدات اور بیرون ملک سے سرمایہ کی منتقلی پر ہونے والے اس کے کل اخراجات سے زیادہ ہو جاتا ہے۔

اہم نکات(Key Points):

- کرنٹ اکاؤنٹ میں اضافی رقم خاص طور پر توازن تجارت میں توازن ادائیگی کو موافق بننے میں مدد دیتی ہے،
- مثبت سرمائے کی منتقلی اور مالیاتی آمد مجموعی بیلنس کو بڑھاتی ہے۔

مثال: اگر ملک A اپنی درآمدات سے زیادہ اشیاء اور خدمات برآمد کرتا ہے اور خاطر خواہ غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) اور پورٹ فولیو سرمایہ کاری کو بھی راغب کرتا ہے، تو یہ توازن ادائیگی کو زیادہ موافق بنا سکتا ہے۔

2۔ **ناموافق ادائیگیوں کا توازن (Unfavorable Balance of Payment):** ایک ناموافق ادائیگیوں کا توازن، اس وقت ہوتا ہے جب کسی ملک کی کل ادائیگیاں بشمول اشیاء اور خدمات کی درآمدات اور سرمائے کی منتقلی اس کی کل وصولیوں جیسے کہ اشیاء اور خدمات کی برآمدات اور بیرون ملک سے سرمایہ کی منتقلی سے زیادہ ہوتی ہے۔

اہم نکات (Key Points):

- کرنٹ اکاؤنٹ میں خسارہ، خاص طور پر توازن تجارت میں، ادائیگی کے ناموافق توازن کا باعث بنتا ہے۔
- منفی سرمائے کی منتقلی اور مالی اخراج مجموعی بیلنس کو خراب کر سکتا ہے۔

مثال: اگر ملک B اپنی برآمدات سے زیادہ اشیا اور خدمات درآمد کرتا ہے، اور ساتھ ہی قرضوں کی ادائیگی یا غیر ملکی سرمایہ کاری کے بہاؤ کی وجہ سے سرمائے کے اخراج کا سامنا کرتا ہے، تو یہ ادائیگیوں کے ناموافق توازن کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ سمجھنا کہ آیا کسی ملک کے پاس ادائیگیوں کا موافق یا ناموافق توازن ہے اس کے معاشی تعلقات، مسابقت، اور ممکنہ مسائل یا ترقی کے مواقع کے بارے میں قیمتی بصیرت فراہم کرتا ہے۔

12.7 توازن تجارت اور توازن ادائیگیاں (Balance of Trade and Balance of Payments)

وضاحت کی خاطر، توازن تجارت اور توازن ادائیگی کے درمیان فرق کو سمجھنا ضروری ہے۔ ادائیگیوں کا توازن اشیاء اور خدمات، سرمائے کی نقل و حرکت یا مالی بہاؤ میں تجارت کی شکل اختیار کرتا ہے۔ لین دین کی یہ تین شکلیں توازن ادائیگی کی درجہ بندی کو جنم دیتی ہیں۔ تجارت کے توازن سے مراد صرف نظر آنے والی اشیاء میں ہونے والی لین دین ہے۔

اشیاء کی درآمد یا برآمد ایک نظر آنے والی چیز ہے کیونکہ، یہ ممالک کے درمیان ایک عام تجارت ہے اور کسٹم حکام کے ذریعہ آسانی سے تصدیق کی جا سکتی ہے۔ برآمدات اور تجارتی اشیاء کی درآمدات سے حاصل ہونے والی خالص وصولیاں تجارت کے توازن کو تشکیل دیتی ہیں۔ کسی ملک کے لیے تجارتی خسارہ کسی خاص سال میں پیدا ہوتا ہے اگر اس کی برآمدات کی قیمت اس کی درآمدات کی قدر سے کم ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ تجارت کے توازن میں ہمیشہ توازن کی ضرورت نہیں ہے۔ یاد رکھنے کا اہم نکتہ یہ ہے کہ تجارت کے توازن میں خسارہ ہو سکتا ہے اور پھر بھی ادائیگی کا توازن سرپلس یا اس کے برعکس ہو سکتا ہے۔ توازن تجارت توازن ادائیگی کا صرف ایک حصہ ہے۔

ادائیگی کا توازن تجارت کے توازن سے زیادہ جامع ہے۔ تجارت کے توازن کے علاوہ، غیر مرئی کھاتہ بھی توازن ادائیگی میں شامل ہے۔ مرئی اکاؤنٹ خدمات اور تحائف اور خیراتی اکاؤنٹس پر مشتمل ہوتا ہے جس میں مختلف قسم کی غیر مرئی اشیاء، نیز کیپیٹل اکاؤنٹ پر لین دین شامل ہوتے ہیں۔ مختصراً، توازن تجارت ایک جزوی تصویر ہے، جب کہ ادائیگیوں کا توازن ملک کے بین الاقوامی معاشی تعلقات کی مکمل تصویر ہے۔ مزید، اکاؤنٹنگ کے لحاظ سے، توازن تجارت خسارے یا سرپلس میں ہو سکتا ہے۔ لیکن مجموعی طور پر ادائیگیوں کا توازن ہمیشہ متوازن ہونا چاہیے۔ اس وجہ سے، اس کی ساخت میں 'ذخائر یا مالیاتی نقل و حرکت' نامی ایک شے شامل ہے۔

Balance of Payment v/s Balance of Trade

Balance of Payment	Balance of Trade	
اس کا دائرہ وسیع ہے۔	اس کا دائرہ تنگ ہے۔	1
اس میں مرئی، غیر مرئی اور سرمائے کی منتقلی سے متعلق تمام لین دین شامل ہیں۔	اس میں صرف مرئی اشیاء شامل ہیں۔	2
یہ ہمیشہ خود کو متوازن رکھتا ہے۔	یہ موافق یا ناموافق ہو سکتا ہے۔	3
توازن ادائیگی = کرنٹ اکاؤنٹ + کیپٹل اکاؤنٹ + یا- بیلنسنگ آئٹم (غلطیاں اور کوتاہیاں).	توازن تجارت = برآمد پر خالص آمدنی- درآمدات کے لیے خالص ادائیگی	4
مندرجہ ذیل اہم عوامل ہیں جو توازن ادائیگی کو متاثر کرتے ہیں۔ a) غیر ملکی قرض دہندگان کی شرائط۔ b) حکومت کی معاشی پالیسی c) توازن تجارت کے تمام عوامل	مندرجہ ذیل اہم عوامل ہیں جو تجارت کے توازن کو متاثر کرتے ہیں۔ a) پیداواری لاگت b) خام مال کی دستیابی c) زرمبادلہ کی شرح d) گھر میں تیار کردہ اشیاء کی قیمتیں۔	5

12.8 توازن ادائیگی میں عدم توازن (Disequilibrium in Balance of Payment)

توازن ادائیگی میں عدم توازن کو سرپلس یا خسارے کی حالت کو کہا جاتا ہے۔ توازن ادائیگی میں سرپلس یا خسارے کو عدم توازن کہا جاتا ہے۔ توازن ادائیگی میں سرپلس اس وقت ہوتا ہے جب کل رسیدیں کل ادائیگیوں سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔ توازن ادائیگی میں خسارہ اس وقت ہوتا ہے جب کل ادائیگیاں کل رسیدوں سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔

توازن کی صورت حال میں نہ تو سرپلس ہوتے ہیں اور نہ ہی خسارے ہوتے ہیں۔ جب کسی ملک کا کرنٹ اکاؤنٹ خسارے یا سرپلس میں ہوتا ہے تو اس کا BOP عدم توازن میں کہا جاتا ہے۔ کرنٹ اکاؤنٹ پر ایک اہم خسارہ جہاں درآمدات برآمدات سے زیادہ ہوں گے اس کے نتیجے میں عدم توازن پیدا ہوگا۔ اسی طرح، جب برآمدات درآمدات سے زیادہ ہوتی ہیں، کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس بناتا ہے، تو عدم توازن پیدا ہوتا ہے۔

تاہم، عام زبان میں، جب BOP کا خسارہ یا ایک ناموافق توازن موجود ہو جس کے تحت ڈیبٹ آئٹمز کی رقم کریڈٹ آئٹمز کی رقم سے زیادہ ہو جائے، ایسے عدم توازن کو BOP عدم توازن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس طرح کا عدم توازن کسی بھی ملک کے لیے باعث تشویش ہے اور اسے وقتاً فوقتاً درست کرنے کی ضرورت ہے۔

عدم توازن کی وجوہات(Causes of Disequilibrium)

عدم توازن معاشی اور غیر معاشی عوامل کی وجہ سے ہوتا ہے جو درج ذیل ہیں:

- جب ملکی بچت اور ملکی سرمایہ کاری کے درمیان عدم توازن ہو۔ اگر ملکی سرمایہ کاری ملکی بچتوں سے زیادہ ہو تو کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس میں خسارہ پیدا ہوگا، کیونکہ اضافی سرمایہ کاری غیر ملکی ذرائع سے سرمائے سے کی جائے گی۔
- جب دونوں ممالک کے درمیان تجارتی معاہدہ درآمد یا برآمدی سرگرمیوں کی سطح کو متاثر کرتا ہے تو ادائیگیوں کا توازن بگڑ جائے گا۔
- جب کسی ملک کی شرح مبادلہ میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ جیسے جب کسی ملک کی کرنسی کی قدر میں کمی کی جاتی ہے تو یہ عدم توازن کا باعث بن سکتی ہے۔
- دیگر عوامل، جیسے افراط زر، زرمبادلہ کے ذخائر میں تبدیلی، آبادی میں اضافہ، ترقیاتی اخراجات میں اضافہ، سیاسی عدم استحکام، وغیرہ کے نتیجے میں عدم توازن پیدا ہو سکتا ہے۔

عدم توازن کو درست کرنے کے لیے اقدامات(Measures to Correct Disequilibrium)

ملک کے BOP میں بہتری لانے کے لیے متعدد پالیسیاں متعارف کرائی جا سکتی ہیں۔ اس کے لیے کچھ اہم اقدامات درج ذیل ہو سکتے ہیں۔

(i) زرمبادلہ کی قدر میں کمی کے ذریعے ایڈجسٹمنٹ۔

(ii) قدر میں کمی یا اخراجات میں تبدیلی کی پالیسی۔

(iii) براہ راست کنٹرول۔

(iv) سرمائے کی نقل و حرکت کے ذریعے ایڈجسٹمنٹ۔

(v) آمدنی میں تبدیلی کے ذریعے ایڈجسٹمنٹ۔

(vi) برآمدات اور درآمدی متبادل کی حوصلہ افزائی۔

(vii) اخراجات کو کم کرنے والی پالیسیاں۔

ان میں سے کچھ اقدامات ترقی کو تبدیل کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، اور دیگر معیشت کی سپلائی سائیڈ مسابقت کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ موثر پالیسیاں وہ ہیں جو بنیادی وجوہات کو نشانہ بناتی ہیں جو اضافی برآمدات یا درآمدات کو کم کر کے زیادہ زرمبادلہ کمانے پر زور دیتی ہیں۔

برآمدات اور درآمدات میں مقداری تبدیلیوں کے لیے پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے پالیسی اقدامات مالیاتی، مالیاتی اور غیر مالیاتی اقدامات کی شکل میں ہوتے ہیں۔ غیر مالیاتی طریقے مالیاتی طریقوں سے زیادہ موثر ہوتے ہیں اور عام طور پر ادائیگیوں کے منفی توازن کو درست کرنے میں لاگو ہوتے ہیں۔

عملی طور پر، حکومتیں درج ذیل اقدامات کرتی ہیں:

1۔ مالیاتی اقدامات (Monetary Measures):

- مرکزی بینک اپنی مانیٹری پالیسی کے ذریعے مناسب اقدامات کے ذریعے معیشت میں رقم کی فراہمی میں اضافہ یا کمی کر سکتا ہے جس سے قیمتیں متاثر ہوں گی۔
- صورت حال کے مطابق، حکومت اپنے اخراجات میں اضافہ یا کمی کر سکتی ہے۔
- زر مبادلہ کی شرح میں کمی غیر ملکی کرنسی کے سلسلے میں گھریلو کرنسی کی قدر کو کم کرتی ہے۔ نتیجتاً درآمدات مہنگی اور برآمدات سستی ہو جاتی ہیں۔ اس سے ملک میں مہنگائی کا رجحان بھی بڑھتا ہے۔ فرسودگی گھریلو کرنسی کی بیرونی قوت خرید میں کمی کا باعث بنتی ہے۔ فرسودگی ایک آزاد منڈی کے نظام میں ہوتی ہے جہاں زر مبادلہ کی طلب کسی ملک کی زر مبادلہ کی منڈی کی رسد سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ جب کوئی ملک اپنی کرنسی کی قدر میں کمی کرتا ہے تو برآمدات سستی ہو جاتی ہیں اور درآمدات مہنگی ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے BOP خسارہ کم ہو جاتا ہے۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ قدر میں کمی فکسڈ ایکسچینج ریٹ سسٹم میں کی جاتی ہے۔
- افراط زر کا مطلب ہے قیمتوں اور آمدنیوں کو کم کرنے کے لیے رقم کی مقدار میں کمی۔ ملکی مارکیٹ میں جب کرنسی کی قدر میں کمی ہوتی ہے تو لوگوں کی آمدنی میں کمی ہوتی ہے۔ اس سے کھپت پر روک لگتی ہے اور حکومت برآمدات بڑھا سکتی ہے اور زیادہ زر مبادلہ کما سکتی ہے۔
- زر مبادلہ کے کنٹرول کے تحت، تمام برآمد کنندگان کو مانیٹری اتھارٹی کی طرف سے ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنی غیر ملکی زر مبادلہ کی کمائی واپس کر دیں، اور کل دستیاب زر مبادلہ لائسنس یافتہ درآمد کنندگان میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ لائسنس رکھنے والا کوئی بھی اشیاء درآمد کر سکتا ہے لیکن رقم مانیٹری اتھارٹی کے ذریعہ طے کی جاتی ہے۔

2۔ غیر مالیاتی اقدامات (Non-Monetary Measures)

خسارے کا شکار ملک مندرجہ ذیل غیر مالیاتی اقدامات بھی اپنا سکتا ہے جو یا تو درآمدات کو محدود کرے گا یا برآمدات کو فروغ دے گا۔

- برآمدی فروغ: کوئی ملک برآمدات کی حوصلہ افزائی کے لیے اقدامات کر سکتا ہے۔ برآمدات کو بڑھانے کے لیے ایکسپورٹ ڈیوٹی کم کی جا سکتی ہے۔ برآمدات بڑھانے کے لیے برآمد کنندگان کو نقد امداد، سبسڈی دی جا سکتی ہے۔ برآمدات کے لیے استعمال ہونے والی اشیا کو ہر قسم کے ٹیکسوں سے مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے۔
- درآمدی متبادل: درآمدی متبادل کی پیداوار کی حوصلہ افزائی کے لیے اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ اس سے ان درآمدی متبادلوں کی طرف سے درآمدات کے استعمال کی جگہ لے کر مختصر مدت میں زر مبادلہ کی بچت ہو گی۔
- امپورٹ کنٹرول: کوٹہ اور ٹیرف جیسے وسیع قسم کے اقدامات کو اپنانے کے ذریعے درآمدات کو کنٹرول میں رکھا جا سکتا ہے۔ کوٹہ سسٹم کے تحت حکومت اشیا اور خدمات کی زیادہ سے زیادہ مقدار طے کرتی ہے جو ایک خاص مدت کے دوران درآمد کی جا سکتی ہیں۔ محصولات درآمدات پر عائد ڈیوٹی (ٹیکس) ہیں۔ جب ٹیرف لگائے جائیں گے تو درآمدات کی قیمتیں ٹیرف کی حد تک بڑھ جائیں گی۔ بڑھتی ہوئی

قیمتوں سے درآمدی اشیا کی مانگ میں کمی آئے گی اور ساتھ ہی ساتھ ملکی صنعت کاروں کو زیادہ درآمدی متبادل پیدا کرنے پر آمادہ کریں گے۔

12.9 کلیدی الفاظ(Keywords)

ادائیگیوں کا توازن(Balance of Payment): باقی دنیا کے ساتھ کسی ملک کے معاشی لین دین کا جامع ریکارڈ۔
کرنٹ اکاؤنٹ(Current Account): اشیاء اور خدمات کی تجارت، آمدنی کے بہاؤ، اور موجودہ منتقلی کے اکاؤنٹس۔
مالیاتی اکاؤنٹ(Financial Account): غیر ملکی سرمایہ کاری اور ریزرو تبدیلیوں سمیت مالیاتی لین دین کا احاطہ کرتا ہے۔
تجارتی سرپلس(Trade Surplus): توازن تجارت میں درآمدات پر برآمدات کی زیادتی۔
سرمائے کی منتقلی(Capital Transfer): ملکوں کے درمیان سرمائے کی نقل و حرکت، اکثر تحائف یا قرض معافی کی صورت میں۔
عدم توازن(Disequilibrium): توازن ادائیگیس کے اندر ملک کی وصولیوں اور ادائیگیوں میں عدم توازن۔
ڈبل انٹری اکاؤنٹنگ (Double Entry Accounting): کریڈٹ اور ڈیبٹ کے طور پر دو بار بین الاقوامی لین دین کی منظم ریکارڈنگ۔
موافق BOP (Favorable BOP): اس وقت ہوتا ہے جب برآمدات اور سرمائے کی منتقلی سے کسی ملک کی کمائی اخراجات سے زیادہ ہو جاتی ہے۔
پالیسی اقدامات(Policy Measures): معاشی عدم توازن کو دور کرنے کے لیے حکومتوں کی طرف سے نافذ کردہ مداخلتیں اور حکمت عملی۔

12.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Exam Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ BOP کا مطلب کیا ہے؟
2۔ توازن ادائیگی میں، تجارتی سرپلس کس چیز کی نشاندہی کرتا ہے؟
3۔ BOP میں مالیاتی اکاؤنٹ کے ایک جزو کا نام دیں۔
4۔ توازن ادائیگی میں اکاؤنٹنگ کا بنیادی اصول کیا ہے؟
5۔ BOP کے تناظر میں کرنسی کی قدر کی تعریف کریں۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answers Type Questions)

1۔ ایک موافق، توازن ادائیگی کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

2۔ BOP میں کرنٹ اکاؤنٹ کے کلیدی اجزاء کا خاکہ بنائیں اور ہر ایک کے لیے ایک مثال فراہم کریں۔

3۔ ایک ناموافق، توازن ادائیگی کو حل کرنے کے لیے درکار اقدامات پر تبادلہ خیال کریں۔

4۔ کسی ملک کی کرنسی اور افراط زر پر تجارتی خسارے کے اثرات کو بیان کریں۔

5۔ پالیسی سازوں کی رہنمائی اور ملک کی معاشی صحت کا اندازہ لگانے میں توازن ادائیگی کی اہمیت کو واضح کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answers Type Questions)

1۔ توازن ادائیگی کے تناظر میں ڈبل انٹری اکاؤنٹنگ سسٹم کی اہمیت اور اطلاق پر زور دیتے ہوئے اس کی وضاحت کریں۔

2۔ توازن تجارت اور توازن ادائیگی کے درمیان فرق کی وضاحت کرتے ہوئے ان کے اہم اجزاء اور باہمی تعلق کو اجاگر کریں۔

3۔ توازن ادائیگی میں عدم توازن کی وجوہات پر بحث کریں، سرپلس اور خسارے دونوں صورتوں کے لیے مثالیں فراہم کریں۔

اکائی 13۔ تجارت میں رکاوٹیں

(Barriers on Trade)

Structure	اکائی کے اجزاء	
Introduction	تمہید	13.0
Objectives	مقاصد	13.1
Barriers in Trade	تجارت میں رکاوٹیں	13.2
Types of Trade Barriers	تجارتی رکاوٹوں کی اقسام	13.3
Why Do Governments Impose Trade Barriers	حکومتیں تجارتی رکاوٹیں کیوں لگاتی ہیں	13.4
Examples from the Past Trade Barriers Affecting Economies	ماضی کی تجارتی رکاوٹوں سے متاثر ہونے والی معیشتوں کی مثالیں	13.5
How Trade Barriers Impact Consumers	تجارتی رکاوٹیں صارفین کو کس طرح متاثر کرتی ہیں	13.6
Trade Agreements for Freer Trade	آزاد تجارت کے لیے بین الاقوامی معاہدے	13.7
Diplomacy and Negotiations; The Key to Reducing Trade Barriers	ڈپلومیسی اور گفت و شنید: تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنے کی کلیدیں	13.8
Emerging Issues in International Trade	بین الاقوامی تجارت میں ابھرتے ہوئے مسائل	13.9
Keywords	کلیدی الفاظ	13.10
Model Exam Questions	نمونہ امتحانی سوالات	13.11

13.0 تمہید (Introduction)

عالمی معاشیات کے مسلسل پھیلتے ہوئے میدان میں، تجارت کی راہ میں حائل رکاوٹیں بین الاقوامی تجارت کے بیانیے میں مرکزی کردار اور مخالف دونوں کے طور پر کام کرتی ہیں۔ سرحدوں کے پار بغیر کسی رکاوٹ کے اشیاء اور خدمات کے تبادلے کی صلاحیت ترقی کرتی ہوئی معیشتوں کی جان ہے، پھر بھی یہ سفر بہت سے مسائل سے بھرا ہوا ہے۔ "تجارت میں رکاوٹیں"، ایک کثیر جہتی تصور، متعدد شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے، جس سے ملکوں کے درمیان ایک متحرک تعامل پیدا ہوتا ہے۔

اس یونٹ میں ہمارا مطالعہ چند بنیادی سوالات سے شروع ہوتا ہے، جیسے: یہ رکاوٹیں کیا ہیں، اور یہ کیوں اہم ہیں؟ جیسا کہ ہم تجارتی رکاوٹوں کی تاریخی جہتوں کا مطالعہ کرتے ہیں، ہم گزرے ہوئے دور کی بازگشت کا تجزیہ کریں گے جہاں تحفظ پسند اقدامات اور جغرافیائی سیاسی تحفظات نے اشیاء کی نقل و حرکت کو متاثر کیا۔ یہ تاریخی قدموں کے نشانات ہمیں حال کی طرف رہنمائی کرتے ہیں، جہاں حقیقی دنیا کی مثالیں معیشتوں اور صارفین کی روزمرہ کی زندگیوں پر انتہائی اہم رکاوٹوں کے ٹھوس نتائج کو واضح کرتی ہیں۔

ہمارا سفر ٹھوس رکاوٹوں سے پرے ہے، ہم بین الاقوامی تجارت کے پیچیدہ خطوں میں مشترکہ راستہ تلاش کرنے والے ممالک کے ذریعہ سفارت کاری اور مذاکراتی ٹولز کے باریک بینی کا مطالعہ کریں گے۔ مزید برآں، ہم اپنی نگاہ افق کی طرف رکھیں گے، ابھرتے ہوئے مسائل پر غور کریں گے جو جمود کو مسائل کرتے ہیں جو عالمی تجارت میں مصروف افراد کے لیے رکاوٹیں اور مواقع دونوں پیش کرتے ہیں۔ ہم اس یونٹ کا آغاز بین الاقوامی تجارت کی بلندیوں اور پستیوں کے ذریعے کریں گے، ٹیرف کی پیچیدگیوں، معاہدوں، اور عالمی منڈی کی مسلسل ابھرتی ہوئی حرکیات سے پردہ اٹھائیں گے۔ ہم ان پیچیدگیوں کا جائزہ لیں گے جو ہماری باہم جڑی ہوئی دنیا کی وضاحت کرتی ہیں اور مزید کھلے، مساوی، اور خوشحال مستقبل کی طرف راستے دکھاتی ہیں۔

13.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- تجارت میں رکاوٹوں کی کلیدی اقسام۔
- تجارتی رکاوٹوں کے تاریخی اور معاشی اثرات۔
- کامیاب تجارتی مذاکرات کے حقیقی زندگی کے معاملات۔
- صارفین پر تجارتی رکاوٹوں کا اثر۔
- بین الاقوامی معاہدے جو آسان تجارت کو فروغ دیتے ہیں۔

13.2 تجارت میں رکاوٹیں(Barriers in Trade)

تجارت میں رکاوٹیں حکومت کی طرف سے مسلط کردہ رکاوٹیں ہیں جو سرحدوں کے پار اشیا اور خدمات کے آزادانہ بہاؤ کو محدود کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ یہ رکاوٹیں بین الاقوامی تجارتی حرکیات کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتی ہیں، جس سے ممکنہ طور پر زیادہ قیمتیں، مسابقت میں کمی اور معاشی ترقی کو روکا جاسکتا ہے۔ تجارت میں رکاوٹیں مختلف قسم کی رکاوٹوں کو گھیرے ہوئے ہیں جو بین الاقوامی سرحدوں کے پار اشیاء اور خدمات کے ہموار بہاؤ میں رکاوٹ بن جاتی ہیں۔

یہ رکاوٹیں ٹیرف، کوٹہ، ریگولیٹری پیچیدگیوں اور دیگر پابندیوں کی شکل اختیار کر سکتی ہیں، جو سرحد پار لین دین میں مصروف کاروباروں کے لیے مسائل پیدا کر سکتی ہیں۔ ان رکاوٹوں کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے، ہم ان کی نوعیت اور اثرات کا خاص طور پر ہندوستان کے تناظر میں جائزہ لیں گے۔ ٹیرف ایک ٹیکس ہے جو درآمدی اشیاء پر لگایا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں اکثر درآمد کنندہ ملک میں ان مصنوعات کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ ہندوستانی تناظر میں ایک قابل ذکر مثال الیکٹرانک اشیاء پر محصولات کا نفاذ ہے۔ ہندوستان، اپنی گھریلو الیکٹرانکس کی صنعت کو فروغ دینے کے مقصد سے، درآمد شدہ الیکٹرانک اشیاء پر ٹیرف لاگو کر چکا ہے۔ اگرچہ یہ اقدام مقامی کاروباروں کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن یہ صارفین کے لیے قیمتیں بھی بڑھاتا ہے، جس سے سستی الیکٹرانک مصنوعات تک ان کی رسائی محدود ہوتی ہے۔

ٹیرف سے آگے بڑھتے ہوئے، نان ٹیرف رکاوٹیں بین الاقوامی تجارت میں رکاوٹوں کا ایک اور زمرہ بنتی ہیں۔ کوٹہ NTB کی ایک قسم ہے، جو درآمد کی جانے والی مخصوص اشیا کی مقدار کو محدود کرتا ہے۔ بھارت نے ماضی میں کچھ زرعی مصنوعات پر کوٹہ نافذ کیا تھا۔ مثال کے طور پر، مقامی کسانوں کی مدد کے لیے دالوں کی درآمد پر پابندیاں متعارف کرائی گئیں۔ تاہم، اس کی وجہ سے سپلائی میں کمی اور قیمتوں میں اضافہ ہوا، جس سے صارفین بری طرح متاثر ہوئے۔

لائسنسنگ کے تقاضے NTBs کے ایک اور پہلو کی نمائندگی کرتے ہیں، جس سے کاروبار کو بعض اشیا کی درآمد کے لیے اجازت نامے حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، ہندوستان میں فارماسیوٹیکل انڈسٹری کو خام مال کی درآمد کے لیے اکثر سخت لائسنسنگ عمل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ ان اقدامات کا مقصد مصنوعات کے معیار اور حفاظت کو یقینی بنانا ہے، وہ وقت اور وسائل کے لحاظ سے کاروبار کے لیے مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔

ریگولیٹری معیارات اور اقدامات، خاص طور پر صحت اور حفاظت کے شعبے میں نان ٹیرف رکاوٹیں ہیں۔ کھانے کی مصنوعات کے لیے سخت معیارات پر ہندوستان کا عمل اس کی مثال دیتا ہے۔ اگرچہ اس طرح کے اقدامات عوامی صحت کی حفاظت کرتے ہیں لیکن وہ سخت تعمیل کا مطالبہ کرتے ہیں۔

شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ درآمد شدہ مصنوعات کی مسابقت کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتا ہے۔ ہندوستان میں بڑی کرنسیوں کے مقابلے روپے کے اتار چڑھاؤ نے درآمدی اشیاء کی قیمت کو متاثر کیا ہے، جس سے کاروبار اور صارفین دونوں متاثر ہوئے ہیں۔ کرنسی کی قدر میں اچانک کمی قیمتوں کے تعین کی حکمت عملیوں میں خلل ڈال سکتی ہے اور تاجروں کے لیے غیر یقینی صورتحال پیدا کر سکتی ہے۔ نقل و حمل اور

لاجسٹکس کی رکاوٹیں اضافی مسائل پیش کرتی ہیں خاص طور پر ہندوستان جیسے وسیع اور متنوع ملک میں۔ ناکافی انفراسٹرکچر اور پیچیدہ لاجسٹکس اشیاء کی نقل و حرکت میں تاخیر اور اخراجات میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ خراب ہونے والی اشیاء، جیسے پھل اور سبزیوں کی نقل و حمل میں اکثر رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو ملکی اور بین الاقوامی تجارت دونوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں تجارتی رکاوٹوں کے بارے میں تاریخی تناظر تحفظ پسند اقدامات اور لبرلائزیشن کی کوششوں کے پیچیدہ تعامل کی عکاسی کرتا ہے۔ ماضی میں، بھارت نے زیادہ ٹیرف اور پابندیاں لاگو کرتے ہوئے، زیادہ بند معیشت کو اپنایا۔ تاہم، 1990 کی دہائی میں معاشی اصلاحات کے ساتھ، ملک لبرلائزیشن کی طرف بڑھ گیا، جس نے اپنی منڈیوں کو بین الاقوامی تجارت کے لیے کھول دیا۔ اس تبدیلی نے تجارتی رکاوٹوں کی متحرک نوعیت کو ظاہر کرتے ہوئے مسائل اور مواقع دونوں کو جنم دیا ہے۔

13.3 تجارتی رکاوٹوں کی اقسام (Types of Trade Barriers)

- ٹیرف(Tariff): تجارتی رکاوٹ جیسے ٹیرف وہ ٹیکس ہیں جو اشیاء کی درآمد کے دوران لگائے جاتے ہیں۔ ان کا مقصد ان درآمدات کی قیمتوں کو مصنوعی طور پر بڑھانا ہے، جس سے وہ مقامی طور پر تیار کردہ اشیا کے مقابلے میں کم مسابقتی بنتی ہیں۔
- نان ٹیرف رکاوٹیں(Non-Tariff Barriers): یہ ممکنہ پابندیوں کی وسیع رینج کے ساتھ مختلف زمروں کا مجموعہ ہے۔ مثال کے طور پر:
  - سبسڈیز(Subsidies): گھریلو صنعتوں کو فراہم کی جانے والی حکومت کی مدد، انہیں مارکیٹ میں غیر منصفانہ لاگت کا فائدہ دیتی ہے۔
  - کوٹہ (Quotas): کوٹہ مخصوص اشیا کی مقدار پر سخت حدود کے طور پر کام کرتا ہے جس کی اجازت ایک مخصوص مدت میں کسی ملک میں درآمد کی جاتی ہے۔
  - پیچیدہ ضوابط اور معیارات(Complex Regulations and Standards): حد سے زیادہ پیچیدہ کسٹم طریقہ کار، مصنوعات کی حفاظت کے معیارات، یا ماحولیاتی ضوابط درآمد کنندگان کے لیے لاگت میں اضافے اور مسابقت کی حوصلہ شکنی کی کوشش ہو سکتی ہیں۔

13.4 حکومتیں تجارتی رکاوٹیں کیوں لگاتی ہیں؟

(Why Do Governments Impose Trade Barriers)

تجارتی پابندیوں کے نفاذ کے لیے کئی تاریخی اور جاری محرکات ہیں:

- تحفظ پسندی(Protectionism): بنیادی مقصد ملکی صنعتوں کو غیر ملکی مسابقت سے بچانا ہے۔ یہ اکثر ان گھریلو کاروباروں کی ترقی کی حوصلہ افزائی کے ارادے سے کیا جاتا ہے۔

- ریونیو جنریشن (Revenue Generation): خاص طور پر ماضی میں، محصولات حکومتوں کو آمدنی کا ایک اہم ذریعہ فراہم کرتے تھے۔
- قومی سلامتی (National Security): ممالک جنگ کے وقت کے ضروری اشیاء اور خدمات کی گھریلو پیداواری صلاحیتوں کو برقرار رکھنے کا انتخاب کر سکتے ہیں چاہے وہ امن کے وقت میں معاشی طور پر کم موثر ہو۔
- جوابی کارروائی (Retaliation): تجارتی رکاوٹیں کسی دوسرے ملک کے اپنے تحفظ پسندانہ اقدامات کے جواب میں عائد کی جا سکتی ہیں، جو معاشی سزا یا مذاکرات پر مجبور کرنے کی کوشش کے طور پر کام کرتی ہیں۔

تجارتی رکاوٹوں میں مسائل (The Problems with Trade Barriers):

اگرچہ حکومتیں تجارتی رکاوٹوں کو بطور اوزار استعمال کر سکتی ہیں، لیکن ان کے نتائج اکثر منفی ہوتے ہیں:

- صارفین کے لیے زیادہ قیمتیں (Higher Prices for Consumers): محصولات اور کوٹے کے نتیجے میں اشیا کی قیمتیں زیادہ ہوتی ہیں جو کہ صارفین برداشت کریں گے۔ اس سے افراد کی پسند اور قوت خرید کم ہو جاتی ہے۔
- مسابقت میں کمی (Reduced Competition): ملکی کمپنیاں جو غیر ملکی کمپنیوں سے محفوظ ہیں وہ کم اختراعی اور کم کارگر ہوتی ہیں۔ یہ نقطہ نظر گھریلو فرموں میں جمود اور خراب معیار کے اشیاء کا باعث بن سکتا ہے۔
- تجارتی جنگوں کا خطرہ (Risk of Trade Wars): جب ایک ملک تحفظ پسند پالیسیاں نافذ کرتا ہے تو دوسرے اکثر جوابی کارروائی کرتے ہیں۔ یہ بڑھتی ہوئی پابندیوں کے نقصان دہ چکر میں بدل سکتا ہے جس سے مجموعی طور پر عالمی تجارت کو نقصان پہنچتا ہے۔

13.5 ماضی کی تجارتی رکاوٹوں سے متاثر ہونے والی معیشتوں کی مثالیں؟ (Examples from the Past Trade Barriers Affecting Economies)

آیئے کچھ تاریخی مثالوں کو دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان رکاوٹوں نے معیشتوں کو کیسے متاثر کیا:

a) دی کارن لاز (برطانیہ 1815-1846) (The Corn Laws): برطانوی زمینداروں اور کسانوں کے تحفظ کے لیے بنائے گئے، دی کارن لاز نے درآمد شدہ اناج پر اعلیٰ محصولات عائد کیے ہیں۔ گھریلو اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافے کا ارادہ رکھتے ہوئے، انہوں نے محنت کش طبقے کے لوگوں کے لیے زندگی گزارنے کی لاگت کو بڑھا دیا اور مینوفیکچرنگ سیکٹر کو دبا دیا، جیسا کہ ممالک نے برطانوی تیار کردہ اشیا پر محصولات کے ساتھ جوابی کارروائی کی۔ ان قوانین نے جو معاشی تناؤ پیدا کیا ان کی منسوخی میں اہم کردار ادا کیا۔

b) سموٹ ہولی ٹیرف ایکٹ (The Smoot-Hawley Tariff Act) (US 1930): گریٹ ڈپریشن کے ابتدائی مراحل کے دوران نافذ کیا گیا، اس ایکٹ نے ہزاروں درآمدی اشیا پر امریکی ٹیرف میں ڈرامائی طور پر اضافہ کیا۔ مقصد امریکی ملازمتوں کا تحفظ تھا۔ تاہم، ایکٹ نے عالمی تجارتی جنگ کو جنم دیا، کیونکہ دوسرے ممالک نے اپنے محصولات کے ساتھ جوابی کارروائی کی۔ مورخین

عام طور پر اس بات پر متفق ہیں کہ اس تحفظ پسند لہر نے ڈپریشن کو مزید خراب کیا، عالمی تجارت کو محدود کیا اور معاشی مشکلات کو مزید گہرا کیا۔

c) لاطینی امریکہ (20ویں صدی کے وسط میں) درآمدی متبادل صنعت کاری (Import Subsitution Industrialization in Latin America): بہت سے لاطینی امریکی ممالک نے دوسری جنگ عظیم کے بعد آئی ایس آئی کی پالیسیوں کو اپنایا۔ اس حکمت عملی میں اعلیٰ ٹیرف، کوٹہ اور سبسڈی شامل تھی جس کا مقصد درآمدات کی جگہ گھریلو صنعتوں کو ترقی دینا تھا۔ ابتدائی نتائج ملے جلے تھے، مینوفیکچرنگ میں کچھ اضافہ ہوا۔ تاہم، طویل مدت کے دوران، ISI اکثر غیر موثر صنعتوں، محدود مسابقت کی وجہ سے جدت طرازی کی کمی، اور ان معیشتوں کو عالمی تجارت سے الگ کر کے طویل مدتی معاشی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا باعث بنا۔

d) جاپانی تحفظ پسندی (دوسری جنگ عظیم کے بعد) (Japanese Protectionism): WWII کے بعد، جاپان نے اپنی صنعتوں کی تعمیر نو کے لیے تحفظ پسند پالیسیاں نافذ کیں، اکثر نان ٹیرف رکاوٹوں جیسے پیچیدہ ضوابط اور معیارات کا استعمال کیا جس کی وجہ سے غیر ملکی کمپنیوں کے لیے مقابلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ اگرچہ ان پالیسیوں کو اکثر جاپان کے تیز معاشی عروج کا سہرا دیا جاتا ہے، لیکن ان کی وجہ سے امریکہ اور دیگر تجارتی شراکت داروں کے ساتھ تجارتی تناؤ بھی پیدا ہوا۔

13.6 تجارتی رکاوٹیں صارفین کو کس طرح متاثر کرتی ہیں

(How Trade Barriers Impact Consumers)

تجارتی رکاوٹیں، اپنی مختلف شکلوں میں، عام صارفین پر متعدد طریقوں سے براہ راست اثر ڈالتی ہیں:

a) زیادہ قیمتیں (Higher Prices): تجارتی رکاوٹوں کا سب سے فوری اثر صارفین کے لیے اشیاء اور خدمات کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ محصولات، بنیادی طور پر درآمدات پر ٹیکس، بالآخر صارف ادا کرتا ہے۔ چونکہ درآمد شدہ اشیاء مصنوعی طور پر زیادہ مہنگی ہو جاتی ہیں، اس لیے صارفین بنیادی ضروریات یا ان چیزوں کے لیے زیادہ ادائیگی کرتے ہیں جن سے وہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔

b) اشیاء کے محدود متبادل (Limited Choices of Goods): تجارتی رکاوٹیں مسابقت کو متاثر کرتی ہیں۔ درآمدات کو محدود کرنے سے، گھریلو کمپنیوں کو جدت لانے یا قیمتوں کو مسابقتی رکھنے کے لیے کم دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں صارفین کے لیے اس لحاظ سے کم متبادل ہوتے ہیں کہ کون سی مصنوعات دستیاب ہیں اور ان برانڈز یا خصوصیات کے تنوع میں جن سے وہ منتخب کر سکتے ہیں۔

c) کم معیار کے اشیاء کی دستیابی (Availibility of Low Quality Goods): بعض اوقات، گھریلو صنعتوں کے تحفظ کے لیے تجارتی رکاوٹیں عائد کی جاتی ہیں جو ابھی تک عالمی سطح پر مسابقتی نہیں ہیں۔ اگر صارفین کو صرف مقامی طور پر تیار کردہ ان اشیا کی

خریداری تک محدود رکھا جاتا ہے، تو اس بات کا خطرہ ہے کہ اعلیٰ معیار کے غیر ملکی حریفوں کے دباؤ کی کمی کی وجہ سے اشیاء کے معیار کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

d) ملازمتوں پر اثر (Impact on Jobs): اگرچہ کچھ تجارتی رکاوٹوں کا مقصد گھریلو ملازمتوں کی حفاظت کرنا ہو سکتا ہے، لیکن غیر ارادی نتائج صارفین کے خلاف کام کر سکتے ہیں۔ ٹیرف یا درآمد شدہ مواد کی محدود سپلائی کی وجہ سے کاروبار کے لیے زیادہ لاگت ملازمت کے نقصان یا اجرت میں کمی کا باعث بن سکتی ہے۔ اس طرح صارفین کو زیادہ قیمتوں اور کم آمدنی دونوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

e) مجموعی معاشی بہبود پر اثر (Impact on Overall Economic Well-Bieng): ایک کم واضح، لیکن اس کے باوجود اہم، اثر مجموعی معیشت پر ہے۔ تجارتی رکاوٹیں پیداوار اور کھپت دونوں کو زیادہ مہنگی بنا کر معاشی ترقی کو کم کرتی ہیں۔ کم معاشی سرگرمی وسیع پیمانے پر اجرت میں اضافے اور نئے مواقع کے لیے کم موافق ماحول کا باعث بن سکتی ہے، جو کہ بالواسطہ طور پر صارفین کی قوت خرید کو نقصان پہنچاتی ہے۔

13.7 آزاد تجارت کے لیے بین الاقوامی معاہدے (Trade Agreements for Freer Trade)

بین الاقوامی معاہدے رکاوٹوں کو کم کرنے، اور ملکوں کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کے لیے قواعد وضع کر کے آسان تجارت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کچھ اہم معاہدوں کا ذکر ذیل میں کیا گیا ہے:

1۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (World Trade Organization)

ڈبلیو ٹی او عالمی تجارتی نظام کا سنگ بنیاد ہے۔ یہ ممالک کو کثیر الجہتی تجارتی معاہدوں پر بات چیت کرنے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے جو محصولات اور دیگر رکاوٹوں کو کم کرتے ہیں۔ ڈبلیو ٹی او کے پاس تنازعات کو حل کرنے اور ممالک کو قواعد کی پابندی کو یقینی بنانے میں مدد کے لیے تنازعات کے تصفیے کا طریقہ کار بھی ہے۔ اس کے کچھ بنیادی اصول ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔

- Most-Favored Nation: ممالک تجارتی شراکت داروں کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کر سکتے۔ کسی ایک ملک کو دیا جانے والا کوئی بھی فائدہ WTO کے تمام ممبران تک پہنچایا جانا چاہیے۔
- National Treatment Principle: درآمد شدہ مصنوعات کو گھریلو مصنوعات سے کم مناسب نہیں سمجھا جا سکتا۔

2۔ آزاد تجارتی معاہدے (Free Trade Agreements)

FTAs دو یا دو سے زیادہ ممالک کے درمیان ہونے والے معاہدے ہیں جو آپس میں تجارت کی راہ میں حائل رکاوٹوں (ٹیرف، کوٹہ وغیرہ) کو ختم کرنے یا ان میں زبردست کمی کرتے ہیں۔ یہ اکثر علاقائی ہوتے ہیں، جو علاقے کے اندر اشیاء کی آزادانہ نقل و حرکت کے ساتھ تجارتی بلاکس بناتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

- نارتھ امریکن فری ٹریڈ ایگریمنٹ (NAFTA)، جسے اب ریاستہائے متحدہ-میکسیکو-کینیڈا معاہدہ (USMCA) کہا جاتا ہے:
North American Free Trade Agreement, now called as United States Mexico-Canada Agreements
ریاست ہائے متحدہ، کینیڈا، اور میکسیکو کے درمیان زیادہ تر محصولات اور تجارتی رکاوٹوں کو ختم کرتا ہے۔
- یورپی یونین (European Union) (EU): ایک واحد منڈی جس کے رکن ممالک کے درمیان اشیاء، خدمات، سرمائے اور لوگوں کی آزادانہ نقل و حرکت ہو۔
- ٹرانس پیسیفک پارٹنرشپ کے لیے جامع اور ترقی پسند معاہدہ: Comprehensive and Progressive Agreement for Trans-Pacific Partnership
جاپان، کینیڈا، اور آسٹریلیا سمیت 11 پیسیفک رم ممالک کے درمیان ایف ٹی اے۔

13.8 ڈپلومیسی اور گفت و شنید: تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنے کی کلیدیں
(Diplomacy and Negotiations; The Key to Reducing Trade Barriers)

اگرچہ تجارتی رکاوٹیں مخصوص گھریلو صنعتوں کے لیے ممکنہ قلیل مدتی فوائد کی پیشکش کرتی ہیں، وہ اکثر طویل مدتی معاشی صحت کے لیے رکاوٹیں پیدا کرتی ہیں۔ ڈپلومیسی اور گفت و شنید ان رکاوٹوں کو توڑنے اور زیادہ کھلے اور باہمی تعاون پر مبنی عالمی تجارتی نظام کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہتھیار ہیں۔

I. سفارت کاری کا کردار (The Role of Diplomacy)

سفارت کاری کا مرکز ممالک کے درمیان تعلقات استوار کرنے اور مواصلات کو فروغ دینا ہے۔ تجارت کے تناظر میں اس میں کچھ عناصر شامل ہیں جن کی وضاحت حسب ذیل ہے:

- باہمی مفادات کی شناخت (Identifying Mutual Interest): سفارت کار اس بات کا پتہ لگانے کے لیے کام کرتے ہیں جہاں ممالک کی ترجیحات میں تضاد ہو۔ ان مشترکہ خدشات میں مخصوص بازاروں تک رسائی، املاک دانش کا تحفظ، یا مخصوص صنعتوں کا فروغ شامل ہو سکتا ہے۔ مشترکہ بنیاد تلاش کرنا مذاکرات کی بنیاد بناتا ہے۔
- بلڈنگ ٹرسٹ (Building Trust): جب ممالک ممکنہ طور پر مسابقتی معاشی مفادات رکھتے ہوں تو اعتماد بہت ضروری ہے۔ سفارتی چینلز تعاون کا احساس قائم کرنے میں مدد کرتے ہیں، ممالک کو سمجھوتہ کرنے کے لیے زیادہ قابل اور حل تلاش کرنے کے لیے تیار کرتے ہیں۔

- ثقافتی تناظر کو سمجھنا(Understanding Cultural Conutext): تجارتی مذاکرات کے لیے ہر ملک کا اپنا الگ طریقہ ہے۔ سفارت کاروں کو ان ثقافتی فرقوں کے بارے میں حساس ہونا چاہیے، مواصلاتی انداز اور گفت و شنید کی حکمت عملیوں کو بہتر بنانا چاہیے۔

II. گفت وشنید کا فن(The Art of Negotiation)

مذاکرات وہ عمل ہے جس کے ذریعے ممالک تجارتی رکاوٹوں کے حوالے سے معاہدے کرتے ہیں۔اس عمل میں اہم عوامل شامل ہیں جو درج ذیل ہیں:

- ایجنڈا ترتیب دینا(Setting Agendas): مذاکرات شروع ہونے سے پہلے ممالک کو ترجیحات پر متفق ہونا چاہیے۔ کیا مذاکرات کار ٹیرف کو کم کرنے، نان ٹیرف رکاوٹوں کو دور کرنے، یا دونوں پر توجہ مرکوز کریں گے؟ ایک واضح ایجنڈا کامیابی کے امکانات کو بہتر بناتا ہے۔
- سمجھوتہ (Compromise): کامیاب تجارتی مذاکرات کے نتیجے میں شاذ و نادر ہی ایک فریق کو وہ سب کچھ مل جاتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ ممالک کو کچھ علاقوں میں رعایتیں دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے تاکہ دوسروں میں فوائد حاصل کیے جا سکیں۔
- بین الاقوامی فریم ورک کا فائدہ اٹھانا(Leveraging International Framework): ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن جیسی تنظیمیں مذاکرات کے لیے ایک منظم ترتیب فراہم کرتی ہیں۔ یہ ادارے قوانین، تنازعات کے حل کے لیے طریقہ کار اور متعدد ممالک کے لیے تجارتی مسائل کو بیک وقت حل کرنے کے لیے ایک فورم پیش کرتے ہیں۔

13.9 بین الاقوامی تجارت میں ابھرتے ہوئے مسائل

(Emerging Issues in International Trade)

بین الاقوامی تجارت ایک پیچیدہ ماحول ہے جس کی تشکیل معاشی، سیاسی اور تکنیکی قوتوں کے ذریعے مسلسل ہوتی ہے۔ سب سے اہم ابھرتے ہوئے مسائل میں شامل ہیں:

- تحفظ پسندی کا عروج (Rise of Protectionism): تحفظ پسند پالیسیوں کی بڑھتی ہوئی لہر ایک اہم مسائل ہے۔ تحفظ پسندی میں حکومتیں درآمدات کو محدود کرنے اور گھریلو صنعتوں کے تحفظ کے لیے اقدامات کرتی ہیں، اکثر ٹیرف یا کوٹے کے ذریعے۔ یہ تجارتی جنگوں، عالمی معاشی ترقی میں کمی، اور بین الاقوامی تجارت میں شامل کاروباری اداروں کے لیے غیر یقینی صورتحال کا باعث بن سکتا ہے۔
- تکنیکی ترقی اور ملازمت کی نقل مکانی (Technological Addvancements and Job Displacements): آٹومیشن، مصنوعی ذہانت (AI) اور دیگر ٹیکنالوجیز میں تیز رفتار ترقی روایتی تجارتی نمونوں میں خلل

ڈالنے اور ملازمت کی نقل مکانی کا سبب بنتی ہے۔ لیبر مارکیٹوں پر ممکنہ اثرات، خاص طور پر مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں، اس بارے میں خدشات پیدا کرتے ہیں کہ ممالک اپنی معیشتوں کو کس طرح ڈھال سکتے ہیں اور ٹیکنالوجی کے فوائد کو مساوی طور پر بانٹنا یقینی بنا سکتے ہیں۔

- موسمیاتی تبدیلی اور پائیدار تجارت (Climate Change and Sustainable Trade): موسمیاتی بحران تجارتی پالیسیوں کی ضرورت پر روشنی ڈالتا ہے جو پائیداری کی حمایت کرتی ہے، کاربن کے اخراج کو کم کرتی ہے، اور ماحول دوست اشیا اور خدمات کو فروغ دیتی ہے۔ حکومتیں اور بین الاقوامی ادارے اس بات پر تیزی سے جوجھ رہے ہیں کہ کس طرح تجارتی لبرلائزیشن کو موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے اقدامات کے ساتھ متوازن کیا جائے۔
- ترقی پذیر عالمی سپلائی چینز (Evolving Global Supply Chains): عالمی سپلائی چین تیزی سے پیچیدہ اور باہم مربوط ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ کارکردگی اور کمزوری دونوں لاتا ہے۔ جغرافیائی سیاسی تناؤ، قدرتی آفات، یا وبائی امراض کی وجہ سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں کے بڑے اثرات ہو سکتے ہیں۔ زیادہ لچک پیدا کرنا، اور سپلائی چینز میں ممکنہ تنوع ایک کلیدی توجہ بنتا جا رہا ہے۔
- ڈیجیٹل تجارت اور ڈیٹا (Digital Trade and Data): ای کامرس کا عروج اور سرحد پار ڈیٹا کے بہاؤ کا بڑھتا ہوا حجم ریگولیشن، پرائیویسی اور سائبر سیکیوریٹی سے متعلق نئے مسائل کو متعارف کراتا ہے۔ حکومتوں کو ڈیجیٹل تجارت کو آسان بنانے اور مناسب حفاظتی اقدامات کو یقینی بنانے کے درمیان توازن تلاش کرنا چاہیے۔
- جغرافیائی سیاسی منظر نامے کی تبدیلی (Changing Geopolitical Landscape): عالمی طاقت کی حرکیات میں تبدیلی اور بڑی معیشتوں کے درمیان بڑھتی ہوئی مسابقت بین الاقوامی تجارت کو متاثر کرتی ہے۔ بڑھتی ہوئی کشیدگی اور معاشی بلاکس کے امکانات تجارتی تعلقات اور موجودہ تجارتی معاہدوں کے استحکام کے لیے غیر یقینی صورتحال پیدا کرتے ہیں۔

13.10 کلیدی الفاظ (Keywords)

جارتی رکاوٹیں (Trade Barriers): حکومتوں کی طرف سے پیدا کردہ رکاوٹیں جو سرحدوں کے پار اشیاء اور خدمات کے آزادانہ بہاؤ کو محدود کرتی ہیں۔ ان میں ٹیرف، کوٹہ، سبسڈی، یا پیچیدہ ضوابط شامل ہو سکتے ہیں۔

تحفظ پسندی (Protectionism): ایک پالیسی موقف جہاں کوئی ملک ٹیرف اور کوٹہ جیسے اقدامات کے ذریعے درآمدات پر پابندی لگا کر اپنی گھریلو صنعتوں کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ یہ نقطہ نظر عالمی تجارت اور معاشی ناکارہیوں کو کم کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

ملازمت کی نقل مکانی (Job Displacement): تجارتی پیٹرن میں تبدیلی، آٹومیشن، یا صنعتوں کی بیرون ملک منتقلی کی وجہ سے ملازمتوں کا نقصان۔ کارکنوں پر ان تبدیلیوں کے اثرات کو حل کرنا پالیسی سازوں کے لیے ایک اہم مسائل ہے۔

ڈیجیٹل تجارت (Digital Trade): اشیا اور خدمات کی تجارت کو انٹرنیٹ جیسی ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کے ذریعے سہولت فراہم کی گئی ہے۔ یہ تیزی سے بڑھتا ہوا علاقہ ای کامرس، ڈیٹا فلو، اور ڈیجیٹل سروسز پر محیط ہے، جس سے ضابطے اور رازداری کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

جغرافیائی سیاسی منظر نامے(Geopoliticle Landscape): ممالک کے درمیان طاقت اور اثر ورسوخ کی عالمی تقسیم۔ جغرافیائی سیاسی تعلقات، تجارتی اتحاد، اور بڑی طاقتوں کے درمیان مسابقت میں تبدیلیاں بین الاقوامی تجارت کے نمونوں کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتی ہیں۔

13.11 نمونہ امتحانی سوالات(Model Exam Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ تجارتی رکاوٹیں کیا ہیں؟

2۔ تجارتی رکاوٹوں کی ایک تاریخی وجہ کو مختصراً بیان کریں۔

3۔ ایک بین الاقوامی معاہدے کا نام بتائیں جو آسان تجارت کو فروغ دیتا ہے۔

4۔ بین الاقوامی تجارت میں ایک ابھرتا ہوا مسئلہ کیا ہے؟

5۔ عالمی تجارت میں تکنیکی ترقی کی وجہ سے ملازمتوں کے ممکنہ نقصان کی اصطلاح کیا ہے؟

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answers Type Questions)

1۔ دو قسم کی تجارتی رکاوٹوں کی فہرست بنائیں اور مختصراً ان کے اثرات کی وضاحت کریں۔

2۔ تجارتی رکاوٹوں کو دور کرنے میں سفارت کاری اور مذاکرات کے کردار کی وضاحت کریں۔

3۔ وضاحت کریں کہ بین الاقوامی تجارت کس طرح صارفین کے لیے فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

4۔ بین الاقوامی تجارت میں ابھرتے ہوئے مسائل سے جڑے دو مسائلوں اور دو مواقع پر مختصراً گفتگو کریں۔

5۔ تجارتی مسائلوں پر قابو پانے والے ملک کے بارے میں مذکور ایک حقیقی زندگی کی کہانی کا انتخاب کریں، اور اس کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answers Type Questions)

1۔ تحفظ پسندی کے تصور کی وضاحت کریں اور ملک کی معیشت کے لیے اس کے ممکنہ فوائد اور خرابیوں پر تبادلہ خیال کریں۔

2۔ تجارتی رکاوٹوں کی تاریخی وجوہات کا آج بین الاقوامی تجارت پر اثر انداز ہونے والے ابھرتے ہوئے مسائل کے ساتھ موازنہ کریں۔

3۔ تقریباً 200 الفاظ کے ایک مضمون میں، آزاد اور منصفانہ تجارت کو فروغ دینے کے لیے بین الاقوامی معاہدوں کی اہمیت پر بات کریں، ایسے معاہدوں کو برقرار رکھنے میں درپیش مسائل اور ممکنہ حل کو اجاگر کریں۔

اکائی 14۔ عالمی تجارتی بحران

(World Business Crises)

Structure		اکائی کے اجزاء
Introduction	14.0	تمہید
Objectives	14.1	مقاصد
Meaning of Business Crises	14.2	کاروباری بحرانوں کے کے معنی
Causes of World Business Crises	14.3	عالمی تجارتی بحران کی وجوہات
Types of Crises	14.4	بحرانوں کی مختلف اقسام
Emerging Threats in the Business World	14.5	کاروباری دنیامیں ابھرتے ہوئے خطرات
Impact of World Business Crises on Different Economies	14.6	مختلف معیشتوں پر عالمی کاروباری بحرانوں کے اثرات
Strategies to Help Businesses Manage the Risk of Unexpected Events	14.7	غیر متوقع واقعات کے خطرے کاانتظام کرنے میں کاروبار کی مدد کرنے کی حکمت عملی
Emerging Issues in International Trade	14.8	بحرانوں کو کم کرنے میں حکومت کا کردار
Keywords	14.10	کلیدی الفاظ
Model Exam Questions	14.11	نمونہ امتحانی سوالات

14.0 تمہید (Introduction)

آج کی باہم جڑی ہوئی دنیا میں، جہاں سرحدوں اور مارکیٹوں کے آر پار کاروبار عالمی سطح پر منسلک ہیں، بڑے پیمانے پر معاشی رکاوٹوں کے امکانات کو نظر انداز کرنا ناممکن ہے۔ یہ رکاوٹیں، جنہیں عالمی کاروباری بحران کے نام سے جانا جاتا ہے، انفرادی کمپنیوں، صنعتوں اور یہاں تک کہ پوری معیشتوں کو بھی نمایاں طور پر متاثر کر سکتا ہے۔ یہ تعارفی سیکشن آپ کو یہ سمجھنے میں مدد کرے گا کہ یہ بحران کیوں آتے ہیں اور بین الاقوامی تجارت کی متحرک دنیا میں ان کی کیا اہمیت ہے۔ عالمی کاروباری بحران صرف معاشی چکروں کے معمول کے اتار چڑھاؤ نہیں ہیں۔ یہ ایسے بڑے واقعات ہیں جن کے کاروبار کے لیے وسیع پیمانے پر سنگین نتائج ہوتے ہیں، سپلائی چین میں خلل پڑتا ہے، مارکیٹ میں عدم استحکام پیدا ہوتا ہے، اور ملازمتوں کے نقصانات اور یہاں تک کہ معاشی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ بحران بہت سے عوامل سے پیدا ہو سکتے ہیں، جن میں مالیاتی حادثات سے لے کر جنگوں، تکنیکی رکاوٹوں اور قدرتی آفات شامل ہیں۔ موجودہ کاروباری منظر نامے میں کامیابی کے لیے ان بحرانوں کے امکانات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ ہم اکثر عالمی کاروباری بحرانوں کو دور دراز کے مسائل کے طور پر دیکھتے ہیں، جو دوسرے ممالک یا کاروبار کو متاثر کرتے ہیں جو ہمارے اپنے سے غیر متعلق ہیں۔

تاہم، عالمگیریت کا مطلب یہ ہے کہ عالمی معیشت ایک بڑی، پیچیدہ مشین کی طرح ہے۔ دنیا کے ایک حصے میں ایک بحران تیزی سے ایک لہر کا اثر پیدا کر سکتا ہے۔ سپلائی کی زنجیریں ٹوٹ سکتی ہیں، مارکیٹیں ڈوب سکتی ہیں، اور کرنسیاں غیر مستحکم ہو سکتی ہیں۔ اس کے تمام سائز اور تمام مقامات کے کاروبار کے لیے سنگین اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

اس موضوع کو پوری طرح سمجھنے کے لیے آیئے چند تاریخی مثالوں کا تجزیہ کرتے ہیں:

- 2008 کا عالمی مالیاتی بحران (2008 Global Financial Crises): امریکی ہاؤسنگ مارکیٹ کے خاتمے سے شروع ہونے والے اس مالیاتی بحران نے عالمی معیشت پر تباہ کن اثرات مرتب کیے، جس سے کساد بازاری شروع ہوئی اور مختلف شعبوں میں کاروبار کو نقصان پہنچا۔
- Covid-19 عالمی وباء (Covid-19 Pandamic): وبائی مرض نے کاروبار بند کر دیے، عالمی سپلائی چین میں خلل ڈالا، اور بڑے پیمانے پر بے روزگاری کا باعث بنا۔ اس کے اثرات آج بھی پوری دنیا میں محسوس کیے جا رہے ہیں۔

یہ یونٹ صرف عالمی کاروباری بحرانوں کی اقسام اور ان کی وجوہات کا جائزہ نہیں لے گا۔ یہ آپ کو رسک مینجمنٹ کی حکمت عملیوں اور ممکنہ حل کے بارے میں معلومات سے بھی آراستہ کرے گا۔ عالمی معیشت کی باہم جڑی ہوئی نوعیت اور بحرانوں کا باعث بننے والے عوامل کو سمجھ کر، آپ ایک فعال ذہنیت تیار کر سکتے ہیں۔

14.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- عالمی تجارتی بحران اور ان کے اثرات۔
- بحرانوں کی مختلف اقسام، اسباب اور باہمی ربط۔
- کاروباری اداروں اور حکومتوں کے لیے خطرات کا انتظام کرنے کی حکمت عملی۔
- حکومتی مداخلت اور بحران کے ممکنہ نتائج۔
- کاروباری اداروں کے لیے بحرانوں کے لیے تیار اور جواب دینے کے لیے حل اور منصوبے۔

14.2 کاروباری بحرانوں کے معنی (Meaning of Business Crises)

جب ہم "بحران" کی اصطلاح سنتے ہیں تو ہم اکثر ایک اچانک، فوری صورتحال کے بارے میں سوچتے ہیں جس کے لیے فوری کارروائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم، عالمی کاروبار کے دائرے میں، بحران سے مراد ایک وسیع تر رکاوٹ ہے جو قابو سے باہر ہے اور قلیل مدتی مسائل سے بہت مختلف ہے۔

عالمی کاروباری بحران کی کلیدی خصوصیات (Characterstics of World Business Crises):

- دائرہ کار (Scope): عالمی کاروباری بحرانوں کا پوری صنعت اور کاروبار پر وسیع اثر پڑتا ہے۔ وہ متعدد ممالک، خطوں، یا یہاں تک کہ پوری عالمی معیشت کو متاثر کر سکتے ہیں۔
- شدت (Severity): یہ بحران کاروباری کارروائیوں کے معمول کے بہاؤ میں نمایاں رکاوٹوں کا باعث بنتے ہیں۔ وہ مالی نقصانات، سپلائی چین کی خرابی، مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ، اور یہاں تک کہ سماجی بدامنی کا باعث بن سکتے ہیں۔
- پیچیدگی (Complexity): عالمی کاروباری بحران اکثر کسی ایک، سیدھے سادے واقعے کی وجہ سے نہیں ہوتے۔ اس کے بجائے، وہ معاشی، سیاسی، تکنیکی، یا ماحولیاتی عوامل کے پیچیدہ تعامل کا نتیجہ ہیں۔
- غیر متوقع صلاحیت (Unpredicability): اگرچہ کچھ انتباہی علامات موجود ہو سکتی ہیں، عالمی کاروباری بحران بعض اوقات اچانک اور غیر متوقع طور پر ابھر سکتے ہیں، جو کاروبار کو غیر محفوظ بنا سکتے ہیں۔

کاروباری بحران (Business Crises):

کاروباری بحران سے مراد ایک اہم اور اکثر غیر متوقع واقعہ یا واقعات کا سلسلہ ہے جو کاروبار کے معمول کے کاموں، ساکھ یا عملداری کے لیے خطرہ پیدا کرتا ہے۔ یہ بحران مختلف شکلیں لے سکتے ہیں، بشمول مالیاتی مسائل، آپریشنل رکاوٹیں، قانونی مسائل، تعلقات عامہ کی آفات، یا بیرونی خطرات۔ کاروباری بحرانوں کو اپنے اثرات کو کم کرنے اور متاثرہ تنظیم کے مسلسل استحکام اور کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے فوری توجہ اور اسٹریٹجک انتظام کی ضرورت ہوتی ہے۔

عالمی کاروباری بحران(World Business Crises):

عالمی کاروباری بحران کاروباری بحرانوں کے تصور کو عالمی سطح تک پھیلا دیتے ہیں۔ یہ بحران وسیع اور باہم جڑے ہوئے مسائلوں کو گھیرے ہوئے ہیں جو عالمی معاشی نظام کو متاثر کرتے ہیں، جس میں بیک وقت متعدد ممالک، صنعتیں اور مارکیٹیں شامل ہیں۔ عالمی کاروباری بحران معاشی کساد بازاری، مالیاتی منڈی کے گرنے، کرنسی کے بحران، یا دنیا بھر کے کاروباروں کے لیے دور رس نتائج کے ساتھ دیگر واقعات کے طور پر ظاہر ہو سکتے ہیں۔ عالمی کاروباری بحرانوں کو سمجھنا پالیسی سازوں، کاروباری اداروں اور سرمایہ کاروں کے لیے ایک دوسرے سے جڑی ہوئی عالمی معیشت کی پیچیدگیوں کا جائزہ لینے اور ان سے نمٹنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

14.3 عالمی تجارتی بحران کی وجوہات(Causes of World Business Crises)

عالمی کاروباری بحرانوں کی وجوہات کو سمجھنا پیاز کی تہوں کو چھیلنے کے مترادف ہے۔ آپ کو ہمیشہ پیچیدہ مسائل اور جڑے ہوئے عوامل ملیں گے۔ اگرچہ یہ ایک واحد بنیادی وجہ تلاش کرنے کے لئے پرکشش ہو سکتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ بحران اکثر خطرات اور متحرک واقعات کے امتزاج سے پیدا ہوتے ہیں۔ آیئے ان عالمی معاشی عدم توازن میں اہم کردار ادا کرنے والوں میں سے کچھ کو سمجھتے ہیں۔

1۔ عالمگیریت کا ویب(The Web of Globalization): وہی چیز جو عالمی معاشی ترقی کو ایک دوسرے سے منسلک کرتی ہے وہ بحرانوں کے اثرات کو بھی بڑھا سکتی ہے۔ ہماری عالمگیریت کی دنیا میں، کاروبار متعدد ممالک میں پھیلے ہوئے سپلائرز، مینوفیکچررز اور صارفین کے پیچیدہ نیٹ ورکس پر انحصار کرتے ہیں۔ اس ویب کے ایک حصے میں رکاوٹ پوری دنیا میں لہروں کے اثرات پیدا کر سکتی ہے۔

مثال: مینوفیکچرنگ کے ایک اہم مرکز میں قدرتی آفت ضروری اجزاء کی پیداوار میں خلل ڈال سکتی ہے، جس سے دنیا بھر میں کاروبار کے لیے قلت اور تاخیر پیدا ہو سکتی ہے۔

2۔ معاشی عدم توازن(Economic Imbalance): کئی معاشی عوامل خطرے کی کیفیت کا باعث بن سکتے ہیں، جس سے عالمی کاروباری ماحول بحرانوں کا شکار ہو سکتا ہے۔

- ضرورت سے زیادہ قرض: جب ممالک، کارپوریشنز، یا افراد کے پاس کافی رقم واجب الادا ہوتی ہے، تو مالی عدم استحکام ایک خطرہ بن جاتا ہے۔ معاشی حالات میں اچانک تبدیلی ان قرضوں کو سنبھالنا مشکل بنا سکتی ہے، جس کی وجہ سے ڈیفالٹ ہوتا ہے۔
- آمدنی میں عدم مساوات: امیر اور غریب کے درمیان بڑا فرق معیشتوں کو غیر مستحکم کر سکتا ہے۔ جب آبادی کا ایک بڑا حصہ بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جدوجہد کرتا ہے، تو یہ معاشی ترقی کو محدود کر سکتا ہے، سماجی بے چینی پیدا کر سکتا ہے، اور بحرانوں کے خطرے کو بڑھا سکتا ہے۔
- ضرورت سے زیادہ اعتماد: کسی ایک صنعت پر بہت زیادہ انحصار کرنے والی معیشتیں (مثلاً تیل کی پیداوار یا سیاحت) اس مخصوص شعبے کو متاثر کرنے والے جھٹکوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔

3۔ جغرافیائی سیاست کے اثرات(Impact of Geopolitics): عالمی سطح پر سیاسی تناؤ، عدم استحکام اور تنازعات کاروباری ماحول کو بری طرح متاثر کر سکتے ہیں۔

- تجارتی جنگیں: جب ممالک تجارت میں محصولات یا دیگر رکاوٹیں لگاتے ہیں، تو اس سے سپلائی چین میں خلل پڑتا ہے، لاگت میں اضافہ ہوتا ہے، اور کاروبار کے لیے غیر یقینی صورتحال پیدا ہوتی ہے۔
- سیاسی پابندیاں: ممالک یا اداروں کے خلاف معاشی پابندیاں تجارت اور سرمایہ کاری کو نمایاں طور پر محدود کر سکتی ہیں، ان کاروباروں کو نقصان پہنچا سکتی ہیں جن کے تعلق پابندیوں کے ذریعے نشانہ بنائے گئے ہیں۔
- علاقائی تنازعات: جنگیں اور شہری بدامنی بنیادی ڈھانچے کو جسمانی نقصان پہنچاتی ہے، آبادی کو بے گھر کرتی ہے، اور بڑے پیمانے پر معاشی مشکلات کا باعث بنتی ہے۔

4۔ تکنیکی ارتقاء کی رفتار(The Pace of Technical Evolution): ٹیکنالوجی معاشی ترقی کے پیچھے ایک اہم محرک رہی ہے۔ تاہم، یہ نئے خطرات اور کمزوریاں بھی پیدا کرتا ہے جو بحرانوں کی راہ ہموار کر سکتے ہیں:

- سائبر سیکیوریٹی کے خطرات: کاروباروں اور اہم انفراسٹرکچر کو نشانہ بنانے والے سائبر حملے بڑھ رہے ہیں۔ یہ حملے ڈیٹا چوری کر سکتے ہیں، کاموں میں خلل ڈال سکتے ہیں اور کاروبار کی ساکھ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔
- ملازمت کی نقل مکانی: آٹومیشن اور مصنوعی ذہانت (AI) میں کچھ شعبوں میں ملازمتوں کی جگہ لینے کی صلاحیت ہے۔ اگر احتیاط سے انتظام نہ کیا جائے تو یہ معاشی مشکلات اور سماجی بدامنی پیدا کر سکتا ہے۔
- ڈیجیٹل رکاوٹیں: تیز رفتار تکنیکی تبدیلی موجودہ صنعتوں کو تنظیم نو پر مجبور کر سکتی ہے یا یہاں تک کہ متروک ہو سکتی ہے، جو ممکنہ طور پر بڑے پیمانے پر ملازمتوں کے نقصانات اور عدم استحکام کا باعث بنتی ہے۔

5۔ ماحولیاتی عوامل (Environmental Factors): موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی انحطاط اب صرف ماحولیاتی کورسز کے عنوانات نہیں رہے- یہ عالمی کاروباری بحرانوں کو سمجھنے کے لیے کلیدی تحفظات ہیں۔

- انتہائی موسمی واقعات: طوفانوں، سیلابوں، خشک سالی اور جنگل کی آگ کی تعداد اور شدت میں اضافہ کاروبار کو جسمانی نقصان پہنچا سکتا ہے، سپلائی چین میں خلل پیدا کر سکتا ہے، اور وسائل کی کمی پیدا کر سکتا ہے۔
- وسائل کی پابندیاں: پانی کی کمی، جنگلات کی کٹائی، اور ماحولیاتی انحطاط کی دیگر شکلیں اہم وسائل تک رسائی کو محدود کر سکتی ہیں، جس سے زراعت اور مینوفیکچرنگ جیسی صنعتوں پر اثر پڑتا ہے۔
- تبدیلی کے ضوابط: موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے حکومتی پالیسیاں مختلف صنعتوں کو متاثر کر سکتی ہیں اور کاروباروں کو بدلتے ہوئے ماحول کو تیزی سے اپنانے پر مجبور کر سکتی ہیں۔

یاد رکھیں، عالمی کاروباری بحران شاذ و نادر ہی کسی ایک، آسانی سے قابل شناخت وجہ کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ تعاون کرنے والے ان عوامل کی باہم مربوط نوعیت کو پہچاننا بہت ضروری ہے۔ عالمی معیشت کو درپیش خطرات کے جال کو سمجھ کر، کاروباری ادارے اور پالیسی ساز مزید لچکدار حکمت عملی بنا سکتے ہیں اور مستقبل کی رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے کام کر سکتے ہیں۔

14.4 بحرانوں کی مختلف اقسام (Types of Crises)

عالمی کاروباری بحرانوں کی مختلف شکلیں ہیں اور ہر ایک اپنے منفرد محرکات، حرکیات اور دور رس نتائج کے ساتھ۔ ان کے ممکنہ اثرات کے بارے میں گہری سمجھ حاصل کرنے کے لیے، آیئے ان مخصوص مثالوں کا تجزیہ کریں جو مختلف قسم کے بحرانوں اور عالمی معیشت پر ان کے اثرات کو ظاہر کرتی ہیں۔

1. معاشی بحران Economic Crises

عظیم کساد بازاری (2008-2009)(The Great Recession): یہ شدید عالمی کساد بازاری امریکی ہاؤسنگ مارکیٹ میں اس وقت شروع ہوئی جب قرض دینے کے خطرناک طریقے اور پیچیدہ مالیاتی مصنوعات مکانات کی قیمتوں میں کمی کا باعث بنے۔ اس نے ایک رد عمل کو جنم دیا، جس کے نتیجے میں بینک ناکام ہو گئے، اسٹاک مارکیٹ کریش ہو گئی، اور کاروبار بند ہو گئے۔ اس کے اثرات دنیا بھر میں محسوس کیے گئے، جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر بے روزگاری، قرضوں کی کمی، اور معاشی سرگرمیوں میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔

یورپی قرضوں کا بحران (2010-2012) (The European Debt Crises): متعدد یورپی ممالک، خاص طور پر یونان، پرتگال اور آئرلینڈ کے قرضوں کی سطح پر تشویش کو مالیاتی منڈیوں میں بڑے بحرانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سرمایہ کاروں نے ان ممالک کی اپنے قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت پر شک کرنا شروع کر دیا، جس کی وجہ سے قرضے لینے کے اخراجات بڑھ گئے اور ڈیفالٹ کا خطرہ۔ اس بحران نے یوروزون کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا اور اس کے لیے اہم بیل آؤٹ اور کفایت شعاری کے اقدامات کی ضرورت تھی جس نے پورے خطے میں کاروبار اور شہریوں کو متاثر کیا۔

وینزویلا کا معاشی بحران (2013 تا حال) (The Venezuelan Economic Crises): معاشی بدانتظامی، سیاسی عدم استحکام، اور تیل کی قیمتوں میں تیزی سے کمی نے وینزویلا میں انسانی بحران اور معاشی تباہی کو جنم دیا ہے۔ افراط زر، خوراک اور ادویات کی قلت، اور بڑے پیمانے پر ہجرت نے وینزویلا کے کاروبار اور معاشرے کو بری طرح تباہ کر دیا ہے۔ یہ بحران کسی ایک شے پر ضرورت سے زیادہ انحصار کے خطرات اور حکومتی پالیسیوں کے نقصان دہ اثرات کو اجاگر کرتا ہے۔

2. سیاسی بحران Political Crises

شام کی خانہ جنگی (2011 تا حال) (The Syrian War): اس جاری تنازعے نے بڑے پیمانے پر انسانی بحران پیدا کیا ہے اور شام کی معیشت کو تباہ کر دیا ہے۔ کاروبار بند ہونے پر مجبور ہو گئے ہیں، انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچا ہے، اور لاکھوں لوگ ملک چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ اس تنازعے نے وسیع تر مشرق وسطیٰ کو بھی غیر مستحکم کر دیا ہے اور اس نے خطے سے باہر معاشی اثرات پیدا کیے ہیں۔

امریکہ چین تجارتی جنگ (2018-2020) (The US China Trade War): دنیا کی دو بڑی معیشتوں کے درمیان بڑھتی ہوئی تجارتی جنگ میں ٹیرف اور دیگر تجارتی رکاوٹیں شامل تھیں۔ اس خلل نے کاروباروں کے لیے غیر یقینی صورتحال پیدا کی، صارفین کے لیے قیمتوں میں اضافہ ہوا، اور عالمی سپلائی چین کو نقصان پہنچا۔ تجارتی تنازعہ نے بڑھتے ہوئے تحفظ پسندانہ جذبات اور عالمی تجارتی نیٹ ورکس کے سیاسی تناؤ کے خطرے کو اجاگر کیا۔

3. تکنیکی بحران Technological Crises

WannaCry Ransomware Attack 2017: اس عالمی سائبر حملے نے Windows آپریٹنگ سسٹم میں موجود کمزوری کا فائدہ اٹھایا، جس سے ہسپتالوں، کاروباروں اور سرکاری ایجنسیوں کے لاکھوں کمپیوٹرز متاثر ہوئے۔ دنیا بھر کی تنظیموں کو کام روکنے پر مجبور کیا گیا، جس سے کافی تاخیر، معاشی نقصانات، اور اہم بنیادی ڈھانچے پر سائبر حملوں کے ہمیشہ سے موجود خطرے کو اجاگر کیا گیا۔

فیس بک - کیمبرج اینالیٹیکا اسکینڈل (2018) (The Faceook Cambridge Analytica Scandal): سیاسی مشاورتی فرم کیمبرج اینالیٹیکا کی جانب سے فیس بک کے لاکھوں صارفین کے ذاتی ڈیٹا کا غلط استعمال کرنے کے انکشافات نے اعتماد کا بحران پیدا کر دیا۔ اس اسکینڈل نے ڈیٹا پرائیویسی کے خدشات، ٹیک پلیٹ فارمز کی طاقت، اور ذاتی ڈیٹا کو جمع کرنے اور استعمال کرنے سے متعلق سخت ضوابط کی ضرورت پر توجہ دلائی جس سے پوری ٹیک انڈسٹری متاثر ہوئی۔

4. ماحولیاتی بحران Environmental Crises

دی ڈیپ واٹر ہورائزن آئل اسپل (2010) (The Deepwater Horizon Oil Spill): خلیج میکسیکو میں ڈیپ واٹر ہورائزن کے تیل کے ذخیرے کے دھماکے سے تاریخ کی سب سے بڑی ماحولیاتی تباہی ہوئی۔ اس سے ماہی گیری اور سیاحت کی صنعتوں پر تباہ کن اثرات مرتب ہوئے اور خلیجی ماحولیاتی نظام کو طویل مدتی نقصان پہنچا۔ اس آفت نے آف شور ڈرلنگ سے منسلک ماحولیاتی خطرات اور ماحولیاتی طور پر حساس علاقوں میں کام کرنے والے کاروباروں کے ممکنہ نتائج کی واضح یاد دہانی کے طور پر کام کیا۔

آسٹریلیائی بش فائر (2019-2020) (The Australian Bushfires): جنگل کی آگ کے اس بے مثال موسم نے آسٹریلیا کے وسیع علاقوں کو تباہ کر دیا، جس سے گھروں، کاروباروں اور اہم انفراسٹرکچر کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا۔ سیاحت کی آمدنی میں کمی، سپلائی چین میں خلل پڑنے اور زرعی شعبے پر پڑنے والے اثرات کی وجہ سے آگ کے دوررس معاشی نتائج برآمد ہوئے۔ انہوں نے موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے بڑھتے ہوئے معاشی خطرات پر روشنی ڈالی۔

14.5 کاروباری دنیا میں ابھرتے ہوئے خطرات (Emerging Threats in the Business World)

کاروبار کی دنیا مسلسل ترقی کر رہی ہے، اور نئے خطرات ابھر سکتے ہیں جن کے لیے کاروبار کو تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ان ابھرتے ہوئے خطرات کو سمجھنے سے کاروباروں کو لچک پیدا کرنے، اپنی حکمت عملیوں کو اپنانے اور متحرک عالمی ماحول میں کامیابی کو برقرار رکھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ آیئے مستقبل کے کاروباری منظر نامے کو تشکیل دینے والے کچھ اہم خطرات کا جائزہ لیں:

1۔ **مصنوعی ذہانت (AI) (Artificial Intelligence):** AI کاروبار کے لیے دو دھاری تلوار پیش کرتا ہے۔ ایک طرف، یہ کارکردگی میں اضافے، بہتر فیصلہ سازی، اور نئی اور اختراعی مصنوعات اور خدمات کے امکانات کا وعدہ کرتا ہے۔ دوسری طرف، یہ اہم خدشات کو جنم دیتا ہے:

- ملازمت کی نقل مکانی: جیسا کہ AI کاموں کو خودکار بناتا ہے، یہ خاص طور پر معمول کے یا دہرائے جانے والے شعبوں میں اہم ملازمتوں کے نقصانات کا باعث بن سکتا ہے۔ کاروباری اداروں کو اپنی افرادی قوت کو دوبارہ ہنر کرنے پر غور کرنے اور ممکنہ سماجی اور معاشی رکاوٹوں کو سنبھالنے کے لیے پالیسی سازوں کے ساتھ تعاون کرنے کی ضرورت ہے۔
- الگورتھمک تعصب: اگر احتیاط سے ڈیزائن اور نگرانی نہ کی گئی ہو تو AI سسٹم موجودہ معاشرتی تعصبات کو برقرار اور بڑھا سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ملازمتیں لینے یا قرض دینے کے فیصلے، کاروبار کی ساکھ اور اخلاقی طور پر کام کرنے کی صلاحیت کو نقصان پہنچانے جیسے شعبوں میں غیر منصفانہ نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔
- "بلیک باکس" کا مسئلہ: پیچیدہ AI نظام بعض اوقات ایسے فیصلے کر سکتے ہیں جن کی مکمل وضاحت یا سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ شفافیت کا یہ فقدان کاروبار کے لیے احتساب، اعتماد اور ضوابط کی تعمیل کے حوالے سے مسائل پیدا کر سکتا ہے۔

2۔ **سپلائی چینز (Supply Chains):** حالیہ برسوں نے عالمی سپلائی چینز کی کمزوری کو اجاگر کیا ہے۔ کئی عوامل اس بڑھتے ہوئے خطرے میں معاون ہیں:

- جغرافیائی سیاسی تناؤ: تجارتی تنازعات، تنازعات، اور پابندیاں سپلائی لنکس کو منقطع کر سکتی ہیں، کاروباروں کو متبادل شراکت داروں کو تلاش کرنے، اخراجات میں اضافے اور ممکنہ طور پر پیداوار میں تاخیر کا باعث بننے پر مجبور کر سکتی ہیں۔
- موسمیاتی تبدیلی: سیلاب، خشک سالی اور طوفان جیسے شدید موسمی واقعات میں اضافہ نقل و حمل کے نیٹ ورک میں خلل ڈال سکتا ہے، مینوفیکچرنگ کی سہولیات کو نقصان پہنچا سکتا ہے، اور اہم وسائل کی کمی کا سبب بن سکتا ہے۔ کاروباری اداروں کو اپنی سپلائی چین کی لچک کا دوبارہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔
- وبائی امراض اور صحت کے بحران: جیسا کہ COVID-19 کے ساتھ دیکھا گیا ہے، عالمی وبائی امراض مینوفیکچرنگ سے لے کر سیاحت تک کی متعدد صنعتوں میں بڑے پیمانے پر لاک ڈاؤن، سرحدوں کی بندش اور رکاوٹوں کا باعث بن سکتے ہیں۔

3۔ **سائبر سیکیورٹی (The Cybersecurity):** سائبر سیکیورٹی کے خطرات پیمانہ اور نفاست میں تیار ہوتے رہتے ہیں۔ تمام سائز کے کاروبار سائبر کرائم کی مختلف شکلوں کا نشانہ بن رہے ہیں:

- رینسم ویئر حملے: یہ وہ حملے ہیں جہاں کاروبار کا ضروری ڈیٹا انکرپٹ کیا جاتا ہے اور یرغمال بنائے جاتے ہیں تعداد اور اثرات میں اضافہ ہوتا ہے۔ کاروباری اداروں کو اپنے اہم اثاثوں کی حفاظت کے لیے مضبوط سائبر سیکیورٹی اقدامات اور بیک اپ سسٹمز میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔

- ڈیٹا کی خلاف ورزیاں: کمپنیاں صارفین کے ڈیٹا کی وسیع مقدار کے لیے ذمہ دار ہیں، جو انہیں حساس معلومات کو بیچنے یا اس کا استحصال کرنے والے ہیکرز کے لیے ہدف بناتی ہیں۔ ڈیٹا کی خلاف ورزیاں ساکھ کو نقصان پہنچا سکتی ہیں، صارفین کے اعتماد کو ختم کر سکتی ہیں، اور مہنگے ریگولیٹری جرمانے کا باعث بن سکتی ہیں۔
- ریاست کے زیر اہتمام حملے: قومی ریاستی اداکار تیزی سے سیاسی اور معاشی جاسوسی کے لیے سائبر حملوں کا استعمال کرتے ہیں، اہم انفراسٹرکچر اور دانشورانہ املاک کی چوری کو نشانہ بناتے ہیں۔

14.6 مختلف معیشتوں پر عالمی کاروباری بحرانوں کے اثرات

(Impact of World Business Crises on Different Economies)

عالمی کاروباری بحران شاذ و نادر ہی الگ تھلگ رہتے ہیں۔ ان کی معاشی جھٹکوں کی لہریں پوری دنیا میں سفر کرتی ہیں، جو کئی عوامل پر منحصر مختلف سطحوں کی شدت والی ممالک کو متاثر کرتی ہیں۔ آیئے ان عوامل اور ان کے حقیقی زندگی کے نتائج کو سمجھتے ہیں:

1۔ معاشی ترقی کی سطح (Level of Economic Development):

- ترقی یافتہ معیشتیں: زیادہ وسائل اور لچک رکھنے کے باوجود، ترقی یافتہ معیشتیں بحرانوں سے محفوظ نہیں ہیں۔ 2008 کے مالیاتی بحران، جس کی ابتدا امریکہ میں ہوئی، نے پورے یورپ میں کساد بازاری کی لہریں بھیج دیں۔ تاہم، ان معیشتوں میں سماجی تحفظ کے مضبوط جال اور بدترین اثرات کو کم کرنے کے لیے محرک پیکجوں کو نافذ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔
- ترقی پذیر معیشتیں: ترقی پذیر ممالک کو اکثر بڑے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ ان کے پاس وسائل کم ہوتے ہیں، ادارے کمزور ہوتے ہیں اور وہ بیرونی تجارت یا امداد پر زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ بحران موجودہ معاشی عدم مساوات کو بڑھا سکتے ہیں اور سیاسی بدامنی کا سبب بن سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، معاشی بدحالی کمزور آبادیوں کو غربت کی طرف دھکیل سکتی ہے، غربت میں کمی کی کوششوں میں برسوں کی پیش رفت کو پلٹ سکتی ہے۔

2۔ مخصوص بحران کا سامنا (Exposure to the Specific Crises):

- براہ راست اثر: بحران کے مرکز میں پھنسے ممالک یا علاقے نقصان کا سب سے زیادہ اثر برداشت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، شام کی خانہ جنگی کے دوران، جنگ زدہ ملک کے اندر واقع کاروبار تباہ ہو گئے تھے کیونکہ انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا تھا اور معاشی سرگرمیاں رک گئی تھیں۔
- بالواسطہ اثر: یہاں تک کہ جغرافیائی طور پر ہٹا دی گئی معیشتیں بھی اہم اثرات محسوس کر سکتی ہیں۔ یوکرین پر روسی حملے کے بعد، روس کی توانائی کی سپلائی پر بہت زیادہ انحصار کرنے والے ممالک کو قیمتوں میں تیزی سے اضافے اور ممکنہ قلت کا سامنا کرنا پڑا، جس سے کاروبار اور صارفین کو تنازعات کے علاقے سے کہیں زیادہ متاثر ہوا۔

3۔ مخصوص صنعتوں پر انحصار(Reliance of Specific Industries):

- کموڈٹی سے چلنے والی معیشتیں: وہ قومیں جو تیل یا معدنیات جیسی اشیاء کی برآمد پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہیں وہ بحرانوں کے دوران خاص طور پر کمزور ہو جاتی ہیں۔ 2014-2016 کے دوران تیل کی قیمتوں میں کمی کے دوران، مشرق وسطیٰ اور افریقہ میں تیل برآمد کرنے والے ممالک نے اپنی آمدنی میں نمایاں کمی دیکھی، جس کی وجہ سے بجٹ میں کمی اور معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔
- سیاحت پر انحصار کرنے والی معیشتیں: سیاحت پر بہت زیادہ انحصار کرنے والے مقامات ایسے بحرانوں کے دوران بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں جو سفر میں خلل ڈالتے ہیں۔ مثال کے طور پر، COVID-19 وبائی بیماری نے تھائی لینڈ اور یونان جیسے ممالک کے لیے سیاحت کے شعبے میں بڑے پیمانے پر محصولات کو نقصان پہنچایا۔

4۔ عالمی انضمام اور مالیاتی روابط

- سپلائی چین میں رکاوٹیں: ایک اہم مینوفیکچرنگ ہب میں خلل ڈالنے والا بحران پوری دنیا میں قلت کا سبب بن سکتا ہے۔ 2011 میں جب جاپانی زلزلہ اور سونامی آیا تو اہم کارخانوں کی عارضی بندش نے دنیا بھر میں آٹوموبائل اور الیکٹرانکس مینوفیکچررز کی سپلائی چین کو متاثر کیا۔
- مالی مسائل: ایک ملک کے مالیاتی نظام میں مسائل دوسروں تک پھیل سکتے ہیں۔ یورپی قرضوں کے بحران کے دوران، یونان کے ڈیفالٹ کے خدشات نے دیگر یورپی ممالک میں بینکوں کے استحکام کے حوالے سے خدشات کو جنم دیا، جس سے عالمی مالیاتی منڈیوں کے باہمی ربط کو نمایاں کیا گیا۔

14.7 غیر متوقع واقعات کے خطرے کا انتظام کرنے میں کاروبار کی مدد کرنے کی حکمت عملی

(Strategies to Help Businesses Manage the Risk of Unexpected Events)

اگرچہ عالمی کاروباری بحرانوں کے خطرے کو مکمل طور پر ختم کرنا ناممکن ہے، لیکن فعال حکمت عملی ان کے اثرات کو کم کرنے اور کاروباری لچک کو بڑھانے میں مدد کر سکتی ہے۔ آیئے کچھ اہم طریقوں کا تجزیہ کرتے ہیں:

1۔ خطرے کی تشخیص اور منصوبہ بندی(Risk Assessment and Planning):

- کمزوریوں کی نشاندہی کرنا: کاروباروں کو ممکنہ خطرات کی نشاندہی کرنے کے لیے اپنے آپریشنز کا اچھی طرح سے تجزیہ کرنا چاہیے۔ اس میں سپلائی چین کی نقشہ سازی، کام کرنے والے ممالک میں جغرافیائی سیاسی خطرات کا اندازہ لگانا، اور مخصوص ٹیکنالوجیز یا وسائل پر انحصار کا جائزہ لینا شامل ہے۔
- ہنگامی منصوبے تیار کریں: اگر کوئی بحران پیدا ہوتا ہے تو منظرناموں پر عمل درآمد کے لیے تیار ہنگامی منصوبوں کے ساتھ فعال طور پر نمٹا جانا چاہیے۔ یہ منصوبے متبادل فراہم کنندگان، مواصلات کی حکمت عملیوں اور تسلسل کی خاطر آپریشنز میں ممکنہ عارضی تبدیلیوں کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔

- منظر نامے کی منصوبہ بندی: کاروبار مختلف قسم کے بحرانوں کے لیے اپنی تیاری کو جانچنے اور ان کے رد عمل کو دباؤ سے جانچنے کے لیے نقلی اور منظر نامے کی منصوبہ بندی میں مشغول ہو سکتے ہیں۔

2۔ تنوع(Diversification):

- سپلائی چینز: کسی ایک سپلائر یا جغرافیائی خطے پر حد سے زیادہ انحصار کمزوری پیدا کرتا ہے۔ ایک سے زیادہ سپلائی کرنے والے اور مختلف علاقوں سے سورسنگ کے ذریعے سپلائی چین کو متنوع بنانا کمپنی کی مقامی رکاوٹوں کا سامنا کم کرتا ہے۔
- مارکیٹ کی توسیع: وہ کمپنیاں جو ایک سے زیادہ مارکیٹوں میں کام کرتی ہیں وہ موسمی معاشی بدحالی یا مخصوص علاقوں کو متاثر کرنے والے بحرانوں سے بہتر طور پر لیس ہوتی ہیں۔ جغرافیائی تنوع خطرے کو پھیلاتا ہے اور کاروبار کو ترقی کے لیے نئی منڈیوں تک رسائی میں مدد کرتا ہے جب روایتی راستوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- پروڈکٹ لائنز: متنوع مصنوعات یا خدمات کی پیشکش کاروبار کو جھٹکے سے بچاتی ہے جو کسی ایک شعبے پر بہت زیادہ اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ ایک کمپنی جو ضروری اور غیر ضروری دونوں مصنوعات تیار کرتی ہے، مثال کے طور پر، ایک غیر مستحکم مارکیٹ میں کم ڈرامائی اتار چڑھاو کا سامنا کر سکتا ہے۔

3۔ مالیاتی لچک پیدا کرنا(Buildinf Financial Resilience):

- نقد ذخائر کو برقرار رکھیں: مناسب نقدی ذخائر بحرانوں کے دوران ایک بفر کے طور پر کام کرتا ہے، جس سے کاروبار کو کچھ وقت کے لیے ضروری اخراجات کو پورا کرنے کی اجازت ملتی ہے یہاں تک کہ اگر آمدنی میں کمی آتی ہے۔
- قرض کا انتظام کریں: قرض کی بلند سطح کو کم کرنا مشکل معاشی اوقات میں کمزوری کو کم کرتا ہے جب کیش فلو پر دباؤ پڑ سکتا ہے۔
- انشورنس کوریج: مناسب کاروباری انشورنس پالیسیاں کمپنی کو قدرتی آفات، سائبر حملوں، یا قانونی ذمہ داریوں جیسے واقعات کی وجہ سے ہونے والے کچھ مالی نقصانات سے بچا سکتی ہیں۔

4۔ ٹیکنالوجی اور اختراع(Technology and Innovation):

- سائبر سیکیورٹی کی سرمایہ کاری: سائبر سیکیورٹی کے مضبوط اقدامات، بشمول باقاعدہ ڈیٹا بیک اپ اور ملازمین کی تربیت، کاروبار کو نقصان پہنچانے والے سائبر حملوں سے بچانے کے لیے ضروری ہیں۔
- کلاؤڈ اپنانا: ڈیٹا اور آپریشنز کو کلاؤڈ پر منتقل کرنا بحرانوں کے دوران بے کار اور لچک پیدا کر سکتا ہے، جس سے فزیکل انفراسٹرکچر پر انحصار کم ہو سکتا ہے جس سے سمجھوتہ کیا جا سکتا ہے۔
- موافقت پذیری کو قبول کریں: آٹومیشن اور AI جیسی ٹیکنالوجیز میں سرمایہ کاری کاروباروں کو مارکیٹ کے بدلتے ہوئے حالات اور ممکنہ رکاوٹوں کے مطابق تیزی سے ایڈجسٹ ہونے میں مدد کر سکتی ہے۔

14.8 بحرانوں کو کم کرنے میں حکومت کا کردار (Emerging Issues in International Trade)

حکومتیں عالمی کاروباری بحرانوں کو روکنے اور ان سے نمٹنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کی پالیسیاں اور اقدامات نمایاں طور پر اثر انداز ہو سکتے ہیں کہ کاروبار کیسے چلتے ہیں اور معیشتیں کتنی جلدی بحال ہوتی ہیں۔ آیئے کچھ اہم طریقوں کو سمجھتے ہیں جن سے حکومتیں بحرانوں کو سنبھالتی ہیں:

1۔ میکرواکنامک پالیسیاں (Macroeconomic Policies)

- مالی محرک: کساد بازاری یا معاشی بدحالی کے دوران، حکومتیں بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں پر اخراجات بڑھا سکتی ہیں، کاروبار کے لیے ٹیکس میں ریلیف فراہم کر سکتی ہیں، یا کمزور صنعتوں کو مالی امداد فراہم کر سکتی ہیں۔ یہ اقدامات معاشی سرگرمیوں کو متحرک کرتے ہیں اور ملازمتیں پیدا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ (مثال: 2008 کی کساد بازاری اور COVID-19 کے دوران پیکیجز)
- مانیٹری پالیسی: مرکزی بینک سود کی شرح کو کم کرنے، قرض لینے، سرمایہ کاری اور معاشی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے مداخلت کر سکتے ہیں۔ وہ کریڈٹ کی کمی کو روکنے کے لیے مالیاتی نظام میں لیکویڈیٹی کو بھی بڑھا سکتے ہیں۔ (مثال: سنٹرل بینکوں نے 2008 کے مالیاتی بحران کے بعد شرح سود میں کمی کی)

2۔ ریگولیٹری پالیسی اور نگرانی (Regulations and Oversight)

- مالیاتی ضابطے: بینکوں اور مالیاتی اداروں پر سخت ضابطے نظامی خطرے کو کم کر سکتے ہیں اور لاپرواہی کے طریقوں کو روک سکتے ہیں جو بحرانوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ (مثال: 2008 کے بحران کے بعد مالی اصلاحات۔)
- عدم اعتماد کی پالیسیاں: حکومتیں مسابقت کو فروغ دے سکتی ہیں اور اجارہ داریوں کو روک سکتی ہیں، جو کہ مجموعی معیشت کے لیے بہت زیادہ طاقتور اور خلل ڈال سکتی ہیں۔ (مثال کے طور پر: گوگل اور فیس بک جیسی ٹیک فرموں کا ریگولیشن)۔

3۔ بین الاقوامی تعاون (International Cooperation)

- مربوط جواب: عالمی بحرانوں کے دوران، اقوام کے درمیان بین الاقوامی ہم آہنگی بہت ضروری ہے۔ حکومتیں معلومات کا تبادلہ کرنے، مشترکہ معاشی پالیسیوں کو نافذ کرنے اور سب سے زیادہ متاثرہ ممالک کو مدد فراہم کرنے کے لیے مل کر کام کر سکتی ہیں۔ (مثال: معاشی پالیسی کو مربوط کرنے کے لیے G20 سربراہی اجلاس)
- تجارتی معاہدے: تجارتی معاہدے استحکام کو فروغ دے سکتے ہیں اور تجارتی جنگوں کے خطرے کو کم کر سکتے ہیں۔ وہ زیادہ پائیدار کاروباری طریقوں کو فروغ دیتے ہوئے مزدوری کے طریقوں اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے بھی معیارات مرتب کر سکتے ہیں۔
- ترقیاتی امداد: ترقی یافتہ ممالک کی حکومتیں ترقی پذیر ممالک کو مالی امداد اور تکنیکی مدد فراہم کر سکتی ہیں تاکہ انہیں مضبوط معیشتیں بنانے اور بحرانوں کے خطرے کو کم کرنے میں مدد مل سکے۔

4۔ بحران سے متعلق مخصوص مداخلتیں(Crises Specific Interventions)

- بیل آؤٹ: انتہائی صورتوں میں حکومتیں اہم کاروباروں یا صنعتوں کو ہنگامی بیل آؤٹ یا قرضے فراہم کرسکتی ہیں تاکہ تباہی کو روکا جاسکے جو وسیع تر معاشی بحران کو متحرک کر سکتا ہے۔(مثال: 2008 کے بحران کے دوران بینکنگ انڈسٹری کا بیل آؤٹ)
- ڈیزاسٹر ریلیف: قدرتی آفات یا دیگر تباہ کن واقعات کے بعد، حکومتیں کاروبار اور کمیونٹیز کو فنڈنگ، سپلائیز اور لاجسٹک سپورٹ فراہم کرتی ہیں۔
- انفراسٹرکچر کی سرمایہ کاری: بحران کے بعد، حکومتیں تباہ شدہ انفراسٹرکچر کی تعمیر نو اور نئی ملازمتیں پیدا کرنے میں سرمایہ کاری کرسکتی ہیں۔

مثال: COVID-19 کے دوران ردعمل(The Response During Covid-19)

COVID-19 وبائی مرض پر عالمی ردعمل حکومت کے متنوع کردار کو نمایاں کرتا ہے:

- مالی محرک: حکومتوں نے ٹیکس میں ریلیف، بے روزگاری کے فوائد، اور جدوجہد کرنے والے کاروباروں اور افراد کو براہ راست ادائیگیاں فراہم کیں۔
- مانیٹری پالیسی: مرکزی بینکوں نے شرح سود کو کم کیااور مالیاتی منڈیوں میں لیکویڈیٹی میں اضافہ کیا۔
- صحت عامہ کے اقدامات: لاک ڈاؤن اور سفری پابندیوں کا مقصد وائرس کے پھیلاؤ کو کم کرنا ہے۔
- ویکسین ڈیولپمنٹ سپورٹ: حکومتیں COVID-19 ویکسینز کے لیے تحقیق اور تیز رفتار منظوریوں کو فنڈ فراہم کرتی ہیں۔

بحرانوں کے دوران حکومتی مداخلت دودھاری تلوار ہو سکتی ہے۔ اگرچہ فوری نقصان کو کم کرنے کے لیے بہت ضروری ہے، لیکن ان کے طویل مدتی نتائج ہو سکتے ہیں جیسے کہ قومی قرض میں اضافہ یا اخلاقی خطرہ(وہ کمپنیاں جو زیادہ خطرہ مول لے رہی ہیں یہ جانتے ہوئے کہ حکومت ان کو ضمانت دے گی)۔ مقصد یہ ہے کہ طویل مدتی معاشی استحکام کو نقصان پہنچانے والی پالیسیوں سے گریز کرتے ہوئے فوری ضروریات کا جواب دینے کے درمیان صحیح توازن تلاش کیا جائے۔

14.9 کلیدی الفاظ(Keywords)

- عالمی اثرات: بحرانوں کے اکثر دنیا بھر میں اثرات ہوتے ہیں، مختلف ممالک میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔
- معاشی اتار چڑھاؤ: معیشت میں اتار چڑھاؤ عدم استحکام کا سبب بن سکتا ہے اور بحرانوں کو جنم دیتا ہے۔
- مالیاتی خرابیاں: مالیاتی نظام میں بڑی ناکامیاں، جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر معاشی بدحالی ہوتی ہے۔
- سپلائی چین کے مسائل: اشیاء اور مواد کے بہاؤ میں رکاوٹیں، جس سے دنیا بھر میں کاروبار متاثر ہوتے ہیں۔
- موسمیاتی تبدیلی: موسم کے بڑھتے ہوئے شدید واقعات اور وسائل کی کمی کاروباروں کے لیے بڑا خطرہ ہے۔
- آٹومیشن: ٹیکنالوجی میں تیزی سے تبدیلیاں کارکنوں کو بے گھر کر سکتی ہیں اور صنعتوں میں خلل ڈال سکتی ہیں۔

- رسک مینجمنٹ: کاروباروں کو خطرات کو کم کرنے اور مؤثر طریقے سے جواب دینے کے لیے منصوبے تیار کرنے چاہئیں۔
- ڈومینو اثر: ایک علاقے میں بحران دوسرے خطوں یا معیشت کے شعبوں میں مسائل کو جنم دے سکتا ہے۔

14.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Exam Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ عالمی کاروباری بحران صرف بڑی کارپوریشنوں کو متاثر کرتے ہیں۔

2۔ کاروباری دنیا میں ابھرتے ہوئے خطرات ہمیشہ پیش قیاسی ہوتے ہیں۔

3۔ بحرانوں کو کم کرنے میں حکومتی مداخلت کا کوئی کردار نہیں ہے۔

4۔ ایک خطے کا بحران دوسرے خطوں میں کبھی بھی مسائل کو جنم نہیں دے سکتا۔

5۔ "عالمی کاروباری بحران" کا مفہوم یکساں طور پر عالمی سطح پر سمجھا جاتا ہے۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answers Type Questions)

1۔ عالمی کاروباری بحرانوں کی دو مختلف اقسام کو مختصراً بیان کریں اور ہر ایک کی حالیہ مثالیں فراہم کریں۔

2۔ عالمی کاروباری بحران کی تین ممکنہ وجوہات کی نشاندہی کریں اور مختلف معیشتوں پر ان کے اثرات کی وضاحت کریں۔

3۔ تین حکمت عملیوں کی فہرست بنائیں جو کاروبار غیر متوقع واقعات کے خطرے سے نمٹنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

4۔ ایک مثال کا استعمال کرتے ہوئے وضاحت کریں کہ کس طرح ایک خطے میں ہونے والے واقعات دوسرے خطوں میں بحران کو جنم دے سکتے ہیں۔

5۔ کاروباری دنیا میں ایک ابھرتے ہوئے خطرے کی وضاحت کریں اور کاروبار کے لیے ممکنہ نتائج پر تبادلہ خیال کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answers Type Questions)

1۔ "عالمی کاروباری بحران" کے معنی پر بحث کریں اور اس کے ساتھ عام کاروباری مسائل کے فرق کی وضاحت کریں۔

2۔ عالمی کاروباری بحرانوں کے منفی اثرات کو کم کرنے میں حکومتوں اور کاروباری اداروں کے کردار کا موازنہ کریں۔

اکائی 15۔ بین الاقوامی تجارت میں مسائل

(Problems in International Business)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	15.0 تمہید
Objectives	15.1 مقاصد
Political Wars and their impact on International Business	15.2 سیاسی جنگیں اور بین الاقوامی تجارت پر ان کے اثرات
Economic Wars and their Impact on International Business	15.3 معاشی جنگیں اور بین الاقوامی تجارت پر ان کے اثرات
Biological Threats and their Impact on International Business	15.4 حیاتیاتی خطرات اور بین الاقوامی تجارت پر ان کے اثرات
Cold War and Its Impact on International Business	15.5 سرد جنگ اور بین الاقوامی تجارت پر اس کے اثرات
The Role of the UN and Security Council in International Business	15.6 بین الاقوامی تجارت میں اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کا کردار
Keywords	15.7 کلیدی الفاظ
Model Exam Questions	15.8 نمونہ امتحانی سوالات

15.0 تمہید (Introduction)

تجارت کی دنیا نے قومی حدود کو عبور کرتے ہوئے بین الاقوامی تجارتی منصوبوں کے ایک متحرک دائرے میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہ دائرہ ان کمپنیوں کے لیے بہت سارے مواقع پیش کرتا ہے جو اپنی رسائی کو بڑھانے اور نئی منڈیوں تک پہنچنے کے لیے، امید افزا ترقی، منافع بخش اور عالمی شناخت حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ پھر بھی، گھریلو کارروائیوں کی مانوس حدود سے باہر نکلنا ایک پیچیدہ بھولبلیا سے پردہ اٹھاتا ہے، جو بہت سے مسائلوں کے ساتھ پیچیدہ طور پر بنے ہوئے ہیں جو انتہائی تجربہ کار شخصیت کو بھی اپنے جال میں لے سکتے ہیں۔

ان مشکلات کو سمجھنا اور ان کو کم کرنے کے لیے موثر حکمت عملی تیار کرنا کسی بھی کمپنی کے لیے اس پیچیدہ منظر نامے کا جائزہ لینے کے لیے ایک لازمی شرط ہے۔ اس بھولبلیا کی پہلی تہہ سیاسی عدم استحکام کی مسلسل بدلتی ریت پر بنی ہے۔ جنگیں، ناکہ بندی بنا کر اور تجارتی راستوں میں رکاوٹ ڈال کر سپلائی چین کو متاثر کر سکتی ہیں، جس سے قلت اور تاخیر ہو سکتی ہے۔ بحری ناکہ بندیوں یا فضائی حدود کی بندش کی وجہ سے خام مال یا تیار اشیاء کی اہم ترسیل سمندر میں پھنسے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے پیداوار رک جاتی ہے اور صارفین غیر مطمئن ہوتے ہیں۔ مزید برآں، تنازعات والے علاقے پیداواری سہولیات اور کمپنی کے اثاثوں کو ممکنہ نقصان سے دوچار کرتے ہیں۔

جنگ زدہ علاقے کے قلب میں ایک مینوفیکچرنگ پلانٹ گولہ باری، بمباری، یا یہاں تک کہ لوٹ مار کا نشانہ بن سکتا ہے، جس کے نتیجے میں اہم مالی نقصان ہو سکتا ہے اور کمپنی کے کام کرنے کی صلاحیت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ جسمانی خطرات سے ہٹ کر، سیاسی عدم استحکام مقامی شراکت داری، مزدوری کے حالات، اور نادانستہ طور پر تصادم کے نتیجے میں ہونے کے امکانات کے حوالے سے اخلاقی خدشات کو جنم دیتا ہے۔ اس طرح کے حالات کا سامنا کرنے والی کمپنیوں کو اپنے کاموں پر احتیاط سے غور کرنا چاہیے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ اپنی اخلاقی اقدار کے مطابق ہوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں ملوث ہونے سے بچیں۔

حکومتیں تجارتی رکاوٹوں جیسے ٹیرف، کوٹہ، اور پابندیوں کو معاشی ہتھیاروں کے طور پر استعمال کرتی ہیں، جو مارکیٹ تک رسائی میں رکاوٹ بنتی ہیں اور لاگت میں نمایاں اضافہ کرتی ہیں۔ تصور کریں کہ ایک کمپنی اپنی مصنوعات پر درآمدی محصولات میں اچانک اضافے کا سامنا کر رہی ہے، جس سے وہ مارکیٹ میں کم مسابقتی بنتی ہے اور ممکنہ طور پر مقامی صارفین کے لیے قیمتوں میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

شرح مبادلہ کی مسلسل کمی اور بہاؤ منافع کے مارجن، بین الاقوامی معاہدوں اور سرمایہ کاری کے منصوبوں پر تباہی مچا سکتا ہے۔ مارکیٹ میں کام کرنے والی ایک کمپنی جو کرنسی کی تیزی سے گراوٹ کا سامنا کر رہی ہے، ہو سکتا ہے کہ مقامی کرنسی کے مقابلے میں اس کی گھریلو کرنسی کے کمزور ہونے کی وجہ سے اس کا منافع کم ہو جائے۔ اس کے لیے مالی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے مسلسل نگرانی اور ایڈجسٹمنٹ کی ضرورت ہے۔

جب ہم حیاتیاتی جنگ کے غیر متوقع خطرات کا سامنا کرتے ہیں تو منظر نامہ مزید گہرا ہوتا جاتا ہے۔ وبائی امراض، جیسے حالیہ COVID-19 بحران، واضح طور پر یہ واضح کرتے ہیں کہ یہ عالمی صحت کی ہنگامی صورتحال بین الاقوامی تجارت کے ہر پہلو کو کتنی آسانی سے متاثر کر سکتی ہے۔ سرحدی کنٹرول اور سفری پابندیاں لوگوں اور اشیاء کی نقل و حرکت کو محدود کرتی ہیں، جس سے بین الاقوامی تجارت اور

تعاون متاثر ہوتا ہے۔ تصور کریں کہ ایک کمپنی غیر ملکی سپلائرز پر انحصار کرتی ہے جو اچانک سفری پابندیوں اور تاخیر سے ترسیل کا سامنا کرتی ہے، پیداوار میں رکاوٹ اور ترسیل کے نظام الاوقات کو خطرے میں ڈالتی ہے۔ مزید برآں، صحت سے متعلق خدشات کی وجہ سے صارفین کے رویے میں تبدیلی ڈرامائی طور پر اخراجات کے انداز اور بین الاقوامی مارکیٹ میں بعض مصنوعات اور خدمات کی عملداری کو تبدیل کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر سیاحت یا مہمان نوازی کی صنعتوں میں کمپنیوں کو صحت عامہ کے خدشات اور سفری پابندیوں کی وجہ سے مانگ میں زبردست کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

ایک اور اہم موضوع بین الاقوامی اداروں بالخصوص اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا کردار ہے۔ سلامتی کونسل کی قراردادیں اور اقدامات پورے ممالک یا ہدف بنائے گئے اداروں پر پابندیاں عائد کر سکتے ہیں، مخصوص کاروباری سرگرمیوں کو سختی سے محدود یا ممنوع بھی کر سکتے ہیں۔ یہ کارروائیاں موجودہ معاہدوں اور معاہدوں کو متاثر کرتے ہوئے قانونی منظر نامے کو یکسر تبدیل کر سکتی ہیں۔ تصور کریں کہ کسی کمپنی کو غیر ملک میں اپنے کاروباری پارٹنر پر سخت پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، مؤثر طریقے سے شراکت کو خطرے میں ڈال رہا ہے اور اس کی کاروباری حکمت عملیوں کا فوری جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ بین الاقوامی جانچ پڑتال کے تحت کام کرنے کے لیے شہرت کو پہنچنے والے نقصان سے بچنے کے لیے محتاط نیویگیشن کی ضرورت ہوتی ہے، خاص طور پر ایسے حالات میں جن میں سیاسی کشیدگی بڑھ جاتی ہے۔

موجودہ دنیا مسلسل نئے مسائل اور پیچیدگیوں سے دوچار ہے۔ روس-یوکرین کی جاری جنگ اور اس کے معاشی اثرات سے لے کر COVID-19 کے دیرپا اثرات اور سپلائی چینز پر اس کے اثرات تک، کمپنیوں کو لازماً موافقت پذیر رہنا چاہیے اور ان ابھرتی ہوئی مشکلات کو کم کرنے کے لیے حکمت عملی تیار کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر بڑھتی ہوئی قوم پرستی تحفظ پسندانہ پالیسیوں کا باعث بن سکتی ہے جو بین الاقوامی تجارت کو مزید پیچیدہ بناتی ہیں۔

آخر میں، بین الاقوامی تجارت کے مسائلوں کو سمجھنے کے لیے نہ صرف پیچیدہ سیاسی، معاشی اور سیکورٹی کے منظر نامے کی گہری سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ غیر متوقع واقعات کے سامنے اپنانے اور حکمت عملی بنانے کی چستی بھی ہوتی ہے۔ یہ پیچیدہ بھول بھلیاں، مشکل ہونے کے ساتھ ساتھ، ان لوگوں کے لیے بھی بے پناہ صلاحیت رکھتی ہے جو مہارت اور دور اندیشی کے ساتھ اس کی پیچیدگیوں کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔

15.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- عالمی سیاسی اور معاشی منظر نامے میں بین الاقوامی تجارتی اداروں کو درپیش مختلف مسائل
- عالمی سیاسی اور معاشی منظر نامے میں بین الاقوامی تجارتی اداروں کو درپیش مختلف مسائل
- عالمی تجارت کو منظم کرنے میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (UNSC) جیسے بین الاقوامی اداروں کا کردار۔

15.2 سیاسی جنگیں اور بین الاقوامی تجارت پر ان کے اثرات

(Political Wars and their impact on International Business)

سیاسی جنگیں سیاسی تنازعات اور عدم استحکام کے ایک وسیع میدان کو گھیرے ہوئے ہیں، جس میں ملکوں کے درمیان براہ راست فوجی تنازع سے لے کر علاقائی کشیدگی اور معاشی پابندیاں شامل ہیں۔ یہ حالات بین الاقوامی تجارتوں کے لیے غیر یقینی اور خطرے کا ماحول پیدا کرتے ہیں، جس سے ان کے کام مختلف طریقوں سے متاثر ہوتے ہیں۔

کلیدی مسائل(Key Problems)

1۔ سپلائی چین میں رکاوٹیں(Supply Chain Distruptions)

- ناکہ بندی اور پابندیاں: جنگیں اکثر بحری ناکہ بندیوں، فضائی حدود کی بندش، اور تجارتی پابندیوں کا باعث بنتی ہیں، اشیاء اور خام مال کی نقل و حرکت کو محدود کرتی ہیں، جس سے تاخیر اور قلت ہوتی ہے۔
  - مثال: روس کی جانب سے جاری جنگ کے دوران یوکرائنی بندرگاہوں کی ناکہ بندی نے گندم کی عالمی برآمدات کو متاثر کیا، جس سے غذائی تحفظ اور قیمتیں متاثر ہوئیں۔
- انفراسٹرکچر کو نقصان: مسلح تنازعات بندرگاہوں، ریلوے اور شاہراہوں جیسے اہم انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچا سکتے ہیں، جو سرحدوں کے پار اشیاء کی نقل و حمل میں رکاوٹ ہیں۔
  - مثال: شام کی خانہ جنگی نے اہم بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچایا، جس سے ملک کے اندر اور اس کے ارد گرد تجارت میں خلل پڑا۔
- ناقابل رسائی مارکیٹس: تنازعات کے علاقے حفاظتی خدشات یا پابندیوں کی وجہ سے ناقابل رسائی ہو سکتے ہیں، مارکیٹوں اور ممکنہ گاہکوں تک رسائی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔
  - مثال: ایران پر بین الاقوامی پابندیوں نے بہت سی کمپنیوں کے لیے ملک کے اندر کام کرنا مشکل بنا دیا ہے، جس سے ان کی مارکیٹ تک رسائی محدود ہو گئی ہے۔

2۔ اثاثہ/جائیداد کے نقصانات(Asset / Property Losses)

- مادی نقصان: کارخانے، گودام، اور کمپنی کے دیگر اثاثے جو تنازعہ والے علاقوں میں واقع ہیں، بمباری، گولہ باری، یا لوٹ مار سے نقصان یا تباہی کے خطرے سے دوچار ہیں۔
  - مثال: عراق جنگ کے دوران، متعدد ملٹی نیشنل کمپنیوں کو تباہ شدہ یا تباہ شدہ تنصیبات کی وجہ سے نمایاں نقصان اٹھانا پڑا۔

- اثاثوں پر قبضے: تنازعات میں مصروف حکومتیں غیر ملکی ملکیت کے اثاثوں پر قبضہ کر سکتی ہیں، خاص طور پر وہ جو کہ مخالف ممالک کی کمپنیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔
  - مثال: وینزویلا کی جانب سے غیر ملکی کمپنیوں کے زیر ملکیت تیل کے اثاثوں پر قبضے نے معاشی تعلقات میں خلل ڈالا اور بہت سے کاروباروں کو ملک سے باہر کرنے پر مجبور کر دیا۔

3۔ اخلاقی مخمصے (Ethical Dilemmas)

- شہرت کے خطرات: تنازعات والے علاقوں میں کام کرنے والی کمپنیوں کو عوامی جانچ پڑتال اور ملوث ہونے کے الزامات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس سے صارفین کے بائیکاٹ یا سرمایہ کاروں کے رد عمل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔
  - مثال: کئی کمپنیوں کو یوکرین کے ساتھ جنگ کے بعد روس میں کام جاری رکھنے پر تنقید کا سامنا کرنا پڑا، کچھ نے آخر کار مارکیٹ سے دستبرداری اختیار کر لی۔
- مزدوری کے حالات: جنگیں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور مزدوری کے غیر محفوظ طریقوں کو بڑھا سکتی ہیں، ذمہ دار کارپوریشنوں کے لیے اخلاقی مسائل پیدا کر سکتی ہیں۔
  - مثال: تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں جبری مشقت یا چائلڈ لیبر کا استعمال ان علاقوں سے مواد حاصل کرنے والی کمپنیوں کے لیے ایک بڑی اخلاقی مخمصے کا باعث بنتا ہے۔
- نادانستہ تعاون: یہاں تک کہ اگر کوئی کمپنی براہ راست تنازعہ میں ملوث نہیں ہے، تو اس کی کارروائیوں کا نتیجہ نادانستہ طور پر حکومت کو ادا کردہ ٹیکسوں یا فوج کو فائدہ پہنچانے والی خدمات کے ذریعے جنگی کوششوں میں پڑ سکتا ہے۔
  - مثال: تنازعات والے علاقے میں ٹیلی کمیونیکیشن یا لاجسٹکس جیسی ضروری خدمات فراہم کرنے والی کمپنیوں کو اپنے کردار کے حوالے سے اخلاقی سوالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، چاہے وہ براہ راست فوجی ساز و اشیاء فراہم نہ کر رہی ہوں۔

15.3 معاشی جنگیں اور بین الاقوامی تجارت پر ان کے اثرات

(Economic Wars and their Impact on International Business)

معاشی جنگیں سیاسی دباؤ ڈالنے یا مخصوص معاشی اہداف کے حصول کے لیے معاشی اقدامات کا تزویراتی استعمال ہیں۔ اس میں مختلف ٹولز شامل ہو سکتے ہیں جیسے:

- تجارتی جنگیں: یہ اس وقت ہوتی ہیں جب ممالک ایک دوسرے کے اشیاء اور خدمات پر ٹیرف، کوٹہ اور دیگر تجارتی رکاوٹیں لگاتے ہیں، جس کا مقصد گھریلو صنعتوں کی حفاظت کرنا یا غیر منصفانہ تجارتی طریقوں کے خلاف جوابی کارروائی کرنا ہے۔
- معاشی پابندیاں: یہ کسی ملک یا ادارے پر عائد معاشی جرمانے ہیں، جو تجارت، مالی لین دین اور سرمایہ کاری کو محدود کرتے ہیں۔ ان کا مقصد ہدف کے رویے کو متاثر کرنا یا انہیں مخصوص اعمال کی سزا دینا ہے۔

کلیدی مسائل(Key Problems)

1۔ تجارتی رکاوٹیں(Trade Barriers)

- ٹیرف: درآمدی اشیا پر عائد ٹیکس، درآمد کرنے والے ملک میں صارفین اور کاروبار کے لیے انہیں مزید مہنگا بناتا ہے۔
- کوٹہ: وہ حدود جو ملک کے ذریعہ درآمد کی جانے والی مخصوص اشیا کی مقدار پر رکھی گئی ہیں۔
- نان ٹیرف رکاوٹیں: ضوابط، تکنیکی معیارات، اور دیگر اقدامات جو اشیاء کی درآمد کو مشکل یا مہنگا بناتے ہیں۔ یہ رکاوٹیں مارکیٹ تک رسائی میں رکاوٹ بن سکتی ہیں، بین الاقوامی تجارتوں کے لیے لاگت میں اضافہ، اور مسابقت کو بگاڑ سکتی ہیں۔

مثال: امریکہ-چین تجارتی جنگ کے دوران، دونوں ممالک نے ایک دوسرے کے اشیاء پر محصولات عائد کیے، جس کی وجہ سے دونوں ممالک میں صارفین اور کاروبار کے لیے قیمتوں میں اضافہ ہوا۔

2۔ کرنسی کے اتار چڑھاؤ(Curreny Fluctuations)

- مختلف عوامل جیسے سود کی شرح، افراط زر، اور معاشی کارکردگی کی وجہ سے ملک کی کرنسی کی قدر, دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں اتار چڑھاؤ آسکتی ہے۔ یہ اتار چڑھاؤ برآمدات کو زیادہ مہنگی یا کم مسابقتی بنا سکتے ہیں، جب کہ درآمدات سستی یا زیادہ مہنگی ہوسکتی ہیں، جس سے منافع کے مارجن اور کاروباری منصوبہ بندی متاثر ہوسکتی ہے۔

مثال: امریکی ڈالر کے مقابلے یورو کی حالیہ گراوٹ نے امریکہ میں یورپی برآمدات کو سستا کردیا ہے بلکہ یورپی کمپنیوں کے لیے امریکہ سے خام مال درآمد کرنا مزید مہنگا کردیا ہے۔

3۔ مسابقتی زمین کی تزئین کی تبدیلی(Shifting Competitive Landscape)

- معاشی جنگیں عالمی منڈی میں غیر یقینی اور عدم استحکام کا باعث بن سکتی ہیں۔ نئے ضوابط، تجارتی معاہدے، اور صارفین کی ترجیحات میں تبدیلی تیزی سے مسابقتی منظر نامے کو بدل سکتی ہے۔ بین الاقوامی تجارتوں کو اپنی مارکیٹ کی پوزیشن کو برقرار رکھنے کے لیے موافقت پذیر ہونے اور بدلتے ہوئے ماحول کی مسلسل نگرانی کرنے کی ضرورت ہے۔

مثال: امریکہ-چین تجارتی جنگ کی وجہ سے کمپنیاں اپنی سپلائی چینز کو متنوع بناتی ہیں، اور ٹیرف کے اثرات سے بچنے کے لیے چین سے باہر متبادل سپلائرز کی تلاش کرتی ہیں۔

15.4 حیاتیاتی خطرات اور بین الاقوامی تجارت پر ان کے اثرات

(Biological Threats and their Impact on International Business)

اگرچہ براہ راست حیاتیاتی جنگ ایک عالمی تشویش بنی ہوئی ہے، یہ حصہ بین الاقوامی تجارت پر وبائی امراض اور صحت کے بڑے بحرانوں کے وسیع اثرات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ یہ واقعات، جان بوجھ کر استعمال کیے بغیر بھی، عالمی کارروائیوں میں خلل ڈال سکتے ہیں اور اہم ایڈجسٹمنٹ کی ضرورت پیدا کر سکتے ہیں۔

کلیدی مسائل(Key Problems)

1۔ سرحدی کنٹرول اور سفری پابندیاں(Border Controls and Travel Restrictions)

حکومتیں بیماری کے پھیلاؤ کو محدود کرنے کے لیے سرحد کی بندش اور سفری پابندیاں نافذ کر سکتی ہیں۔ یہ سرحدوں کے آر پار لوگوں اور اشیاء کی نقل و حرکت میں نمایاں طور پر رکاوٹ بن سکتا ہے، جس سے بین الاقوامی تجارت، کاروباری سفر، اور تعاون متاثر ہوتا ہے۔

مثال: COVID-19 کی وبا کے دوران، بہت سے ممالک نے سفری پابندیاں عائد کیں، جس کی وجہ سے بین الاقوامی آپریشنز اور سپلائی چینز والے کاروبار کے لیے لاجسٹک مسائل پیدا ہوئے۔

2۔ سپلائی چین میں رکاوٹیں(Supply Chain Disruptions)

وبائی امراض سپلائی چین کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کر سکتے ہیں، بشمول:

- مینوفیکچرنگ: کارخانوں کی بندش، نقل و حمل کی حدود، اور افرادی قوت کی کمی اشیاء کی پیداوار اور ترسیل میں خلل ڈال سکتی ہے۔
- نقل و حمل: سفر اور کارگو کی نقل و حرکت پر پابندیاں بین الاقوامی سطح پر اشیاء کے بہاؤ میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔
- مزدور: بیماری اور غیر حاضری مزدوروں کی کمی کا باعث بن سکتی ہے، جس سے پیداواری صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔

مثال: COVID-19 وبائی بیماری کی وجہ سے چین اور پوری دنیا میں فیکٹریوں کی بندش اور نقل و حمل میں خلل پڑا، جس سے مختلف صنعتوں کے لیے عالمی سپلائی چین متاثر ہوئے۔

3۔ صارفین کے رویے میں تبدیلیاں(Change in Consumer Behavior)

صحت عامہ کے خدشات صارفین کے رویے کو نمایاں طور پر تبدیل کر سکتے ہیں، جس سے بعض مصنوعات اور خدمات کی طلب متاثر ہو سکتی ہے:

- اخراجات میں کمی: صارفین مجموعی اخراجات کو کم کر سکتے ہیں یا ضروری اشیاء کو غیر ضروری اشیاء پر ترجیح دے سکتے ہیں۔
- ترجیحات میں تبدیلی: حفظان صحت کی مصنوعات، صحت کی دیکھ بھال کی خدمات، اور دور دراز کے کام کے حل کی مانگ میں اضافہ۔
- ای کامرس کی ترقی: آن لائن شاپنگ اور کنٹیکٹ لیس لین دین پر انحصار میں اضافہ۔

مثال: COVID-19 وبائی مرض کے دوران، حفظان صحت سے متعلق مصنوعات کی مانگ میں اضافہ ہوا، جبکہ سفر اور مہمان نوازی کی خدمات کی مانگ میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔

15.5 سرد جنگ اور بین الاقوامی تجارت پر اس کے اثرات

(Cold War and Its Impact on International Business)

سرد جنگ سے مراد 1940 کی دہائی کے اواخر سے لے کر 1990 کی دہائی کے اوائل تک امریکہ اور سوویت یونین اور ان کے متعلقہ اتحادیوں کے درمیان جغرافیائی سیاسی کشیدگی اور نظریاتی دشمنی کا دور ہے۔ اگرچہ سرد جنگ میں سپر پاورز کے درمیان مکمل پیمانے پر جنگ شامل نہیں تھی، لیکن اس نے نظریاتی تقسیم اور طاقت کی کشمکش کی وجہ سے بین الاقوامی تجارت کو نمایاں طور پر متاثر کیا۔

کلیدی مسائل (Key Problems)

1۔ مارکیٹ تک رسائی میں کمی (Reduced Market Access)

سرد جنگ نے مخالف بلاکوں کے درمیان محدود معاشی تعامل کے ساتھ دنیا کو اثر ورسوخ کے دو شعبوں میں تقسیم کر دیا۔ اس نے بہت سے کاروباروں کے لیے ممکنہ منڈیوں تک رسائی کو محدود کر دیا، ان کی ترقی کے مواقع اور عالمی رسائی کو محدود کر دیا۔

مثال: سرد جنگ کے دوران، امریکی کمپنیوں کو سوویت یونین جیسے کمیونسٹ ممالک کی منڈیوں میں داخل ہونے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جب کہ سوویت کاروباری اداروں کو مغربی منڈیوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا پڑی۔

2۔ تعاون پر پابندیاں (Restrictions on Collaboration)

نظریاتی تقسیم اور سلامتی کے خدشات مخالف بلاکوں سے ممالک کے درمیان سائنسی اور تکنیکی تعاون پر پابندیوں کا باعث بنے۔ اس نے علم، اختراعات اور مشترکہ منصوبوں کے بہاؤ میں رکاوٹ ڈالی، جس سے بعض شعبوں میں تکنیکی ترقی کی رفتار متاثر ہوئی۔

مثال: امریکہ نے سوویت یونین کو بعض ٹیکنالوجیز کی برآمد پر پابندی لگا دی، خلائی تحقیق اور کمپیوٹر سائنس جیسے شعبوں میں تعاون کو محدود کر دیا۔

3۔ مختلف ریگولیٹری نظاموں میں مشکلات (Difficulties in Different Regulatory Systems)

ہر بلاک کے پاس معاشی اور ریگولیٹری نظام کا اپنا ایک سیٹ تھا، جو تقسیم کے دونوں اطراف میں کام کرنے والے کاروباروں کے لیے مسائل پیدا کرتا تھا۔ بین الاقوامی سطح پر کاروبار کرنے کی پیچیدگی اور لاگت میں اضافہ، کمپنیوں کو مختلف ضوابط، معیارات اور تعمیل کی ضروریات کے مطابق ڈھالنے پر مجبور کیا گیا۔

مثال: امریکہ اور سوویت یونین دونوں میں کام کرنے والے کاروباروں کو مختلف تجارتی ضوابط، کرنسی کے نظام، اور قانونی فریم ورک کی تعمیل کرنی پڑتی تھی، جس کی وجہ سے اضافی انتظامی بوجھ پڑتا تھا۔

15.6 بین الاقوامی تجارت میں اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کا کردار

(The Role of the UN and Security Council in International Business)

اقوام متحدہ (UN) اپنے مختلف اداروں اور قراردادوں کے ذریعے عالمی معاملات کو منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ مطالعہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (UNSC) اور بین الاقوامی تجارت پر اس کے اثرات پر مرکوز ہے۔ UNSC کو عالمی سطح پر درج ذیل کاموں کا اختیار حاصل ہے:

- بین الاقوامی امن اور سلامتی کو برقرار رکھنا: اس میں خطرات سے نمٹنے، فورسز کے استعمال کی اجازت، اور پابندیاں عائد کرنا شامل ہے۔
- یہ رکن ممالک پر پابند قانونی قوت کے ساتھ قراردادوں کو اپنا سکتا ہے۔

بین الاقوامی تجارت کے لیے اہم مسائل (Key Problems in International Business)

1۔ معاشی پابندیاں (Economic Sanctions)

UNSC بین الاقوامی امن اور سلامتی کے لیے نقصان دہ سمجھی جانے والی سرگرمیوں میں ملوث مخصوص ممالک یا اداروں پر معاشی پابندیاں عائد کر سکتا ہے۔ ان پابندیوں میں درج ذیل شامل ہیں:

- تجارتی پابندیاں: مخصوص اشیاء یا خدمات کی درآمد یا برآمد پر پابندی۔
- اثاثہ منجمد: افراد یا اداروں کے مالیاتی اثاثوں تک رسائی سے انکار۔
- سفری پابندیاں: ھدف بنائے گئے اداروں سے وابستہ افراد کی نقل و حرکت کو محدود کرنا۔

یہ پابندیاں کاروباری کارروائیوں میں نمایاں طور پر خلل ڈال سکتی ہیں، منڈیوں اور وسائل تک رسائی کو محدود کر سکتی ہیں، اور منظور شدہ ممالک میں یا منظور شدہ اداروں کے ساتھ کاروبار کرنے والی کمپنیوں کے اخراجات میں اضافہ کر سکتی ہیں۔

مثال: ایران پر اقوام متحدہ کی پابندیوں نے بعض اشیا کی تجارت کو محدود کر دیا، جس سے تیل اور گیس جیسے مخصوص شعبوں سے وابستہ کاروبار متاثر ہوئے۔

2۔ قانونی منظر نامے میں تبدیلیاں (Changes in Legal Landscape)

UNSC کی قراردادیں رکن ممالک کے لیے نئی قانونی ذمہ داریاں اور پابندیاں پیدا کر سکتی ہیں، جو بین الاقوامی تجارت کے لیے قانونی منظر نامے کو متاثر کرتی ہیں۔ کمپنیوں کو ان تبدیلیوں کے بارے میں باخبر رہنے کی ضرورت ہے اور تعمیل کو یقینی بنانے اور قانونی خطرات سے بچنے کے لیے اس کے مطابق اپنے کاموں کو ڈھالنا چاہیے۔

مثال: مخصوص ممالک میں داخل ہونے والے سمندری کارگو کے معائنے کو لازمی قرار دینے والی UNSC کی قرارداد کمپنیوں سے اضافی حفاظتی طریقہ کار کو لاگو کرنے کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

3۔ ساکھ اور عزت کے خطرات(Risk of Reputation and Image)

اقوام متحدہ کی جانچ پڑتال کے تحت ممالک میں یا اداروں کے ساتھ کام کرنا کاروباری اداروں کو ساکھ کے خطرات سے دوچار کر سکتا ہے۔ کمپنیوں کو ان خطرات کا بغور جائزہ لینے اور اپنی ساکھ کے تحفظ کے لیے اخلاقی اور ذمہ دار کاروباری طریقوں کو لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔

مثال: انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تاریخ والے ممالک میں کام کرنے والے کاروبار کو عوامی جانچ پڑتال اور ممکنہ صارفین کے بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

15.7 کلیدی الفاظ(Keywords)

- مسابقتی زمین کی تزئین کی تبدیلی: تجارتی جنگوں یا نئی ٹیکنالوجیز جیسے عوامل کی وجہ سے عالمی مارکیٹ میں تیزی سے تبدیلیاں۔
- شہرت کے خطرات: کمپنی کے اعمال یا انجمنوں کی وجہ سے منفی تشہیر اور صارفین کے بائیکاٹ کا امکان۔
- سرد جنگ: بین الاقوامی تجارت پر تاریخی جغرافیائی سیاسی تقسیم کے دیرپا اثرات۔
- نان ٹیرف رکاوٹیں: ضوابط، معیارات، اور دیگر اقدامات جو اشیاء کی درآمد کو مشکل یا مہنگا بناتے ہیں۔
- سپلائی چین میں رکاوٹیں: سیاسی عدم استحکام یا وبائی امراض جیسے مختلف عوامل کی وجہ سے اشیاء کے بہاؤ میں رکاوٹیں۔
- کرنسی کے اتار چڑھاؤ: کسی ملک کی کرنسی کی قدر میں تغیرات جو درآمد/برآمد کے اخراجات اور منافع کے مارجن کو متاثر کرتے ہیں۔
- تکنیکی سرد جنگیں: ممکنہ مستقبل کا منظر نامہ جہاں تکنیکی ترقی سرد جنگ کی طرح ممالک کے درمیان دشمنی اور پابندی کا ایک نقطہ بن جاتی ہے۔

15.8 نمونہ امتحانی سوالات(Model Exam Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ بین الاقوامی تجارت کے لیے سیاسی جنگوں کی وجہ سے درج ذیل میں سے کون اہم مسئلہ نہیں ہے؟

a) سپلائی چین میں خلل	b) اخلاقی خطرات

c) تکنیکی ترقیات	d) اثاثوں کے نقصانات

2۔ سیاسی دباؤ ڈالنے کے لیے معاشی پابندیوں کا استعمال اس کی ایک مثال ہے:

a) حیاتیاتی جنگ	b) معاشی جنگ

c) سرد جنگ کا حربہ	d) براہ راست فوجی تصادم

3۔ کسی ملک کی کرنسی کی قیمت دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں اتار چڑھاؤ بین الاقوامی تجارت کو متاثر کر سکتی ہے جس کے ذریعے:

a) ہمیشہ درآمدی لاگت میں اضافہ
b) کچھ معاملات میں برآمدات کو زیادہ مہنگا کرنا
c) عالمی تجارت پر کوئی اثر نہیں پڑا
d) تمام بین الاقوامی تجارتوں کو فائدہ پہنچانا

4۔ بین الاقوامی تجارت پر سرد جنگ کے دیرپا اثرات میں شامل ہو سکتے ہیں:

a) عالمی تعاون میں اضافہ
b) کچھ کمپنیوں کے لیے مارکیٹ تک رسائی میں کمی
c) تکنیکی جدت طرازی کی تیز رفتار
d) سائنسی تعاون پر کم پابندیاں

5۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اس کے ذریعے بین الاقوامی تجارت کو متاثر کر سکتی ہے:

a) تعلیمی پروگرام
b) معاشی پابندیاں
c) ماحولیاتی ضوابط
d) ثقافتی تبادلے کے اقدامات

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answers Type Questions)

1۔ دو طریقوں کی وضاحت کریں جن میں معاشی پابندیاں بین الاقوامی تجارتی کارروائیوں میں خلل ڈال سکتی ہیں۔

2۔ وضاحت کریں کہ کس طرح COVID-19 وبائی مرض نے عالمی سپلائی چینز کو کم از کم دو مختلف طریقوں سے متاثر کیا ہے۔

3۔ کمپنیاں ان اخلاقی مخمصوں کو کیسے کم کر سکتی ہیں جن کا سامنا انہیں تنازعہ والے علاقے میں کام کرتے وقت ہو سکتا ہے؟

4۔ بین الاقوامی تجارت کے لیے "سیاسی جنگوں" اور "معاشی جنگوں" کی وجہ سے درپیش مسائلوں کا موازنہ اور موازنہ کریں۔

5۔ عالمی امور کو منظم کرنے میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے کردار اور بین الاقوامی تجارتوں کے لیے اس کے ممکنہ نتائج پر تبادلہ خیال کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answers Type Questions)

1۔ بین الاقوامی تجارت کو متاثر کرنے والی موجودہ عالمی صورتحال کا انتخاب کریں۔ تجزیہ کریں کہ یہ صورتحال کس طرح بین الاقوامی تجارت کے لیے مسائلوں کی مثال دیتی ہے۔

2۔ تصور کریں کہ آپ ایک کنسلٹنٹ ہیں جو ایک کمپنی کو مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ اپنے کام کو ایک نئی بین الاقوامی مارکیٹ میں پھیلانے پر غور کرے۔ جغرافیائی سیاسی عدم استحکام سے وابستہ ممکنہ خطرات اور مسائل کی وضاحت کریں اور ان کو کم کرنے کے لیے کمپنی کس طرح حکمت عملی تیار کر سکتی ہے۔

3۔ مختلف عوامل کی وجہ سے عالمی کاروباری منظر نامہ مسلسل تیار ہو رہا ہے۔ بین الاقوامی تجارتوں کے لیے موافقت کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں اور ایسی حکمت عملی تجویز کریں جو کمپنیاں باخبر رہنے کے لیے اپنا سکتی ہیں اور بدلتی ہوئی دنیا میں اپنے کام کو مؤثر طریقے سے ایڈجسٹ کر سکتی ہیں۔

اکائی 16۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن

(World Trade Organization)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	16.0 تمہید
Objectives	16.1 مقاصد
World Trade Organization	16.2 ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن
The Importance of World Trade Organization	16.3 ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کی اہمیت
The Aims & Objectives of WTO	16.4 ڈبلیوٹی او کے اہداف و مقاصد
Evolution of WTO	16.5 ڈبلیوٹی او کا ارتقاء
The Basic Principles of WTO	16.6 ڈبلیوٹی او کے بنیادی تجارتی اصول
The Organizational Structure of WTO	16.7 ڈبلیوٹی او کا تنظیمی ڈھانچہ
Functions of WTO	16.8 ڈبلیوٹی او کے افعال
Keywords	16.9 کلیدی الفاظ
Model Exam Questions	16.10 نمونہ امتحانی سوالات

16.0 تمہید (Introduction)

آج کی باہم جڑی ہوئی دنیا میں، بین الاقوامی تجارت معاشی ترقی اور خوشحالی کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (ڈبلیوٹی او) اس عالمی تجارتی نظام کے مرکزی ستون کے طور پر کھڑا ہے، جو قواعد قائم کرتا ہے، مذاکرات کو فروغ دیتا ہے، اور رکن ممالک کے درمیان تنازعات کو حل کرتا ہے۔ یہ یونٹ ڈبلیوٹی او کے پیچیدہ کاموں کا جائزہ لے کر آپ کو اس کی جامع تفہیم سے آراستہ کرتا ہے۔ تبادلے اور باہمی انحصار کے پیچیدہ دھاگوں سے بنے ہوئے عالمی تجارت کے تصور کی نگرانی ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کرتی ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد قائم کیا گیا، ڈبلیوٹی او زیادہ مستحکم اور متوقع بین الاقوامی تجارتی ماحول کی اجتماعی خواہش کے ثبوت کے طور پر کھڑا ہے۔ اس کا مقصد بہت سے ضابطوں سے بہت آگے تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ مذاکرات کو فروغ دیتا ہے، تنازعات کی ثالثی کرتا ہے، اور

بالآخر، تجارت کی طاقت کے ذریعے عالمی معاشی خوشحالی کو بلند کرنا ہے۔ یہ مضمون ڈبلیوٹی او کے پیچیدہ کاموں سے پردہ اٹھانے کے سفر کا آغاز کرتا ہے۔ ہم اس کے بنیادی معنی اور اہمیت کا جائزہ لیں گے، اس بات کی کھوج کریں گے کہ یہ کس طرح ہموار تجارتی بہاؤ کو سہولت فراہم کرتا ہے اور معاشی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔ اس کے بعد ہم منصفانہ مسابقت اور شفاف تجارتی طریقوں کے قیام کے لیے اس کی لگن کا جائزہ لیتے ہوئے اس کے اغراض و مقاصد کا تجزیہ کریں گے۔

ڈبلیوٹی او کی تخلیق کی ضرورت کے لیے تاریخی سیاق و سباق کو تلاش کیا جائے گا، اس کے ساتھ ان ناقابل تردید فوائد کا بھی جائزہ لیا جائے گا، جیسے کہ تجارتی رکاوٹوں میں کمی اور وسائل کی زیادہ موثر عالمی تقسیم۔ تاہم، ہم ڈبلیوٹی او کے ارد گرد کی حدود اور تنقیدوں کو تسلیم کرنے سے گریز نہیں کریں گے، خاص طور پر جو کہ مقامی صنعتوں، ماحولیاتی اور مزدوری کے معیارات، اور ترقی یافتہ ممالک کی طرف ممکنہ تعصبات پر اس کے اثرات سے متعلق ہیں۔ ڈبلیوٹی او کے ارتقاء کا سراغ لگانا بہت اہم ہوگا، جیسا کہ یہ ٹیرف اور تجارت کے جنرل معاہدے (GATT) کے ذریعے رکھی گئی بنیادوں سے سامنے آیا ہے۔ خدمات اور دانشورانہ املاک کو شامل کرنے کے لیے اشیاء سے باہر WTO کے دائرہ کار کی توسیع کو سمجھنا اس کی رسائی کی زیادہ جامع تصویر فراہم کرے گا۔ اس کے بعد یہ مضمون ڈبلیوٹی او کے تنظیمی ڈھانچے کو، اعلیٰ سطحی وزارتی کانفرنس سے لے کر جنرل کونسل اور سیکرٹریٹ کے زیر نگرانی روزانہ کی کارروائیوں تک کا تجزیہ کرے گا۔ ہم WTO کی طرف سے انجام پانے والے مختلف کاموں کا مطالعہ کریں گے، جن میں تجارتی معاہدوں کا انتظام، رکن ممالک کی پالیسیوں کی نگرانی، مذاکرات کے لیے پلیٹ فارم مہیا کرنا، اور ترقی پذیر ممالک کو تکنیکی مدد کی پیشکش کرنا شامل ہے۔

آخر میں، GATT کی گہری تفہیم اور ڈبلیوٹی او کی بنیاد رکھنے میں اس کا کردار اس تاریخی تناظر کے بارے میں ہماری گرفت کو مضبوط کرے گا جو آج عالمی تجارتی نظام کو تشکیل دیتا ہے۔ اس مطالعہ کے ذریعے، ہمارا مقصد ڈبلیوٹی او کے ذریعے بنے ہوئے تجارت کے پیچیدہ جال کو سمجھنا ہے۔ اس کے مقصد، افعال اور حدود کی جامع تفہیم حاصل کر کے، ہم دنیا کے معاشی منظر نامے کی تشکیل میں اس کے کردار کے بارے میں مزید باخبر گفتگو میں مشغول ہو سکتے ہیں۔

16.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- بین الاقوامی تجارت کو آسان بنانے اور عالمی معاشی ترقی کو فروغ دینے میں ڈبلیوٹی او کا بنیادی معنی اور اہمیت۔
- ڈبلیوٹی او کے اہم مقاصد بشمول تجارتی قوانین کا قیام، مذاکرات کو فروغ دینا، تنازعات کو حل کرنا، اور تجارتی طریقوں میں شفافیت کو فروغ دینا۔
- تاریخی سیاق و سباق جس کی وجہ سے ڈبلیوٹی او کے قیام کی ضرورت تھی اور اس کے پیش کردہ فوائد، جیسے تجارتی رکاوٹوں میں کمی اور معاشی کارکردگی میں اضافہ۔

- ڈبلیو ٹی او کے ارد گرد ہونے والی تنقیدیں، بشمول مقامی صنعتوں پر اس کے اثرات، ماحولیاتی اور مزدوری کے معیارات، اور ترقی یافتہ ممالک کی طرف ممکنہ تعصبات کے بارے میں خدشات۔
- اس کا موجودہ تنظیمی ڈھانچہ، بشمول وزارتی کانفرنس، جنرل کونسل، اور سیکرٹریٹ۔

16.2 ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن(World Trade Organization)

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) بین الاقوامی تجارت کی بنیاد کے طور پر کھڑا ہے، جو معاہدوں اور ضوابط کے پیچیدہ جال کی نگرانی کرتا ہے۔ تاہم، اس کا سفر ایک آسان معاہدے کے ساتھ شروع ہوا: ٹیرف اور تجارت پر جنرل معاہدہ (GATT)۔

1948 میں قائم کیا گیا GATT کا مقصد خاص طور پر اشیا پر محصولات اور دیگر تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنا ہے، جس سے زیادہ متوقع اور کھلے تجارتی ماحول کو فروغ دیا جائے۔ اس نے یہ کامیابی رکن ممالک کے درمیان مذاکرات کے دوروں، ٹیرف کو بتدریج کم کرنے اور بنیادی تجارتی اصولوں کو قائم کرنے کے ذریعے حاصل کی۔

جیسے جیسے عالمی معیشت ترقی کرتی گئی GATT کی حدود واضح ہوتی گئیں۔ خدمات اور دانشورانہ املاک میں تجارت، تجارت کے بڑھتے ہوئے اہم پہلو، اس کے دائرہ کار سے باہر رہے۔ مزید برآں، تجارتی تنازعات کو مؤثر طریقے سے حل کرنے کے لیے زیادہ مضبوط تنازعات کے تصفیے کے نظام کی ضرورت تھی۔

- ڈبلیو ٹی او کا قیام(Establishment of WTO): ان حدود کو تسلیم کرتے ہوئے یوراگوئے راؤنڈ آف GATT مذاکرات (1986-1994) کا مقصد ایک زیادہ جامع تجارتی فریم ورک بنانا تھا۔ نتیجہ ؟ 1994 میں دستخط کیے گئے مراکیش معاہدے نے ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کی بنیاد رکھی۔
- GATT سے WTO میں تبدیلی(The Shift from GATT to WTO): WTO صرف نام کی تبدیلی نہیں تھی۔ یہ GATT کی بنیاد پر بنایا گیا، اس کے معاہدوں اور تنازعات کے تصفیہ کے نظام کو وراثت میں ملا۔ تاہم، اس نے خدمات اور دانشورانہ املاک میں تجارت کو شامل کرنے کے لیے اپنی رسائی کو بھی بڑھایا۔ مزید برآں، ڈبلیو ٹی او نے جنیوا، سوئٹزرلینڈ میں ایک مستقل سیکرٹریٹ قائم کیا تاکہ روزمرہ کے کاموں کو سنبھالا جاسکے اور رکن ممالک کو مدد فراہم کی جاسکے۔
- تجارت کا ایک نیا دور(The Era of Trade): ڈبلیو ٹی او نے عالمی تجارتی نظم و نسق میں ایک اہم تبدیلی پیدا کی۔ اس نے وسیع تر علاقوں میں تجارتی قواعد پر گفت و شنید، عمل درآمد اور نافذ کرنے کے لیے ایک واحد ادارہ جاتی فریم ورک فراہم کیا۔ تاہم عالمی سطح پر بہت سے مسائل ابھی بھی حل طلب ہیں لیکن عالمی تجارتی تنظیم آزادانہ اور منصفانہ بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

16.3 ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کی اہمیت

(The Importance of World Trade Organization)

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) عالمی معاشی منظر نامے کے ایک مرکزی ستون کے طور پر کھڑا ہے، جو ہموار تجارتی بہاؤ کو فروغ دینے، معاشی ترقی کو فروغ دینے اور بین الاقوامی تجارت میں منصفانہ اور شفافیت کو یقینی بنانے میں کثیر جہتی کردار ادا کر رہا ہے۔ اسی کی وضاحت کرنے والے چند ضروری نکات یہ ہیں۔

1۔ ہموار تجارتی بہاؤ کو آسان بنانا (Facilitating Smoother Trade Flows)

- تجارتی رکاوٹوں میں کمی (Reduced Trade Barriers): ڈبلیو ٹی او تجارتی رکاوٹوں جیسے ٹیرف (درآمدات پر ٹیکس) اور کوٹہ (درآمد کی مقدار کی حد) کو کم کرنے کی حمایت کرتا ہے۔ یہ اشیاء اور خدمات کو سرحدوں کے پار زیادہ آزادانہ طور پر منتقل ہونے کی اجازت دیتا ہے، جس کے نتیجے میں آزادانہ تجارت کی وجہ سے مسابقت میں اضافہ صارفین کے لیے کم قیمتوں کا باعث بن سکتا ہے کیونکہ کاروبار انتہائی مسابقتی سودے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کھلی منڈیاں صارفین کو مختلف قسم کی اشیاء اور خدمات تک رسائی کی اجازت دیتی ہیں، جدت کو فروغ دیتی ہیں اور متنوع ترجیحات کو پورا کرتی ہیں۔ ڈبلیو ٹی او کے ضوابط کی وجہ سے ہموار تجارتی طریقہ کار عالمی سطح پر وسائل کی موثر تقسیم کو فروغ دیتے ہیں۔ کاروبار سب سے زیادہ سرمایہ کاری مؤثر مقامات سے اپنی بنیادی صلاحیتوں اور ماخذ مواد پر توجہ مرکوز کر سکتے ہیں۔

2۔ معاشی ترقی کو فروغ دینا: Fostering Economic Growth

- ملازمت کی تخلیق (Job Creation): تجارت میں اضافہ اکثر کاروبار کے لیے نئے برآمدی مواقع کا باعث بنتا ہے، جس سے صنعتوں میں ملازمتیں پیدا ہوتی ہیں جو عالمی سطح پر مقابلہ کر سکتی ہیں۔ یہ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے فائدہ مند ہو سکتا ہے جو اپنی معیشتوں کو وسعت دینا چاہتے ہیں۔
- معاشی ترقی (Economic Groowth): جیسے جیسے تجارت پھیلتی ہے اور کاروبار کم رکاوٹوں کی وجہ سے زیادہ کارآمد ہوتے ہیں، معیشتیں ترقی کرتی ہیں۔ یہ بڑھتی ہوئی پیداوار، زیادہ مسابقت، اور نئی منڈیوں تک رسائی کے ذریعے کارفرما ہے۔
- ترقی پذیر ممالک کا انضمام (Developing Country Integration): ڈبلیو ٹی او ترقی پذیر ممالک کو عالمی تجارتی نظام میں ضم ہونے میں مدد کے لیے تکنیکی مدد اور صلاحیت سازی کے پروگرام پیش کرتا ہے۔ یہ انہیں تجارتی مواقع سے فائدہ اٹھانے اور عالمی معیشت میں زیادہ فعال طور پر حصہ لینے کا اختیار دیتا ہے۔

3۔ منصفانہ اور شفافیت کو یقینی بنانا: Ensuring Fairness and Transparency

- تنازعات کے حل کا طریقہ کار(Dispute Settlement Mechanism): ڈبلیو ٹی اور کن ممالک کے درمیان تجارتی تنازعات کو حل کرنے کے لیے ایک غیر جانبدار پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ یہ طریقہ کار منصفانہ اور غیر جانبدارانہ فیصلے کو یقینی بناتا ہے، جو ممالک کو یکطرفہ تجارتی اقدامات کا سہارا لینے سے روکتا ہے جو کشیدگی کو بڑھا سکتے ہیں۔
- تجارتی پالیسیوں میں شفافیت(Transparancy in Trade Policies): ڈبلیو ٹی اور کن ممالک کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ اپنی تجارتی پالیسیوں میں شفافیت اختیار کریں، غیر یقینی صورتحال کو کم کریں اور بین الاقوامی تجارت میں مصروف کاروباروں کے لیے پیشین گوئی کو فروغ دیں۔ یہ اعتماد کو فروغ دیتا ہے اور طویل مدتی تجارتی تعلقات کو آسان بناتا ہے۔
- سطح کے کھیل کا میدان(Level Playing Field): ڈبلیو ٹی او واضح تجارتی قواعد وضوابط قائم کر کے تمام رکن ممالک کے لیے برابری کا میدان بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ یقینی بناتا ہے کہ کوئی بھی ملک تحفظ پسندانہ اقدامات، منصفانہ مسابقت کو فروغ دینے اور اختراع کی حوصلہ افزائی کے ذریعے غیر منصفانہ فائدہ حاصل نہ کرے۔

16.4 WTO کے اہداف ومقاصد(The Aims & Objectives of WTO)

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) اہداف اور مقاصد کے ایک مخصوص گروپ پر مشتمل ہے جو عالمی تجارتی منظر نامے کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہاں WTO کے کچھ بنیادی اہداف کی وضاحت لکھی گئی ہے:

1۔ تجارتی قوانین کا تعین اور نفاذ(Setting and Enforcing Trade Rules)

WTO تجارتی قوانین کا ایک جامع فریم ورک قائم کرتا ہے جو رکن ممالک کے ذریعے طے پانے والے مختلف معاہدوں میں شامل ہے۔ یہ قواعد ٹیرف، نان ٹیرف رکاوٹوں (سبسڈیز، کوٹہ)، دانشورانہ املاک کے حقوق، اور خدمات میں تجارت جیسے مسائل کو حل کرتے ہیں۔WTO اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ رکن ممالک کی تجارتی پالیسیوں کی نگرانی اور نظر ثانی کے لیے ایک طریقہ کار فراہم کرتے ہوئے ان قواعد پر عمل کیا جائے۔

2۔ تجارتی مذاکرات اور لبرلائزیشن کو فروغ دینا(Fostering Trade Negotiations and Liberalization)

ڈبلیو ٹی اور کن ممالک کے لیے مزید تجارتی لبرلائزیشن کے لیے بات چیت کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس میں بات چیت اور معاہدے شامل ہیں جن کا مقصد تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنا اور آزادانہ تجارتی بہاؤ کو فروغ دینا ہے۔ تنظیم تکنیکی مدد، قانونی مہارت، اور بات چیت کے لیے ایک غیر جانبدار فورم فراہم کر کے ان مذاکرات میں سہولت فراہم کرتی ہے۔

3۔ تجارتی تنازعات کو حل کرنا(Resolving Trade Disputes)

تجارتی طریقوں کے حوالے سے رکن ممالک کے درمیان لامحالہ اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ ڈبلیو ٹی او ان تنازعات کو پر امن اور منصفانہ طریقے سے حل کرنے کے لیے تنازعات کے تصفیے کا نظام پیش کرتا ہے۔ اس نظام میں کئی ماہرین شامل ہیں جو حالات کا تجزیہ کرتے ہیں اور

WTO معاہدوں کی بنیاد پر فیصلے جاری کرتے ہیں۔ ممالک سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بین الاقوامی تجارت کے لیے قواعد پر مبنی نقطہ نظر کو فروغ دیتے ہوئے ان احکام کی تعمیل کریں گے۔

4۔ تجارتی طریقوں میں شفافیت کو فروغ دینا(Promoting Transparancy in Trade Practices)

ڈبلیوٹی اور کن ممالک کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ اپنی تجارتی پالیسیوں اور ضوابط میں شفافیت کا مظاہرہ کریں۔اس میں پالیسیوں میں کسی بھی تبدیلی کی تنظیم کو مطلع کرنااور درآمد اور برآمد کے طریقہ کار پر واضح معلومات فراہم کرنا شامل ہے۔ شفافیت کاروباری ماحول کو سمجھنے میں مدد کرتی ہے، غیر یقینی صورتحال کو کم کرتی ہے، اور بین الاقوامی تجارت میں اعتماد اور پیشن گوئی کو فروغ دیتی ہے۔

5۔ ترقی پذیر ممالک کی حمایت(Supporting Developing Countries)

ڈبلیوٹی او عالمی تجارتی نظام میں ترقی پذیر ممالک کے انضمام کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ تکنیکی معاونت کے پروگرام اور صلاحیت سازی کے اقدامات پیش کرتا ہے تاکہ انہیں WTO کے قوانین کو سمجھنے اور ان پر عمل درآمد کرنے میں مدد ملے۔ مزید برآں، تنظیم عالمی منڈی میں ان کی مخصوص ضروریات اور مسائلوں کو تسلیم کرتے ہوئے ترقی پذیر ممالک کے لیے خصوصی دفعات کی اجازت دیتی ہے۔

مجموعی طور پر، ڈبلیوٹی او کے مقاصد ایک مستحکم، پیش قیاسی، اور منصفانہ تجارتی ماحول پیدا کرنے کے لیے کام کرتے ہیں جس سے تمام رکن ممالک کو فائدہ ہو۔ تجارتی لبرلائزیشن کو فروغ دے کر، تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرکے، اور شفافیت کو یقینی بنا کر، WTO کا مقصد عالمی معاشی ترقی اور ترقی میں مدد کرنا ہے۔

16.5 ڈبلیوٹی او کا ارتقاء(Evolution of WTO)

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کی کہانی موافقت اور توسیع کی ہے۔ اس کی جڑیں دوسری جنگ عظیم کے بعد سے ملتی ہیں، ایک ایسا وقت جب بین الاقوامی تجارتی نظام کو استحکام اور ترقی کی ضرورت تھی۔ 1948 میں، عام معاہدہ برائے محصولات اور تجارت (GATT) سامنے آیا، جس کا مقصد اشیا پر محصولات کو کم کرنا اور زیادہ کھلے تجارتی ماحول کو فروغ دینا تھا۔ مذاکرات کے دوروں کے ذریعے، GATT نے بتدریج تجارتی رکاوٹوں کو دور کیا، غیر امتیازی سلوک جیسے بنیادی اصولوں کو قائم کیا۔

تاہم، GATT کی تجارت اور کاروبار پر بہت سی حدود تھیں۔اس کی توجہ صرف اشیا پر تھی اور اس کا کمزور متنازعہ تصفیہ کا طریقہ کار تھا جس کی وجہ سے اس کی ابھرتی ہوئی عالمی معیشت کو مکمل طور پر حل کرنے کی صلاحیت میں رکاوٹ تھی۔ ایک زیادہ جامع فریم ورک کی ضرورت ناقابل تردید بن گئی کیونکہ خدمات اور املاک دانش میں تجارت کو اہمیت حاصل ہوئی۔ ان حدود کو تسلیم کرتے ہوئے، یوروگوئے راؤنڈ آف GATT مذاکرات (1986-1994) نے ایک زیادہ مضبوط نظام بنانے کے مشن کا آغاز کیا۔ نتیجہ، 1994 میں دستخط ہوئے، اور یہ WTO کے قیام کا سال تھا۔ یہ صرف نام کی تبدیلی نہیں تھی۔ یہ ایک اہم قدم تھا. ڈبلیوٹی او کو GATT کے معاہدوں اور تنازعات کے تصفیے کا نظام وراثت میں ملا ہے لیکن اس نے تجارت کی بدلتی ہوئی نوعیت کی عکاسی کرتے ہوئے خدمات اور دانشورانہ املاک میں تجارت کو شامل کرنے کے لیے اپنی رسائی اور دائرہ کار کو بھی وسیع کیا۔ مزید برآں، جنیوا، سوئٹزرلینڈ میں ایک مستقل سیکرٹریٹ قائم کیا گیا تھا تاکہ ڈبلیو

ٹی او کے روزمرہ کے کاموں کو سنبھالا جاسکے اور رکن ممالک کی مدد کی جا سکے۔ ڈبلیوٹی او کا سفر یہیں ختم نہیں ہوتا۔ یہ ایک متحرک تنظیم ہے جو ترقی کرتی رہتی ہے۔ نئے تجارتی مذاکرات اور وزارتی کانفرنسوں نے ایجنڈا طے کیا، الیکٹرانک کامرس اور ماحولیاتی پائیداری جیسے ابھرتے ہوئے مسائل کو حل کرنا۔

تاہم، آگے کا راستہ مسائل کے بغیر نہیں تھا۔ ترقی پذیر ممالک پر تجارتی لبرلائزیشن کے اثرات، ماحولیاتی اور مزدوری کے معیارات، اور ترقی یافتہ ممالک کی طرف ممکنہ تعصبات کے حوالے سے خدشات پر جاری بات چیت اور موافقت کی ضرورت تھی۔ ان پیچیدگیوں کو حل کرنے اور قابل موافق رہنے کے ذریعے، ڈبلیوٹی او گلوبلائزڈ دنیا کے لیے ایک مستحکم، قابل پیشن گوئی، اور منصفانہ تجارتی ماحول کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرنا جاری رکھ سکتا ہے۔

16.6 WTO کے بنیادی تجارتی اصول (The Basic Principles of WTO)

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) بنیادی اصولوں کی بنیاد پر کام کرتی ہے جو ہموار تجارتی بہاؤ کو فروغ دینے اور منصفانہ اور متوقع تجارتی ماحول کو فروغ دینے کے اس کے مشن کی رہنمائی کرتی ہے۔ یہاں کچھ بنیادی اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے جو ڈبلیوٹی او کے تحت ہیں:

I) غیر امتیازی اصول (بغیر امتیازی تجارت) (Non Discrimination Pricnple)

ڈبلیوٹی او کے تحت ممالک اپنے عالمی تجارتی شراکت داروں کے درمیان امتیاز کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔ غیر امتیازی سلوک دو بڑے عناصر کا احاطہ کرتا ہے جو درج ذیل ہیں:

1۔ موسٹ فیورڈ نیشن Most Favoured Nation

2۔ قومی سلوک کا اصول National Treatment Principle

1۔ موسٹ فیورڈ نیشن (Most Favoured Nation)

دونوں اصول اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تجارت بلا تفریق کی جائے۔ دونوں اصول اشیاء، خدمات اور دانشورانہ املاک کے حقوق پر WTO کے قوانین کا حصہ ہیں لیکن مختلف حدود اور دائرہ کار کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ڈبلیوٹی او کے تمام ممبران کو موسٹ فیورڈ نیشن (MFN) کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رکن ملک میں سے کوئی بھی منسلک تجارتی شراکت داروں میں فرق نہیں کرے گا۔ ڈبلیوٹی او کے تمام ممبران کو یکساں سمجھا جانا چاہیے۔ موسٹ فیورڈ نیشن (MFN) اس صورتحال یا وقت کا مطلب ہے جو ایک رکن ملک دوسرے رکن کے لیے تجارتی رکاوٹوں کو کم کرتا ہے۔ انہیں تمام تجارتی شراکت داروں کو مساوی فوائد پہنچانے چاہئیں۔

WTO کے موسٹ فیورڈ نیشن (MFN) کا ایک بنیادی معیار ہے لیکن اس میں کچھ مستثنیات ہیں جیسے ترقی پذیر معیشتوں کو زیادہ سے زیادہ مارکیٹ تک رسائی فراہم کرنا، آزاد تجارتی معاہدے کی ترتیب جس میں صرف مخصوص اشیا شامل ہیں اور ممبران دیگر اشیا کے خلاف امتیازی سلوک کر سکتے ہیں وغیرہ۔

2۔ قومی سلوک کا اصول National Treatment Principle

درآمد شدہ اور مقامی طور پر تیار کردہ اشیاء کے ساتھ کم از کم غیر ملکی اشیاء کے بازار میں داخل ہونے کے بعد یکساں سلوک کیا جانا چاہئے۔ اسی کا اطلاق غیر ملکی اور ملکی خدمات، اور غیر ملکی اور مقامی ٹریڈ مارک، کاپی رائٹس اور پیٹنٹ پر ہونا چاہیے۔

"قومی سلوک" کا یہ اصول (دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرنا جو اپنے شہریوں کے ساتھ ہوتا ہے) WTO کے تینوں اہم معاہدوں، GATT کے آرٹیکل 3، GATS کے آرٹیکل 17 اور TRIPS کے آرٹیکل 3 میں بھی پایا جاتا ہے، حالانکہ ایک بار پھر یہ اصول ان میں سے ہر ایک میں قدرے مختلف طریقے سے ہینڈل کیا جاتا ہے۔ قومی سلوک صرف اس وقت لاگو ہوتا ہے جب کوئی پروڈکٹ یا سروس یا دانشورانہ املاک کی شے مارکیٹ میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس لیے درآمد پر کسٹم ڈیوٹی وصول کرنا قومی سلوک کی خلاف ورزی نہیں ہے چاہے مقامی طور پر تیار کردہ مصنوعات پر مساوی ٹیکس نہ بھی لگایا جائے۔

II) آزاد تجارت (Freer Trade)

WTO نے تجارتی لبرلائزیشن کو مقبول بنانے کے لیے کچھ تجارتی رکاوٹوں کو ہٹا دیا ہے۔ رکن ممالک کے درمیان آزاد تجارت کو فروغ دینے کے لیے جن اہم پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے وہ تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنا ہے۔ ٹیرف کی شرح اور کسٹم ڈیوٹی میں کمی؛ مخصوص مقداروں کو محدود کرنے والے کوٹے میں کمی؛ اور درآمدی پابندیوں کو بھی ہٹانا۔

تجارتی شراکت داروں کو شرح مبادلہ کی پالیسیوں، ریڈ ٹیپ وغیرہ سے متعلق مسائل کے بارے میں زیادہ فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔ خیال یہ ہے کہ ترقی پسند لبرلائزیشن کے ذریعے مارکیٹوں کو کھولا جائے اور تجارتی شراکت داروں کے درمیان تجارتی منصوبوں کو زیادہ مؤثر طریقے سے عملی شکل دی جائے۔

III) منصفانہ مقابلے کو فروغ دینا (Promoting Fair Competition)

ڈبلیو ٹی او کے تجارتی اصولوں کا مقصد عالمی منڈی میں مسابقت کو فروغ دینا اور منصفانہ اور بلا رکاوٹ مسابقت کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ ڈبلیو ٹی او نے ٹیرف میں کمی کی اجازت دی ہے لیکن رکن ممالک کو ان درآمدات پر کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹی لگانے کا حق حاصل ہے جن پر سبسڈی دی گئی ہے اور ڈمپ کی گئی درآمدات پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی لگانے کا حق بھی ہے۔

IV) شفافیت کے ذریعے پیش گوئی (Predictibility through Transpareancy)

ڈبلیو ٹی او کے اراکین کو تجارتی شراکت داروں کے ساتھ مضبوط وابستگی کی ضرورت ہوگی۔ یہ مارکیٹ کو مستقبل کے مواقع کی ایک واضح تصویر فراہم کرتا ہے جو سرمایہ کاری، تجارت، ملازمتوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور مزید استحکام، شفافیت اور پیشین گوئی لاتا ہے۔

سماجی ترقی اور معاشی اصلاحات کی حوصلہ افزائی (Encouraging Social Development and Economic Reforms): ڈبلیو ٹی او کے اصول اس انداز میں بنائے گئے ہیں جو معاشی اصلاحات اور سماجی ترقی کی حمایت کرتے ہیں۔ ڈبلیو ٹی او کے 75 فیصد سے کم ممبران ترقی پذیر ممالک ہیں اس لیے ڈبلیو ٹی او مسلسل ایسے اصلاحاتی اقدامات تیار کرتا ہے جو ان کی حمایت اور ترقی کرتے ہیں جیسے

ڈبلیوٹی اوکے معاہدے کونافذ کرنے کے لیے خصوصی مدد، ترقی یافتہ ممالک پر پابندیاں بڑھاناوغیرہ۔ اس کا مقصد عالمی تجارتی منڈی میں ترقی پذیر ممالک کو زیادہ مسابقتی اور مضبوط بنانا ہے۔

16.7 WTO کا تنظیمی ڈھانچہ (The Organizational Structure of WTO)

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کردہ تنظیمی ڈھانچے کا حامل ہے جو بین الاقوامی تجارت کو منظم کرنے اور اسے فروغ دینے کے اس کے مشن کو آسان بناتا ہے۔ مندرجہ ذیل ڈھانچہ ڈبلیوٹی او کے اجزاء کو ظاہر کرتا ہے۔

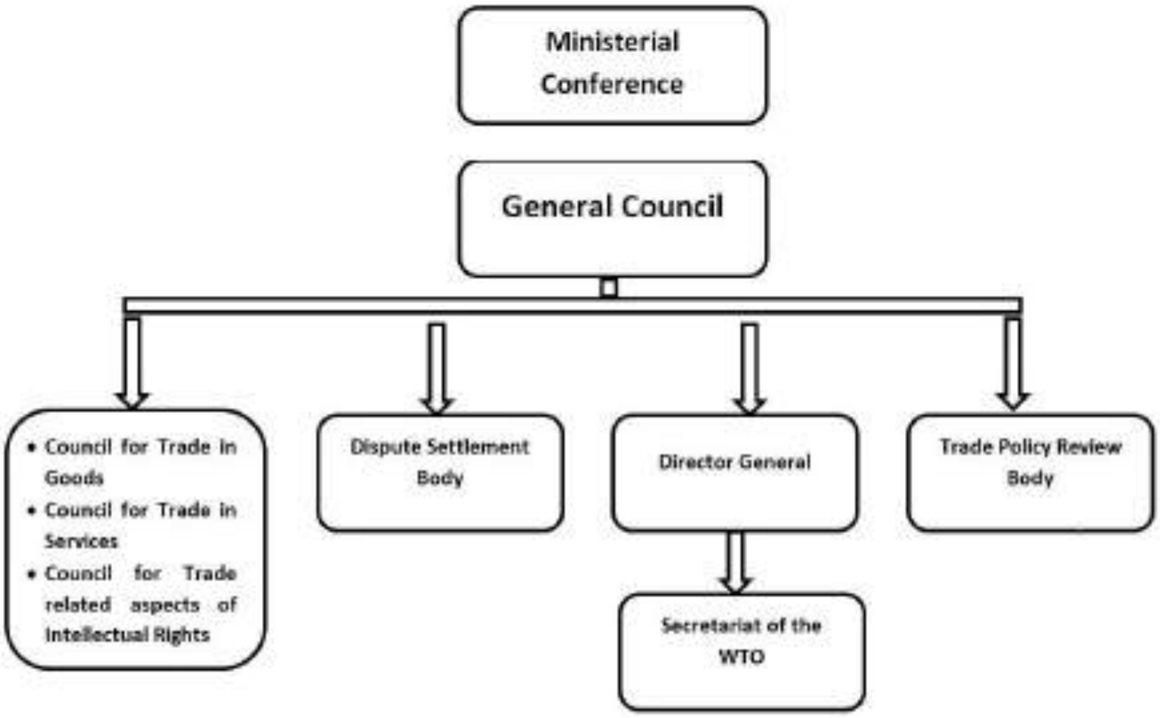

وزارتی کانفرنس (Ministerial Conference)

ڈبلیوٹی او کے ڈھانچے کے سب سے اوپر وزارتی کانفرنس (MC) ہے۔ یہ تمام رکن ممالک کے بین الاقوامی تجارتی وزراء پر مشتمل ہے۔ ڈبلیوٹی او کی یہ گورننگ باڈی تمام اسٹریٹجک سمتوں کو تیار کرتی ہے اور کثیر جہتی تجارتی معاہدوں پر تمام اہم فیصلے لیتی ہے۔ فیصلے عام طور پر اتفاق رائے سے کیے جاتے ہیں لیکن بعض اوقات ووٹنگ بھی ہو سکتی ہے۔ ارکان کو دو سال میں کم از کم ایک بار ملاقات کرنی ہو گی۔

جنرل کونسل (General Council)

جنرل کونسل میں تمام رکن ممالک کے سینئر نمائندے (عام طور پر سفیر کی سطح) ہوتے ہیں۔ اس کا کام WTO کے روزمرہ کے کام اور انتظام کی نگرانی کرنا ہے۔ وزارتی کانفرنس کی جانب سے جنرل کونسل فیصلہ ساز ادارہ ہے۔ کونسلوں اور کمیٹیوں کی ایک بڑی تعداد براہ راست جنرل کونسل کو رپورٹ کرتی ہے۔

ڈبلیو ٹی او کے ڈائریکٹر جنرل اور سیکرٹریٹ (Director General and Secreteriat of WTO): سیکرٹریٹ چار سال کی مدت کے لیے وزارتی کونسل کے ذریعے ڈائریکٹر جنرل کی سربراہی میں ہوتا ہے۔اس کے پاس فیصلہ سازی کی طاقت نہیں ہے لیکن سیکرٹریٹ انتظامی خدمات اور مشورہ فراہم کرتا ہے۔

تجارتی تنازعات کے تصفیہ کی باڈی (Trade Dipsute Settlement Body): ڈبلیوٹی او، DSB کے تحت رکن ممالک کے درمیان تمام جھگڑے حل کرتا ہے۔DSB کثیر الطرفہ تجارتی معاہدوں کے ہموار کام اور WTO کے قواعد وضوابط کے نفاذ کو یقینی بناتا ہے۔

تجارتی پالیسی کا جائزہ لینے والی باڈی (Trade Policy Review Body): اس باڈی میں ڈبلیوٹی او کے تمام ممبران شامل ہیں اور یہ تجارتی پالیسی کے جائزے کے طریقہ کار کو دیکھتا ہے۔ یہ ڈبلیوٹی او کے اراکین کی تجارتی پالیسیوں اور طریقوں کا باقاعدگی سے جائزہ لیتا ہے۔ یہ ہر رکن ملک کی انفرادی تجارتی پالیسیوں کی بہتر تفہیم کے لیے شفافیت کو بڑھاتا ہے۔

اشیا کی تجارت، خدمات میں تجارت اور دانشورانہ حقوق کے تجارت سے متعلقہ پہلوؤں کی کونسل

یہ تینوں کونسلیں جنرل کونسل کے تحت کام کرتی ہیں۔وہ ذیلی ادارے ہیں جو مخصوص ذمہ داریاں نبھاتے ہیں۔

- اشیاء کی تجارت کی کونسل GATT کے نفاذ کے عمل سے متعلق ہے۔
- خدمات میں تجارت کی کونسل GATS کے نفاذ کے عمل سے متعلق ہے۔
- کونسل برائے تجارت دانشورانہ حقوق کے متعلقہ پہلوؤں کو TRIPS کے نفاذ کے عمل سے نمٹاتی ہے۔

مزید یہ کہ ڈبلیوٹی او کی جانب سے آپریشنل کام کے لیے مختلف کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں اور یہاں تک کہ کچھ کمیٹیاں خود ڈبلیوٹی او کے معاہدوں کے ذریعے بنائی گئی ہیں۔

16.8 ڈبلیوٹی او کے افعال (Functions of WTO)

ڈبلیوٹی او کا قیام شاید یوراگوئے راؤنڈ مذاکرات کا سب سے اہم نتیجہ ہے۔اس کا ڈھانچہ، افعال وغیرہ مراکیش معاہدے کے ذریعے منظم ہوتے ہیں۔ڈبلیوٹی او کے افعال کو مختصراً ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1) **تجارتی معاہدوں کا انتظام (Administering the Trade Agreements):** WTO مختلف تجارتی معاہدوں کے سرپرست کے طور پر کام کرتا ہے جو رکن ممالک کے ذریعے طے پاتے ہیں۔ یہ معاہدوں میں ٹیرف، کوٹہ، دانشورانہ املاک، اور خدمات میں تجارت جیسے شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ڈبلیوٹی او اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ان معاہدوں کی پیروی رکن ممالک کی پالیسیوں پر نظر رکھی جائے اور وضاحت اور تشریح کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا جائے۔

2) **تجارتی مذاکرات کے لیے فورم (Forum for Trade Negotiations):** ڈبلیو ٹی او رکن ممالک کو مزید تجارتی لبرلائزیشن کے لیے بات چیت کے لیے ایک غیر جانبدار پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔اس میں وہ بات چیت اور معاہدے شامل ہیں جن کا

مقصد تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنا اور آزادانہ تجارت کے بہاؤ کو فروغ دینا ہے۔ ڈبلیو ٹی او ان مذاکرات کو آسان بنانے کے لیے تکنیکی اور قانونی مہارت پیش کرتا ہے۔

3) **تجارتی تنازعات کو کنٹرول کرنا(Controlling Trade Dispites)**: ڈبلیو ٹی او رکن ممالک کے درمیان تجارتی تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے کے لیے تنازعات کے تصفیے کا نظام پیش کرتا ہے۔ ماہرین کا ایک پینل کیسز کا تجزیہ کرتا ہے اور WTO معاہدوں کی بنیاد پر فیصلے جاری کرتا ہے۔ ممالک سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بین الاقوامی تجارت کے لیے قواعد پر مبنی نقطہ نظر کو فروغ دیتے ہوئے ان احکام کی تعمیل کریں گے۔

4) **قومی تجارتی پالیسیوں کی نگرانی(Supervision of National Trade Policies)**: ڈبلیو ٹی او رکن ممالک کی تجارتی پالیسیوں پر گہری نظر رکھتا ہے۔ اس میں قومی تجارتی قوانین اور ضوابط کا جائزہ لینا شامل ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وہ WTO معاہدوں کی تعمیل کرتے ہیں۔ باقاعدہ جائزے ممکنہ تجارتی رکاوٹوں کی نشاندہی کرنے اور شفافیت کو فروغ دینے میں مدد کرتے ہیں۔

- ترقی پذیر ممالک کے لیے تکنیکی کمک اور تربیت فراہم کرنا: ترقی پذیر ممالک کی ضروریات کو تسلیم کرتے ہوئے، WTO تکنیکی معاونت کے پروگرام پیش کرتا ہے تاکہ انہیں WTO کے قواعد وضوابط کو سمجھنے اور ان پر عمل درآمد کرنے میں مدد ملے۔ مزید برآں، ڈبلیو ٹی او ترقی پذیر ممالک کو عالمی تجارتی نظام میں زیادہ مؤثر طریقے سے حصہ لینے میں مدد کے لیے تربیت اور مدد فراہم کرتا ہے۔
- عالمی معاشی ترقی کے حصول کے لیے دیگر بین الاقوامی تنظیموں کی حمایت: WTO دیگر بین الاقوامی تنظیموں جیسے کہ عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کے ساتھ تعاون کرتا ہے تاکہ ایسے اقدامات کے ذریعے عالمی معاشی ترقی کو فروغ دیا جاسکے جو آزاد تجارت اور پائیدار ترقی کی حمایت کرتے ہیں۔

یہ افعال ایک مستحکم اور پیش قیاسی تجارتی ماحول بنانے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں جس سے تمام رکن ممالک کو فائدہ ہوتا ہے۔ WTO تعاون کو فروغ دینے، تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے اور زیادہ خوشحال عالمی معیشت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

16.9 کلیدی الفاظ(Keywords)

- تنازعات کے تصفیہ کا طریقہ کار: یہ WTO کا ایک منفرد کام ہے جو اسے دیگر بین الاقوامی تنظیموں سے الگ کرتا ہے۔ یہ ممالک کو تجارتی تنازعات کو حل کرنے کے لیے ایک پرامن اور قواعد پر مبنی طریقہ فراہم کرتا ہے۔
- غیر امتیازی سلوک: ڈبلیو ٹی او کا یہ بنیادی اصول، اس کے دو اجزاء (موسٹ فیورڈ نیشن اور نیشنل ٹریٹمنٹ) کے ساتھ، بین الاقوامی تجارت میں تمام رکن ممالک کے لیے برابری کا میدان یقینی بناتا ہے۔
- یوراگوئے راؤنڈ: یہ تاریخی واقعہ جس کی وجہ سے ڈبلیو ٹی او کے قیام نے عالمی تجارتی منظرنامے میں ایک اہم تبدیلی کی نشاندہی کی۔

- مراکیش معاہدہ: اس معاہدے نے باضابطہ طور پر ڈبلیوٹی او کا قیام عمل میں لایا، جس کی بنیاد GATT کی بنیاد پر تھی۔
- 'موسٹ-فیورڈ نیشن (MFN): غیر امتیازی سلوک کا ایک خاص پہلو، اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ایک رکن ملک تجارتی سلوک کسی دوسرے رکن ملک سے کم سازگار نہیں ہے۔
- قومی سلوک: غیر امتیازی سلوک کا ایک اور پہلو، اس بات کو یقینی بناتا کہ درآمد شدہ اشیاء اور خدمات ایک بار قانونی طور پر کسی ملک میں داخل ہونے کے بعد ان کے ساتھ گھریلو اشیاء سے کم مناسب سلوک نہ کیا جائے۔

16.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Exam Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ WTO کے "موسٹ فیورڈ نیشن" کے تصور کی مختصر وضاحت کریں۔

2۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے ایک اہم کام کی نشاندہی کریں۔

3۔ اس معاہدے کا نام بتائیں جس نے ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن قائم کی تھی۔

4۔ ڈبلیوٹی او کے خلاف عام طور پر کی جانے والی تنقید کیا ہے؟

5۔ ایک مثال دیں کہ ڈبلیوٹی او ترقی پذیر ممالک کو کیسے فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answers Type Questions)

1۔ WTO کے بنیادی اصول کے طور پر عدم امتیاز کے تصور کی وضاحت کریں۔ غیر امتیازی سلوک کے دو اہم اجزاء (موسٹ فیورڈ نیشن اور نیشنل ٹریٹمنٹ) اور منصفانہ تجارتی طریقوں کو فروغ دینے میں ان کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔

2۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے تنازعات کے حل کے عمل کو بیان کریں۔ یہ طریقہ کار رکن ممالک کے لیے ایک مستحکم اور متوقع تجارتی ماحول کو برقرار رکھنے میں کس طرح مدد کرتا ہے؟ وضاحت کریں۔

3۔ معاشی ترقی کو فروغ دینے میں ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے کردار کا جائزہ لیں۔ آزاد تجارت کے ممکنہ فوائد اور ترقی پذیر ممالک کو عالمی تجارتی نظام میں ضم ہونے میں درپیش مسائل دونوں پر غور کریں۔

4۔ WTO کے تنظیمی ڈھانچے کا تجزیہ کریں۔ وزارتی کانفرنس، جنرل کونسل، اور خصوصی کونسلوں اور کمیٹیوں کے کاموں کی وضاحت کریں۔ یہ ڈھانچہ فیصلہ سازی میں کس طرح سہولت فراہم کرتا ہے اور متنوع تجارتی مسائل کو حل کرتا ہے؟ وضاحت کریں۔

5۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے جنرل ایگریمنٹ آن ٹیرف اینڈ ٹریڈ (GATT) سے اس کی موجودہ شکل تک کے ارتقاء پر تبادلہ خیال کریں۔ یوراگوئے راؤنڈ مذاکرات نے WTO کے دائرہ کار اور افعال کو بڑھانے میں کس طرح تعاون کیا؟ وضاحت کریں

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answers Type Questions)

1۔ عالمی تجارتی تنظیم کے حق اور خلاف دلائل کا تنقیدی جائزہ لیں۔ معاشی ترقی، روزگار کی تخلیق، اور صارفین کی فلاح و بہبود کے لحاظ سے تجارتی لبرلائزیشن کے ممکنہ فوائد پر غور کریں۔

2۔ عالمی تجارتی تنظیم بین الاقوامی تجارت میں شفافیت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تجارتی پالیسیوں اور ضوابط میں شفافیت کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

3۔ تصور کریں کہ آپ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن میں ایک ترقی پذیر ملک کی نمائندگی کرنے والے تجارتی مذاکرات کار ہیں۔ ایک مخصوص تجارتی مسئلہ کی نشاندہی کریں جو آپ کے ملک کے لیے خاص طور پر تشویش کا باعث ہے (مثلاً، زرعی سبسڈیز، املاک دانش کے حقوق)۔

اکائی 17۔اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی

(United Nation Conference on Trade and Development)

	اکائی کے اجزاء	Structure
17.0	تمہید	Introduction
17.1	مقاصد	Objectives
17.2	اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی کے مقاصد	Objectives of United Nation Conference on Trade and Development
17.3	اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی کے افعال	Functions of The United Nation Conference on Trade and Development
17.4	UNCTAD کا تنظیمی ڈھانچہ	The Organizational Structure of UNCTAD
17.5	اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی (UNCTAD) کی کامیابیاں	Achievement of United Nations Conference on Trade and Development
17.6	اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی کی طرف سے شائع کردہ رپورٹس	The Report published by the United Nation Conference on Trade and Development
17.7	UNCTAD: ایک پیچیدہ دنیا میں تجارت اور ترقی	Trade and Development in a Complex World
17.8	کلیدی الفاظ	Keywords
17.9	نمونہ امتحانی سوالات	Model Exam Questions

17.0 تمہید(Introduction)

آج کی عالمگیریت کی دنیامیں بین الاقوامی تجارت کسی بھی ملک کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔تاہم، ترقی پذیر ممالک کو اکثر بین الاقوامی تجارتی نظام کی پیچیدگیوں کو حل کرنے میں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ یونٹ اس خلا کو پُر کرنے میں اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی (UNCTAD) کے اہم کردار کا جائزہ لے گا۔ اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی (UNCTAD)اقوام متحدہ کے نظام کے اندر ایک اہم تنظیم ہے، جسے 1964 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی(UNGA) نے قائم کیا تھا۔ جنیوا، سوئٹزرلینڈ میں اپنے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ،UNCTAD بین الاقوامی تجارت کے دائرے میں ترقی پذیر ممالک کے لیے ایک طاقتور ادارے کے طور پر کام کرتا ہے۔

اس پورے یونٹ کے دوران، ہم UNCTAD کے تاریخی ارتقاء،اس کے تنظیمی ڈھانچے،اوراس کے انجام دینے والے متنوع افعال کا مطالعہ کریں گے۔ ہم ان رکن ممالک کا بھی جائزہ لیں گے جو اس اہم تنظیم کو تشکیل دیتے ہیں۔اس یونٹ کے اختتام تک، آپ کو مساوی اور جامع عالمی تجارتی نظام کو فروغ دینے میں UNCTAD کے کردار کے بارے میں ایک جامع سمجھ حاصل ہو جائے گی۔ UNCTAD جیسے سرشار ادارے کی ضرورت ترقی پذیر ممالک کو عالمی تجارتی نظام میں ضم ہونے میں درپیش مسائل کی بڑھتی ہوئی پہچان سے پیدا ہوئی۔ان کے مفادات اور خدشات اکثر ترقی یافتہ ممالک سے مختلف ہوتے ہیں جن پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم کی ضرورت ہوتی ہے۔UNCTAD کے قیام نے اس تفاوت کو دور کرنے کی طرف ایک اہم قدم قرار دیا۔

اگرچہ UNCTAD کے قائدانہ ڈھانچے میں مختلف کردار شامل ہیں،ایک اہم شخصیت سیکرٹری جنرل ہے، جسے UNGA کی طرف سے تنظیم کی سربراہی کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔اس کی پوری تاریخ میں، کئی معزز افراد نے اس کردار میں خدمات انجام دی ہیں اور UNCTAD کی کوششوں کو اسٹریٹجک سمت اور قیادت فراہم کی ہے۔

اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی(UNCTAD)کی تشکیل

- اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی (UNCTAD (1964 میں ایک مستقل بین الحکومتی ادارے کے طور پر تشکیل دی گئی تھی۔
- UNCTAD اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ کا ایک حصہ ہے جو تجارت، سرمایہ کاری اور ترقی سے متعلق مسائل سے نمٹتا ہے۔
- UNCTAD اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور اقوام متحدہ کی معاشی اور سماجی کونسل(ECOSOC) کو رپورٹ کرتا ہے۔
- اس وقت، UNCTAD کے 195 رکن ممالک ہیں اور اس کا صدر دفتر جنیوا، سوئٹزرلینڈ میں ہے۔

17.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- تاریخی تناظر جو UNCTAD کے قیام کا باعث بنا۔
- اقوام متحدہ کے اندر UNCTAD کا رپورٹنگ ڈھانچہ۔
- منصفانہ تجارت اور ترقی کو فروغ دینے میں UNCTAD کے اہم کام۔
- ترقی پذیر ممالک کو بااختیار بنانے میں UNCTAD کے بنیادی مقاصد۔

17.2 اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی کے مقاصد
(Objectives of United Nation Conference on Trade and Development)

تجارت اور ترقی پر اقوام متحدہ کی کانفرنس، جسے UNCTAD بھی کہا جاتا ہے، ترقی پذیر ممالک کے لیے مساوی تجارت، پائیدار ترقی، اور معاشی ترقی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے بنیادی مقاصد ان اقوام کو بااختیار بنانے پر مرکوز ہیں کہ وہ عالمی معاشی منظر نامے میں فعال طور پر حصہ لے سکیں اور اپنے ترقیاتی اہداف حاصل کر سکیں۔ آیئے ان مقاصد کو تفصیل سے دریافت کرنے کے لیے مزید گہرائی میں جائیں۔

پالیسیوں کی تشکیل (Formulation of Policies)

UNCTAD ترقی کے لیے اہم مختلف ڈومینز میں پالیسیاں وضع کرنے کے لیے ایک مرکزی ادارہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس میں تجارتی ضوابط، ٹیکنالوجی کو اپنانے کی حکمت عملی، مالیاتی نظام، غیر ملکی امداد کی تقسیم، اور نقل و حمل کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی شامل ہے۔

تحقیق و تجزیہ (Research and Analysis)

UNCTAD صرف پالیسیاں نہیں بناتا؛ وہ ڈیٹا اکٹھا کرتے ہیں اور موجودہ پالیسیوں کی تاثیر اور نئی پالیسیوں کے ممکنہ اثرات کا تجزیہ کرنے کے لیے مکمل تحقیق کرتے ہیں۔ یہ یقینی بناتا ہے کہ ان کی سفارشات اچھی طرح سے باخبر اور ڈیٹا پر مبنی ہیں۔

ممالک کی حمایت (Supporting the Countries)

UNCTAD مخصوص اہداف کے حصول کے لیے ترقی پذیر ممالک کے ساتھ قومی اور بین الاقوامی سطح پر کام کرتا ہے:

- میکرو اکنامک مسائل کو حل کرنا: UNCTAD ممالک کو مہنگائی، بے روزگاری، اور بجٹ خسارے جیسے پیچیدہ معاشی مسائل کو سمجھنے اور ان کا تجزیہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔
- عالمی تجارت میں انضمام: وہ ترقی پذیر ممالک کو سازگار شرائط پر عالمی تجارتی نظام میں داخل ہونے، منصفانہ تجارتی سودوں کو حاصل کرنے اور تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔
- معاشی تنوع: UNCTAD ترقی پذیر ممالک کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ متنوع صنعتوں اور شعبوں کی ترقی کی حمایت کرتے ہوئے کسی ایک اجناس کی برآمد پر انحصار سے نکل جائیں۔
- قرض کا انتظام: وہ بیرونی قرضوں کے انتظام اور معاشی اتار چڑھاو کے خطرے کو کم کرنے کے بارے میں رہنمائی پیش کرتے ہیں۔

- سرمایہ کاری کو راغب کرنا: UNCTAD ایک کاروباری ماحول پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے جو غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرتا ہے، جو کہ معاشی ترقی کے لیے بہت ضروری ہے۔
- ڈیجیٹل ٹیکنالوجی: وہ کارکردگی، اختراع، اور معلومات تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو اپنانے کو فروغ دیتے ہیں۔
- انوویشن اور انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینا: UNCTAD جدت طرازی اور انٹرپرینیورشپ کے کلچر کی ترقی کی حمایت کرتا ہے، جو نئے کاروبار اور ملازمتیں پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے۔

17.3 اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی کے افعال

(Functions of The United Nation Conference on Trade and Development)

اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی جیسا کہ عام طور پر جانا جاتا ہے، عالمی سطح پر ایک کثیر جہتی کردار ادا کرتا ہے۔ صرف تجارت کو فروغ دینے کے علاوہ، UNCTAD معاشی ترقی کے پیچیدہ مسائل سے بھی نمٹتا ہے خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے۔ آیئے UNCTAD کے اہم افعال کا تفصیل سے مطالعہ کرتے ہیں۔

1۔ ترقی کے لیے عالمی تجارت کو فروغ دینا (Fostering Global Trade for Development)

UNCTAD منصفانہ تجارتی قواعد وضوابط کی وکالت کرتا ہے جو ترقی پذیر ممالک کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اس میں تجارتی رکاوٹوں جیسے ٹیرف اور کوٹے کو کم کرنا، ترقی یافتہ ملک کی منڈیوں تک بہتر رسائی کو فروغ دینا، اور اجناس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ جیسے مسائل کو حل کرنا شامل ہے جو ترقی پذیر معیشتوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ وہ ترقی پذیر ممالک میں تجارتی صلاحیت بڑھانے پر بھی کام کرتے ہیں۔ اس میں تجارتی گفت وشنید، کسٹم کے طریقہ کار اور برآمدات کے فروغ کی حکمت عملیوں پر تکنیکی مدد فراہم کرنا شامل ہے۔

2۔ اصول اور پالیسیاں وضع کرنا (Devising Principles and Policies)

UNCTAD بین الاقوامی تجارت اور ترقی کے مسائل پر وسیع تحقیق اور تجزیہ کرتا ہے۔ اس تحقیق کی بنیاد پر، وہ نئی پالیسیاں اور اصول تجویز کرتے ہیں جو ترقی پذیر ممالک کو درپیش مخصوص مسائل کو حل کرتی ہیں۔ یہ پالیسیاں خدمات، دانشورانہ املاک کے حقوق، سرمایہ کاری کے ضوابط، اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کے طریقہ کار جیسے شعبوں کا احاطہ کر سکتی ہیں جو ترقی پذیر ممالک کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔

3۔ پالیسی کے نفاذ کے لیے تجاویز بنانا (Making Proposals for Policy Implementations)

UNCTAD صرف پالیسیاں ہی تجویز نہیں کرتا ہے وہ ان پر عمل درآمد کے لیے عملی حکمت عملی بھی تیار کرتا ہے۔ اس میں قوانین، تربیتی پروگرام، اور صلاحیت سازی کی ورکشاپس شامل ہو سکتی ہیں۔ وہ ترقی پذیر ملک کی حکومتوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ یہ پالیسیاں ان کی مخصوص ضروریات اور سیاق وسباق کے مطابق بنائی گئی ہیں۔

4۔ سرگرمیوں کا جائزہ اور ہم آہنگی(Evaluating and Coordinating Activities)

UNCTAD اقوام متحدہ کے نظام کے اندر موجودہ تجارت اور ترقیاتی پالیسیوں کی تاثیر کی نگرانی اور جائزہ لیتا ہے۔ وہ بہتری کے لیے شعبوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور متعلقہ امور پر کام کرنے والی اقوام متحدہ کی مختلف ایجنسیوں کے درمیان تعاون کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ تجارت کے ذریعے پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے لیے زیادہ متحد اور مربوط نقطہ نظر کو یقینی بناتا ہے۔

5۔ مرکز برائے ہم آہنگی تجارتی پالیسیاں(Centre for Harmonized Trade Policies)

UNCTAD حکومتوں اور علاقائی معاشی گروپوں کو تجارت سے متعلق پالیسیوں پر بات چیت اور گفت وشنید کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ یہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان بات چیت اور تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ وہ ممالک کو اپنی تجارتی پالیسیوں کو بین الاقوامی معیارات اور بہترین طریقوں سے ہم آہنگ کرنے میں مدد کرنے کے لیے تکنیکی مہارت اور قانونی مشورہ پیش کرتے ہیں۔ ان افعال کو فروغ دے کر، UNCTAD ایک زیادہ منصفانہ اور جامع عالمی تجارتی نظام کی تشکیل کے لیے ایک نظام کے طور پر کام کرتا ہے جو تمام اقوام کے لیے پائیدار ترقی کو فروغ دیتا ہے۔

اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی کے ممبران(UNCTAD)

- 195 ممالک UNCTAD کے رکن ممالک ہیں۔
- UNCTAD کے ارکان کو چار فہرستوں میں تقسیم کیا گیا ہے، یہ تقسیم اقوام متحدہ کے علاقائی گروپوں پر مبنی ہے جس میں چھ غیر تفویض کردہ ارکان ہیں، آرمینیا، کریباتی، نورو، جنوبی سوڈان، تاجکستان اور توالو۔
- فہرست A میں زیادہ تر اقوام متحدہ کے افریقی اور ایشیا پیسیفک گروپس کے ممالک شامل ہیں۔
- فہرست B میں مغربی یورپی اور دیگر گروپ کے ممالک شامل ہیں۔
- فہرست C میں وہ ممالک شامل ہیں جن کا تعلق گروپ آف لاطینی امریکی اور کیریبین ریاستوں (GRULAC) سے ہے۔
- فہرست D میں مشرقی یورپی گروپ کے ممالک شامل ہیں۔

17.4 UNCTAD کا تنظیمی ڈھانچہ(The Organizational Structure of UNCTAD)

تجارت اور ترقی پر اقوام متحدہ کی کانفرنس، جسے UNCTAD بھی کہا جاتا ہے، تجارت کے ذریعے پائیدار ترقی کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اپنے مشن کو مؤثر طریقے سے انجام دینے کے لیے، UNCTAD' مخصوص ڈویژنوں میں منظم ماہرین کی ایک سرشار ٹیم کے ساتھ تشکیل دیا گیا ہے۔ آیئے 'UNCTAD سیکرٹریٹ کے اندر اہم ڈویژنوں اور ان کے افعال کا جائزہ لیں:

SOURCE; UNCTAD Website

17.5 اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی (UNCTAD) کی کامیابیاں

(Achievement of United Nations Conference on Trade and Development)

اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی (UNCTAD) غریب ممالک کی ترقی کو فروغ دینے میں کامیابیوں کی ایک مضبوط تاریخ رکھتی ہے۔ یہاں کچھ اہم کامیابیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ UNCTAD کے بڑے کارناموں میں سے ایک جنرلائزڈ سسٹم آف پریفرنسز (GSP) کو ڈیزائن اور اس پر عمل کرنا ہے۔

- ترقی یافتہ ممالک نے جی ایس پی اسکیم کا مسودہ تیار کیا جس کے مطابق ترقی پذیر ممالک سے مینوفیکچررز کی برآمدات اور بعض زرعی مصنوعات کی درآمد ترقی یافتہ ممالک میں ڈیوٹی فری یا کم قیمت پر داخل ہوتی ہے۔
- یہ ترقی پذیر ممالک کے قرضوں کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے بھی کوشاں ہے جنہوں نے دوطرفہ اور کثیر جہتی مالیاتی ذرائع سے بڑی رقم کے قرضے لیے ہیں۔
- جون 1983 میں بلغراد میں UNCTAD کی چوتھی کانفرنس میں LDCs (آخری ترقی یافتہ ممالک) کو ٹیکنالوجی کی منتقلی کی ضرورت پر زور دیا گیا تاکہ ان کی تیز رفتار اور خود انحصاری کی ترقی کو فروغ دیا جاسکے۔

- UNCTAD نے چوتھی کانفرنس میں منظور شدہ پالیسی بیان کے مطابق ایل ڈی سی کو ٹیکنالوجی کی منتقلی کے سلسلے میں ایک قرارداد منظور کی۔
- 1968 میں دہلی میں منعقد ہونے والی UNCTAD کی دوسری کانفرنس نے پہلی بار ایل ڈی سی کے درمیان عالمی تعاون اور خود انحصاری کی حوصلہ افزائی کی ضرورت پر زور دیا۔

17.6 اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی کی طرف سے شائع کردہ رپورٹس

(The Report published by the United Nation Conference on Trade and Development)

اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی (UNCTAD) مختلف رپورٹس شائع کرتی ہے جو پالیسی سازوں، محققین، کاروباری اداروں اور عالمی تجارت اور ترقی کے مسائل میں دلچسپی رکھنے والے ہر فرد کے لیے قیمتی وسائل کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہاں کچھ اہم رپورٹس کی وضاحت کی گئی ہے:

1۔ تجارت اور ترقی کی رپورٹ (The Trade and Development Report)

UNCTAD کی ٹریڈ اینڈ ڈیولپمنٹ رپورٹ (TDR)، جو 1981 میں متعارف کرائی گئی تھی، ہر سال ٹریڈ اینڈ ڈیولپمنٹ بورڈ کی سالانہ نشست کے لیے جاری کی جاتی ہے۔ رپورٹ میں موجودہ معاشی رجحانات اور عالمی تشویش کے اہم پالیسی مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے اور مختلف سطحوں پر ان مسائل سے نمٹنے کے لیے تجاویز اور سفارشات دی گئی ہیں۔

2۔ تجارت اور ماحولیات کا جائزہ (The Trade and Environment Review)

UNCTAD کا تجارت اور ماحولیات کا جائزہ موسمیاتی تبدیلی کے جسمانی اثرات اور ترقی پذیر ممالک کی معیشتوں اور تجارت پر ان کے اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے لیے ترقی پذیر ممالک کی حساسیت؛ موسمیاتی تبدیلی کے موافقت کے لیے اخراجات اور فنڈز اور ایسے طریقے جن سے ترقی پذیر ممالک اپنی تجارتی آب و ہوا کی تیاری کو بڑھا سکتے ہیں، یعنی موافقت کے اقدامات اور معاشی تنوع کے ذریعے موسمیاتی تبدیلی کے لیے اپنی تجارت کی لچک کو مضبوط کر سکتے ہیں۔

3۔ عالمی سرمایہ کاری کی رپورٹ (The World Investment Report)

UNCTAD کی طرف سے جاری کردہ عالمی سرمایہ کاری رپورٹ علاقائی اور ملکی سطحوں پر پوری دنیا میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کے رجحانات اور ترقی میں اس کے تعاون کو بڑھانے کے لیے ابھرتے ہوئے اقدامات پر مرکوز ہے۔

4۔ سب سے کم ترقی یافتہ ممالک کی رپورٹ (The Least Developed Countries Report)

یہ سالانہ رپورٹ دنیا کے سب سے زیادہ غربت زدہ ممالک کے سماجی و معاشی تجزیہ اور ڈیٹا کا ایک وسیع اور قابل اعتماد ذریعہ فراہم کرتی ہے۔اس کا مقصد حکومتوں، پالیسی سازوں، محققین اور ایل ڈی سی کی ترقی کی پالیسیوں سے وابستہ تمام لوگوں کے ایک بڑے قارئین کے لیے ہے۔ ہر رپورٹ میں شماریاتی ضمیمہ ہوتا ہے جو LDCs پر بنیادی ڈیٹا فراہم کرتا ہے۔

5۔ افریقہ میں معاشی ترقی کی رپورٹ (The Economic Development in Africa Report)

سالانہ رپورٹ افریقہ کی ترقی کی اہم خصوصیات اور افریقی ممالک کے لیے تشویش کے پالیسی مسائل کا جائزہ لیتی ہے۔ یہ افریقی ممالک کی طرف سے خود اور عالمی برادری کی طرف سے عمل درآمد کے لیے پالیسی تجاویز پیش کرتا ہے تاکہ براعظم کو درپیش ترقی کے مسائل کو دور کیا جا سکے۔

6۔ UNCTAD کے شماریات (UNCTAD Statistics)

شماریات کی UNCTAD ہینڈ بک اعداد و شمار اور اشارے یا میٹرکس کا ایک بڑا مجموعہ فراہم کرتی ہے جو بین الاقوامی تجارت، سرمایہ کاری، سمندری نقل و حمل اور ترقی کے تجزیہ کے لیے موزوں ہیں۔

7۔ ٹیکنالوجی اور اختراعی رپورٹ (The Technology and Innovation Report)

UNCTAD کی طرف سے شائع ہونے والی یہ رپورٹ، ان کی آمدنی اور ترقی کی سطح کے لحاظ سے ممالک پر فرنٹیئر ٹیکنالوجیز کے اثرات کو تلاش کرتی ہے۔ رپورٹ میں ایسی 11 فرنٹیئر ٹیکنالوجیز شامل ہیں، یعنی مستقبل کی اہم ٹیکنالوجیز:

- Artificial Intelligence (AI),
- The Internet Of Things (Iot),
- Big Data, Blockchain,
- 5G,
- 3D Printing,
- Robotics,
- Drones,
- Gene Editing,
- Nanotechnology And Solar Photovoltaic (Solar PV).

8۔ ڈیجیٹل اکانومی رپورٹ (Digital Economy Report)

ڈیجیٹل اکانومی رپورٹ، جسے پہلے انفارمیشن اکانومی رپورٹ کے نام سے جانا جاتا تھا، ترقی کے تناظر سے ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز تک رسائی، استعمال اور اثر سے جڑے رجحانات اور پالیسیوں پر نظر رکھتی ہے۔ یہ ترقی پذیر ممالک میں ترقیاتی اسٹیک ہولڈرز کو مطلع کرتا ہے اور پالیسی سازوں کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

9۔ میری ٹائم ٹرانسپورٹ کا جائزہ (The Review of Maritime Transport)

سمندری نقل وحمل کی رپورٹ کا جائزہ 1968 سے ہر سال شائع کیا جاتا ہے۔ فلیگ شپ رپورٹ سمندری تجارت، بندرگاہوں اور جہازرانی کو متاثر کرنے والی ساختی اور چکراتی تبدیلیوں کا تجزیہ کرتی ہے اور ساتھ ہی اعداد و شمار کا ایک جامع مجموعہ بھی پیش کرتی ہے۔

10۔ بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اور رپورٹنگ کے مسائل کا سالانہ جائزہ (The Intenational Accounting and Reporting Issues Annual Review)

اکاؤنٹنگ اور مالیاتی رپورٹنگ کے مسائل سے بلا تعطل اور جامع بنیادوں پر نمٹنے کے لیے، اقوام متحدہ کے رکن ممالک نے 1982 میں بین الاقوامی سطح پر اکاؤنٹنگ اور رپورٹنگ (ISAR) کے ماہرین کا بین الحکومتی ورکنگ گروپ تشکیل دیا۔ رپورٹنگ ایشوز سیریز میں ISAR کی مختلف نشستوں کی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی اکاؤنٹنگ معیارات کے نفاذ اور بین الاقوامی معیار کی ترتیب کے عمل کی موجودہ حالت پر پرنسپل ماہرین کے مضامین شامل ہیں۔

UNCTAD 17.7: ایک پیچیدہ دنیا میں تجارت اور ترقی

(Trade and Development in a Complex World)

اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی (UNCTAD) ترقی پذیر ممالک کے لیے مساوی تجارت، پائیدار ترقی اور معاشی ترقی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اپنے قائم کردہ افعال سے ہٹ کر، UNCTAD کا کام ابھرتے ہوئے عالمی مسائلوں کے تناظر میں مزید اہمیت اختیار کرتا ہے۔ یہاں، ہم کئی اہم نکات پر غور کریں گے جو UNCTAD کی جاری کوششوں کو نمایاں کرتے ہیں:

1۔ موجودہ جغرافیائی سیاسی ماحول میں UNCTAD کا کردار (UNCTAD Role in current Geopolitical Climate)

موجودہ جغرافیائی سیاسی منظر نامہ پیچیدگیوں سے بھرا ہوا ہے۔ تجارتی جنگیں، علاقائی کشیدگی، اور جاری وبائی امراض نے عالمی معاشی استحکام کو متاثر کیا ہے۔ UNCTAD ان مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنے کام کو کئی طریقوں سے فعال طور پر ڈھالتا ہے:

- نگرانی اور تجزیہ: UNCTAD تجارتی بہاؤ، سرمایہ کاری، اور ترقی کے امکانات، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے جغرافیائی سیاسی واقعات کے اثرات پر گہری نظر رکھتا ہے۔ وہ تجزیہ کرتے ہیں کہ کس طرح تجارتی جنگیں اور علاقائی تنازعات سپلائی چین میں خلل ڈال سکتے ہیں اور قیمتوں میں اضافہ کر سکتے ہیں اور کس طرح غیر متناسب طور پر ترقی پذیر معیشتوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔
- پالیسی کی سفارشات: ان کے تجزیہ کی بنیاد پر، UNCTAD حکومتوں اور بین الاقوامی تنظیموں کے لیے پالیسی سفارشات جاری کرتا ہے۔ یہ سفارشات تجارتی تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے کے لیے بات چیت اور تعاون کو فروغ دینے، یا متبادل تجارتی شراکت داریوں کو فروغ دینے اور مخصوص خطوں پر انحصار کم کرنے کے لیے برآمدی منڈیوں کو متنوع بنانے پر توجہ مرکوز کر سکتی ہیں۔

- لچک پیدا کرنا: UNCTAD ترقی پذیر ممالک کو بیرونی جھٹکوں کے خلاف لچک پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے۔اس میں گھریلو صنعتوں کو ترقی دینے، ضروری اشیاء کی ذخیرہ اندوزی، اور اہم وسائل اور منڈیوں تک مسلسل رسائی کو یقینی بنانے کے لیے علاقائی تعاون کو مضبوط بنانے میں ان کی مدد شامل ہو سکتی ہے۔

2۔ کام کا مستقبل اور UNCTAD (The Future of Work and UNCTAD)

کام کا مستقبل ترقی پذیر ممالک کے لیے مواقع اور مسائل دونوں پیش کرتا ہے۔آٹومیشن اور تکنیکی ترقی صنعتوں کو تبدیل کر رہی ہے، ممکنہ طور پر بعض شعبوں میں کارکنوں کو بے گھر کر رہی ہے۔ترقی پذیر ممالک کو اس بدلتے ہوئے منظر نامے کی تیاری میں مدد کرنے میں UNCTAD اہم کردار ادا کرتا ہے:

- ہنر کی ترقی: UNCTAD ان اقدامات کی حمایت کرتا ہے جو کارکنوں کو کل کی ملازمتوں کے لیے درکار مہارتوں سے آراستہ کرتے ہیں۔اس میں تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو فروغ دینا، ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز میں تربیتی پروگرام، اور زندگی بھر سیکھنے کے مواقع شامل ہیں۔
- سماجی تحفظ: UNCTAD ملازمت کی نقل مکانی کے اثرات کو کم کرنے میں سماجی تحفظ کے جال کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔وہ ایسی پالیسیوں کی وکالت کرتے ہیں جو بے روزگاری کے فوائد، دوبارہ تربیتی پروگرام، اور نئی صنعتوں میں منتقل ہونے والے کارکنوں کے لیے معاونت فراہم کرتی ہیں۔
- مہذب کام کو فروغ دینا: یو این سی ٹی اے ڈی بدلتی ہوئی عالمی معیشت کے تناظر میں مزدوری کے منصفانہ معیارات اور کام کے اچھے حالات کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔وہ ایسے ضوابط کی ترقی کی حمایت کرتے ہیں جو کارکنوں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں اور منصفانہ اجرت، محفوظ کام کے حالات، اور سماجی تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔

3۔ UNCTAD اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) (UNCTAD and the Sustainable Development Goals)

اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs) زیادہ پائیدار اور مساوی مستقبل کے حصول کے لیے عالمی روڈ میپ کی نمائندگی کرتے ہیں۔UNCTAD تجارت اور ترقی کی پالیسیوں کو SDGs کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے:

- پالیسی ہم آہنگی: UNCTAD پالیسی میں ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تجارتی پالیسیاں SDGs جیسے غربت میں کمی، صنفی مساوات، اور موسمیاتی کارروائی کے حصول میں اپنا حصہ ڈالیں۔وہ تجزیہ کرتے ہیں کہ کس طرح تجارتی پالیسیوں کو پائیدار پیداوار اور کھپت کے نمونوں کی حمایت کرنے، مہذب کام کو فروغ دینے، اور سب کے لیے ضروری اشیاء اور خدمات تک رسائی کو آسان بنانے کے لیے ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے۔
- وسائل کو متحرک کرنا: UNCTAD ترقی پذیر ممالک کو پائیدار ترقیاتی اقدامات کی مالی اعانت کے لیے وسائل کو متحرک کرنے میں مدد کرتا ہے۔اس میں غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنا شامل ہے جو ماحولیاتی اور سماجی پائیداری کے اہداف سے ہم آہنگ ہو، نیز جدید فنانسنگ میکانزم کو فروغ دینا، جیسے قرض کے لیے موسمیاتی تبدیلی۔

- صلاحیت کی تعمیر: UNCTAD ترقی پذیر ممالک کی SDG پر مرکوز تجارتی پالیسیوں کو لاگو کرنے کے لیے صلاحیت بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔ اس میں پالیسی سازوں کو تجارتی معاہدوں میں پائیداری کے تحفظات کو ضم کرنے، سبز ٹیکنالوجی کے شعبوں کو ترقی دینے، یا ذمہ دار کاروباری طریقوں کو فروغ دینے کی تربیت شامل ہو سکتی ہے۔

4۔ UNCTAD کی تنقید اور اس کی تاثیر (Criticism of UNCTAD and its Effectiveness)

- اپنی اہم شراکت کے باوجود، UNCTAD اپنے ناقدین کے بغیر نہیں ہے۔ کچھ تنقید میں شامل ہیں:
- لمیٹڈ انفورسمنٹ پاور: UNCTAD بنیادی طور پر اپنے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے قائل اور اتفاق رائے پر انحصار کرتا ہے۔ ان کے پاس نفاذ کی طاقت کا فقدان ہے کہ وہ ممالک کو مخصوص تجارت اور ترقی کی پالیسیاں اپنانے پر مجبور کر سکے۔
- سفارشات پر توجہ مرکوز کریں: ناقدین کا کہنا ہے کہ UNCTAD اکثر ٹھوس حل پیش کرنے یا نفاذ کے لیے درکار وسائل فراہم کرنے کے بجائے سفارشات جاری کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔
- بدلتی ہوئی دنیا میں مطابقت: کچھ سوال کرتے ہیں کہ کیا یو این سی ٹی اے ڈی کا روایتی ڈھانچہ اور طریقے تیزی سے ابھرتے ہوئے عالمی معاشی منظر نامے کو حل کرنے کے لیے کافی چست ہیں۔

UNCTAD ان تنقیدوں کو فعال طور پر حل کر رہا ہے بذریعہ:

- شراکت کو مضبوط بنانا: وسائل اور مہارت سے فائدہ اٹھانے کے لیے دیگر بین الاقوامی تنظیموں، این جی اوز اور نجی شعبے کے اداکاروں کے ساتھ زیادہ قریب سے کام کرنا۔
- نفاذ پر توجہ مرکوز کرنا: UNCTAD کی سفارشات کو نافذ کرنے میں ترقی پذیر ممالک کی مدد کے لیے مزید عملی ٹولز اور پروگرام تیار کرنا۔
- تبدیلی کو اپنانا: اس کی حکمت عملیوں اور طریقہ کار کا باقاعدگی سے جائزہ لینا تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ ابھرتے ہوئے مسائلوں سے نمٹنے کے لیے متعلقہ اور موثر رہیں۔

5۔ UNCTAD اور تجارت کا مستقبل (UNCTAD and the Future of Trade)

- ای کامرس اور ڈیجیٹل اکانومی: ای کامرس کا عروج اشیاء اور خدمات کی تجارت کو تبدیل کر رہا ہے۔ UNCTAD اس پر توجہ مرکوز کر رہا ہے:
  - ڈیجیٹل تقسیم کو ختم کرنا: اس بات کو یقینی بنانا کہ ترقی پذیر ممالک کو سستی انٹرنیٹ انفراسٹرکچر اور ڈیجیٹل مہارت کی تربیت تک رسائی حاصل ہو تاکہ وہ ڈیجیٹل معیشت میں مؤثر طریقے سے حصہ لے سکیں۔
  - ای کامرس میں منصفانہ مسابقت کو فروغ دینا: ڈیٹا پرائیویسی، آن لائن صارفین کے تحفظ، اور ڈیجیٹل مارکیٹ پلیس میں ترقی پذیر ملک کے کاروبار کے لیے برابری کے میدان کو یقینی بنانا۔

- علاقائی تجارتی معاہدے: علاقائی تجارتی معاہدوں کا پھیلاؤ مواقع اور مسائل دونوں پیش کرتا ہے۔UNCTAD ترقی پذیر ممالک کی مدد کرتا ہے:
  - o علاقائی تجارتی معاہدوں کے ان کی معیشتوں پر ممکنہ اثرات کا اندازہ لگانا۔
  - o منصفانہ تجارتی سودوں پر بات چیت کرنا جو ان کے ترقیاتی اہداف کو فروغ دیتے ہیں۔
  - o علاقائی تجارتی معاہدوں کو نافذ کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت کو بڑھانا۔
- موسمیاتی تبدیلی اور پائیدار تجارت: کم کاربن والی معیشت میں منتقلی کی ضرورت ترقی پذیر ممالک کے لیے مسائل اور مواقع دونوں پیش کرتی ہے۔UNCTAD توجہ مرکوز کرتا ہے:
  - o سبز ٹیکنالوجیز اور ماحولیاتی اشیاء میں تجارت کو فروغ دینا۔
  - o ترقی پذیر ممالک کو ان کی معیشتوں کو موسمیاتی تبدیلی کے مطابق ڈھالنے میں مدد کرنا، بشمول برآمدات میں تنوع اور موسمیاتی جھٹکوں سے لچک پیدا کرنا۔
  - o تجارتی پالیسیاں تیار کرنا جو پائیدار پیداوار اور کھپت کے نمونوں کی حمایت کرتی ہیں۔

ان رجحانات کے ساتھ فعال طور پر منسلک ہو کر، UNCTAD منصفانہ، جامع اور پائیدار تجارتی طریقوں کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتا رہے گا جس سے تمام اقوام، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کو فائدہ پہنچے گا۔ اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت اور ترقی (UNCTAD) عالمی تجارت اور ترقی کے پیچیدہ منظر نامے پر تشریف لے جانے میں ایک اہم ادارہ ہے۔ چونکہ دنیا کو ابھرتے ہوئے مسائلوں اور مواقع کا سامنا ہے، UNCTAD کی موافقت کرنے، شراکت داری قائم کرنے اور اختراعی حل کو فروغ دینے کی صلاحیت سب کے لیے ایک زیادہ مساوی اور پائیدار مستقبل بنانے کے لیے ضروری ہوگی۔

17.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

- ترجیحات کا عمومی نظام (GSP): ایک تجارتی پروگرام جو ترقی پذیر ممالک سے برآمدات پر ڈیوٹی فری یا کم ٹیرف پیش کرتا ہے۔
- سب سے کم ترقی یافتہ ممالک (LDCs): اقوام متحدہ کے نظام کے اندر غریب ترین اور سب سے زیادہ کمزور ممالک کی درجہ بندی۔
- ٹیکنالوجی کی منتقلی: ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان تکنیکی علم اور مہارتوں کو بانٹنے کا عمل۔
- پالیسی ہم آہنگی: اس بات کو یقینی بنانا کہ تجارتی پالیسیاں وسیع تر ترقیاتی اہداف کے ساتھ ہم آہنگ ہوں اور ان کی حمایت کریں۔
- ای کامرس اور ڈیجیٹل تقسیم: انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز تک رسائی کے ساتھ اور بغیر ان لوگوں کے درمیان فرق۔

17.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Exam Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ UNCTAD 1990 کی دہائی میں قائم کیا گیا تھا۔
2۔ UNCTAD ترقی پذیر ممالک کو برآمدات پر بہتر سودے حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔
3۔ UNCTAD ایک طاقتور تنظیم ہے جو ممالک کو اپنی تجارتی پالیسیوں کو تبدیل کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔
4۔ UNCTAD سرمایہ کاری اور سمندری نقل و حمل جیسے موضوعات پر رپورٹیں شائع کرتا ہے۔
5۔ UNCTAD کی بنیادی توجہ تمام اقوام کے لیے منصفانہ تجارت کو فروغ دینا ہے۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answers Type Questions)

1۔ UNCTAD کے کچھ بنیادی افعال کیا ہیں؟
2۔ ترجیحات کے عمومی نظام (GSP) کے تصور کی مختصر وضاحت کریں۔
3۔ UNCTAD سب سے کم ترقی یافتہ ممالک (LDCs) کو درپیش مسائل سے کیسے نمٹتا ہے؟
4۔ عالمی تجارت میں مستقبل کے کچھ رجحانات کیا ہیں جن پر UNCTAD کو توجہ دینے کی ضرورت ہو سکتی ہے؟
5۔ UNCTAD کی طرف سے شائع کردہ دو رپورٹس کی وضاحت کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answers Type Questions)

1۔ اس تاریخی تناظر کی وضاحت کریں جس کی وجہ سے UNCTAD کی تشکیل ہوئی اور اس کے بنیادی مقاصد کی وضاحت کریں؟
2۔ UNCTAD کی کامیابیوں اور ترقی پذیر ممالک پر ان کے اثرات پر تبادلہ خیال کریں۔
3۔ UNCTAD پیچیدہ اور بدلتے ہوئے عالمی ماحول میں اپنے کام کو زیادہ موثر بنانے کے لیے کیسے ڈھال سکتا ہے؟ تجارتی جنگوں اور ای کامرس کے عروج جیسے مسائل پر غور کریں۔

اکائی 18۔ اوپیک

(OPEC)

اکائی کے اجزاء	Structure
18.0 تمہید	Introduction
18.1 مقاصد	Objectives
18.2 اوپیک کی ایک مختصر تاریخ	A Brief History of OPEC
18.3 اوپیک کی اہمیت	The Importance of OPEC
18.4اوپیک کے مقاصد	(The Objectives of OPEC
18.5 اوپیک کے اہم افعال	The Functions of OPEC
18.6 اوپیک کے اثرات	The Impact of OPEC
18.7 اوپیک کو درپیش مسائل	The Challenges Facing OPEC
18.8 OPEC کا تنظیمی ڈھانچہ	The Organizational Structure of OPEC
18.8 کلیدی الفاظ	Keywords
18.10 نمونہ امتحانی سوالات	Model Exam Questions

18.0 تمہید(Introduction)

تیل، وہ ایندھن جو ہماری دنیا کو چلاتا ہے، ہماری نقل و حمل کو ایندھن دیتا ہے، ہمارے گھروں کو چلاتا ہے،اور بے شمار صنعتوں کو طاقت دیتا ہے۔ لیکن تیل کی کہانی صرف زمین سے اس کے نکالنے اور انسانوں کے ذریعہ استعمال میں سے ایک نہیں ہے۔ یہ طاقت، سیاست، اور پیداوار اور استعمال کرنے والی ممالک کے درمیان پیچیدہ تعامل کی کہانی ہے۔ اس کہانی کے مرکز میں اوپیک بیٹھا ہے۔1960 میں نوآبادیات کے پس منظر اور خودداریت کے بڑھتے ہوئے احساس کے درمیان قائم ہوا، OPEC تیل پیدا کرنے والے سرکردہ ممالک کے لیے ایک اجتماعی آواز کے طور پر ابھرا۔ وہ قومیں جنھوں نے اپنے وسائل سے پیدا ہونے والی دولت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کی وہ تیل کی بڑی کمپنیوں کے تسلط سے مطمئن نہیں ہیں جو پیداوار اور قیمتوں کا فیصلہ کرتی تھیں۔

تیل کی عالمی منڈی پر اوپیک کا اثر ناقابل تردید ہے۔ مربوط پیداواری کوٹے اور متحد پالیسیوں کے ذریعے تنظیم تیل کی قیمت کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتی ہے۔ تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ پوری عالمی معیشت پر ایک مضبوط لہر کا اثر پیدا کر سکتا ہے، جس سے پٹرول کی قیمتوں اور نقل و حمل کے اخراجات سے لے کر افراط زر اور مجموعی معاشی ترقی تک ہر چیز متاثر ہوتی ہے۔ اوپیک کے کردار کو سمجھنا محض ایک علمی مشق نہیں ہے۔ توانائی کی حفاظت، بین الاقوامی تعلقات، اور ہمارے توانائی کے منظر نامے کے بالکل مستقبل کی پیچیدگیوں کو تلاش کرنے والے ہر فرد کے لیے یہ ضروری ہے۔ چونکہ دنیا موسمیاتی تبدیلیوں اور پائیدار توانائی کے ذرائع کی ضرورت سے دوچار ہے، اوپیک خود کو ایک مشکل صورتحال میں پا رہا ہے۔ کیا یہ متبادلات پر تیزی سے توجہ مرکوز کرنے والی مارکیٹ میں ایک غالب کھلاڑی بننا جاری رکھے گا؟ یا مارکیٹ کے قابل تجدید توانائی کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ہی اس کا اثر و رسوخ کم ہو جائے گا؟

یہ یونٹ اوپیک کی دنیا میں اس کی تاریخ، مقاصد اور افعال کو اجاگر کرتا ہے۔ ہم تیل پیدا کرنے والے اور تیل استعمال کرنے والے دونوں ممالک پر OPEC کے اثرات کا جائزہ لیں گے، اور ان مسائل کا تجزیہ کریں گے جن کا تنظیم تیزی سے ارتقا پذیر توانائی کے منظر نامے میں سامنا کر رہی ہے۔ ان مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے کر، ہمارا مقصد آپ کو OPEC اور توانائی کے عالمی بیانیے کی تشکیل میں اس کے کردار کے بارے میں ایک جامع تفہیم سے آراستہ کرنا ہو گا۔

18.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- اوپیک کے اہم مقاصد اور افعال۔
- تیل کی قیمتوں اور عالمی معیشت پر اوپیک کے اثرات۔
- اوپیک کے اثر و رسوخ کے فوائد اور حدود۔
- 21 ویں صدی میں اوپیک کو درپیش مسائل

18.2 اوپیک کی ایک مختصر تاریخ (A Brief History of OPEC)

اوپیک پٹرولیم برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم ہے۔ یہ ایک مستقل، بین الحکومتی تنظیم ہے، جسے ستمبر 1960 میں بغداد کانفرنس میں ایران، عراق، کویت، سعودی عرب اور وینزویلا نے تشکیل دیا تھا۔ اس وقت اس کے 13 ارکان ہیں۔ ایران، عراق، کویت، سعودی عرب اور وینزویلا کے حکومتی نمائندوں نے اپنے ممالک کی طرف سے پیدا ہونے والے خام تیل کی قیمتوں میں اضافے اور تیل کی بڑی کمپنیوں کے یکطرفہ اقدامات کا جواب دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے بغداد میں ملاقات کی۔

امریکہ کی شدید مخالفت کے باوجود سعودی عرب نے تیل پیدا کرنے والے دیگر عرب اور غیر عرب ممالک کے ساتھ مل کر تیل پیدا کرنے والے ممالک کی تنظیم بنائی تاکہ تیل کی بڑی کمپنیوں سے بہترین قیمت حاصل کی جا سکے۔ اصل میں عرب ممالک نے بیروت یا

بغداد کو اوپیک کا ہیڈ کوارٹر بنانے کی وکالت کی لیکن وینزویلا کے سخت اعتراضات کے تحت غیر جانبدارانہ بنیادوں پر سوئٹزرلینڈ میں جنیوا کا انتخاب کیا گیا۔ سوئٹزرلینڈ کی جانب سے سفارتی یقین دہانیوں میں توسیع نہ کرنے کی وجہ سے، یکم ستمبر 1965 کو اوپیک کا صدر دفتر ویانا، آسٹریا منتقل کر دیا گیا۔

1970 کی دہائی کے اوائل تک، اوپیک کی رکنیت دنیا بھر میں تیل کی پیداوار میں نصف سے زیادہ تھی۔ اپنے قیام کے پہلے پانچ سالوں میں اوپیک کا صدر دفتر جنیوا، سوئٹزرلینڈ میں تھا۔ اسے یکم ستمبر 1965 کو ویانا، آسٹریا منتقل کر دیا گیا۔ OPEC 2019 ورلڈ آئل آؤٹ لک (WOO) کا آغاز 5 نومبر 2019 کو ویانا آسٹریا کے ویز بورس میں کیا گیا۔ ڈبلیو او او کا 13 واں ایڈیشن تیل اور توانائی کی عالمی صنعت کے لیے اوپیک سیکریٹریٹ کے طویل مدتی تخمینوں اور تشخیص کے گہرائی سے جائزہ لینے کے بارے میں تھا۔

آٹھ دیگر ممبران جو بعد میں تنظیم میں شامل ہوئے:

1۔ قطر (1961)

2۔ انڈونیشیا (1962)

3۔ سوشلسٹ پیپلز لیبیا عرب جمہوریہ (1962)

4۔ متحدہ عرب امارات (1967)

5۔ الجیریا (1969)

6۔ نائجیریا (1971)

7۔ ایکواڈور (1973–1992)

8۔ گبون (1975–1994)

18.3 اوپیک کی اہمیت (The Importance of OPEC)

پیٹرولیم برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم (OPEC) اس شعبے میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے، جو عالمی تیل کی منڈی پر نمایاں اثر و رسوخ رکھتی ہے۔ 1960 میں قائم ہونے والی، OPEC کی اہمیت ایک پروڈیوسر کارٹیل کے طور پر اس کے کردار سے بالاتر ہے۔ یہ توانائی کی سلامتی، عالمی معاشی استحکام، اور یہاں تک کہ جغرافیائی سیاسی حرکیات کو تشکیل دینے میں ایک کلیدی ادارہ ہے۔

مارکیٹ کا اثر اور قیمت کا استحکام (Market Influence and Price Stability): اوپیک کا بنیادی کردار تیل کی قیمتوں کو متاثر کرنا ہے۔ مربوط پیداواری کوٹے کے ذریعے، رکن ممالک مجموعی طور پر سپلائی کو محدود کر سکتے ہیں، قیمتوں کو اوپر کی طرف دھکیل سکتے ہیں۔ اس کے برعکس، وہ قیمتوں کو کم کرنے کے لیے پیداوار میں بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔ سپلائی کو سنبھالنے کی یہ صلاحیت، خاص طور پر جب تیل کے عالمی ذخائر کے ایک اہم حصے پر اوپیک کے کنٹرول پر غور کیا جائے، تو تنظیم کو مارکیٹ میں بے پناہ طاقت فراہم کرتی ہے۔ اگرچہ مطلق

نہیں،اوپیک کااثر ورسوخ تیل کی قیمتوں میں ایک حد تک استحکام لا سکتا ہے اور اعلیٰ اتار چڑھاؤ کو کم کرنے کی کوشش کر سکتا ہے جو معیشتوں کو تباہ کر سکتا ہے۔

پیداواری ممالک کے لیے منافع اور سرمایہ کاری (Revenue for Producing Countries and Investment): تیل پیدا کرنے والے رکن ممالک کے لیے،OPEC ایک اجتماعی سودے بازی کے ادارے کے طور پر کام کرتا ہے۔ پالیسیوں اور پیداوار کو مربوط کرکے، وہ اپنے وسائل سے حاصل ہونے والے منافع کا مناسب حصہ حاصل کرنے کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ اس سے رکن ممالک کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے، جسے معاشی ترقی، بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں، اور سماجی بہبود کے پروگراموں میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، اوپیک سے متاثر تیل کی زیادہ مستحکم مارکیٹ، تیل کے شعبے میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرتی ہے، جس سے رکن معیشتوں کو مزید فائدہ ہوتا ہے۔

استعمال کرنے والے ممالک اور عالمی معیشت پر اثرات (Impact on Consuming Countries and Global Economy): اوپیک تیل برآمد کرنے والے ممالک کو مل کر کام کرکے اپنے تیل کے لیے زیادہ رقم حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ان ممالک کے لیے اپنی معیشتوں کو بہتر بنانے اور اپنے لوگوں کی مدد کے لیے مزید نقد رقم پیدا کی جائے گی۔ایک مستحکم تیل کی منڈی تیل کی پیداوار میں سرمایہ کاری کو بھی راغب کرتی ہے، جس سے ان معیشتوں کو مزید فروغ ملتا ہے۔ اس سے افراط زر کی شرح کو بہتر بنانے اور استعمال کرنے والے ممالک میں معاشی ترقی میں مدد مل سکتی ہے۔عالمی معیشت اوپیک کے فیصلوں سے جڑی ہوئی ہے، کیونکہ تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور اس کا اثر مختلف شعبوں اور خطوں میں پھیلتا ہے۔

ایک بدلتا ہوا منظر نامہ اور مستقبل کے مسائل (A Changing Landscape and Future Challenges): اوپیک کا مستقبل مسائل کے بغیر نہیں ہے۔ غیر رکن تیل پیدا کرنے والے ممالک خاص طور پر امریکہ میں شیل آئل کی تیزی کے ساتھ اضافہ نے اوپیک کے غلبہ کو ایک حد تک ختم کر دیا ہے۔ مزید برآں، آب و ہوا کی تبدیلی پر بڑھتی ہوئی توجہ اور قابل تجدید توانائی کے ذرائع کے لیے زور اوپیک کی مطابقت کے لیے ایک طویل مدتی خطرہ ہے۔ تنظیم کو صاف ستھرے توانائی کے ذرائع کی طرف اپنی توجہ کو متنوع بناتے ہوئے یا رکن ممالک کے لیے ایک ہموار منتقلی کی سہولت فراہم کرتے ہوئے ممکنہ طور پر اس بدلتے ہوئے منظر نامے کے مطابق ڈھالنا چاہیے۔

آخر میں، اوپیک توانائی کی عالمی منڈی میں ایک اہم کھلاڑی ہے۔ تیل کی قیمتوں پر اس کا اثر، پیداواری ممالک کے لیے اس سے حاصل ہونے والی آمدنی، اور استعمال کرنے والے ممالک پر اثرات سب اس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔تاہم، تنظیم کو ایسی دنیا میں مسائل کا سامنا ہے جو توانائی کے متبادل ذرائع پر تیزی سے مرکوز ہے۔ جیسے جیسے توانائی کا منظر نامہ تیار ہوتا ہے، اوپیک کی ان تبدیلیوں کو اپنانے اور ان کی پیروی کرنے کی صلاحیت مستقبل میں اس کی پائیدار اہمیت کا تعین کرے گی۔

18.4 اوپیک کے مقاصد(The Objectives of OPEC)

پٹرولیم برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم(OPEC)اپنے بنیادی مقاصد کے ساتھ کام کرتی ہے جو اس کی سرگرمیوں اور حکمت عملیوں کی رہنمائی کرتی ہے۔ان مقاصد کا ہدف رکن ممالک کے مفادات میں توازن،مارکیٹ کے استحکام کو یقینی بنانا اور تیل کی پائیدار صنعت کو فروغ دینا ہے۔ اوپیک کے چند اہم مقاصد یہ ہیں:

تیل کی منصفانہ اور مستحکم قیمتوں کا تحفظ(Securing Fiar and Stable Oil Prices): اوپیک کا ایک مرکزی مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اس کے رکن ممالک اپنے تیل کے وسائل کی مناسب قیمت وصول کریں۔ یہ پیداواری کوٹے کے ذریعے تیل کی عالمی منڈی پر اثر انداز ہو کر حاصل کیا جاتا ہے۔ سپلائی کو ریگولیٹ کرکے،اوپیک کا مقصد قیمتوں میں تیزی سے کمی کو روکنا ہے جس سے رکن معیشتوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔تاہم، تنظیم قیمتوں میں استحکام کے لیے بھی کوشش کرتی ہے، قیمتوں میں ضرورت سے زیادہ اضافے سے گریز کرتی ہے جس سے استعمال کرنے والے ممالک پر بوجھ پڑتا ہے۔

پٹرولیم پالیسیوں کو مربوط اور متحد کرنا (Coordinating and Unifying Petroleum Policies): اوپیک کے رکن ممالک کے پاس تیل کے مختلف ذخائر، پیداواری صلاحیت اور مختلف معاشی ضروریات ہیں۔اوپیک کے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ ان ممالک کی پٹرولیم پالیسیوں کو مربوط اور متحد کرکے ان کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جائے۔ یہ انہیں تیل کمپنیوں اور استعمال کرنے والے ممالک کے ساتھ مذاکرات میں متحدہ محاذ پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

تیل کی موثر، معاشی اور باقاعدہ فراہمی کو یقینی بنانا(Ensuring Efficient, Economic and Regular Supply of Oil): مناسب قیمتوں کے تعین کے دوران اوپیک استعمال کرنے والے ممالک کے لیے قابل اعتماد تیل کی فراہمی کی اہمیت کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ تنظیم کا مقصد عالمی طلب کو پورا کرنے کے لیے تیل کے مستحکم بہاؤ کو یقینی بنانا ہے۔ یہ متوازن نقطہ نظر معاشی استحکام کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے اور ایسی رکاوٹوں سے بچتا ہے جو پوری دنیا میں صنعتوں اور نقل وحمل کے شعبوں کو معذور کر سکتے ہیں۔

سرمایہ کاری پر منصفانہ منافع فراہم کرنا(Providing a Fair Return on Investment): تیل کی صنعت کو تلاش، پیداوار اور بنیادی ڈھانچے میں اہم سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔اوپیک ایک ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے جو تیل کے شعبے میں سرمایہ کاری کو راغب کرے۔ مستحکم مارکیٹ اور تیل کی منصفانہ قیمتوں کو یقینی بنا کر،اوپیک کا مقصد کمپنیوں کو رکن ممالک کے تیل کے وسائل میں سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دینا ہے۔

تیل کی صنعت کی پائیدار ترقی(Sustainable Development of the Oil Industry): تیل کے ذخائر کی محدود نوعیت کو تسلیم کرتے ہوئے،اوپیک تیل کی صنعت کے لیے ایک پائیدار نقطہ نظر کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔جب کہ تیل توانائی کا ایک اہم ذریعہ بنی ہوئی ہے، تنظیم تیزی سے ذمہ دار وسائل کے انتظام اور ماحولیاتی تحفظات پر زور دے رہی ہے۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ یہ مقاصد بعض اوقات تناؤ میں بھی ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، رکن ممالک کے لیے تیل کی اونچی قیمتیں حاصل کرنا استعمال کرنے والے ممالک کے لیے مستحکم اور سستی سپلائی کو یقینی بنانے سے متصادم ہو سکتا ہے۔ اوپیک کے مسائل ان پیچیدگیوں کو نیویگیٹ کرنے اور ایک ایسا توازن تلاش کرنے میں مضمر ہیں جو طویل مدت میں کمپنیوں اور صارفین دونوں کو فائدہ پہنچائے۔

18.5 اوپیک کے اہم افعال (The Functions of OPEC)

پٹرولیم برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم (OPEC) نہ صرف تیل پیدا کرنے والے ممالک کا ایک گروپ ہے بلکہ یہ ایک کثیر جہتی تنظیم کے طور پر بھی کام کرتی ہے جو عالمی تیل کی منڈی کو متاثر کرنے والی سرگرمیاں انجام دیتی ہے۔ اوپیک کے اہم کاموں کی مختصر وضاحت ذیل میں پیش کی گئی ہے:

1۔ پٹرولیم پالیسیوں کو مربوط کرنا (Coordinating Peteroleum Policies): اوپیک رکن ممالک کے لیے ایک فورم کے طور پر کام کرتا ہے تاکہ پٹرولیم پالیسیوں پر بات چیت اور مشترکہ بنیاد قائم کی جاسکے۔ اس میں پیداوار کی سطح، قیمتوں کا تعین کرنے کی حکمت عملی، اور تیل کمپنیوں اور استعمال کرنے والے ممالک کے ساتھ مذاکرات شامل ہیں۔ متحدہ محاذ پیش کر کے، اوپیک مارکیٹ میں اپنی سودے بازی کی طاقت اور اثر ورسوخ کو مضبوط کرتا ہے۔

2۔ پیداوار کوٹہ اور انتظام (Production Quotas and Market Management): اوپیک کے سب سے زیادہ مؤثر افعال میں سے ایک تیل کی پیداوار کے انتظام میں اس کا کردار ہے۔ باقاعدہ میٹنگوں کے ذریعے رکن ممالک پیداواری کوٹے پر بات چیت اور اتفاق کرتے ہیں۔ یہ کوٹے اس تیل کی مقدار کا تعین کرتے ہیں جو ہر رکن ملک پیدا کر سکتا ہے، اجتماعی طور پر عالمی تیل کی سپلائی کو متاثر کرتا ہے۔ سپلائی کو منظم کر کے، OPEC کا مقصد تیل کی قیمتوں پر اثر انداز ہونا اور اپنے وسیع تر مقاصد کو حاصل کرنا ہے، جیسے قیمت میں استحکام اور فروخت کنندگان کے لیے منصفانہ آمدنی۔

3۔ مارکیٹ ریسرچ اور تجزیہ (Market Research and Analysis): باخبر فیصلہ سازی اوپیک کے لیے اہم ہے۔ یہ تنظیم تیل کی عالمی منڈی پر وسیع تحقیق کرتی ہے، سپلائی، طلب، معاشی رجحانات اور جغرافیائی سیاسی واقعات جیسے عوامل کا تجزیہ کرتی ہے۔ اس تحقیق سے رکن ممالک کو مارکیٹ کی حرکیات کو سمجھنے اور پیداواری کوٹے اور مجموعی حکمت عملی کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے میں مدد ملتی ہے۔

4۔ تعاون اور سرمایہ کاری کو فروغ دینا (Promoting Cooperation and Investment): اوپیک تیل کی صنعت کے مختلف پہلوؤں میں رکن ممالک کے درمیان تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ اس میں مہارت کا اشتراک، ٹیکنالوجی کی منتقلی، اور تلاش اور پیداوار میں مشترکہ منصوبے شامل ہیں۔ مزید برآں، اوپیک ایک مستحکم اور متوقع مارکیٹ ماحول بنا کر تیل کے شعبے میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

5۔ مکالمہ اور وکالت(Dialogue and Advocacy): اوپیک توانائی کے شعبے میں استعمال کرنے والے ممالک اور دیگر شراکت داروں کے ساتھ بات چیت کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ تنظیم تیل پیدا کرنے والے ممالک کے مفادات کی وکالت کرتے ہوئے اور توانائی کی سلامتی اور پائیداری کے لیے متوازن نقطہ نظر کو فروغ دینے کے لیے بحث ومباحثےاور فورمز میں سرگرم عمل ہے۔

6۔ پائیدار ترقی کے اقدامات(Sustainable Development Initiatives): اگرچہ تیل توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے، اوپیک ایک پائیدار مستقبل کی ضرورت کو تیزی سے تسلیم کرتا ہے۔ تنظیم تیل کی صنعت کے ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے کے طریقے تلاش کر رہی ہے اور یہاں تک کہ قابل تجدید توانائی کے ذرائع میں ممکنہ سرمایہ کاری کی بھی چھان بین کر رہی ہے۔

رکن ممالک کے مفادات میں توازن رکھنا، داخلی سیاسی حرکیات کو نیویگیٹ کرنا، اور تیزی سے بدلتے ہوئے توانائی کے منظر نامے کے مطابق ڈھالنااوپیک کے لیے مستقل مسائل ہیں۔ بہر حال، اوپر بیان کیے گئے افعال OPEC کے کثیر جہتی کردار کو نمایاں کرتے ہیں جو تیل کی عالمی منڈی اور توانائی کے وسیع تر منظر نامے کی تشکیل میں ادا کرتا ہے۔

18.6 اوپیک کے اثرات(The Impact of OPEC)

پٹرولیم برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم (OPEC) تیل کی عالمی منڈی میں نمایاں اثر ورسوخ رکھتی ہے، جس سے نہ صرف پروڈیوسرز بلکہ صارفین، جغرافیائی سیاسی منظر نامے اور ماحول پر بھی اثر پڑتا ہے۔ مندرجہ ذیل نکات اوپیک کے اثرات کو سمجھنے میں مدد کریں گے۔

استعمال کرنے والے ممالک پر اثرات(Impact on Consumer Countries)

- مارکیٹ میں تیل کی قیمتیں: جب اوپیک تیل کی پیداوار پر پابندی لگاتا ہے تو تیل کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ یہ صارفین کے لیے زیادہ اخراجات کا باعث بنتا ہے، جس سے افراد اور کاروبار کے لیے نقل و حمل کے اخراجات یکساں طور پر متاثر ہوتے ہیں۔اعلیٰ نقل وحمل کے اخراجات معیشت میں پھیلتے ہیں، جس سے ممکنہ طور پر درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں:
  - o اشیاءاور خدمات کے اخراجات میں اضافہ: نقل وحمل کے اخراجات گاڑیوں کے ذریعے یا تیل سے چلنے والے جہازوں کے ذریعے بھیجے جانے والے اشیاء کی قیمت میں ایک اہم عنصر ہیں۔ تیل کی قیمتوں میں اوپیک کی حوصلہ افزائی سے اضافہ مختلف شعبوں کے صارفین کے لیے قیمتوں میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔
  - o افراط زر: تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ڈومینو اثر کو متحرک کر سکتی ہیں، جس سے مختلف اشیا کی پیداوار اور نقل وحمل کی لاگت بڑھ جاتی ہے۔اس سے افراط زر، اشیاءاور خدمات کی قیمتوں کی سطح میں عمومی اضافہ ،صارفین کی قوت خرید کو متاثر کر سکتا ہے۔
  - o معاشی بدحالی: تیل کی اونچی قیمتیں معاشی ترقی کو روک سکتی ہیں۔ زیادہ نقل وحمل اور مجموعی اخراجات کی وجہ سے کم ڈسپوزایبل آمدنی والے صارفین کم خرچ کر سکتے ہیں، جس سے کاروبار متاثر ہو سکتے ہیں اور ممکنہ طور پر معاشی سست روی کا باعث بن سکتے ہیں۔

جغرافیائی سیاسی اثر ورسوخ(Geopoliticla Influence)

- تیل کا فائدہ اٹھانا: تیل کے عالمی ذخائر کے ایک اہم حصے پر اوپیک کا کنٹرول اسے بین الاقوامی تعلقات میں ایک طاقتور ذریعہ فراہم کرتا ہے۔ تنظیم اسے کئی طریقوں سے استعمال کر سکتی ہے، جیسے:
  - استعمال کرنے والے ممالک پر دباؤ: پیداوار کم کرنے اور تیل کی قیمتوں میں اضافے کی دھمکی دے کر، اوپیک صارفین پر دباؤ ڈال سکتا ہے کہ وہ اپنے اراکین کے لیے سازگار پالیسیاں اپنائے۔ اس کا تعلق تجارتی سودے، سیاسی موقف، یا خارجہ پالیسی کے فیصلوں سے ہو سکتا ہے۔
  - اتحادیوں کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانا: اوپیک اپنے تیل کے وسائل کو ان ممالک کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے جو اس کی تیل کی برآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ یہ اوپیک کو ان ممالک سے سیاسی اور معاشی مدد حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔
  - عالمی سیاست پر اثر انداز: تیل کی عالمی منڈی پر اثر انداز ہو کر اور توانائی کی سلامتی کو متاثر کر کے، OPEC بالواسطہ طور پر عالمی سیاسی حرکیات اور توانائی اور ماحولیاتی پالیسیوں سے متعلق مسائل پر فیصلہ سازی کو متاثر کر سکتا ہے۔

ماحولیات پر اثرات(Impact on the Environment)

- تیل کی پیداوار اور موسمیاتی تبدیلی: اوپیک کا بنیادی کام تیل کے اخراج اور پیداوار پر انحصار کرتا ہے، ایک ایندھن جو گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو نمایاں طور پر متاثر کرتا ہے، جو موسمیاتی تبدیلی کا ایک اہم محرک ہے۔ تیل کی بڑھتی ہوئی پیداوار، زیادہ قیمتوں سے حوصلہ افزائی، زیادہ اخراج کا باعث بنتی ہے، جو موسمیاتی تبدیلی کی رفتار کو تیز کرتی ہے۔
- بحث: معاشی انحصار بمقابلہ پائیداری: اوپیک کے رکن ممالک اکثر اپنی معیشتوں کے لیے تیل کی آمدنی پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ تیل سے دور تیزی سے منتقلی ان ممالک کے لیے شدید معاشی اثرات کا باعث بن سکتی ہے۔ یہ قلیل مدت میں تیل پر معاشی انحصار اور مستقبل کے لیے ایک صحت مند سیارے کو یقینی بنانے کے لیے پائیدار توانائی کے ذرائع کی ضرورت کے درمیان ایک پیچیدہ بحث کو جنم دیتا ہے۔

18.7 اوپیک کو درپیش مسائل(The Challenges Facing OPEC)

پٹرولیم برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم (OPEC) تیل کی عالمی منڈی پر تقریباً آہنی گرفت رکھتی ہے۔ تاہم، 21ویں صدی مسائل کا ایک نیا مجموعہ پیش کرتی ہے جو تیل کی منڈی میں اوپیک کی طاقت کو ہمیشہ خطرہ میں ڈالتی ہے۔ آیئے ان مسائل کا تفصیل سے مطالعہ کرتے ہیں:

غیر اوپیک ممالک کا عروج(The Rise of Non-OPEC Countries)

- امریکہ میں فریکنگ انقلاب: امریکہ، جو کبھی تیل کا بڑا درآمد کنندہ تھا، فریکنگ ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے ایک اہم تاجر بن گیا ہے۔ یہ پہلے سے ناقابل رسائی شیل چٹان کی تشکیل سے تیل اور گیس نکالنے کی اجازت دیتا ہے۔ امریکی پیداوار میں اس اضافے نے عالمی سطح پر تیل کی سپلائی میں اضافہ کیا ہے، جس سے پیداواری کوٹے کے ذریعے قیمتوں کو کنٹرول کرنے کی اوپیک کی صلاحیت پر براہ راست اثر پڑا ہے۔
- دوسرے تاجروں کی ترقی: کینیڈا، برازیل اور روس جیسے ممالک نے بھی تیل کی پیداوار میں اضافہ کیا ہے، جس سے اوپیک کی مارکیٹ مزید خراب ہو رہی ہے۔ تیل کے ذرائع کا یہ تنوع اوپیک کی سودے بازی کی طاقت کو کمزور کرتا ہے اور مربوط پیداوار میں کمی کے ذریعے قیمتوں میں ہیرا پھیری کرنا مشکل بنا دیتا ہے۔

اندرونی تنازعات اور ہم آہنگی(Internal Conflicts and Cohesion)

- مختلف مفادات: اوپیک کے رکن ممالک کی معاشی ضروریات اور تیل کے ذخائر مختلف ہیں۔ کچھ اراکین، وسیع ذخائر اور کم پیداواری لاگت کے ساتھ، زیادہ آمدنی کے لیے زیادہ پیداواری کوٹے کی حمایت کر سکتے ہیں۔ تاہم، محدود ذخائر والے دوسرے لوگ زیادہ قیمتوں کو برقرار رکھنے کے لیے کم کوٹے کی وکالت کر سکتے ہیں۔ مفادات کا یہ تصادم اوپیک کے لیے پیداواری کوٹے پر سمجھوتوں تک پہنچنا مشکل بنا سکتا ہے۔
- سیاسی عدم استحکام: رکن ممالک کے اندر اندرونی سیاسی تنازعات تیل کی پیداوار اور برآمدات کو متاثر کر سکتے ہیں۔ اس سے اوپیک کی حکمت عملیوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور استعمال کرنے والے ممالک کے ساتھ مذاکرات میں متحدہ محاذ پیش کرنے کی اس کی صلاحیت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

تیل کا مستقبل اور قابل تجدید ذرائع کا عروج(The Future of Oil and Rise of Renewables)

- صارفین کی ترجیحات کو تبدیل کرنا: موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی پائیداری کے بارے میں بڑھتے ہوئے خدشات شمسی اور ہوا کی توانائی جیسے قابل تجدید توانائی کے ذرائع کی طرف عالمی سطح پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ چونکہ صارفین اور حکومتیں قابل تجدید ذرائع میں سرمایہ کاری کرتی ہیں تیل کی طلب میں طویل مدت میں کمی کا امکان ہے۔ یہ اوپیک کی مطابقت اور تیل کی برآمدات سے حاصل ہونے والی آمدنی کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتا ہے۔
- تکنیکی ترقی: تیل نکالنے اور توانائی کے متبادل ذرائع کے لیے صاف ستھری اور زیادہ موثر ٹیکنالوجیز کی ترقی اوپیک کی پوزیشن کو مزید نقصان پہنچا سکتی ہے۔ کم پیداواری لاگت یا قابل تجدید توانائی کے ذخیرہ میں پیش رفت روایتی تیل پر انحصار کو کم کرتے ہوئے عالمی توانائی کے منظر نامے کو نمایاں طور پر تبدیل کر سکتی ہے۔

ان مسائل کا فعال طور پر تجزیہ کر کے اور بدلتے ہوئے توانائی کے منظر نامے کے مطابق ڈھال کر، OPEC ممکنہ طور پر عالمی توانائی کی منڈی میں اپنے طویل مدتی کردار کو محفوظ بنا سکتا ہے۔

18.8 OPEC کا تنظیمی ڈھانچہ (The Organizational Structure of OPEC)

پٹرولیم برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم (OPEC) توانائی کے عالمی منظر نامے میں ایک غالب قوت ہے۔ لیکن یہ طاقتور تنظیم کیسے کام کرتی ہے؟ یہ خاکہ OPEC کے اندرونی ڈھانچے، اداروں کا پیچیدہ نیٹ ورک جو تیل کی پیداوار، قیمتوں کے تعین کی حکمت عملیوں اور بالآخر عالمی تیل کی منڈی کی تشکیل کے لیے رہنمائی کرتا ہے، کا روڈ میپ فراہم کرتا ہے۔ آیئے مزید گہرائی میں جائیں اور اوپیک کی تشکیل کرنے والے کلیدی اجزاء کو سمجھیں۔

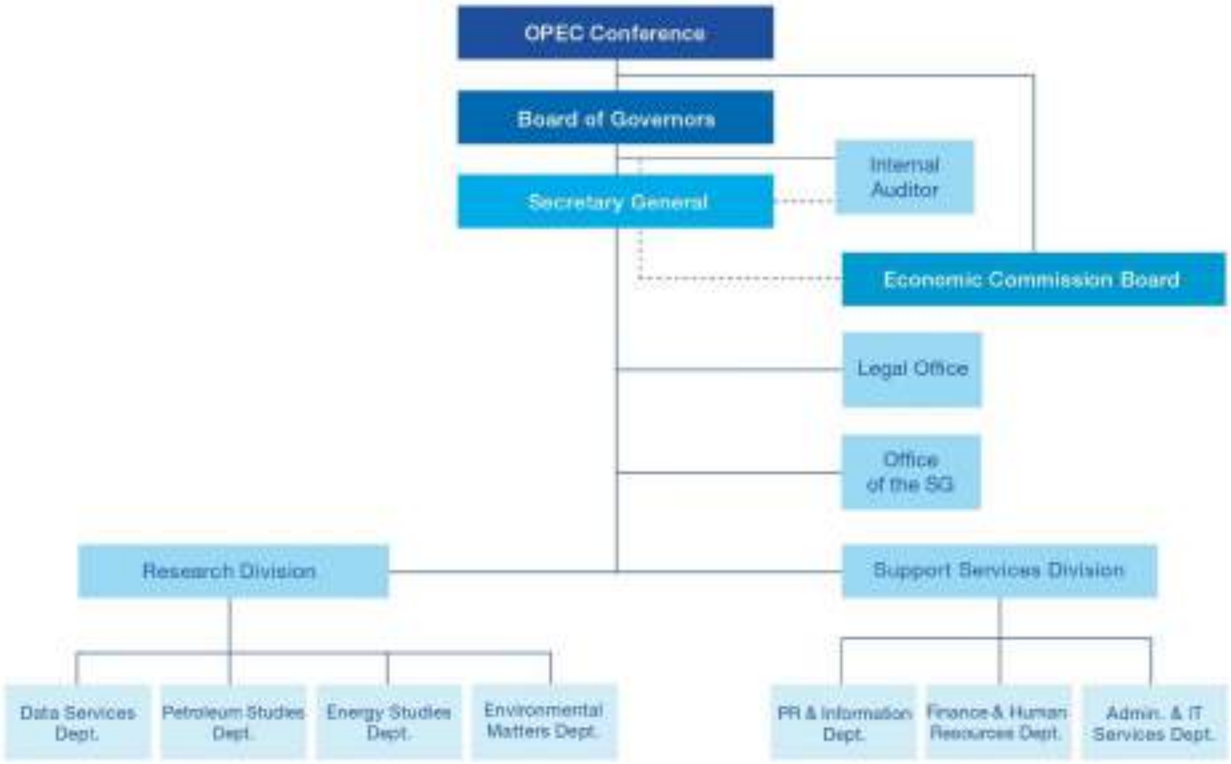

SOURCE; OPEC Website

18.9 کلیدی الفاظ (Keywords)

- جیو پولیٹیکل لیوریج: یہ اصطلاح بین الاقوامی تعلقات کو متاثر کرنے کے لیے تیل پر اپنے کنٹرول کو استعمال کرنے کی اوپیک کی صلاحیت کو حاصل کرتی ہے۔
- Fracking Revolution: یہ اس مخصوص ٹیکنالوجی کو نمایاں کرتا ہے جس نے امریکہ میں تیل کی نمایاں پیداوار کو قابل بنا کر OPEC کے غلبہ کو متاثر کیا ہے۔
- توانائی کی منتقلی: یہ وسیع اصطلاح تیل جیسے ایندھن سے قابل تجدید توانائی کے ذرائع کی طرف منتقلی کو گھیرے ہوئے ہے۔

- پائیدار ترقی: یہ OPEC کی تیل کی پیداوار کے ماحولیاتی اثرات پر غور کرنے اور زیادہ پائیدار مستقبل میں شراکت کے طریقے تلاش کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔
- اندرونی ہم آہنگی: اس سے مراد رکن ممالک کی اندرونی تنازعات پر قابو پانے کی اہمیت ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ اوپیک مؤثر طریقے سے کام کر سکے۔
- مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ: یہ OPEC کے پیداواری کوٹے اور غیر OPEC پروڈیوسرز کے اضافے جیسے عوامل کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے امکانات کو نمایاں کرتا ہے۔

18.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Exam Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ مندرجہ ذیل میں سے کون OPEC کا بانی رکن نہیں ہے؟

a) ایران
b) وینزویلا
c) قطر
d) روس

2۔ اوپیک کے پیداواری کوٹے کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

a) تیل کی صنعت میں مزدوری کے منصفانہ طریقوں کو یقینی بنانا
b) تاکہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں کو کنٹرول کیا جا سکے۔
c) استعمال کرنے والے ممالک کو تیل کی مستقل فراہمی کی ضمانت دینا
d) تیل کی پیداوار کے ماحولیاتی اثرات کو محدود کرنے کے لیے

3۔ کس ٹیکنالوجی کے عروج نے تیل کی قیمتوں پر اوپیک کے کنٹرول میں مسئلہ پیدا کیا ہے؟

a) سولر پینل
b) حیاتیاتی ایندھن
c) فریکنگ
d) الیکٹرک گاڑیاں

4۔ اوپیک کا کیا مطلب ہے؟

a) پیٹرولیم برآمد کرنے والے ممالک کے لیے تنظیم
b) پٹرولیم کے تحفظ کی کوششوں کی تنظیم
c) تیل کی پیداوار اور برآمد کارٹیل
d) عوامی توانائی کمپنیوں کی تنظیم

5۔ اوپیک کے فیصلے اس کے ذریعے کیے جاتے ہیں:

a) کوئی بھی ملک
b) عوام کی طرف سے ووٹنگ
c) رکن ممالک کے نمائندے۔
d) ماہرین کی ایک کمیٹی

6۔ قیمت کے علاوہ اوپیک کا مقصد اور کیا حاصل کرنا ہے؟

a) تیل پر عالمی انحصار کو کم کریں۔ b) ممبر ممالک کے لیے منصفانہ منافع

c) متبادل توانائی کے ذرائع d) عالمی سطح پر تیل کی کھپت میں اضافہ

7۔ اکیسویں صدی میں اوپیک کے سامنے ایک بڑا مسائل کیا ہے؟

a) تیل کے ذخائر کی کمی b) غیر اوپیک پروڈیوسروں کا اضافہ

c) تیل کے نئے ذخائر کی دریافت d) الیکٹرک گاڑیوں کی مانگ میں اضافہ

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answers Type Questions)

1۔صارف ممالک پر اوپیک کے اثرات کو مختصراً بیان کریں۔

2۔OPEC جغرافیائی سیاسی تعلقات میں اپنے اثر ورسوخ کا فائدہ کیسے اٹھاتا ہے؟

3۔اوپیک کے رکن ممالک کے اندر اندرونی تنازعات کی وجہ سے درپیش مسائلوں کی وضاحت کریں۔

4۔اوپیک کے مقاصد کیا ہیں؟ وضاحت کریں۔

5۔عالمی تجارت میں اوپیک کی کیا اہمیت ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answers Type Questions)

1۔ اوپیک کی تاریخی ترقی اور توانائی کی عالمی منڈی میں اس کے ابھرتے ہوئے کردار پر تبادلہ خیال کریں۔

2۔ اوپیک کے افعال کی تفصیل سے وضاحت کریں۔

3۔ اوپیک کے تنظیمی ڈھانچے کا جائزہ لیں۔

اکائی 19۔ سارک

(SAARC)

اکائی کے اجزاء	Structure
19.0 تمہید	Introduction
19.1 مقاصد	Objectives
19.2 سارک کا تعارف	An Introduction of SAARC
19.3 سارک کے رکن ممالک	The Member Countries of SAARC
19.4 سارک کے اصول	The Principles of SAARC
19.5 سارک کے مقاصد	The Objectives of SAARC
19.6 سارک کے افعال	The Functions of SAARC
19.7 سارک کا تنظیمی ڈھانچہ	The Structure of SAARC
19.8 سارک کی خصوصی باڈیز	The Specialized Bodies of SAARC
19.9 سارک کے تعاون کے شعبے	SAARCs Areas of Cooperation
19.10 ہندوستانی معیشت پر سارک کے اثرات	Impact of SAARC on Indian Economy
19.11 کلیدی الفاظ	Keywords
19.12 نمونہ امتحانی سوالات	Model Exam Questions

19.0 تمہید (Introduction)

جنوبی ایشیا مشترکہ تاریخ، ثقافت اور جغرافیہ پر مشتمل ہے، ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن (سارک) کا گہوارہ ہے جو کہ 1985 میں قائم ہوا سارک اپنے آٹھ رکن ممالک کے اجتماعی نقطہ نظر کے ثبوت کے طور پر کھڑا ہے جو درج ذیل ہیں۔ افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، مالدیپ، نیپال، پاکستان، اور سری لنکا۔

یہ یونٹ سارک کے ماخذ، مقاصد اور اہمیت کا تجزیہ کرتا ہے اور علاقائی انضمام اور مشترکہ خوشحالی کو فروغ دینے کے اس کی صلاحیت کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ سارک کا قیام 1980 میں ہوا تھا، جب علاقائی تعاون کے خیال نے جڑ پکڑی تھی،

تعاون کے بے پناہ امکانات کو تسلیم کرتے ہوئے، اس تنظیم کے اراکین نے مشترکہ مسائل کو حل کرنے اور مشترکہ طاقتوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک منصوبہ بنایا ہے۔ یہ نظریہ 1981 میں کولمبو، سری لنکا میں خارجہ سیکرٹریوں کی افتتاحی میٹنگ کے ساتھ عمل میں آیا۔ اس کے بعد 1985 میں ڈھاکہ میں سارک چارٹر پر دستخط ہونے سے اس بین الحکومتی تنظیم کی باقاعدہ پیدائش ہوئی۔ افغانستان نے علاقائی شمولیت کے عزم کو مزید مستحکم کرتے ہوئے 2005 میں اس تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔

سارک کا مقصد جنوبی ایشیا کو معاشی خوشحالی، سماجی ترقی اور ثقافتی تبادلے کے ایک متحرک مرکز میں تبدیل کرنا ہے۔ یہ ساؤتھ ایشین فری ٹریڈ ایریا (SAFTA) جیسے اقدامات کے ذریعے تجارتی لبرلائزیشن کو فروغ دے کر معاشی ترقی کو تیز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ زراعت اور دیہی ترقی میں تعاون، خوراک کی حفاظت اور دیہی ترقی کے لیے اہم، ایک اور اہم توجہ کا مرکز ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی میں علم کا اشتراک جدت کو فروغ دیتا ہے جبکہ خطے کی بھرپور ثقافتی ٹیپسٹری کو منانے سے علاقائی شناخت اور افہام و تفہیم کو تقویت ملتی ہے۔ مشترکہ تعلیمی پروگراموں کے ذریعے انسانی وسائل کی ترقی میں سرمایہ کاری افرادی قوت کو بااختیار بناتی ہے اور مستقبل کی ترقی کو ہوا دیتی ہے۔ اپنے عظیم مقاصد کے باوجود سارک کا سفر مسائل کے بغیر نہیں رہا۔ بعض رکن ممالک کے درمیان سیاسی تناؤ نے اکثر علاقائی تعاون پر سایہ ڈالا ہے۔ مزید برآں، رکن ممالک کے درمیان غیر مساوی معاشی ترقی تعاون کے فوائد حاصل کرنے میں تفاوت پیدا کر سکتی ہے۔ تاہم، سارک بات چیت اور اعتماد سازی کے اقدامات کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ جنوبی ایشیائی یونیورسٹی جیسے اقدامات علاقائی تفہیم اور فکری تبادلے کو فروغ دینے کے اس عزم کے ثبوت کے طور پر کھڑے ہیں۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ سارک، ایک زیادہ مربوط جنوبی ایشیا، مضبوط معاشی تعلقات کے ساتھ، عالمی میدان میں ایک مضبوط کھلاڑی ثابت ہو سکتا ہے۔ موجودہ رکاوٹوں پر قابو پانا اور خطے کی اجتماعی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا مشترکہ خوشحالی، استحکام اور ترقی کے مستقبل کو بہتر بنا سکتا ہے۔ لہذا، سارک کی حمایت اور مضبوطی صرف ایک علاقائی کوشش نہیں ہے، بلکہ پورے جنوبی ایشیا کے لیے زیادہ پرامن اور خوشحال مستقبل کی جانب سفر ہے۔

19.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- اوپیک کے اہم مقاصد اور افعال۔
- تیل کی قیمتوں اور عالمی معیشت پر اوپیک کے اثرات۔
- اوپیک کے اثر و رسوخ کے فوائد اور حدود۔
- 21ویں صدی میں اوپیک کو درپیش مسائل

19.2 سارک کا تعارف (An Introduction of SAARC)

ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن (سارک) ایک بین الحکومتی تنظیم ہے جو 1985 میں جنوبی ایشیا میں معاشی اور علاقائی انضمام کو فروغ دینے کے لیے قائم کی گئی تھی۔ اس کا صدر دفتر کھٹمنڈو، نیپال میں واقع ہے۔ سارک کے کل آٹھ رکن ممالک ہیں: افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، مالدیپ، نیپال، پاکستان اور سری لنکا۔

تنظیم خطے میں معاشی ترقی، سماجی ترقی، اور ثقافتی ترقی کو تیز کرنے کے لیے کام کرتی ہے۔ یہ تجارت، زراعت، سائنس اور ٹیکنالوجی، ماحولیات اور سماجی ترقی جیسے مختلف شعبوں میں تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ سیاسی تناؤ اور غیر مساوی معاشی ترقی جیسے مسائل کا سامنا کرنے کے باوجود، سارک جنوبی ایشیا میں بات چیت اور تعاون کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔

19.3 سارک کے رکن ممالک (The Member Countries of SAARC)

ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن (سارک) آٹھ متنوع ممالک کو اکٹھا کرتی ہے، جن میں سے ہر ایک اپنے منفرد ثقافتی ورثے، معاشی طاقت اور ترقی کے اہداف رکھتا ہے۔ سارک کی پیچیدگیوں اور صلاحیت کو سمجھنے کے لیے ان رکن ممالک کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اس یونٹ میں ہم سارک کے رکن کے بارے میں جانیں گے۔

The Member Countries	The Observer Countries
Afghanistan	Australia,
Bangladesh	China,
Bhutan	The European Union,
India	Iran, Japan,
Maldives	The Republic of Korea,
Nepal	Mauritius, Myanmar,
Pakistan	The United States of America.
Sri Lanka	

19.4 سارک کے اصول (The Principles of SAARC)

ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن (سارک) مختلف بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہے جو اس کے رکن ممالک کے درمیان تعاون کی بنیاد ہے۔ یہ اصول علاقائی انضمام کے لیے سازگار ماحول کو فروغ دیتے ہوئے باہمی احترام، عدم مداخلت اور مشترکہ فوائد کے فریم ورک کو یقینی بناتے ہیں۔ آیئے ہر ایک اصول اور اس کی اہمیت کا گہرائی میں جائزہ لیں:

1۔ خود مختار مساوات، علاقائی سالمیت، اور سیاسی آزادی کا احترام (Respect for Sovereign Equity, Terroitorial Integrity and Political Independance): یہ اصول سارک کا سنگ بنیاد ہے۔ یہ تسلیم کرتا ہے کہ تمام رکن ممالک برابر ہیں، قطع نظر اس کے سائز، فوجی طاقت، یا معاشی طاقت۔ ہر قوم کو حق خود ارادیت حاصل ہے، بیرونی اثر و رسوخ کے بغیر اپنے اندرونی معاملات پر حکومت کرنے اور اپنی سرزمین کی سالمیت کو برقرار رکھنے کا حق ہے۔ یہ اصول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کوئی بھی رکن ریاست دوسروں پر حاوی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اپنی پالیسیوں کا حکم دے سکتی ہے۔

2۔ دیگر ریاستوں کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت (Non-interference in the Internal Affairs of Other States): سارک عدم مداخلت کے اصول کو برقرار رکھتا ہے، رکن ممالک کو ایک دوسرے کی گھریلو سیاست، سماجی مسائل یا اندرونی تنازعات میں مداخلت کرنے سے روکتا ہے۔ یہ اعتماد اور احترام کے ماحول کو فروغ دیتا ہے، جس سے ممالک کو بیرونی دباؤ کے بغیر اپنے اندرونی مسائل حل کرنے کی اجازت ملتی ہے۔

3۔ باہمی فائدہ (Mutual Benefit): سارک کے اندر تعاون باہمی فائدے کے اصول پر مبنی ہے۔ تمام اقدامات اور پروگرام تمام رکن ممالک کو فوائد فراہم کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ اس میں تجارت میں اضافہ، علم کا اشتراک، یا باہمی تعاون کے ساتھ بنیادی ڈھانچے کی ترقی شامل ہو سکتی ہے۔ باہمی فائدے کو یقینی بنا کر، سارک رکن ممالک کے درمیان فعال شرکت اور مشترکہ مقصد کے احساس کی ترغیب دیتا ہے۔

4۔ دوطرفہ اور کثیر جہتی تعاون کے ساتھ تکمیل (Complementarity with Bilateral and Multilateral Cooperation): سارک رکن ممالک کے درمیان دوطرفہ (دو ممالک کے درمیان) اور کثیر جہتی (متعدد ممالک پر مشتمل) تعاون کے معاہدوں کے وجود کو تسلیم کرتا ہے۔ تکمیلی اصول اس بات پر زور دیتا ہے کہ سارک کے اقدامات کو ان موجودہ تعاون کو تبدیل نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے۔ یہ رکن ممالک کو مختلف کوآپریٹو پلیٹ فارمز کے فوائد سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے تاکہ مجموعی اثر کو زیادہ سے زیادہ کیا جا سکے۔

5۔ دوطرفہ اور کثیر الجہتی ذمہ داریوں کے ساتھ مطابقت (Consistency with Bilateral and Multilateral Obligations): سارک اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اس کی سرگرمیاں اور پروگرام موجودہ وعدوں سے متصادم نہیں ہیں جو رکن ممالک نے دوسرے ممالک یا تنظیموں کے ساتھ دوطرفہ یا کثیر جہتی معاہدوں میں کیے ہیں۔ یہ بین الاقوامی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ سارک کے اقدامات وسیع تر عالمی فریم ورک کے ساتھ ہم آہنگ ہوں۔

یہ اصول باہمی احترام، مشترکہ فوائد اور عدم مداخلت پر مبنی تعاون کی بنیاد بناتے ہیں۔ وہ رکن ممالک کو اپنے قومی مفادات کے تحفظ اور اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے علاقائی انضمام کو آگے بڑھانے کی اجازت دیتے ہیں۔ ان اصولوں پر عمل کرتے ہوئے، سارک جنوبی ایشیا میں اعتماد، بات چیت اور اجتماعی پیش رفت کے لیے سازگار ماحول کو فروغ دیتا ہے۔

19.5 سارک کے مقاصد(The Objectives of SAARC)

ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن (سارک) ایک ایسے مہتواکانکشی اہداف کے ذریعے کارفرما ہے جس کا مقصد جنوبی ایشیائی باشندوں کی زندگیوں کو بدلنا اور خطے کو مشترکہ خوشحالی اور ترقی کی طرف بڑھانا ہے۔ آیئے ان مقاصد کو تفصیل سے اور ان کی اہمیت اور ممکنہ اثرات کا جائزہ لیتے ہیں:

1۔ جنوبی ایشیائی باشندوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا(Uplifting the Lives of South Asians): سارک کے مشن کے مرکز میں جنوبی ایشیا کے لوگوں کی فلاح و بہبود اور ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ یہ ان اقدامات میں ترجمہ کرتا ہے جو غربت کے خاتمے، صحت کی دیکھ بھال میں بہتری، تعلیمی مواقع، اور سب کے لیے بنیادی انسانی حقوق کو یقینی بنانے پر مرکوز ہیں۔

2۔ علاقائی ترقی کو تیز کرنا(Accelerating Regional Growth): جنوبی ایشیائی معیشتوں کے باہمی ربط کو تسلیم کرتے ہوئے، سارک علاقائی معاشی ترقی کو تیز کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ اس میں تجارتی لبرلائزیشن کو فروغ دینا، بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو فروغ دینا، اور زراعت اور مینوفیکچرنگ جیسے اہم شعبوں میں تعاون کی حوصلہ افزائی کرنا شامل ہے۔ مضبوط علاقائی معاشی تعلقات ایک زیادہ خوشحال اور مسابقتی جنوبی ایشیا کا باعث بن سکتے ہیں۔

3۔ سماجی اور ثقافتی ترقی کو فروغ دینا(Promoting Social and Cultural Development): سارک تسلیم کرتا ہے کہ ترقی نہ صرف معاشی سرگرمیوں میں بلکہ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، صنفی مساوات اور ماحولیاتی پائیداری کو فروغ دے کر سماجی اور ثقافتی ترقی کو فروغ دینے میں بھی ضروری ہے۔ مزید برآں، ثقافتی تبادلے پر توجہ مرکوز کرنے اور خطے کے امیر ورثے کو منانے کے اقدامات علاقائی شناخت اور افہام و تفہیم کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔

4۔ اجتماعی خود انحصاری کی تعمیر(Building Collective Self-Reliance): سارک جنوبی ایشیائی ممالک کی اجتماعی خود انحصاری کی حوصلہ افزائی اور ترقی کے لیے کوشاں ہے۔ یہ علم کے اشتراک، مشترکہ تحقیقی منصوبوں، اور صلاحیت سازی کے پروگراموں کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ خود انحصاری کو فروغ دے کر، خطہ بیرونی اداکاروں پر انحصار کم کر سکتا ہے اور ایک زیادہ مضبوط معاشی اور سیاسی ادارہ بن سکتا ہے۔

5۔ متنوع شعبوں میں فعال تعاون(Active Collaboration in Diverse Fields): سارک مختلف شعبوں بشمول معاشیات، سماجی ترقی، ثقافت، ٹیکنالوجی اور سائنس میں فعال تعاون اور باہمی تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ یہ باہمی تعاون رکن ممالک کو اپنی طاقتوں کا فائدہ اٹھانے، مشترکہ مسائلوں سے نمٹنے اور ان اہم شعبوں میں سے ہر ایک میں پیشرفت کو تیز کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

6۔ باہمی اعتماد اور افہام و تفہیم کو فروغ دینا(Fostering Mutual Trust and Understanding): رکن ممالک کے درمیان اعتماد اور افہام و تفہیم پیدا کرنا سارک کے مقاصد کا بنیادی ستون ہے۔ تنظیم مکالمے کی سہولت فراہم کرتی ہے، اعتماد سازی

کے اقدامات کو فروغ دیتی ہے، اور تنازعات کے پرامن حل کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ یہ ایک زیادہ مستحکم اور تعاون پر مبنی علاقائی ماحول کو فروغ دیتا ہے۔

7۔ ترقی پذیر ممالک کے ساتھ تعاون کو مضبوط بنانا(Strengthening Cooperation with Developing Nations): سارک بین الاقوامی شراکت داری کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے، خاص طور پر دیگر ترقی پذیر ممالک کے ساتھ۔ تنظیم بہترین طریقوں کا اشتراک کرکے، مشترکہ مسائل کو حل کرنے، اور عالمی سطح پر ترقی پذیر ممالک کے مفادات کی وکالت کرکے ان ممالک کے ساتھ تعاون کو بہتر بنانے کی کوشش کرتی ہے۔

8۔ مشترکہ مفادات پر عالمی تعاون(Global Cooperation on Shared Interests): موسمیاتی تبدیلی، دہشت گردی، اور وبائی امراض جیسے مسائل قومی سرحدوں کو عبور کرتے ہیں۔ سارک مشترکہ مفاد کے معاملات پر عالمی تعاون کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ تنظیم رکن ممالک کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتی ہے کہ وہ مل کر کام کریں اور بین الاقوامی فورمز میں متحد جنوبی ایشیائی آواز کی وکالت کریں۔

9۔ علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ تعاون(Collaboration with Regional and International Organizations): سارک علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ تعاون کی قدر کو تسلیم کرتا ہے جو یکساں اہداف رکھتے ہیں۔ یہ تعاون زیادہ اثر حاصل کرنے کے لیے مہارت، وسائل اور پروگراموں کا فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔

ان مقاصد کو حاصل کرتے ہوئے، سارک ایک ایسا جنوبی ایشیا بنانے کی کوشش کرتا ہے جو نہ صرف معاشی طور پر خوشحال ہو بلکہ سماجی طور پر بھی منصفانہ، ثقافتی طور پر متحرک اور عالمی سطح پر ایک ذمہ دار کھلاڑی ہو۔ اگرچہ مسائل باقی ہیں، یہ مقاصد خطے کے لیے مزید مربوط اور خوشحال مستقبل کے لیے ایک منصوبے کے طور پر کام کرتے ہیں۔

19.6 سارک کے افعال(The Functions of SAARC)

ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن (سارک) محض ایک تنظیم ہونے سے بالاتر ہے۔ یہ جنوبی ایشیا میں مختلف جہتوں میں تعاون کو فروغ دینے والے کثیر جہتی پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے۔ آیئے سارک کے کلیدی کاموں اور خطے کے لیے ان کی اہمیت کا گہرائی سے جائزہ لیتے ہیں:

1۔ سماجی و معاشی ترقی کو فروغ دینا(Promoting Socio-Economic Development): سارک پورے جنوبی ایشیا میں سماجی ترقی، ثقافتی ترقی اور معاشی خوشحالی کو آگے بڑھانے کے لیے ایک اتپریرک کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس میں ایسے اقدامات شامل ہیں جو غربت، ناخواندگی، صحت کی دیکھ بھال میں تفاوت، اور ماحولیاتی انحطاط جیسے مسائل کو حل کرتے ہیں۔ مزید برآں، سارک علاقائی تجارت، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، اور مشترکہ منصوبوں کو فروغ دیتا ہے، جس سے علاقائی معیشت زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔

2۔ علاقائی امن اور استحکام کو برقرار رکھنا(Maintaining Regional Peace and Stability): سارک کا بنیادی کام علاقائی امن و استحکام کو برقرار رکھنا ہے۔ یہ رکن ممالک کے درمیان بات چیت اور اعتماد سازی کے اقدامات کو فروغ دینے، ممکنہ سیکورٹی خدشات کو دور کرنے اور پرامن تنازعات کے حل کے طریقہ کار کو فروغ دینے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ایک پرامن اور مستحکم جنوبی ایشیا سرمایہ کاری کو راغب کرنے، سیاحت کو فروغ دینے اور پائیدار ترقی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے۔

3۔ لوگوں کے درمیان تعامل اور ثقافتی ہم آہنگی کو بڑھانا(Enhancing People-to-People Interaction and Cultural Cohesion): سارک ثقافتی تبادلے کے پروگراموں، طلباء کے تبادلے کے اقدامات، اور مشترکہ تحقیقی منصوبوں کو فروغ دے کر لوگوں کے درمیان رابطے اور ثقافتی ہم آہنگی کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس سے رکن ممالک کے شہریوں کو آپس میں جڑنے، ایک دوسرے کی ثقافتوں کو سمجھنے اور علاقائی شناخت کا احساس پیدا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح کے تعاملات رواداری، ہمدردی اور مستقبل کے لیے مشترکہ وژن کو فروغ دے سکتے ہیں۔

4۔ عام مسائل کو حل کرنا(Addressing Common Challenges): جنوبی ایشیا کو متعدد مشترکہ مسائل کا سامنا ہے، جن میں خوراک اور توانائی کے بڑھتے ہوئے اخراجات، قدرتی آفات اور موسمیاتی تبدیلی کے اثرات شامل ہیں۔ سارک رکن ممالک کو تعاون کرنے، بہترین طریقوں کا اشتراک کرنے اور ان مسائل سے نمٹنے کے لیے مشترکہ حکمت عملی تیار کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ یہ اجتماعی نقطہ نظر علاقائی مسائل پر زیادہ موثر اور موثر جواب دینے کی اجازت دیتا ہے۔

5۔ جغرافیائی، معاشی اور ثقافتی مماثلتوں سے فائدہ اٹھانا(Leveraging Geographical, Economic, and Cultural Similarities): سارک خطے کے مشترکہ جغرافیہ، معاشی صلاحیت اور بھرپور ثقافتی ورثے کی تزویراتی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ تنظیم کا مقصد ان مماثلتوں سے فائدہ اٹھانا ہے تاکہ تعاون کو زیادہ سے زیادہ بڑھایا جاسکے اور ایک زیادہ مربوط جنوبی ایشیا کی تشکیل کی جا سکے۔ اس سے عالمی سطح پر ایک مضبوط علاقائی آواز اور بین الاقوامی مذاکرات میں سودے بازی کی طاقت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

ان کاموں کو پورا کرتے ہوئے، سارک ایک ایسا جنوبی ایشیا بنانے کی خواہش رکھتا ہے جو نہ صرف معاشی بلکہ سماجی اور ثقافتی طور پر بھی پروان چڑھے۔ یہ تعاون کے جذبے کو فروغ دیتا ہے، رکن ممالک کو مشترکہ مسائل کو حل کرنے، مشترکہ خوشحالی کو کھولنے، اور خطے کے لیے زیادہ پرامن اور محفوظ مستقبل بنانے کی اجازت دیتا ہے۔

19.7 سارک کا تنظیمی ڈھانچہ(The Structure of SAARC)

سارک کی بنیاد خود مختار مساوات، علاقائی سالمیت، سیاسی آزادی، اراکین کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت، اور باہمی فائدے کے پانچ رہنما اصولوں کی پابندی پر رکھی گئی ہے۔ سارک کے رکن ممالک کے دوطرفہ اور بین الاقوامی تعاملات کو علاقائی تعاون سے مکمل

سمجھا جاتا ہے۔ سالانہ سارک سربراہی اجلاس منعقد کیے جاتے ہیں، اور سربراہی اجلاس کی میزبانی کرنے والی قوم ایسوسی ایشن کی سربراہ ہے۔
سارک تنظیم کو مندرجہ ذیل اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے:

سمٹ (Summits): یہ سربراہی اجلاس ہر دو سال بعد منعقد ہوتا ہے اور اس میں سارک کے رکن ممالک کے تمام سربراہان مملکت/ حکومتیں شامل ہوتی ہیں۔ یہ سارک کے تحت اعلیٰ ترین اتھارٹی ہے۔

وزراء کی کونسل (Council of Ministers): کونسل میں ہر ملک کی نمائندگی رکن ممالک کے وزرائے خارجہ کرتے ہیں۔ کونسل پالیسی سازی کا سب سے بڑا ادارہ ہے جس کا اجلاس ہر دو سال بعد ہوتا ہے۔

قائمہ کمیٹی (Standing Committee): یہ رکن ممالک کے خارجہ سیکرٹریوں پر مشتمل ہے۔ اس کے بنیادی کردار درج ذیل ہیں:

- پروگراموں کی نگرانی اور ہم آہنگی کے لیے۔
- یہ فنانسنگ کے طریقوں اور بین شعبہ جاتی ترجیحات کی وضاحت پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔
- یہ علاقائی اور غیر ملکی وسائل کو متحرک کرنے کے ساتھ ساتھ مناسب تحقیق کی بنیاد پر تعاون کے نئے شعبے تیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ٹیکنکل کمیٹی (Technical Committee): رکن ریاستی مندوبین اپنے متعلقہ شعبوں میں پروگرام قائم کرتے ہیں اور اقدامات کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ تکنیکی کمیٹیاں ایسی کارروائیوں کی نگرانی اور قائمہ کمیٹی کو رپورٹ کرنے کی ذمہ دار ہیں۔

پروگرامنگ کمیٹی (Programming Committee): اس کمیٹی میں سارک رکن ممالک کے سربراہان (جے ایس/ڈی جی/ڈائریکٹر) شامل ہیں۔ اس کے افعال میں درج ذیل شامل ہیں:

- علاقائی پراجیکٹ کے انتخاب سے متعلقہ مختلف شعبوں پر قائمہ کمیٹی کی حمایت کرنا، بشمول ممبر ممالک کے درمیان لاگت کے اشتراک کے طریقہ کار اور بیرونی فنڈ کو متحرک کرنا۔
    - ورک پروگرام انٹر سیکٹرل ترجیح
    - سرگرمی کیلنڈر کا جائزہ لینا۔

ایکشن کمیٹی (Action Committee): سارک چارٹر ایک ایکشن کمیٹی فراہم کرتا ہے جس میں رکن ممالک شامل ہیں جو دو سے زیادہ رکن ممالک پر مشتمل اقدامات کو نافذ کرنے میں ملوث ہیں۔

سیکرٹریٹ (Secretariate): سارک سیکرٹریٹ کی تشکیل 1987 میں ہوئی تھی اور اس نے یکم جنوری 1988 کو کام شروع کیا تھا۔ سیکرٹریٹ کا مشن سارک آپریشنز کے نفاذ کو منظم اور نگرانی کرنا، ایسوسی ایشن کے اجلاسوں کی خدمت کرنا، اور مواصلاتی راستے کے طور پر کام کرنا ہے۔

19.8 سارک کی خصوصی باڈیز (The Specialized Bodies of SAARC)

سارک بنیادی طور پر سربراہی اجلاسوں اور وزارتی اجلاسوں کے ذریعے کام کرتا ہے، اس نے علاقائی تعاون کے مخصوص شعبوں سے نمٹنے کے لیے خصوصی ادارے قائم کیے ہیں۔ علاقائی مراکز کے مقابلے ان اداروں کے الگ الگ مینڈیٹ اور ڈھانچے ہیں۔ یہاں چار اہم خصوصی اداروں اور ان کی اہمیت پر گہری نظر ہے:

سارک ترقیاتی فنڈ (SAARC Development Fund) (SDF): 2005 میں قائم کیا گیا SDF پروجیکٹ پر مبنی تعاون کو سپورٹ کرنے کے لیے ایک مالیاتی طریقہ کار کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ تین ونڈوز کے ساتھ کام کرتا ہے:

- سوشل ونڈو: غربت کے خاتمے، تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال پر توجہ مرکوز کرنے والے منصوبوں کی حمایت کرتی ہے۔
- معاشی ونڈو: بنیادی ڈھانچے کی ترقی، تجارتی سہولت کاری، اور نجی شعبے کے تعاون کو فروغ دینے والے مالیاتی اقدامات۔
- انفراسٹرکچر ونڈو: علاقائی انفراسٹرکچر پروجیکٹس جیسے ٹرانسپورٹیشن نیٹ ورکس اور انرجی گرڈز کے لیے فنڈنگ فراہم کرتا ہے۔

ساؤتھ ایشین یونیورسٹی (South Asian University) (SAU): 2007 میں قائم ہونے والی SAU کا مقصد خطے سے متعلقہ مختلف شعبوں میں پوسٹ گریجویٹ پروگرام پیش کرنے والی ایک اعلیٰ یونیورسٹی بننا ہے۔ یہ اپنی ڈگریوں اور سرٹیفکیٹس کی پہچان حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے، اور انہیں قومی یونیورسٹیوں کی طرف سے عطا کردہ ڈگریوں کے برابر بناتا ہے۔

سارک ثالثی کونسل (SAARC Arbitration Council) (SARCO): 2006 میں قائم کردہ SARCO رکن ممالک کے درمیان تنازعات کو پرامن طریقے سے اور سرمایہ کاری مؤثر طریقے سے ثالثی کے ذریعے حل کرنے کے لیے ایک متبادل طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ یہ مختلف قانونی اور تجارتی شعبوں میں مہارت کے ساتھ ثالثوں کے ایک پینل کو برقرار رکھتا ہے۔

سارک علاقائی معیارات کی تنظیم (SAARC Regional Standard Organization) (SARSO): 2000 کی دہائی کے وسط میں قائم SARSO معیارات کو یکجا کرنے اور ان شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے لیے کام کرتا ہے جیسے:

- میٹرولوجی: پورے خطے میں پیمائش میں یکسانیت کو یقینی بنانا۔
- ایکریڈیشن: جانچ اور انشانکن اداروں کو ان کی قابلیت کے لیے پہچاننا۔
- مطابقت کی تشخیص: اس بات کی تصدیق کرنا کہ مصنوعات اور خدمات مخصوص معیارات پر پورا اترتے ہیں۔

یہ خصوصی ادارے بنیادی سیاسی اور معاشی مسائل سے ہٹ کر تعاون کو فروغ دینے کے لیے سارک کے عزم کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ مخصوص علاقائی ضروریات کو پورا کرتے ہیں اور جنوبی ایشیا کے اندر طویل مدتی معاشی ترقی، تعلیمی فضیلت، تجارتی سہولت اور پرامن تنازعات کے حل میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔

19.9 سارک کے تعاون کے شعبے(SAARCs Areas of Cooperation)

ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن (سارک) اس بات پر زور دیتا ہے کہ اپنے اہداف کے حصول کے لیے مختلف شعبوں میں تعاون کی ضرورت ہے۔ آیئے تعاون کے ان اہم شعبوں اور خطے کے لیے ان کی اہمیت کو سمجھتے ہیں:

1۔ انسانی وسائل کی ترقی اور سیاحت(Human Resource Development and Tourism)

- تعلیم: سارک تعلیمی معیار کو بڑھانے اور افرادی قوت کو متعلقہ مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لیے تبادلہ پروگراموں، مشترکہ تحقیقی اقدامات، اور نصاب کی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔
- ہنر کی ترقی: باہمی تعاون کے پروگراموں کا مقصد افرادی قوت کو مطلوبہ مہارتوں سے آراستہ کرنا ہے، جس سے پورے خطے میں زیادہ سے زیادہ روزگار پیدا ہوتا ہے۔
- سیاحت: اقدامات بین علاقائی سیاحت کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، جنوبی ایشیا کے امیر ثقافتی ورثے اور قدرتی خوبصورتی کو اجاگر کرتے ہیں۔

2۔ زراعت اور دیہی ترقی(Agriculture and Rural Development)

- فوڈ سیکیورٹی: سارک غذائی تحفظ اور فصلوں کی پیداوار کو بہتر بنانے کے لیے زرعی طریقوں پر علم کے تبادلے اور باہمی تحقیق کی سہولت فراہم کرتا ہے۔
- دیہی ترقی: پروگرام دیہی علاقوں میں غربت کے خاتمے، پائیدار زرعی طریقوں کو فروغ دینے، اور دیہی برادریوں کے لیے قرضوں اور منڈیوں تک رسائی کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

3۔ ماحولیات، قدرتی آفات اور بائیو ٹیکنالوجی(Environment, Natural Disasters and Biotechnology)

- ماحولیاتی تحفظ: سارک ماحولیاتی مسائلوں جیسے موسمیاتی تبدیلی، آبی آلودگی اور جنگلات کی کٹائی سے نمٹنے کے لیے مشترکہ کوششوں کو فروغ دیتا ہے۔
- ڈیزاسٹر مینجمنٹ: آفات کی تیاری، پیشگی انتباہی نظام، اور آفات کے بعد کی تعمیر نو میں تعاون قدرتی آفات سے علاقائی لچک کو مضبوط کرتا ہے۔
- بایو ٹیکنالوجی: بایو ٹیکنالوجی میں علم اور مہارت کا اشتراک زرعی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنا سکتا ہے، صحت کی دیکھ بھال کی ترقی میں حصہ ڈال سکتا ہے، اور ماحولیاتی خدشات کو دور کر سکتا ہے۔

4۔ معاشی، تجارت اور مالیات(Economic, Trade and Finance)

- تجارتی سہولت: سارک کے اقدامات جیسے ساؤتھ ایشین فری ٹریڈ ایریا(SAFTA) کا مقصد تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنا اور خطے میں اشیا اور خدمات کے آزادانہ بہاؤ کو فروغ دینا ہے۔
- سرمایہ کاری کا فروغ: تعاون جنوبی ایشیا میں سرمایہ کاری کا زیادہ پرکشش ماحول پیدا کر سکتا ہے، براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرتا ہے اور معاشی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔
- مالیاتی تعاون: سارک علاقائی مالیاتی تعاون کے طریقہ کار کو تلاش کرتا ہے، سرحد پار سے آسان لین دین کو آسان بناتا ہے اور مالی شمولیت کو فروغ دیتا ہے۔

5۔ سماجی امور(Social Affairs)

- صحت کی دیکھ بھال: سارک صحت عامہ کے اقدامات، مواصلاتی بیماریوں پر قابو پانے، اور صحت کی دیکھ بھال کی فراہمی میں بہترین طریقوں کے اشتراک پر تعاون کو فروغ دیتا ہے۔
- صنفی مساوات: پروگرام صنفی تفاوت کو دور کرتے ہیں اور تعلیم، معاشی مواقع، اور سیاسی شرکت کو فروغ دے کر خواتین کو بااختیار بناتے ہیں۔
- چائلڈ ویلفیئر: اقدامات بچوں کے حقوق کے تحفظ، معیاری تعلیم تک رسائی کو یقینی بنانے اور چائلڈ لیبر کا مقابلہ کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

6۔ معلومات اور غربت کا خاتمہ(Information and Poverty Alleviation)

- انفارمیشن ٹیکنالوجی: سارک انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی ترقی اور انفراسٹرکچر میں تعاون کو فروغ دیتا ہے، خطے میں ڈیجیٹل تقسیم کو ختم کرتا ہے۔
- غربت کا خاتمہ: مشترکہ کوششیں غربت کی بنیادی وجوہات کی نشاندہی اور ان کے حل پر توجہ مرکوز کرتی ہیں، افراد اور کمیونٹیز کو پائیدار معاش کے حصول کے لیے بااختیار بنانا۔

7۔ توانائی، ٹرانسپورٹ، سائنس اور ٹیکنالوجی(Energy, Transport, Science and Technology)

- توانائی کی حفاظت: سارک علاقائی توانائی کے منصوبوں پر تعاون کو فروغ دیتا ہے، توانائی کے پائیدار ذرائع کو فروغ دیتا ہے اور رکن ممالک کے لیے توانائی کی سلامتی کو یقینی بناتا ہے۔
- ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر: ایک مضبوط علاقائی ٹرانسپورٹ نیٹ ورک تیار کرنا، بشمول سڑکیں، ریلوے، اور آبی گزرگاہیں، رابطے کو بہتر بناتی ہیں اور تجارت اور سیاحت کو آسان بناتی ہیں۔
- سائنس اور ٹیکنالوجی: سائنسی تحقیق اور تکنیکی ترقی پر تعاون علاقائی اختراعات کو آگے بڑھاتا ہے اور مشترکہ مسائلوں کو حل کرنے میں تعاون کرتا ہے۔

8۔ تعلیم، سلامتی اور ثقافت (اور دیگر) (Education, Security and Culture)

- تعلیم: جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، سارک تعلیمی معیار کو بڑھانے اور افرادی قوت کو متعلقہ مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لیے تعلیم میں تعاون کو فروغ دیتا ہے۔
- سیکورٹی: جب کہ سیاسی تناؤ مسائل کا باعث بنتا ہے، سارک علاقائی سلامتی اور پرامن تنازعات کے حل کے طریقہ کار کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہے۔
- ثقافت: اقدامات جنوبی ایشیا کے بھرپور ثقافتی ورثے کو مناتے ہیں، ثقافتی تبادلے، افہام و تفہیم اور علاقائی شناخت کے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔

ان بنیادی شعبوں سے ہٹ کر، سارک باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر بھی تعاون کرتا ہے، جیسے ڈیزاسٹر مینجمنٹ، عوام سے عوام کے روابط، اور سول سوسائٹی کی شمولیت کو فروغ دینا۔ مختلف شعبوں میں تعاون کو فروغ دے کر، سارک اپنے تمام رکن ممالک کے فائدے کے لیے ایک زیادہ مربوط، خوشحال، اور محفوظ جنوبی ایشیا کی تشکیل کی خواہش رکھتا ہے۔

19.10 ہندوستانی معیشت پر سارک کے اثرات (Impact of SAARC on Indian Economy)

ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن (سارک) میں ہندوستانی معیشت کو فروغ دینے کے بے پناہ امکانات ہیں۔ تاہم، اثر ملا جلا رہا ہے، جس سے ہندوستان کے لیے اس کی تاثیر کے بارے میں سوالات اٹھ رہے ہیں۔ آیئے ہندوستان کے معاشی منظر نامے پر سارک کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا گہرائی میں جائزہ لیں:

مثبت اثرات (Positive Impact)

مارکیٹ کی صلاحیت (Market Potential): سارک 1.9 بلین سے زیادہ افراد کے ساتھ ایک وسیع مارکیٹ کی نمائندگی کرتا ہے۔ SAFTA جیسے اقدامات کا مقصد تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنا ہے، ممکنہ طور پر پڑوسی ممالک کو اشیا اور خدمات کی ہندوستانی برآمدات میں اضافہ کرنا ہے۔ اس سے ہندوستان کے اندر زیادہ آمدنی اور ملازمتیں پیدا ہوتی ہیں۔

بنیادی ڈھانچے کی ترقی (Infrastructure Development): سارک باہمی تعاون پر مبنی بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے منصوبوں کو فروغ دیتا ہے جیسے نقل و حمل کے نیٹ ورکس اور توانائی۔ بہتر علاقائی رابطہ بھارت کو اشیاء، لوگوں اور خیالات کی نقل و حرکت میں سہولت فراہم کر کے فائدہ پہنچا سکتا ہے، جس سے تجارتی اور معاشی سرگرمیاں بڑھیں گی۔

علم کا اشتراک اور تعاون (Knowledge Sharing and Cooperation): سارک مختلف شعبوں، جیسے زراعت، ٹیکنالوجی اور تعلیم میں علم کے تبادلے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ ہندوستان، ان شعبوں میں اپنی تقابلی طاقتوں کے ساتھ، مہارت کا اشتراک کر سکتا ہے اور مشترکہ منصوبوں میں تعاون کر سکتا ہے، خطے میں اختراعات اور معاشی ترقی کو فروغ دے سکتا ہے، ممکنہ طور پر ہندوستانی علم پر مبنی صنعتوں کے لیے نئی منڈیاں تخلیق کر سکتا ہے۔

سیکورٹی اور استحکام(Security and Stability): پر امن اور مستحکم جنوبی ایشیا معاشی خوشحالی کے لیے بہت ضروری ہے۔ علاقائی سلامتی کو فروغ دینے اور تنازعات کے پر امن حل پر سارک کی توجہ خطے میں تجارت اور سرمایہ کاری کے لیے زیادہ سازگار ماحول پیدا کر سکتی ہے، جس سے بھارت کو ایک بڑی معاشی طاقت کے طور پر فائدہ پہنچے گا۔

مسائل اور حدود(Challenges and Limitations)

غیر مساوی معاشی ترقی(Uneven Economic Development): ہندوستان اور سارک کے دیگر ممبران کے درمیان معاشی ترقی میں وسیع خلیج ایک غیر متوازن تجارتی تعلقات کو جنم دیتی ہے۔ بھارت بنیادی طور پر خام مال کی درآمد کے دوران تیار شدہ اشیاء برآمد کر سکتا ہے، اور اس کے مینوفیکچرنگ سیکٹر کے فوائد کو محدود کر سکتا ہے۔ اس سے بعض شعبوں میں ملازمتوں میں کمی واقع ہو سکتی ہے اور متوازن معاشی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔

سیاسی کشیدگی(Political Tensions): ہندوستان اور بعض رکن ممالک بالخصوص پاکستان کے درمیان سیاسی اور سیکورٹی تناؤ اکثر سارک کے اندر پیش رفت کو روکتا ہے۔ یہ عدم اعتماد معاشی تعاون میں رکاوٹ بن سکتا ہے اور علاقائی انضمام کے ممکنہ فوائد کو محدود کر سکتا ہے۔

تجارتی معاہدوں پر محدود پیش رفت(Limited Progress on Trade Agreements):SAFTA کا نفاذ سست اور نان ٹیرف رکاوٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ یہ تجارتی بہاؤ میں حقیقی اضافہ کو محدود کرتا ہے، جس سے ہندوستان کے لیے ممکنہ معاشی فوائد کم ہوتے ہیں۔

نرم اقدامات پر توجہ مرکوز کرنا(Focus on Soft Initiatives): اگرچہ ساؤتھ ایشین یونیورسٹی جیسے اقدامات قابل ستائش ہیں، لیکن تجارت اور معاشی ترقی کو بڑھانے پر ان کا براہ راست اثر محدود ہو سکتا ہے۔ ٹھوس بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں اور تجارتی سہولت کاری کے اقدامات پر توجہ مرکوز کرنے سے ہندوستانی معیشت کے لیے مزید ٹھوس نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان کا کردار اور مستقبل(India's Role and the Future): ہندوستان، سارک میں سب سے بڑی معیشت کے طور پر، علاقائی تعاون کو آگے بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ٹھوس معاشی فوائد کے حصول پر توجہ مرکوز کرنے والا ایک زیادہ زور آور اور عملی نقطہ نظر فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ یہاں یہ ہے کہ ہندوستان کس طرح ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے:

تجارتی سہولت کی وکالت(Advocating for Trade Facilitations): ہندوستان تجارتی معاہدوں پر تیزی سے عمل درآمد اور نان ٹیرف رکاوٹوں کو ہٹانے پر زور دے سکتا ہے، جنوبی ایشیا کے اندر زیادہ تجارتی بہاؤ کو فروغ دے کر، وسیع تر مصنوعات کے انتخاب کے ذریعے ہندوستانی برآمد کنندگان اور صارفین دونوں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو ترجیح دینا(Prioritizing Infrastructure Projects): علاقائی پاور گرڈز اور نقل و حمل کی راہداریوں جیسے اعلی معاشی منافع کے ساتھ باہمی تعاون کے ساتھ بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے منصوبوں پر توجہ مرکوز کرنے سے، سرحدوں کے پار تجارت اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینے سے، ایک زیادہ باہم مربوط خطہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

سیکٹر مخصوص تعاون کی حوصلہ افزائی(Encouraging Sector-Specific Cooperation): مخصوص شعبوں میں تعاون کو فروغ دینا جہاں ہندوستان کے پاس مہارت ہے، جیسے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور فارماسیوٹیکل، تمام رکن ممالک کے لیے جیت کے حالات پیدا کر سکتے ہیں۔اس سے علم کی منتقلی، مشترکہ منصوبے،اور ہندوستانی کمپنیوں کے لیے نئی منڈیوں کی تخلیق ہو سکتی ہے۔

آخر میں، ہندوستانی معیشت پر سارک کے اثرات پر کام جاری ہے۔ اگرچہ تجارت میں اضافے، علم کے تبادلے اور علاقائی انضمام کے امکانات ناقابل تردید ہیں، لیکن اہم رکاوٹوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ بھارت، زیادہ فعال اور نتائج پر مبنی نقطہ نظر اپناتے ہوئے، اپنے سمیت پورے خطے کے لیے سارک کی حقیقی معاشی صلاحیت کو کھولنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

19.11 کلیدی الفاظ(Keywords)

- سارک سربراہی اجلاس: سربراہان مملکت/حکومت کی دوسالہ ملاقاتیں، فیصلہ سازی کا سب سے بڑا ادارہ۔
- پائیدار ترقی: سارک کا ایک اہم مقصد ایسی ترقی کو فروغ دینا ہے جو مستقبل سے سمجھوتہ کیے بغیر موجودہ ضروریات کو پورا کرتی ہے۔اس میں ماحولیاتی تحفظ، متوازن معاشی ترقی اور سماجی مساوات شامل ہیں۔
- علم کا اشتراک اور تعاون: سارک مختلف شعبوں جیسے زراعت، ٹیکنالوجی اور تعلیم میں مہارت کے تبادلے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔
- غیر مساوی معاشی ترقی: سارک کو درپیش ایک اہم مسائل، ایک غیر متوازن تجارتی تعلقات پیدا کرنا اور علاقائی انضمام کی طرف پیش رفت میں رکاوٹ ہے۔
- علاقائی انضمام: سارک کا حتمی مقصد-معاشی تعاون، ثقافتی تبادلے اور سیاسی استحکام کے ساتھ زیادہ متحد جنوبی ایشیاء کی تشکیل کرنا۔
- غذائی تحفظ: سارک کے اندر توجہ کا ایک بنیادی شعبہ، جس کا مقصد زرعی طریقوں کو بہتر بنانا، فصلوں کی پیداوار کو بڑھانا،اور خطے کے لیے مناسب اور غذائیت سے بھرپور خوراک تک رسائی کو یقینی بنانا ہے۔

19.12 نمونہ امتحانی سوالات(Model Exam Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ سارک میں کتنے رکن ممالک ہیں؟

2۔ سارک تعاون کے ایک بنیادی اصول کا نام بتائیں۔

3۔ سارک کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

4۔ سارک کی خصوصی تنظیم کی ایک مثال دیں۔

5۔ سارک کے اندر تعاون کے ایک شعبے کا مختصراً ذکر کریں۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answers Type Questions)

1۔ سارک کی بنیاد بنانے والے پانچ اصولوں کی وضاحت کریں۔

2۔ علاقائی انضمام کے حصول میں سارک کو درپیش چند مسائل کیا ہیں؟

3۔ سارک کے خصوصی اداروں پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔

4۔ سارک کے ڈھانچے کی تفصیل سے وضاحت کریں۔

5۔ سارک کے افعال کیا ہیں؟ وضاحت کریں

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answers Type Questions)

1۔ سارک کے مقاصد پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

2۔ سارک کے اندر تعاون کے مختلف شعبوں پر تبادلہ خیال کریں اور خطے کے لیے ان کی اہمیت کا تجزیہ کریں۔

3۔ ہندوستانی معیشت پر سارک کے اثرات کی وضاحت کریں۔ مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کا تجزیہ کریں۔

اکائی 20۔ بین الاقوامی مالیات

(International Finance)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	20.0 تمہید
Objectives	20.1 مقاصد
Meaning and Definition of International Finance	20.2 بین الاقوامی مالیات کے معنی اور تعریف
Importance of International Finance	20.3 بین الاقوامی مالیات کی اہمیت
Objectives of International Finance	20.4 بین الاقوامی مالیات کے مقاصد
Need of International Finance	20.5 بین الاقوامی مالیات کی ضرورت
Advantages of International Finance	20.6 بین الاقوامی مالیات کے فوائد
Disadvantages of International Finance	20.7 بین الاقوامی مالیات کے نقصانات
Sources of International Finance	20.8 بین الاقوامی مالیاتی ذرائع
Keywords	20.9 کلیدی الفاظ
Model Examination Questions	20.10 نمونہ امتحانی سوالات

20.0 تمہید(Introduction)

بین الاقوامی مالیات کا ارتقاء اور تعارف (Introduction and Evolution of International Finance): بین الاقوامی مالیات، ایک نظم وضبط کے طور پر، صدیوں کے دوران نمایاں طور پر تیار ہوا ہے، جو عالمی اقتصادی منظر نامے میں متحرک تبدیلیوں کو دکھاتا ہے۔اس کی جڑیں قدیم تہذیبوں(ancient civilization)کے درمیان تجارت کے ظہور میں تلاش کی جاسکتی ہیں جہاں موجودہ دور کے مقابلے میں بہت چھوٹے پیمانے پر ہونے کے باوجود تاجر سرحد پار لین دین میں مصروف تھے۔۔ بین الاقوامی مالیات کی رسمی شکل، تاہم، 15 ویں اور 16 ویں صدیوں میں colonial expansionاور exploration کے دور میں اہمیت حاصل کی۔

اس عرصے کے دوران، یورپی طاقتوں نے تجارتی راستے اور کالونیاں قائم کرنے کی کوشش کی، جس کے نتیجے میں طویل فاصلے کی تجارت کو آسان بنانے کے لیے مالیاتی آلات کی ترقی ہوئی۔ مشترکہ اسٹاک کمپنیوں(Joint-stock companies)کے ظہور اور بینکاری کی ابتدائی شکلوں نے ان منصوبوں کی حمایت میں اہم کردار ادا کیا۔1602 میں ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کی تخلیق، جوائنٹ سٹاک کی ملکیت کے وسیع استعمال کے ساتھ، بین الاقوامی مالیات کی تاریخ میں اہم واقعہ سمجھا جاتا ہے۔

19 ویں صدی میں سونے کے معیار کے پھیلاؤ کا مشاہدہ کیا گیا، ایک ایسا نظام جس نے کرنسیوں کو سونے کی ایک مخصوص مقدار سے جوڑ دیا۔اس معیاری کاری کا مقصد قدر کا ایک عام پیمانہ فراہم کر کے بین الاقوامی لین دین میں استحکام کو بڑھانا ہے۔تاہم، سونے کے معیار کو معاشی عدم استحکام کے ادوار میں چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، جیسے عظیم کساد بازاری، جس کے نتیجے میں 20ویں صدی میں اس کا خاتمہ ہو گیا۔

دوسری جنگ عظیم (World World II)کے بعد بین الاقوامی مالیات کے لیے ایک تبدیلی کا دور تھا۔1944 میں بریٹن ووڈس کانفرنس نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)اور ورلڈ بینک کا قیام عمل میں لایا، یہ ادارے مالیاتی تعاون اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے بنائے گئے تھے۔مزید برآں، کانفرنس نے فکسڈ ایکسچینج ریٹ کے نظام کی بنیاد رکھی، جس میں امریکی ڈالر سونے کے لیے بنیادی ریزرو کرنسی کے طور پر کام کرتا ہے۔

1970 کے دور میں بریٹن ووڈس سسٹم کا خاتمہ ہوا، جس کے نتیجے میں floating exchange rates کو اپنانا پڑا۔ اس دور میں مالیاتی لبرلائزیشن اور عالمگیریت پر زیادہ توجہ دی گئی، مالیاتی منڈیاں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔ تکنیکی ترقی نے بین الاقوامی مالیاتی لین دین کی رفتار کو مزید تیز کر دیا، جس سے سرمائے کے لیے سرحدوں کے پار سرمایہ کاری کرنا آسان ہو گیا۔

حالیہ دہائیوں میں، بین الاقوامی مالیات کے شعبے نے وسیع پیمانے پر موضوعات کو شامل کر لیا ہے، بشمول غیر ملکی زرمبادلہ کی منڈی(foreign exchange markets)، ملٹی نیشنل کارپوریشنز(MNCs)، بین الاقوامی سرمایہ کاری، اور مالیاتی رسک مینجمنٹ۔ابھرتی ہوئی منڈیوں کے عروج، مالی مشتقات کی آمد، اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کے اثرات نے بین الاقوامی مالیات کے مطالعہ میں نئی جہتوں کا اضافہ کیا ہے۔

آخر میں، بین الاقوامی مالیات کا ارتقاء(evolution)عالمی معیشت کے باہمی ربط اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق مالیاتی نظام کے مسلسل موافقت کی عکاسی کرتا ہے۔ تجارتی راستوں کے شائستہ آغاز سے لے کر آج کی پیچیدہ مالیاتی منڈیوں تک، بین الاقوامی مالیات جدید دنیا کا ایک اہم پہلو بن گیا ہے، جو قوموں کے درمیان اقتصادی افعال کو تشکیل دیتا ہے۔

20.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- بین الاقوامی مالیات کے تاریخی ارتقاء کو سمجھ سکیں گے۔
- بین الاقوامی مالیات کی تشکیل میں عالمگیریت کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
- بین الاقوامی مالیات میں ملٹی نیشنل کارپوریشنز (MNCs)کے کردار کی وضاحت کر سکیں گے۔
- بین الاقوامی مالیات کے فوائد اور نقصانات کو سمجھ سکیں گے۔

20.2 بین الاقوامی مالیات کے معنی اور تعریف

(Meaning and Definition of International Finance)

بین الاقوامی مالیات سے مراد معاشیات کی وہ شاخ ہے جو ممالک کے درمیان مالی تعاملات(financial interactions) اور عالمی سطح پر مالی وسائل کے انتظام سے متعلق ہے۔اس میں بین الاقوامی تجارت، غیر ملکی سرمایہ کاری، کرنسی کا تبادلہ،اور سرحد پار مالی لین دین سے وابستہ خطرات کی تشخیص سمیت سرگرمیوں کی ایک وسیع رینج شامل ہے۔

بنیادی طور پر، بین الاقوامی مالیات ان چیلنجوں اور مواقع کو سمجھنے اور ان سے نمٹنے کی کوشش کرتا ہے جو اقتصادی سرگرمیاں قومی سرحدوں سے باہر ہونے پر پیدا ہوتے ہیں۔اس شعبے کے بنیادی پہلوؤں میں سے ایک اس بات کا مطالعہ ہے کہ مختلف کرنسیاں غیر ملکی کرنسی مارکیٹ میں کس طرح تعامل کرتی ہیں۔ایکسچینج کی شرحیں بین الاقوامی مالیات میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں، برآمدات(exports) کی مسابقت،درآمدات(imports) کی لاگت،اور اقوام کے لیے ادائیگیوں کے مجموعی توازن(BoP) کو متاثر کرتی ہیں۔

بین الاقوامی مالیات کا ملٹی نیشنل کارپوریشنز (MNCs) سے قریبی تعلق ہے جو مختلف ممالک میں کام کرتی ہیں۔ یہ کارپوریشنز براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI)اور پورٹ فولیو سرمایہ کاری میں مشغول ہیں، عالمی سطح پر سرمایہ کہاں مختص کرنا ہے اس بارے میں اسٹریٹجک فیصلے کرتے ہیں۔مالیاتی خطرات کا انتظام، جیسے کرنسی کے اتار چڑھاؤ اور جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال،ان اداروں کے لیے بین الاقوامی مالیاتی انتظام کا ایک اہم پہلو ہے۔

یہ مضمون بین الاقوامی مالیاتی اداروں جیسے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) اور ورلڈ بینک کے کام کاج میں بھی شامل ہے۔ یہ ادارے عالمی مالیاتی نظام کو مستحکم کرنے، ضرورت مند ممالک کو مالی امداد فراہم کرنے اور بین الاقوامی سطح پر اقتصادی ترقی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

مزید برآں، بین الاقوامی مالیات بین الاقوامی اقتصادی تعلقات پر حکومتی پالیسیوں کے اثرات کا معائنہ کرتا ہے۔ مختلف ممالک کی تجارتی پالیسیاں (Trade policies)، مالیاتی پالیسیاں اور Fiscal پالیسیاں عالمی مالیاتی منڈیوں پر مختلف اثرات مرتب کر سکتی ہیں۔ ان حرکیات کو سمجھنا پالیسی سازوں، مالیاتی تجزیہ کاروں اور کاروباری اداروں کے لیے ایک دوسرے سے جڑی ہوئی عالمی معیشت کی پیچیدگیوں کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے۔

بین الاقوامی مالیات کی مثالیں:

آیئے درج ذیل مثالوں کا استعمال کرتے ہوئے بین الاقوامی مالیاتی نظام کے تصور کو سمجھتے ہیں:

یورپی یونین 27 ممالک پر مشتمل ہے، اور سرکاری کرنسی "یورو" ہے جسے 20 ممالک اپناتے ہیں۔ یہ انتظام رکن ممالک کے درمیان ہموار سرحد پار تجارت اور مالیاتی لین دین میں سہولت فراہم کرتا ہے، کرنسی کی تبدیلی کے اخراجات اور دیگر خطرات کے بوجھ کو بھی کم کرتا ہے۔

مثال کے طور پر، جرمنی میں ایک کمپنی فرانس کو اشیا فروخت کر سکتی ہے بغیر شرح مبادلہ کے اتار چڑھاؤ کی فکر کیے کیونکہ دونوں ممالک یورو استعمال کرتے ہیں۔ نیز، آئرلینڈ کے خریدار بغیر کسی اضافی قیمت کے بیلجیم سے مصنوعات آسانی سے خرید سکتے ہیں۔

بین الاقوامی مالیات، بین الاقوامی مالیاتی لین دین، سرمایہ کاری، اور پالیسیوں سرحدوں پر پھیلے ہوئے پیچیدہ جال کو سمجھنے کے لیے ایک فریم ورک کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ عالمی معیشت میں حصہ لینے والے افراد اور اداروں کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ہے، جو بین الاقوامی مالیاتی اور مالیاتی نظاموں کو کنٹرول کرنے والے میکانزم کے بارے میں بصیرت فراہم کرتا ہے۔ جیسے جیسے دنیا تیزی سے ایک دوسرے سے جڑتی ہوئی ہے، عالمی سطح پر معاشی استحکام اور پائیدار ترقی کو فروغ دینے کے لیے بین الاقوامی مالیات کا مطالعہ پہلے سے زیادہ اہم ہوتا جا رہا ہے۔

Definition of International Finance

Shapiro and Sarin: According to Shapiro and Sarin, international finance is "the branch of economics that studies the dynamics of exchange rates, foreign investment, and how these affects international trade."

Madura: Jeff Madura defines international finance as "the branch of finance that studies the dynamics of exchange rates, foreign investment, and how these dynamics affect international trade. It also studies the financing and investment decisions of multinational corporations."

Shapiro: In his book "Multinational Financial Management," Alan C. Shapiro defines international finance as "the study of the flow of money across international markets."

Moffett, Stonehill, and Eiteman: Authors Moffett, Stonehill, and Eiteman define international finance as "a discipline that focuses on exchange rates and the international monetary system, global financial markets, and international banking."

Shapiro, Alan C., and Pilbeam, Keith: In their collaborative work, Shapiro and Pilbeam describe international finance as "the set of financial problems faced by multinational firms."

Maurice D. Levi: According to Maurice D. Levi, international finance is "concerned with issues related to international trade and investment, foreign exchange markets, and global capital markets."

Eun and Resnick: Arthur E. Stonehill and Michael H. Moffett, in collaboration with John E. Resnick, define international finance as "the study of international monetary systems, foreign exchange markets, balance of payments, international banking, and global financial markets and institutions."

These definitions collectively emphasize the interdisciplinary nature of international finance, encompassing aspects of economics, finance, and business management that pertain to the global movement of capital, trade, and investments. The field is dynamic and continually evolves as the global economic landscape changes, making it a complex and vital area of study for understanding the intricacies of the interconnected world of finance.

20.3 بین الاقوامی مالیات کی اہمیت(Importance of International Finance)

بین الاقوامی مالیات کی اہمیت درج ذیل ہے۔

1۔ یہ کارپوریٹ انڈسٹری میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، کیونکہ بہت سے کارپوریشن تمام عوامل کی گہری سمجھ کے ساتھ نئی مارکیٹوں میں اپنے کام کو بڑھا سکتے ہیں۔

2۔ ممالک، مختلف ممالک میں بین الاقوامی منڈیوں میں بانڈز یا اسٹاک(bonds or stock)بیچ کر بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی منصوبوں کی حمایت کے لیے سرمایہ اکٹھا کر سکتے ہیں۔

3۔ زر مبادلہ اور شرح سود (exchange rate and interest rate)کو سمجھنا مفید ہے جس سے دوسرے ملک کی مالی پوزیشنوں اور قرضوں کی سطح کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔اس طرح، سرمایہ کار یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ منافع کے لیے کہاں سرمایہ کاری کی جائے۔

4۔ یہ سرمایہ کاروں کوIFRSنظام کی پیروی کرتے ہوئے ممالک کے مالی بیانات کا موازنہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔

5۔ کچھ بین الاقوامی مالیاتی ادارے، جیسے ورلڈ بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ(IMF)، مالیاتی بحرانوں کا سامنا کرنے والے ممالک کی مدد کرتے ہیں،ان کی اقتصادی ترقی اور غربت کو کم کرنے میں اپنا حصہ دیتے ہیں۔

20.4 بین الاقوامی مالیات کے مقاصد(Objectives of International Finance)

بین الاقوامی مالیات کے مقاصد بہت سے ہیں، جن میں مختلف اسٹیک ہولڈرز، بشمول اقوام، کاروبار، سرمایہ کار، اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے اہداف اور مقاصد شامل ہیں۔ بین الاقوامی مالیات کے چند اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ بین الاقوامی تجارت میں سہولت(Facilitate International Trade): بہت سے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقاصد مالیاتی میکانزم فراہم کر کے بین الاقوامی تجارت کو سہل بنانا اور اس کی حمایت کرنا ہے جو سرحدوں کے پار سامان اور خدمات کے ہموار بہاؤ میں مدد کریں۔اس میں کرنسی کے تبادلے کی شرحوں، مالیاتی تجارتی (trade finance)،اور ادائیگی کے نظام (payment system)کو منظم کرنا شامل ہے۔

2۔ وسائل کی تقسیم کو بہتر بنانا(Optimize Resource Allocation): بین الاقوامی مالیات کا مقصد عالمی سطح پر مالی وسائل کی تخصیص(allocation)کو بہتر بنانا ہے۔اس میں زیادہ سے زیادہ منافع اور مجموعی اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالنے کے لیے تمام ممالک اور خطوں میں سرمائے کی موثر تعیناتی (efficient deployment)شامل ہے۔

3۔ اقتصادی ترقی کو فروغ دینا(Promote Economic Development): بین الاقوامی مالیات ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI)، بین الاقوامی امداد، اور عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ(IMF) جیسے اداروں کی مالی مدد جیسے اقدامات کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔

4۔ شرح مبادلہ کے استحکام کا انتظام کرنا(Manage Exchange Rate Stability): مستحکم شرح مبادلہ کو برقرار رکھنا پیشین گوئی کو یقینی بنانے اور بین الاقوامی لین دین میں غیر یقینی صورتحال کو کم کرنے کا ایک اہم مقصد ہے۔ منصفانہ اور مسابقتی (fair and competitive) بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینے کے لیے شرح مبادلہ میں استحکام بہت ضروری ہے۔

5۔ کرنسی اور مالیاتی خطرات کو کم کرنا(Mitigate Currency and Financial Risks): بین الاقوامی مالیات کا مقصد کرنسی کے اتار چڑھاو اور مالیاتی مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ سے وابستہ خطرات کا انتظام کرنا ہے۔ کاروبار اور سرمایہ کار زر مبادلہ کی شرحوں اور دیگر مالیاتی تغیرات میں منفی حرکات سے بچانے کے لیے رسک مینجمنٹ کی حکمت عملیوں میں مشغول ہوتے ہیں۔

6۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنا(Encourage Foreign Direct Investment): براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنا اور اس میں آسانی پیدا کرنا ضروری مقاصد ہیں۔ بین الاقوامی مالیات سرحد پار سرمایہ کاری، اقتصادی ترقی (economic growth) اور تکنیکی منتقلی کو فروغ دینے کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

7۔ مالی استحکام کو یقینی بنانا(Ensure Financial Stability) : عالمی سطح پر مالی استحکام کو فروغ دینا ایک کلیدی مقصد ہے۔ اس میں نظامی خطرات(systematic risk)، مالیاتی بحرانوں(financial crisises)، اور رکاوٹوں سے متعلق مسائل کی نگرانی اور ان کا حل شامل ہے جو بین الاقوامی مالیاتی نظام کے استحکام کو متاثر کر سکتے ہیں۔

8۔ عالمی کیپٹل مارکیٹس کو بہتر بنانا(Enhance Global Capital Markets) : بین الاقوامی مالیات کا مقصد عالمی کیپٹل مارکیٹوں کی کارکردگی اور فعالیت(functions) کو بڑھانا ہے۔ اس میں شفافیت(transparency)، لیکویڈیٹی، اور منصفانہ مسابقت(fair competition) کو فروغ دینا شامل ہے تاکہ سرمایہ کاری کو راغب کیا جا سکے اور سرمائے کی تقسیم کو آسان بنایا جا سکے۔

9۔ پائیدار ترقیاتی اہداف(SDGs) کی حمایت کرنا(Support Sustainable Development Goals) : وسیع تر عالمی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ، بین الاقوامی مالیات پائیدار ترقی کے اہداف میں حصہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس میں فنانسنگ پروجیکٹس اور اقدامات() شامل ہیں جو ماحولیاتی، سماجی، اور گورننس (ESG-environmental, social, & governance) کا تحفظ کرتے ہیں۔

10۔ ٹیکنالوجی کی منتقلی کی سہولت(Facilitate Technology Transfer) : بین الاقوامی مالیات سرحدوں کے پار ٹیکنالوجی اور علم کی منتقلی کو آسان بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ قوموں کے درمیان سرمایہ کاری اور تعاون تکنیکی ترقی کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، جس سے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں معیشتوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

11۔ذمہ دار کارپوریٹ رویے کی حوصلہ افزائی کرنا(Encourage Responsible Corporate Behavior):
ذمہ دارانہ اور اخلاقی کارپوریٹ رویے کو فروغ دینا بین الاقوامی مالیات کا ایک مقصد ہے۔ اس میں کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (CSR) کی حوصلہ افزائی اور عالمی سطح پر کام کرنے والی کثیر القومی کارپوریشنوں کے درمیان پائیدار کاروباری طرز عمل (sustainable business practices)شامل ہیں۔

خلاصہ یہ کہ بین الاقوامی مالیات کے مقاصد وسیع اور ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، جس کا مقصد ایک ایسا ماحول پیدا کرنا ہے جو عالمی سطح پر اقتصادی ترقی، استحکام اور تعاون کو فروغ دے اور باہم مربوط عالمی معیشت (Interconnected World Economy) کی طرف سے پیش کردہ چیلنجوں اور مواقع سے نمٹ سکے۔

20.5 بین الاقوامی مالیات کی ضرورت(Need of International Finance)

بین الاقوامی مالیات کی ضرورت دنیا بھر کی معیشتوں کے بڑھتے ہوئے باہمی انحصار سے پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ قومیں، کاروبار، اور افراد سرحد پار لین دین اور سرمایہ کاری میں مشغول ہوتے ہیں، بین الاقوامی مالیات کئی وجوہات کی بنا پر ضروری ہو جاتا ہے:

ہماری عصری عالمگیریت(contemporary globalized) کی دنیا میں، بین الاقوامی مالیات کی ضرورت تیزی سے ناگزیر ہو گئی ہے، جو کہ جغرافیائی حدود سے تجاوز کر رہی ہے اور قوموں، کارپوریشنوں اور افراد کی اقتصادی بہبود(economic well-being) کو یکساں طور پر متاثر کرتی ہے۔ اس ضروری مرکز میں بین الاقوامی تجارت، سرمایہ کاری اور مالیاتی لین دین کی متحرک نوعیت ہے، جو باہم مربوط عالمی معیشت کی پیچیدگیوں کو نیویگیٹ کرنے کے لیے جدید ترین میکانزم اور فریم ورک کا مطالبہ کرتے ہیں۔

بین الاقوامی مالیات سرحدوں کے آر پار سرمائے کی نقل و حرکت کو آسان بنا کر معاشی ترقی کو فروغ دینے کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چونکہ قومیں سرحد پار تجارت میں مشغول ہوتی ہیں، انہیں متنوع کرنسیوں، شرح مبادلہ میں اتار چڑھاو اور پیچیدہ مالیاتی ڈھانچے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بین الاقوامی مالیات کا شعبہ ان پیچیدگیوں کو سنبھالنے کے لیے ضروری آلات اور تفہیم فراہم کرتا ہے، سامان اور خدمات کے ہموار بہاؤ کو یقینی بناتا ہے اور کرنسی کے اتار چڑھاو سے وابستہ خطرات کو کم کرتا ہے۔

مزید برآں، بین الاقوامی مالیات کی ضرورت کو عالمی سطح پر وسائل کی تخصیص کو بہتر بنانے میں جو کردار ادا کرتا ہے اس سے واضح ہوتا ہے۔ سرمایہ جو کہ اقتصادی ترقی کا ایک اہم محرک ہے، کو موثر انداز میں ان علاقوں میں تعینات کیا جانا چاہیے جہاں سے یہ سب سے زیادہ منافع دے سکے۔ بین الاقوامی مالیات سرمایہ کاروں اور کاروباری اداروں کو اپنے پورٹ فولیوز کو متنوع بنانے اور سرمایہ کاری کے انتہائی سازگار ماحول پیش کرنے والے خطوں میں سرمایہ مختص کرنے کے قابل بناتا ہے، اس طرح معاشی خوشحالی(economic prosperity) میں حصہ ڈالتا ہے۔

تیز رفتار تکنیکی ترقی اور سرمائے کی بڑھتی ہوئی نقل و حرکت کے حامل دور میں، بین الاقوامی مالیات براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کو راغب کرنے اور ملٹی نیشنل کارپوریشنز (MNCs) کو ان کے عالمی آپریشنز میں معاونت کرنے کے لیے ضروری ہو جاتا ہے۔

نظم وضبط نہ صرف ریگولیٹری ماحول کو نیویگیٹ کرنے میں مدد کرتا ہے بلکہ متنوع مارکیٹوں سے وابستہ مالی خطرات کو بھی دور کرتا ہے، بالآخر سرحد پار سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول کو فروغ دیتا ہے۔

معاشی غیر یقینی (economic uncertainty)صورتحال اور مالیاتی بحران کے دور میں بین الاقوامی مالیات کی اہمیت پر مزید زور دیا جاتا ہے۔مالیاتی بازاروں کے باہم مربوط ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے ایک حصے میں خلل کے عالمی سطح پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔بین الاقوامی مالیاتی فنڈ(IMF)اور ورلڈ بینک جیسے ادارے معیشتوں کو مستحکم کرنے،مالی امداد فراہم کرنے اور بحرانوں کے اثرات کو کم کرنے کے لیے بین الاقوامی کوششوں کو مربوط کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

مزید برآں، بین الاقوامی مالیات ذمہ دارانہ اور پائیدار کاروباری طریقوں کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کاروبار عالمی سطح پر کام کرتے ہیں تو بین الاقوامی مالیات اخلاقی معیارات(ethical standards)،کارپوریٹ سماجی ذمہ داری(CSR)،اور ماحولیاتی تحفظات کی پابندی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔وسیع تر سماجی اہداف کے ساتھ یہ صف بندی(alignment)اس تصور کو تقویت دیتی ہے کہ بین الاقوامی مالیات محض ایک تکنیکی میدان نہیں ہے بلکہ ایک ایسی قوت ہے جو دنیا بھر میں معاشی سرگرمیوں کی اخلاقی اور پائیدار جہتوں کو تشکیل دیتی ہے۔

آخر میں، عالمی معیشت کے پیچیدہ منظر نامے کو نیویگیٹ کرنے میں بین الاقوامی مالیات کی ضرورت سب سے اہم ہے۔ یہ ایک رہنمائی کرنے والی قوت کے طور پر کام کرتا ہے، جو قوموں، کاروباروں اور سرمایہ کاروں کو ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دنیا میں ترقی کی منازل طے کرنے کے لیے ضروری فریم ورک، ٹولز اور سپورٹ سسٹم فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم بین الاقوامی اقتصادی تعلقات کے ارتقاء (evolution)کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں، بین الاقوامی مالیات کا کردار استحکام کو فروغ دینے، ترقی کو فروغ دینے اور ہماری ایک دوسرے سے جڑے ہوئے اور ایک دوسرے پر منحصر عالمی حقیقت کے چیلنجوں سے نمٹنے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

20.6 بین الاقوامی مالیات کے فوائد(Advantages of International Finance)

بین الاقوامی مالیات کے فوائد درج ذیل ہیں:

1۔ سرمایہ کاری کا تنوع (Diversification of Investments): بین الاقوامی مالیات سرمایہ کاروں کو مختلف ممالک میں مختلف قسم کے اثاثوں(Assets)میں سرمایہ کاری کر کے اپنے پورٹ فولیو کو متنوع بنانے مدد کرتا ہے۔ یہ تنوع خطرے کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے اور سرمایہ کاری پر مجموعی منافع کو بڑھا سکتا ہے۔

2۔ سرمائے تک رسائی (Access to Capital): کاروبار بین الاقوامی مالیاتی بازاروں سے سرمائے تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں، بین الاقوامی مالیات انہیں بنیادی ڈھانچے کی ترقی، اقتصادی منصوبوں اور دیگر اسٹریٹجک اقدامات کے لیے درکار فنڈز فراہم کر سکتے ہیں۔

3۔ تجارت کی سہولت (Facilitation of Trade): بین الاقوامی مالیات زر مبادلہ کی شرحوں کو منظم کرکے، تجارتی مالی اعانت(providing trade financing)فراہم کرکے،اور کرنسی کے اتار چڑھاو سے وابستہ خطرات کو کم کرکے سرحد پار تجارت کے لیے ضروری میکانزم فراہم کرتا ہے۔ یہ عالمی سطح پر سامان اور خدمات کے ہموار بہاؤ کو سہولت فراہم کرتا ہے۔

4۔ اقتصادی ترقی (Economic Growth and Development): براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI)اور بین الاقوامی مالی امداد اقتصادی ترقی میں حصہ ڈال سکتی ہے، خاص طور پر ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں۔ سرمائے کا یہ ادخال (infusion)بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں، ٹیکنالوجی کی منتقلی،اور ملازمتوں کی تخلیق میں مدد دے سکتا ہے۔

5۔ تکنیکی منتقلی(Technological Transfer): بین الاقوامی مالیات ٹیکنالوجی اور علم کی سرحدوں کے پار منتقلی میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ قوموں کے درمیان سرمایہ کاری اور تعاون تکنیکی ترقی کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، جس سے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں معیشتوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

6۔ رسک مینجمنٹ (Risk Management): مالیاتی آلات اور حکمت عملیوں کے ذریعے، بین الاقوامی مالیات کاروباروں اور سرمایہ کاروں کو مختلف قسم کے خطرات کاانتظام کرنے میں مدد کرتا ہے، بشمول کرنسی کا خطرہ، شرح سود کا خطرہ،اور سیاسی خطرہ۔ یہ رسک مینجمنٹ بین الاقوامی لین دین کی پیشین گوئی اور استحکام کو بڑھاتا ہے۔

7۔ وسائل کی موثر تقسیم (Efficient Allocation of Resources): بین الاقوامی مالیات عالمی سطح پر مالی وسائل کی موثر تقسیم کو موثر(efficient)بناتا ہے۔ سرمایہ ان علاقوں میں کو مختص کیا جاتا ہے جہاں اسے زیادہ مؤثر طریقے سے استعمال کیا جا سکتاہو اور اقتصادی ترقی اور پیداواری صلاحیت میں مدد ملتی ہے۔

20.7 بین الاقوامی مالیات کے نقصانات(Advantages of International Finance)

بین الاقوامی مالیات کے نقصانات درج ذیل ہیں:

1۔ شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ (Exchange Rate Volatility): شرح مبادلہ میں اتار چڑھاو بین الاقوامی مالیات میں ایک اہم خطرہ بن سکتا ہے۔ شرح مبادلہ میں اچانک اور غیر متوقع تبدیلیاں سرحد پار تجارت اور سرمایہ کاری میں مصروف کاروباروں کے منافع کو متاثر کر سکتی ہیں۔

2۔ قیاس آرائیاں (Speculative Movements): عالمی مالیاتی بازار قیاس آرائیوں کے لیے حساس ہیں جو اتار چڑھاؤ پیدا کر سکتی ہیں۔ قیاس آرائی پر مبنی سرگرمیوں میں مشغول تاجر اور سرمایہ کار بازار کے اتار چڑھاو کو بڑھا سکتے ہیں، جس سے مالی عدم استحکام (financial instability)پیدا ہو سکتا ہے۔

3۔ عالمی اقتصادی حالات پر انحصار (Dependency on Global Economic Conditions) : بین الاقوامی مالیات میں مصروف ممالک اور کاروبار عالمی اقتصادی حالات پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ دنیا کے ایک حصے میں معاشی بدحالی

یامالیاتی بحران(economic downturn or financial crises)عالمی سطح پر معیشتوں کو متاثر کرنے والے بڑے اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔

4۔ میکرو اکنامک پالیسی کوآرڈینیٹنگ چیلنجز (Macroeconomic Policy Coordinating country Challenges) : ممالک کے درمیان میکرو اکنامک پالیسیوں کو مربوط کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مختلف مانیٹری (Divergent monetary)اور مالیاتی پالیسیاں(fiscal policies)تنازعات کا باعث بن سکتی ہیں، جو بین الاقوامی مالیاتی نظام کے استحکام کو متاثر کرتی ہیں۔

5۔ عالمی خطرات میں اضافہ (Increased Exposure to Global Risks): بین الاقوامی مالیات میں مشغول ہونا کاروباروں اور سرمایہ کاروں کو خطرات سے آشنا کرتا ہے، بشمول سیاسی عدم استحکام، ریگولیٹری تبدیلیاں، اور ثقافتی اختلافات(cultural differences)۔ان خطرات کو سنبھالنے کے لیے متنوع ماحول کے بارے میں سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

6۔ فوائد کی غیر مساوی تقسیم (Unequal Distribution of Benefits): بین الاقوامی مالیات کے فوائد یکساں طور پر تقسیم نہیں کیے جاتے ہیں۔ ترقی یافتہ قوموں اور بڑی کارپوریشنوں کے پاس بین الاقوامی بازاروں میں داخل ہونے ک لیے جانے کے لیے زیادہ وسائل اور مہارت ہو سکتی ہے، ممکنہ طور پر چھوٹی معیشتوں اور کاروباروں کو نقصان ہو سکتا ہے۔

7۔ ممکنہ مالیاتی بحرانوں (Potential for Financial Crises): عالمی مالیاتی بازاروں کا باہم مربوط ہونا مالیاتی بحرانوں کو تیزی سے پھیلا سکتا ہے۔ متعدی اثرات(contagion effects)بیک وقت (simulataneously)متعدد ممالک کو متاثر کرنے والے بحران کے اثرات کو بڑھا سکتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ جب کہ بین الاقوامی مالیات بے شمار فوائد لاتا ہے، یہ چیلنجز اور خطرات بھی لاتا ہے جن کے لیے محتاط غور و فکر اور اسٹریٹجک انتظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ عالمی مالیاتی منظر نامے میں حصہ لینے والی قوموں، کاروباروں اور سرمایہ کاروں کے لیے فوائد حاصل کرنے اور ممکنہ نقصانات کا انتظام کرنے کے درمیان توازن بہت اہم ہے۔

20.8 بین الاقوامی مالیاتی ذرائع(Sources of International Finance)

بین الاقوامی مالیات سرحد پار اقتصادی سرگرمیوں میں مصروف ممالک، کاروباری اداروں اور افراد کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختلف ذرائع پر انحصار کرتا ہے۔ بین الاقوامی مالیات کے چند اہم ذرائع ذیل ہیں:

1۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment) (FDI): براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں کسی غیر ملکی ادارے کی طرف سے دوسرے ملک کے کاروباری کاموں میں طویل مدتی سرمایہ کاری شامل ہوتی ہے۔ یہ کمپنیوں میں ایکویٹی حصص (equity shares)حاصل کرنے، ذیلی ادارے (subsidiaries)قائم کرنے، یا جوینٹ وینچرس (joint

(ventures میں حصہ لینے کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ FDI میزبان ملک میں ٹیکنالوجی کی منتقلی، ملازمت کی تخلیق (job creation)، اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ جیسے فوائد لاتا ہے۔ اس میں اکثر سرمایہ کاری شدہ انٹرپرائز کے انتظام اور فیصلہ سازی میں دلچسپی شامل ہوتی ہے۔

2۔ غیر ملکی پورٹ فولیو سرمایہ کاری (FPI) (Foreign Portfolio Investment): غیر ملکی پورٹ فولیو سرمایہ کاری غیر ملکی ملک میں مالیاتی اثاثوں، جیسے اسٹاک اور بانڈز کی خریداری ہے۔ FDI کے برعکس، FPI سرمایہ کار کو سرمایہ کاری شدہ ادارے کے انتظام پر اہم کنٹرول نہیں دیتا ہے۔ سرمایہ کار پورٹ فولیو میں تنوع اور منافع کے خواہاں ہیں۔ FPI اکثر زیادہ liquid ہوتا ہے اور مالیاتی بازاروں میں آسانی سے تجارت کی جا سکتی ہے۔

3۔ بین الاقوامی کیپٹل مارکیٹس (International Capital Markets): بین الاقوامی کیپٹل مارکیٹس مختلف مالیاتی آلات اور اداروں پر مشتمل ہوتی ہیں جو سرحدوں کے پار سرمائے کے بہاؤ کو آسان بناتے ہیں۔ ایکویٹی مارکیٹیں ملکیت کے حصص (ownership shares) کی خرید و فروخت کی اجازت دیتی ہیں، بانڈ مارکیٹوں میں ڈیبٹ سیکیوریٹیز (debt securities) شامل ہوتی ہیں، اور منی مارکیٹیں میں قلیل مدتی ڈیبٹ کے آلات شامل ہوتے ہیں۔ سرمایہ کار اور جاری کنندگان (issuer) ان بازاروں میں سرمایہ بڑھانے، خطرے کا انتظام کرنے اور عالمی سطح پر سرمایہ کاری کرنے کے لیے مشغول ہوتے ہیں۔

4۔ بین الاقوامی بینک اور مالیاتی ادارے (International Banks and Financial Institutions): بین الاقوامی بینک اور مالیاتی ادارے عالمی سطح پر قرض دینے، سرمایہ کاری بینکنگ، اور مالیاتی مشاورتی خدمات سمیت متعدد خدمات فراہم کرتے ہیں۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) اور ورلڈ بینک جیسے ادارے رکن ممالک میں اقتصادی ترقی کے منصوبوں کے لیے مالی امداد، پالیسی مشورے اور مدد فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

5۔ کثیر جہتی ترقیاتی بینک (Multilateral Development Banks): کثیر الجہتی ترقیاتی بینک (Multilateral Development Banks) وہ ادارے ہیں جو ترقیاتی منصوبوں کے لیے مالی امداد اور مہارت فراہم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ورلڈ بینک رکن ممالک میں غربت میں کمی، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور ماحولیاتی پائیداری جیسے مسائل سے نمٹنے کے لیے قرضے اور گرانٹس پیش کرتا ہے۔ MDBs اکثر مشترکہ اہداف (common goal) حاصل کرنے کے لیے حکومتوں اور دیگر اداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

6۔ سرکاری ترقیاتی امداد (ODA) (Official Development Assistance): سرکاری ترقیاتی امداد میں حکومتوں کی طرف سے فراہم کی جانے والی مالی امداد شامل ہوتی ہے تاکہ وصول کنندہ ممالک کی اقتصادی ترقی میں مدد کی جا سکے۔ عطیہ دہندگان (donor countries) کم اقتصادی طور پر ترقی یافتہ ممالک (under developed nations) طبّی سہولیات (medical facilities)، تعلیم اور غربت کے خاتمے جیسے ترقیاتی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے فنڈز دیتے ہیں۔

7۔ عالمی بانڈ جاری کرنا (Global Bond Issuance): حکومتیں اور کارپوریشنیں سرمایہ اکٹھا کرنے کے لیے بین الاقوامی بازاروں میں بانڈز جاری کرتی ہیں۔ بین الاقوامی بانڈ مارکیٹیں اداروں کو مختلف کرنسیوں میں متعین بانڈز جاری کر کے وسیع تر سرمایہ کاروں کے اڈے میں داخل ہونے کی اجازت دیتی ہیں۔ فنانسنگ کا یہ ذریعہ کرنسی کے انتخاب کے لحاظ سے لچک فراہم کرتا ہے اور سرمایہ کاروں کے متنوع پول تک رسائی فراہم کرتا ہے۔

8۔ غیر ملکی امداد اور گرانٹس (Foreign Aid and Grants): غیر ملکی امداد وہ مالی امداد ہے جو حکومتوں اور غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعے ضرورت مند ممالک کی مدد کے لیے فراہم کی جاتی ہے۔ یہ امداد گرانٹس، رعایتی قرضوں، یا تکنیکی مہارت کی شکل میں ہو سکتی ہے۔ غیر ملکی امداد کا مقصد انسانی ضروریات (humanitarian needs) کو پورا کرنا، پائیدار ترقی (sustainable developments) کو فروغ دینا اور بحرانوں (crises) کا انتظام کرنا ہے۔

9۔ ترسیلات زر (Remittances): ترسیلات زر وہ رقوم (funds) ہیں جو بیرون ملک کام کرنے والے افراد کے ذریعے اپنے آبائی ممالک میں منتقل کی جاتی ہیں۔ یہ فنڈز خاندانوں کی کفالت، معیار زندگی کو بہتر بنانے اور وصول کنندہ ممالک میں معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ترسیلات زر بہت سے گھرانوں کے لیے آمدنی کا ایک مستحکم ذریعہ ہو سکتا ہے۔

10۔ زرمبادلہ کے ذخائر (Foreign Exchange Reserves): زرمبادلہ کے ذخائر مرکزی بینکوں کے ذریعہ غیر ملکی کرنسیوں اور دیگر اثاثوں کی ہولڈنگز ہیں۔ یہ ذخائر متعدد مقاصد کو پورا کرتے ہیں، بشمول کسی ملک کی کرنسی کو مستحکم کرنا، بین الاقوامی لین دین کے لیے لیکویڈیٹی کو یقینی بنانا، اور بیرونی جھٹکوں کے خلاف بفر فراہم کرنا۔ ممالک ادائیگیوں کے توازن اور شرح مبادلہ کے استحکام کو منظم کرنے کے لیے ذخائر کو برقرار رکھتے ہیں۔

11۔ ایکسپورٹ فنانسنگ اور کریڈٹ انشورنس (Export Financing and Credit Insurance): ایکسپورٹ فنانسنگ میں بین الاقوامی تجارت میں مصروف کمپنیوں کے لیے مالی مدد شامل ہے۔ حکومتیں اور مالیاتی ادارے سرحد پار لین دین سے وابستہ خطرات کو کم کرنے کے لیے برآمدی کریڈٹ، انشورنس اور ضمانتیں (guarantee) فراہم کرتے ہیں۔ یہ سپورٹ اس بات کو یقینی بنا کر تجارت میں سہولت فراہم کرتی ہے کہ برآمد کنندگان کو ادائیگی حاصل ہو اور خریداروں کو فنانسنگ تک رسائی حاصل ہو۔

12۔ بین الاقوامی ایکویٹی پیشکش (International Equity Offerings): کمپنیاں بین الاقوامی مالیاتی بازاروں میں حصص جاری کر کے ایکویٹی کیپٹل بڑھاتی ہیں۔ عالمی اسٹاک ایکسچینج پر ابتدائی عوامی پیشکشیں (IPOs) کمپنیوں کو بین الاقوامی سرمایہ کاروں کی ایک وسیع رینج سے سرمایہ کاری کو راغب کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ مالیات کا یہ ذریعہ کمپنیوں کو توسیع (expansion)، تحقیق اور ترقی (R&D) اور دیگر اسٹریٹجک اقدامات کے لیے فنڈز فراہم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

یہ وضاحتیں بین الاقوامی مالیاتی ذرائع کی متنوع نوعیت کو اجاگر کرتی ہیں، ہر ایک عالمی اقتصادی منظر نامے میں مخصوص مقاصد کی تکمیل کرتا ہے۔ ادارے، چاہے وہ ممالک، کاروبار، یا افراد، ان ذرائع سے ان کی مالی ضروریات، خطرے کا انتظام، اور بین الاقوامی میدان میں اسٹریٹجک مقاصد کی بنیاد پر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

20.9 کلیدی الفاظ(Keywords)

1۔ عالمگیریت (Globalization): دنیا بھر میں معیشتوں اور مالیاتی بازاروں کا باہم مربوط ہونا، سرحدوں کے پار سامان، خدمات اور سرمائے کے بہاؤ کو آسان بناتا ہے۔

2۔ شرح مبادلہ (Exchange Rates): ایک کرنسی کی نسبتاً قدر(relative value) دوسری کرنسی سے موازنہ کرتی ہے، بین الاقوامی تجارت، سرمایہ کاری کے فیصلوں، اور اقتصادی مسابقت کو متاثر کرتی ہے۔

3۔ ملٹی نیشنل کارپوریشنز (MNCs): وہ کمپنیاں جو متعدد ممالک میں کام کرتی ہیں، سرحد پار تجارت، براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری، اور عالمی پیداواری حکمت عملیوں میں مصروف ہیں۔

4۔ مالیاتی ادارے(Financial Institutions): ادارے جیسے بینک، سرمایہ کاری فرم، اور بین الاقوامی تنظیمیں جو مالیاتی خدمات فراہم کرتی ہیں، اقتصادی ترقی میں معاونت کرتی ہیں، اور بین الاقوامی لین دین میں سہولت فراہم کرتی ہیں۔

5۔ سرمائے کا بہاؤ (Capital Flows): ممالک کے درمیان رقوم کی نقل و حرکت، بشمول غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری، پورٹ فولیو سرمایہ کاری، اور قرض دینے کی سرگرمیاں، عالمی اقتصادی حرکیات اور مالی استحکام سے ہے۔

20.10 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

بتائیں کہ درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط(True or False):

1۔ غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) میں بیرونی ممالک کے مالیاتی اثاثوں میں مختصر مدت کی سرمایہ کاری شامل ہے۔

2۔ 1944 میں بریٹن ووڈس کانفرنس نے عالمی اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے لیے ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) قائم کیا۔

3۔ 15ویں اور 16ویں صدی میں نوآبادیاتی توسیع(colonial expansion) اور تلاش کے دور میں بین الاقوامی مالیات کی رسمی حیثیت کو اہمیت حاصل ہوئی۔

4۔ بین الاقوامی مالیات بنیادی طور پر گھریلو اقتصادی سرگرمیوں پر مرکوز ہے اور اس میں ممالک کے درمیان تعامل شامل نہیں ہے۔

5۔ کثیر جہتی ترقیاتی بینک (MDB) خصوصی طور پر ترقی یافتہ ممالک کو مالی امداد فراہم کرتے ہیں۔

6۔ آفیشل ڈویلپمنٹ اسسٹنس (ODA) میں غیر سرکاری تنظیموں کی طرف سے فراہم کی جانے والی مالی امداد شامل ہے تاکہ معاشی ترقی میں مدد ملے۔

7۔ . ترسیلات زر سے مراد بیرون ملک کام کرنے والے افراد کی طرف سے اپنے آبائی ممالک میں منتقل کی گئی رقوم ہیں، جو وصول کنندہ ممالک میں اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالتے ہیں۔

8۔ زرمبادلہ کے ذخائر زرمبادلہ کی شرحوں کو مستحکم کرنے کے لیے مرکزی بینک ملکی کرنسیوں کے ذخائر رکھتے ہیں۔

9۔ بین الاقوامی مالیات کرنسی کے اتار چڑھاو اور مالیاتی بازار کے اتار چڑھاؤ سے وابستہ خطرات کے انتظام میں معمولی کردار ادا کرتی ہے۔

10۔ آج کی باہم جڑی ہوئی دنیا میں بین الاقوامی مالیات کی ضرورت پر عالمگیریت کا کوئی خاص اثر نہیں ہے۔

جوابات:

1.غلط	2.غلط	3. صحیح	4.غلط	5.غلط
6.غلط	7. صحیح	8.غلط	9.غلط	10.غلط

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ بین الاقوامی مالیات کی تاریخ میں بریٹن ووڈز کانفرنس کی کیا اہمیت ہے؟

2۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کی تعریف کریں اور عالمی معیشت میں اس کی اہمیت کو مختصراً بیان کریں۔

3۔ دو کثیر جہتی ترقیاتی بینکوں کے نام بتائیں اور اقتصادی ترقی میں معاونت میں ان کے کردار کی وضاحت کریں۔

4۔ سرحد پار تجارت اور سرمایہ کاری کو آسان بنانے میں بین الاقوامی مالیات کے کیا فوائد ہیں؟

5۔ شرح تبادلہ کے تصور کی وضاحت کریں اور یہ کہ وہ بین الاقوامی تجارت پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ قدیم تجارتی راستوں سے جدید باہم مربوط مالیاتی بازاروں تک بین الاقوامی مالیات کے ارتقاء(evolution)پر بحث کریں۔

2۔ عالمگیریت کے تصور اور بین الاقوامی مالیات کے لیے اس کے مضمرات کی وضاحت کریں، بشمول سرحد پار تجارت، سرمایہ کاری، اور مالیاتی بہاؤ پر اس کے اثرات کو بیان کریں۔

3۔ عالمی اقتصادی حرکیات اور مالیاتی بازاروں پر ان کے اثرات پر غور کرتے ہوئے بین الاقوامی مالیات کے تناظر میں ملٹی نیشنل کارپوریشنز (MNCs)کے کردار کا تجزیہ کریں۔

4۔ عالمی سطح پر معاشی ترقی اور استحکام کو فروغ دینے میں بین الاقوامی مالیاتی اداروں جیسے IMF اور ورلڈ بینک کی اہمیت کا جائزہ لیں، ان کی مداخلتوں اور اقدامات(interventions and initiatives)کی مثالیں پیش کریں۔

5۔ بین الاقوامی مالیات میں مشغول ہونے کے فوائد اور نقصانات پر تبادلہ خیال کریں، شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ، ریگولیٹری چیلنجز، اور اقوام اور کاروبار کے درمیان فوائد کی غیر مساوی تقسیم جیسے عوامل پر بحث کریں۔

اکائی 21۔ بین الاقوامی مالیاتی ادارے

(International Financial institutions)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	21.0 تمہید
Objectives	21.1 مقاصد
Introduction of world Bank	21.2 عالمی بینک کا تعارف
History of world Bank	21.3 ورلڈ بینک کی تاریخ
Importance of World Bank	21.4 ورلڈ بینک کی اہمیت
Objectives of World Bank	21.5 ورلڈ بینک کے مقاصد
Advantages of World Bank	21.6 ورلڈ بینک کے فوائد
Disadvantages of World Bank	21.7 عالمی بینک کے نقصانات
Introduction of IMF	21.8 آئی ایم ایف کا تعارف
History of IMF	21.9 آئی ایم ایف کی تاریخ
Functions of IMF	21.10 آئی ایم ایف کے افعال
objectives of IMF	21.11 آئی ایم ایف کے مقاصد
Keywords	21.12 کلیدی الفاظ
Model Examination Questions	21.13 نمونہ امتحانی سوالات

21.0 تمہید(Introduction)

اس عالمگیر کے صورت حال میں، کمپنیوں کو زندہ رہنے اور برقرار رکھنے کے لیے عالمی سطح پر مسابقتی اور جارحانہ(competitive and aggressive)ہونے کی ضرورت ہے۔ہر طالب علم کے لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ مختلف ممالک کی معیشتوں کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر تجارت کے دوران ان ممالک پر اثر انداز ہونے والے عوامل کے بارے میں علم اور سمجھ کو ضم کرے۔کاروبار اپنی ملک کی حدود سے آگے بڑھ چکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی کاروبار اور عالمی سطح پر تجارت پر حکمرانی کرنے والے اداروں کی مطابقت(compatibility) مسلسل بڑھ رہی ہے۔

کچھ بنیادی بین الاقوامی اقتصادی ادارے ہیں جو بنیاد کے طور پر کام کرتے ہیں اور عالمی معیشت کی ساختی مدد فراہم کرتے ہیں۔مختلف بین الاقوامی ادارے ہیں جو ترقی پذیر ممالک کو نہ صرف فنڈز فراہم کرتے ہیں بلکہ ترقی کی سطح حاصل کرنے میں ان کی مدد بھی کرتے ہیں۔ IMF (The Fund)،ورلڈ بینک اور ترقیاتی بینک جیسے ایشیائی ترقیاتی بینک بڑے اہم ہیں۔

جن ممالک نے اس طرح کے بین الاقوامی اداروں کا رکن بننا قبول کیا ہے وہ بڑی حد تک ان کی رکنیت کے اصولوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ان کی معاشی پالیسیاں اور مالیاتی فیصلے بڑی حد تک ان معاشی بین الاقوامی اداروں سے متاثر ہوتے ہیں۔یہ بین الاقوامی ادارے کئی وجوہات کی بنا پر رکن ممالک کو فنڈز فراہم کرتے ہیں اور ان کی بر وقت مدد کرتے ہیں مثال کے طور پر آئی ایم ایف نہ صرف مالی مدد فراہم کرتا ہے بلکہ یہ رکن ممالک کو تکنیکی مدد بھی فراہم کرتا ہے۔

21.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- ڈبلیو ٹی او کے معنی اور تعریف کی وضاحت کر سکیں گے۔
- ڈبلیو ٹی او کی خصوصیات کی وضاحت کر سکیں گے۔
- ڈبلیو ٹی او کے افعال اور مقاصد کی وضاحت کر سکیں گے۔
- ڈبلیو ٹی او کا کردار کی وضاحت کر سکیں گے۔
- ڈبلیو ٹی او کا تنازعات کے تصفیہ کا طریقہ کار کی وضاحت کر سکیں گے۔

21.2 عالمی بینک کا تعارف(Introduction of World Bank)

ورلڈ بینک ایک بین الاقوامی مالیاتی ادارہ ہے جو غریب ممالک کی حکومتوں کو سرمایہ کاری کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے قرضے اور گرانٹ فراہم کرتا ہے۔اس کا مقصد ترقی پذیر ممالک کو ترقیاتی پروگراموں (مثلاً پل، سڑکیں، اسکول وغیرہ) کے لیے مالی اور تکنیکی مدد فراہم کر کے غربت کو کم کرنا ہے جن کا مقصد ان ممالک کے لوگوں کے لیے معاشی امکانات اور معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔مزید برآں، عالمی بینک

عالمی ترقیاتی امور پر تحقیق اور تجزیہ کرتا ہے اور اپنے رکن ممالک کو پالیسی مشورے اور صلاحیت سازی میں معاونت فراہم کرتا ہے۔ 1944 میں قائم ہونے والے ورلڈ بینک کا صدر دفتر واشنگٹن ڈی سی (Washington D.C.) میں ہے۔

ورلڈ بینک کے پاس متنوع عملہ ہے جس میں اقتصادی ماہرین(economists) ،عوامی پالیسی(public policy)کے ماہرین، شعبے کے ماہرین(sector expert) اور سماجی سائنسدان شامل ہیں جو متعدد ملکی دفاتر میں مقیم ہیں۔ تعمیر نو(reconstructions)دنیا بھر میں عالمی بینک کی سر گرمیوں کا ایک اہم حصہ ہے۔ "تاہم، آج کے عالمی بینک میں، ایک جامع اور پائیدار عالمگیریت کے ذریعے غربت میں کمی ان کا اولین ہدف ہے"

- "ورلڈ بینک گروپ نے 2030 تک دنیا کو حاصل کرنے کے لیے دو اہداف مقرر کیے ہیں:

1۔ یومیہ 1.25 ڈالر سے کم پر زندگی گزارنے والے لوگوں کی شرح کو 3 فیصد سے کم کر کے انتہائی غربت کا خاتمہ کریں۔

2۔ ہر ملک کے لیے نچلے 40% کی آمدنی میں اضافے کو فروغ دے کر مشترکہ خوشحالی کو فروغ دینا"

ورلڈ بینک کی موجودہ رکنیت 190 ممالک پر مشتمل ہے اور یہ ایک کوآپریٹو(cooperative)کی طرح کام کرتا ہے۔ ان رکن ممالک کی نمائندگی بورڈ آف گورنرز کرتے ہیں، جو عالمی بینک کے حتمی پالیسی ساز ہیں۔ عام طور پر، گورنرز رکن ملک کے وزیر خزانہ یا ترقی کے وزیر ہوتے ہیں۔ وہ سال میں ایک بار ورلڈ بینک گروپ اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے بورڈ آف گورنرز کے سالانہ اجلاسوں میں ملتے ہیں۔

گورنرز نے اپنی مخصوص ذمہ داریاں 25 ایگزیکٹو ڈائریکٹرز کو سونپ دی ہیں، جو بینک میں سائٹ پر کام کرتے ہیں۔ پانچ سب سے بڑے شیئر ہولڈرز ایک ایگزیکٹو ڈائریکٹر کا تقرر کرتے ہیں، جبکہ دیگر ممبر ممالک کی نمائندگی منتخب ایگزیکٹو ڈائریکٹرز کرتے ہیں۔

21.3 ورلڈ بینک کی تاریخ (History of world Bank)

آیئے بہتر تفہیم کے لیے عالمی بینک کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں:

- **1944-1945**

دوسری جنگ عظیم نے کئی ممالک کی معیشتوں کو تباہ کر دیا۔اس طرح، جولائی 1944 میں، جنگ ختم ہونے سے ٹھیک پہلے، 44 ممالک اقوام متحدہ کی مالیاتی کانفرنس میں عالمی مسائل پر بات کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے۔ بعد میں، یہ "بریٹن ووڈس (Bretton Woods)کانفرنس" کے نام سے مشہور ہوا۔اس کے نتیجے میں، ادارے قائم ہوئے، یعنی مانیٹری اینڈ فنانشل کانفرنس (Monetary and Financial conference)اور آئی بی آر ڈی(IBRD)۔28 نمائندوں نے معاہدے کے آرٹیکلز پر دستخط کرنے کا فیصلہ کیا۔تاہم، ورلڈ بینک کی تمام کارروائیاں 25 جولائی 1946 کو شروع ہوئیں۔ورلڈ بینک کا قیام اس مقصد کے ساتھ کیا گیا تھا تاکہ جنگ کے نتیجے میں تباہ ہونے والی معیشتوں کی بحالی میں مدد کی جائے تاکہ پیداواری مقاصد کے لیے بین الاقوامی تجارت کی ترقی سرمائے کی سرمایہ کاری کو آسان بنایا جاسکے۔

- **1946-1967**

ورلڈ بینک نے فرانس اور دیگر یورپی ممالک کو پہلا قرض فراہم کیا۔تاہم مقابلے کی وجہ سے انہوں نے ایشیائی اور افریقی براعظموں(continents)پر توجہ مرکوز کی۔اس طرح، 1948 میں، چلی (Chile) 13.5 ملین ڈالر کی فنڈنگ حاصل کرنے والا پہلا غیر یورپی وصول کنندہ تھا۔انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن (IDA)اور انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن (IFC)اس عرصے کے دوران اقتدار میں آئے۔

- **1968 -1981**

اس مرحلے کے دوران، بینک نے بہت سے(40%) ممالک کو غربت کا شکار دیکھا۔اس لیے انہوں نے غربت کی وجہ کو جڑ سے ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔اس کے علاوہ، انہوں نے اپنے مقصد کو موسمیاتی، ماحولیاتی، تعلیم، اور سماجی مسائل پر مرکوز کیا۔اس کے نتیجے میں قرضے کی شرح میں بارہ گنا اضافہ ہوا۔

- **1982-1995**

1980 کی دہائی میں دنیا کو کئی جنگوں اور بحرانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بڑے مسائل میں تیل کا بحران(oil crisis)اور U.S. میں 1980 کی دہائی کی عالمی کساد بازاری(global recession)شامل تھی۔اس طرح، 1990 میں، MIGAان ممالک میں پیدا ہونے والے سیاسی خطرے کے خلاف انشورنس فراہم کرنے کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔ نیز، 1991 میں عالمی ماحولیاتی سہولت کے عروج نے ممالک میں ماحولیاتی عوامل کو نظرانداز کر دیا۔

- **1995-2022**

20ویں صدی کے آخر تک، MIGA،IFC،IDA،IBRD،اور دیگر اداروں نے اجتماعی طور پر "ورلڈ بینک" کے نام سے کام کرنا شروع کیا۔ قرضوں کی فراہمی کے علاوہ، انہوں نے بدعنوانی(corruption)، غربت، صنفی امتیاز (gender discrimination)اور دیگر مسائل کو بھی کم کیا۔

21.4 ورلڈ بینک کی اہمیت (Importance of World Bank)

عالمی بینک عالمی اقتصادی ڈھانچہ میں ایک اہم کردار کے طور پر کھڑا ہے، جو پوری دنیا میں ترقی اور خوشحالی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ 1944 میں قائم کیا گیا، یہ ایک ناگزیر ادارہ بن گیا ہے، جو ترقی پذیر ممالک کو مالی اور تکنیکی مدد فراہم کرتا ہے۔ اس کی اہمیت غربت سے نمٹنے، پائیدار ترقی کو فروغ دینے اور جامع ترقی کو فروغ دینے کے لیے اس کے کثیر جہتی نقطہ نظر میں مضمر ہے۔

عالمی بینک کے بنیادی کرداروں میں سے ایک بنیادی ڈھانچے کی ترقی (infrastructure development)، طبّی سہولت (medical facility)، تعلیم اور ماحولیاتی استحکام کے لیے مختلف منصوبوں کے لیے ممالک کو قرضے اور گرانٹ فراہم کرنا ہے۔ یہ سرمایہ کاری نہ صرف وصول کنندہ ممالک کی معیشتوں کو تقویت دیتی ہے بلکہ عالمی استحکام اور خوشحالی میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔ مزید برآں، ورلڈ بینک ایک علمی مرکز کے طور پر کام کرتا ہے، جو پیچیدہ ترقیاتی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مہارت اور تحقیق پیش کرتا ہے۔

مزید برآں، عالمی بینک اصلاحات کے لیے ایک اتپریرک (catalyst) کے طور پر کام کرتا ہے، حکومتوں کو اقتصادی ترقی اور غربت میں کمی کے لیے سازگار پالیسیاں اپنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس کا اثر ورسوخ مالی امداد سے بھی آگے بڑھ رہا ہے، کیونکہ یہ حکومتوں، سول سوسائٹی (civil society)، اور نجی شعبے کے درمیان جدت اور کاروبار کو فروغ دینے کے لیے شراکت داری کو فروغ دیتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ عالمی بینک عالمی ترقی کے ایجنڈے کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، ایک ایسی دنیا کی طرف کوشاں ہے جہاں ہر قوم کو پھلنے پھولنے کا موقع ملے۔ اس کی کوششیں سرحدوں کے اس پار گونجتی ہیں، جو اسے سب کے لیے زیادہ مساوی اور پائیدار مستقبل کی تلاش میں ایک ناگزیر ادارہ بناتی ہے۔

21.5 ورلڈ بینک کے مقاصد (Objectives of World Bank)

ورلڈ بینک کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ تعمیر نو اور ترقی (Reconstruction and Development): بینک کا بنیادی مقصد برطانیہ، فرانس، ہالینڈ جیسی جنگ سے تباہ شدہ معیشتوں کی تعمیر نو اور بھارت، پاکستان، سری لنکا، برما اور دیگر جیسے پسماندہ ممالک کو اقتصادی مدد فراہم کرنا ہے۔

2۔ سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی (Encouragement to Capital Investment): بینک کا ایک اور اہم مقصد نجی سرمایہ کاروں کی طرف سے قرضوں اور دیگر سرمایہ کاری میں شرکت کی ضمانتوں کے ذریعے، پسماندہ ممالک میں سرمایہ لگانے کے لیے نجی سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ اور جب نجی سرمایہ مناسب شرائط پر دستیاب نہ ہو، تو اس کے اپنے سرمائے سے، اور اس کے دیگر وسائل سے جمع کیے گئے فنڈز سے پیداواری مقاصد کے لیے مناسب شرائط پر فنانس فراہم کر کے نجی سرمایہ کاری کی تکمیل کرنا ہے۔

3۔ بین الاقوامی تجارت کی حوصلہ افزائی(Encouragement to International Trade): بینک کا تیسرا مقصد بین الاقوامی تجارت کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔اس کا مقصد بین الاقوامی تجارت کی طویل مدتی ترقی کو فروغ دینا اور رکن ممالک کے بین الاقوامی ادائیگی میں توازن برقرار رکھنا ہے، تاکہ رکن ممالک کے لوگوں کا معیار زندگی(standard of living) بلند ہو۔

4۔ پیس ٹائم اکانومی کا قیام(Establishment of Peace Time Economy): بینک کا چوتھا مقصد رکن ممالک کو جنگ کے وقت کی معیشت (war-time economy) سے امن کے وقت کی معیشت (peace-time economy) میں تبدیل کرنے میں مدد کرنا ہے۔

5۔ ماحولیاتی تحفظ(Environmental Protection): عالمی ماحولیاتی تحفظ بھی بینک کا ایک مقصد ہے۔اس مقصد کے لیے عالمی بینک ان پسماندہ ممالک کو خاطر خواہ مالی امداد دیتا ہے، جو ماحولیاتی تحفظ کے کام میں مصروف ہیں۔

21.6 ورلڈ بینک کے فوائد (Advantages of World Bank)

ورلڈ بینک اپنے مختلف اقدامات اور پروگراموں کے ذریعے کئی فوائد پیش کرتا ہے:

1۔ مالی اعانت(Financial Support): عالمی بینک ترقی پذیر ممالک کو معاشی ترقی، غربت میں کمی، اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لیے مالی مدد فراہم کرتا ہے۔ یہ تعاون گرانٹس، قرضوں اور کریڈٹس کی شکل میں آتا ہے۔

2۔ کم سود والے قرضے(Low-Interest Loans): ورلڈ بینک ترقی پذیر ممالک کو کم سود والے قرضے پیش کرتا ہے، جو انہیں ایسے منصوبوں کی مالی اعانت فراہم کرنے میں مدد کرتا ہے جو شاید وہ دوسری صورت میں برداشت کرنے کے قابل نہ ہوں۔ یہ قرضے اکثر سازگار شرائط کے ساتھ آتے ہیں، بشمول طویل ادائیگی کی مدت اور کم شرح سود، جس سے قرض لینے والے ممالک پر مالی بوجھ کم ہوتا ہے۔

3۔ صنفی مساوات(Gender Equality): عالمی بینک اپنے تمام ترقیاتی منصوبوں میں صنفی مساوات کو فروغ دینے اور خواتین کو بااختیار بنانے کا عزم رکھتا ہے۔ یہ ایسے پروگراموں کو فنڈز فراہم کرتا ہے جن کا مقصد خواتین کی تعلیم، طبّی سہولت ، روزگار، اور معاشرے میں فیصلہ سازی کے کردار تک رسائی کو بہتر بنانا ہے، اس طرح مزید جامع اور مساوی ترقی میں حصہ ڈالنا ہے۔

4۔ غربت اور بدعنوانی کو دور کرنا(Removing Poverty and Corruption): ورلڈ بینک کے بنیادی مقاصد میں سے ایک ترقی پذیر ممالک میں غربت کو کم کرنا ہے۔ یہ حالات زندگی کو بہتر بنانے، بنیادی خدمات کی فراہمی، اور غریبوں کے لیے معاشی مواقع پیدا کرنے پر مرکوز منصوبوں اور اقدامات کو فنڈز فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں، ورلڈ بینک اپنے فنڈڈ منصوبوں میں شفافیت، جوابدہی، اور اچھی حکمرانی (good governance) کے طریقوں کو فروغ دے کر بدعنوانی سے نمٹنے کے لیے کام کرتا ہے۔

5۔ حکومتی منصوبوں کی مالی اعانت(Funding Government Projects): عالمی بینک مختلف شعبوں جیسے کہ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، بنیادی ڈھانچہ، زراعت(agriculture)، اور بہت کچھ میں حکومتی منصوبوں کی حمایت کرتا ہے۔ یہ فنڈنگ حکومتوں

کو ترقیاتی حکمت عملیوں کو نافذ کرنے اور اپنے سماجی و اقتصادی مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے، جس سے بالآخر ان کے شہریوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

6۔ ماحولیات اور آب و ہوا کا تحفظ(Protecting the Environment and Climate): عالمی بینک عالمی ترقی کی کوششوں میں ماحولیاتی پائیداری اور موسمیاتی کارروائی کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ ایسے منصوبوں کی مالی معاونت کرتا ہے جو ماحولیاتی تحفظ، قابل تجدید توانائی(Renewable energy)، آب و ہوا کی لچک(climate resilience)اور موافقت کے اقدامات کو فروغ دیتے ہیں تاکہ کمزور کمیونٹیز پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کیا جا سکے۔

7۔ اقتصادی، سماجی اور سیاسی مسائل کو حل کرنا(Solving Economic, Social, and Political Issues): اپنی مہارت اور وسائل کے ذریعے، عالمی بینک ترقی پذیر ممالک کو درپیش معاشی، سماجی اور سیاسی چیلنجوں کی ایک وسیع رینج سے نمٹتا ہے۔ یہ ممالک کو ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے اور پائیدار ترقی حاصل کرنے میں مدد کے لیے پالیسی مشورے، تکنیکی مدد اور مالی مدد فراہم کرتا ہے۔

8۔ عالمی ملازمتیں، انٹرن شپ، اور شراکت داری کی پیشکش(Offering Global Jobs, Internships, and Partnerships): عالمی بینک دنیا بھر میں افراد اور تنظیموں کو روزگار، انٹرنشپ، اور شراکت داری کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ یہ پیشہ ور افراد کو ترقی کے منصوبوں میں اپنی مہارت کا حصہ ڈالنے کے قابل بناتا ہے، علم کے تبادلے اور صلاحیت کی تعمیر کو فروغ دیتا ہے، اور عالمی ترقیاتی برادری میں عالمی بینک اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعاون کو مضبوط کرتا ہے۔

21.7 عالمی بینک کی نقصانات (Disadvantages of World Bank)

عالمی بینک عالمی ترقی میں اپنے اہم کردار کے باوجود کئی نقصانات کا بھی سامنا کرتا ہے:

1۔ امیر ممالک اقتدار پر فائز ہیں(Rich Countries Hold Power): ورلڈ بینک کا گورننس ڈھانچہ امیر رکن ممالک کو خاصا اثر و رسوخ فراہم کرتا ہے، خاص طور پر وہ لوگ جو سب سے زیادہ سرمایہ دیتے ہیں۔ یہ غیر مساوی طاقت کی حرکیات کا باعث بن سکتا ہے جہاں فیصلوں پر اکثر ان امیر ممالک کے مفادات کا غلبہ ہوتا ہے، ممکنہ طور پر غریب رکن ممالک کی ترجیحات اور خدشات کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔

2۔ افراط زر کا فروغ(Promotion of Inflation): کچھ ناقدین(critics)کا کہنا ہے کہ عالمی بینک کی پالیسی، خاص طور پر مالیاتی پالیسیوں(fiscal and monetary policies)کے بارے میں، وصول کنندہ ممالک میں نادانستہ طور پر افراط زر میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔ یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب ممکنہ افراط زر کے نتائج پر خاطر خواہ غور کیے بغیر بینک خسارے کی مالی اعانت (deficit financing)یا توسیعی مالیاتی پالیسیوں(expansionary monetary policies) جیسے اقدامات کی حمایت کرتا ہے۔

3۔ معیشت میں مسابقت کا غلط استعمال(Misappropriation of Competition in the Economy): بعض صورتوں میں، مارکیٹ پر مبنی اصلاحات اور نجکاری کے اقدامات کے لیے عالمی بینک کی حمایت کو نادانستہ طور پر اجارہ داری(monopolistic competition) کے طریقوں کو فروغ دینے یا معیشت میں منصفانہ مسابقت کی قیمت پر منتخب کارپوریشنوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے تنقید کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ یہ معاشی طاقت کے چند اداروں کے ہاتھوں میں ارتکاز (Concentration) کا باعث بن سکتا ہے، وسیع تر اقتصادی ترقی میں رکاوٹ بن سکتا ہے اور عدم مساوات(inequality) کو بڑھا سکتا ہے۔

4۔ غیر منصفانہ شرائط(Unfair Conditions): ورلڈ بینک کے قرضے اور امداد اکثر شرائط کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں، جیسے پالیسی اصلاحات(policy reforms)، ساختی ایڈجسٹمنٹ(structural adjustments)، اور کفایت شعاری () کے اقدامات(austerity measures)۔ ناقدین کا استدلال ہے کہ یہ حالات بعض اوقات وصول کنندہ ملک کے مخصوص سیاق وسباق کے لیے غیر منصفانہ یا نامناسب ہو سکتے ہیں، جس کے نتیجے میں منفی سماجی نتائج سامنے آتے ہیں جیسے کہ ضروری خدمات تک رسائی میں کمی، عدم مساوات میں اضافہ، اور سماجی بے چینی۔

5۔ فیصلہ سازی میں جانبدار(Partiality in Decision Making): شمولیت اور اتفاق رائے کو فروغ دینے کی کوششوں کے باوجود، عالمی بینک کے اندر فیصلہ سازی کا عمل اب بھی تعصب اور جانبداری(biases and partiality) کا شکار ہو سکتا ہے۔ دولت مند رکن ممالک اکثر ترجیحات اور پالیسیاں ترتیب دینے میں زیادہ اثر ورسوخ استعمال کرتے ہیں، ممکنہ طور پر رکن ممالک کے اندر غریب ممالک یا پسماندہ کمیونٹیز کی آوازوں اور مفادات کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

6۔ وعدوں کو پورا کرنے میں ناکام(Failed to Fulfill Promises): ورلڈ بینک کو بعض معاملات میں اپنے وعدوں کو مکمل طور پر پورا کرنے یا اپنے بیان کردہ ترقیاتی اہداف کو حاصل کرنے میں ناکامی پر تنقید کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مختلف عوامل جیسے کہ ناکافی منصوبہ بندی، نفاذ کے چیلنجز(implementation challenges)، بدعنوانی، یا سیاسی اور اقتصادی حالات میں تبدیلی کی وجہ سے منصوبے توقعات سے کم ہو سکتے ہیں۔ اس سے ادارے پر اعتماد کم یا ختم ہو سکتا ہے اور عالمی ترقیاتی چیلنجوں سے نمٹنے میں اس کی تاثیر کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

21.8 آئی ایم ایف کا تعارف(Introduction of IMF)

1930 کے عظیم ڈپریشن کے نتیجے میں مختلف معیشتیں زوال کا شکار ہوئیں۔ معیشتوں کے ساتھ زرمبادلہ (foreign exchange) کی کم دستیابی ایک بڑا مسئلہ تھا جس سے معاشی نظام کو برقرار رکھنے کے لیے نمٹا جانا تھا۔ لہذا، زیادہ تر معیشتوں نے تجارتی رکاوٹوں میں اضافہ کیا اور برآمدی بازاروں(export market) میں مقابلہ کرنے کے لیے اپنی کرنسیوں کی قدر میں کمی کی۔ اس

طرح کے تمام اقدامات کے اثرات بڑھتے ہوئے بے روزگاری، لوگوں کا گرتا ہوا معیار زندگی، عالمی تجارت میں گراوٹ اور مجموعی طور پر معیشتوں کی سست روی تھی۔

لہذا 1944 میں ایک معاہدے کے تحت؛ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ ایک ایسے فریم ورک تک پہنچنے کے لیے بنایا گیا تھا جو ایک خوشحال عالمی معیشت کی طرف لے کر وہاں اقتصادی تعاون کو فروغ دے سکے۔ اس ماڈیول میں آپ یہ سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے کہ آئی ایم ایف کیوں اور کیسے بنایا گیا اور وہ کون سے بنیادی کام ہیں جو آئی ایم ایف عالمی معیشتوں میں اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے لیے انجام دیتا ہے۔

21.9 آئی ایم ایف کی تاریخ (History of IMF)

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کو بریٹن ووڈس انسٹی ٹیوشنز بھی کہا جاتا ہے۔ آئی ایم ایف کے قیام کا بنیادی مقصد عالمی معیشت کے معاشی اور مالیاتی نظام کو سپورٹ کرنا تھا۔ 1930 کی دہائی کے عظیم بحران کے بعد دنیا کی مختلف معیشتوں نے تجارتی رکاوٹوں میں اضافہ کیا جس سے عالمی تجارت میں زبردست گراوٹ دیکھنے میں آئی۔ مختلف معیشتوں نے اپنی کرنسی کی قدر میں بھی کمی کا سہارا لیا تاکہ اسے برقرار رکھا جا سکے۔ معیشتوں کو فروغ دینے اور ان کی مدد کرنے کے لیے ان کی عالمی تجارت کو بڑھانے کے لیے ایک معاہدہ جو کہ بریٹن ووڈز کے نام سے مشہور ہے مختلف ممالک کے ساتھ وہ معاہدہ کیا گیا۔

آئی ایم ایف کا تصور UN کی ایک کانفرنس میں کیا گیا تھا جو جولائی 1944 میں بریٹن ووڈز، نیو ہیمپشائر (New Hampshire) United States میں بلائی گئی تھی۔ بریٹن ووڈز کانفرنس میں 44 ممالک کی حکومتوں نے متفقہ (unanimously) طور پر اس حقیقت کی نمائندگی کی کہ دنیا میں ایک فریم ورک قائم کیا جانا چاہیے، تاکہ معیشتوں میں ڈپریشن کی وجہ سے معیشتیں اپنی کرنسیوں کی قدر میں کمی کے چکر میں نہ پھنس جائیں۔ سب نے عالمی تجارت کو فروغ دینے اور لوگوں کے معیار زندگی کو گرانے کے لیے عالمی تجارت کو بڑی حد تک گرانے کے لیے اقتصادی تعاون کی حمایت اور اضافہ کرنے پر اتفاق کیا۔ 1944 میں بریٹن ووڈس میں ایک نیا بین الاقوامی مالیاتی نظام قائم کرنے کا معاہدہ کیا گیا۔

21.10 آئی ایم ایف کے افعال (Functions of IMF)

1۔ نگرانی (Surveillance): آئی ایم ایف کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے رکن ممالک کے درمیان اپنی اقتصادی اور مالیاتی پالیسیوں کے قومی اور بین الاقوامی نتائج کے بارے میں بات چیت کی حوصلہ افزائی کرے، تاکہ بیرونی استحکام کو فروغ دیا جا سکے۔ نگرانی اور مشاورت کا یہ عمل، جسے عام طور پر 'surveillance' کہا جاتا ہے، تیزی سے تیار ہوا ہے کیونکہ عالمی معیشت میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ آئی ایم ایف کی نگرانی بھی حالیہ برسوں میں تیزی سے کھلی اور شفاف ہو گئی ہے۔

2۔ تکنیکی مدد(Technical Assistance): آئی ایم ایف کی تکنیکی مدد کا مقصد اقتصادی پالیسی اور مالیاتی انتظام کی تاثیر کو بڑھا کر رکن ممالک کے پیداواری وسائل کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنا ہے۔ آئی ایم ایف ممالک کو مضبوط اقتصادی پالیسیوں کو ڈیزائن اور لاگو کرنے کی صلاحیت کو مضبوط بنانے میں مدد کرتا ہے۔

آئی ایم ایف اپنے رکن ممالک کو موثر میکرو اکنامک(macroeconomic) اور structural policies کو ڈیزائن اور لاگو کرنے، ان کے مالیاتی شعبوں کو مضبوط بنانے اور بحرانوں کے خطرے کو کم کرنے کے لیے اپنی انسانی اور ادارہ جاتی صلاحیت کی تعمیر میں مدد کرتا ہے۔

IMF عام طور پر کسی بھی درخواست کرنے والے رکن ملک کو IMF وسائل کی رکاوٹوں کے اندر تکنیکی مدد مفت فراہم کرتا ہے۔ فنڈ کی تکنیکی امداد کا تقریباً تین چوتھائی حصہ کم(low) اور کم(lower) درمیانی(middle) آمدنی والے ممالک کو جاتا ہے، خاص طور پر سب صحارا افریقہ اور ایشیا میں، اور تنازعات کے بعد کے ممالک۔

IMF اپنی مہارت کے شعبوں میں تکنیکی مدد فراہم کرتا ہے: یعنی میکرو اکنامک پالیسی، ٹیکس پالیسی اور ریونیو ایڈمنسٹریشن، اخراجات کا انتظام، مانیٹری پالیسی، شرح مبادلہ کا نظام، مالیاتی شعبے کی پائیداری، اور میکرو اکنامک اور مالیاتی اعداد و شمار۔

چونکہ تکنیکی مدد کی طلب(demand) رسد(supply) سے کہیں زیادہ ہے، اس لیے آئی ایم ایف امداد فراہم کرنے کو ترجیح دیتا ہے جہاں یہ آئی ایم ایف کی امداد کی دیگر کلیدی شکلوں، یعنی نگرانی اور قرضے کی تکمیل اور اضافہ کرتا ہے۔

3۔ قرض دینا(Lending): بہترین معاشی پالیسیاں بھی عدم استحکام(instability) کو ختم نہیں کر سکتیں اور نہ ہی بحرانوں کو ٹال سکتی ہیں۔ ایسی صورت میں جب کسی رکن ملک کو مالیاتی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، آئی ایم ایف ایسے پالیسی پروگراموں کی حمایت کے لیے مالی امداد فراہم کر سکتا ہے جو بنیادی معاشی مسائل کو درست کریں، ملکی اور عالمی معیشتوں میں رکاوٹوں کو محدود کریں، اور اعتماد، استحکام اور ترقی کو بحال کرنے میں مدد کریں۔ آئی ایم ایف کے مالیاتی آلات بھی بحران کی روک تھام میں معاونت کر سکتے ہیں۔

IMF کے وسائل اس کے رکن ممالک کی طرف سے فراہم کیے جاتے ہیں، بنیادی طور پر کوٹے(quota) کی ادائیگی کے ذریعے، جو ہر ملک کے معاشی سائز کی وسیع پیمانے پر عکاسی کرتے ہیں۔ فنڈ کو چلانے کے سالانہ اخراجات بنیادی طور پر بقایا قرضوں پر سود کی رسیدوں اور کوٹہ 'ڈپازٹس' پر سود کی ادائیگیوں کے درمیان فرق سے پورے ہوتے ہیں۔

خصوصی ڈرائنگ کا حق(Special Drawing Rights)

خصوصی ڈرائنگ رائٹ (SDR) ایک بین الاقوامی ریزرو اثاثہ ہے، جسے IMF نے 1969 میں رکن ممالک کے موجودہ سرکاری ذخائر کو پورا کرنے کے لیے بنایا تھا۔ SDRs، جنہیں بعض اوقات 'کاغذی سونے' کے نام سے جانا جاتا ہے، اگرچہ ان کی کوئی جسمانی شکل نہیں ہے، رکن ممالک کو ان کے IMF کوٹے کے فیصد کے طور پر (بک کیپنگ اندراجات کے طور پر) مختص کیے گئے ہیں۔ اس کی قیمت بین الاقوامی کرنسیوں کی گروپ پر مبنی ہے۔

21.11 آئی ایم ایف کے مقاصد (Objectives of IMF)

آئی ایم ایف کے قیام کے بنیادی مقاصد یہ تھے:

1۔ بین الاقوامی مالیاتی استحکام کو فروغ دینا اور

2۔ ممالک کے درمیان مالیاتی تعاون کو بڑھانااوراس کی حوصلہ افزائی کرنا۔

یہ دونوں مقاصد درج ذیل کو فروغ دینے، تعاون کرنے، حوصلہ افزائی کرنے اور حاصل کرنے کے وژن(vision) کے ساتھ قائم کیے گئے تھے:

i. بین الاقوامی تجارت میں اضافہ

ii. ممالک میں اعلیٰ سطح پر روزگار کے مواقع

iii. پائیدارا قتصادی ترقی حاصل کرنا

iv. دنیابھر میں غربت کی سطح کو کم کرنا اور

v. تجارتی رکاوٹوں میں کمی

آخرکار، 1945 میں IMF بنایا گیا تھا۔ فی الحال IMF 190 ممالک کو جوابدہ ہے جو عالمی رکنیت رکھتے ہیں۔

لہذا، ہم کہہ سکتے ہیں کہ آئی ایم ایف ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جس کی رکنیت 190 ممالک ہے جو مالیاتی تعاون کو فروغ دینے، مالی استحکام کے حصول اور بین الاقوامی تجارت کو اپنے مختلف مقاصد کے حصول کے لیے سہولت فراہم کرنے میں مدد کرتی ہے۔اس کا باقاعدہ آغاز 1945 میں 29 ممالک کے ساتھ ہوا۔اس کا صدر دفتر واشنگٹن ڈی سی میں ہے۔

آئی ایم ایف کی آفیشل ویب سائٹ کے مطابق: "انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) 190 ممالک کی ایک تنظیم ہے، جو عالمی مالیاتی تعاون کو فروغ دینے، مالیاتی استحکام کو محفوظ بنانے، بین الاقوامی تجارت کو آسان بنانے، اعلیٰ روزگار اور پائیدار اقتصادی ترقی کو فروغ دینے، اور غربت میں کمی کے لیے کام کرتی ہے۔ دنیا۔ 1945 میں تشکیل دیا گیا، آئی ایم ایف 190 ممالک کے زیر انتظام اور جوابدہ ہے جو اس کی عالمی رکنیت کے قریب ہیں۔

FAQ about the IMF

21.12 کلیدی الفاظ (Keywords)

1۔ بین الاقوامی مالیاتی ادارے (International Financial Institutions)(IFIs): وہ تنظیمیں جو عالمی سطح پر ترقیاتی منصوبوں اور معاشی استحکام کے لیے ممالک کو مالی امداد اور مدد فراہم کرتی ہیں۔

2۔ ورلڈ بینک(World Bank): ایک بین الاقوامی مالیاتی ادارہ جو ترقی پذیر ممالک کو سرمایہ کاری کے منصوبوں کے لیے قرضے اور گرانٹ فراہم کرنے پر مرکوز ہے جس کا مقصد غربت کو کم کرنا اور معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔

3۔ IMF (International Monetary Fund): ایک عالمی مالیاتی ادارہ جو رکن ممالک کو پالیسی مشورے، تکنیکی مدد اور مالی امداد کے ذریعے بین الاقوامی مالیاتی تعاون، مالیاتی استحکام اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے قائم کیا گیا ہے۔

4۔ غربت میں کمی(Poverty Reduction): عالمی بینک اور آئی ایم ایف کا کلیدی مقصد جس میں بہت سے اقدامات شامل ہیں جن کا مقصد معاشی ترقی اور بہتر معیار زندگی کے ذریعے لوگوں کو انتہائی غربت سے نکالنا ہے۔

5۔ اقتصادی تعاون(Economic Cooperation): عالمی معیشت میں استحکام، ترقی کو فروغ دینے کے لیے عالمی بینک اور IMF جیسی IFIs کے ذریعے سہولت فراہم کرنے والی ممالک کے درمیان باہمی تعاون کی کوششیں۔

6۔ نگرانی(Surveillance): IMF کے ذریعے رکن ممالک کی اقتصادی اور مالیاتی پالیسیوں کا تجزیہ کرنے کے لیے نگرانی اور تشخیص جس کا مقصد بیرونی استحکام کو برقرار رکھنا اور بحرانوں کو روکنا ہے۔

7۔ تکنیکی مدد(Technical Assistance): IFIs خاص طور پر IMF کی طرف سے فراہم کردہ تعاون رکن ممالک کو اپنی اقتصادی پالیسی اور مالیاتی انتظامی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے میں مدد کرتا ہے۔

8۔ مالیاتی استحکام(Financial Stability): عالمی سطح پر مستحکم معاشی حالات کو برقرار رکھنا جس کی نگرانی IMF جیسے اداروں کے ذریعے کی جاتی ہے تاکہ مالیاتی بازاروں کے ہموار کام کو یقینی بنایا جاسکے اور نظامی بحرانوں کو روکا جاسکے۔

21.13 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

درج ذیل بیانات میں خالی جگہ پر کریں:

1۔ IMF نے سال__________ میں اپنا کام شروع کیا۔

2۔ آئی ایم ایف کا ہیڈ کوارٹر______ ______ میں واقع ہے۔

3۔ آئی ایم ایف کے رکن ممالک کو______ ______ کرنسی ریزرو یونٹس کی شکل میں فنڈز جمع کرنے ہوتے ہیں۔

4۔ IMF رکن ممالک سے باقاعدگی سے مشاورت کرکے رکن معیشتوں پر نظر رکھتا ہے۔ یہ________ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

5۔ عالمی بینک سرمایہ کاری کے منصوبوں کے لیے ________ ممالک کی حکومتوں کو قرضے اور گرانٹ فراہم کرتا ہے۔

6۔ ورلڈ بینک کے بنیادی مقاصد میں سے ایک ترقی پذیر ممالک کو مالی اور تکنیکی مدد فراہم کر کے ________ کو کم کرنا ہے۔

7۔ ورلڈ بینک کا مقصد بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں جیسے ______ کے پروگراموں کو فروغ دے کر اپنے اہداف حاصل کرنا ہے۔

8۔ ورلڈ بینک کا انتظام ایک بورڈ آف گورنرز کرتا ہے جو اس کے ________ ممبر ممالک کی نمائندگی کرتا ہے۔

جوابات:

1945 .1 Washington DC .2 SDR .3 Surveillanc .4 .5 غریب

.6 غربت .7 ترقی 190 .8

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ ورلڈ بینک کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

2۔ اس وقت کتنے رکن ممالک ورلڈ بینک کا حصہ ہیں چند کا ذکر کریں؟

3۔ ورلڈ بینک کی طرف سے 2030 تک حاصل کرنے کے لیے مقرر کردہ اہداف میں سے ایک کا نام بتائیں۔

4۔ ورلڈ بینک کی طرف سے فنڈ کیے گئے منصوبوں کی کچھ مثالیں کیا ہیں؟

5۔ ورلڈ بینک کو کون کنڑول کرتا ہے بحث کریں ؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ عالمی اقتصادی ترقی اور غربت میں کمی کی کوششوں کو فروغ دینے میں عالمی بینک کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔

2۔ اس عمل کی وضاحت کریں جس کے ذریعے ممالک ورلڈ بینک کے رکن بنتے ہیں اور کس طرح رکنیت ان کی اقتصادی پالیسیوں کو متاثر کرتی ہے۔

3۔ ماحولیاتی مسائل سے نمٹنے اور ترقیاتی منصوبوں میں پائیداری کو فروغ دینے میں عالمی بینک کے کردار کی وضاحت کریں۔

4۔ ترقی پذیر ممالک کے لیے عالمی بینک کی مالی امداد اور قرض دینے کے طریقوں کے فوائد اور حدود کا تجزیہ کریں۔

5۔ 1944 میں عالمی بینک کے قیام سے لے کر اب تک اس کے ارتقاء پر بحث کریں، اہم سنگ میلوں اور وقت کے ساتھ اس کے مقاصد اور افعال میں تبدیلیوں کو اجاگر کریں۔

اکائی 22۔ بین المالکی معاشیاتی زونز

(International Economic Zones)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	22.0 تمہید
Objectives	22.1 مقاصد
Introduction and Meaning of SEZ	22.2 SEZ کے تعارف اور معنی
Features of SEZ	22.3 SEZ کی خصوصیات
Importance and Objectives of SEZ	22.4 SEZ کی اہمیت اور مقاصد
Need of SEZ	22.5 SEZ کے ضرورت
Advantages and Disadvantages of SEZ	22.6 SEZ کے فوائد اور نقصانات
Procedure for establishing an SEZ	22.7 SEZ کے قیام کا طریقہ کار
Meaning of EoU	22.8 EoU کے معنی
Objectives of EoU	22.9 EoU کے مقاصد
Meaning of OEPD	22.10 OEPD کے معنی
Functions of OEPD	22.11 OEPD کے افعال
Keywords	22.12 کلیدی الفاظ
Model Examination Questions	22.13 نمونہ امتحانی سوالات

22.0 تمہید (Introduction)

International Economic Zones (IEZs)

بین الاقوامی معاشیاتی زونز (IEZs) جدید بین الاقوامی کاروباری حکمت عملی کے ایک اہم پہلو کی نمائندگی کرتے ہیں، جو معاشیاتی ترقی، تجارتی سہولت اور سرحدوں کے پار صنعتی ترقی (industrial development) کے انجن کے طور پر کام کرتے ہیں۔ یہ عالمگیریت کی ابھرتی ہوئی حرکیات کی عکاسی کرتا ہے، جہاں ممالک اپنے تقابلی فوائد (comparative advantages) کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اور کاروبار کے لیے سازگار ماحول پیدا کرکے عالمی معیشت میں ضم ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ زون عموماً سرمایہ کاروں کو بہت سی مراعات (incentives) پیش کرتے ہیں، جیسے ٹیکس میں چھوٹ، کسٹم ڈیوٹی میں چھوٹ، منظم ریگولیٹری طریقہ کار، اور ترقی یافتہ بنیادی ڈھانچے تک رسائی۔ کاروبار کے لیے سازگار ماحول فراہم کرکے، IEZs کا مقصد سرمایہ کاری کو فروغ دینا، برآمدات کو فروغ دینا، روزگار کے مواقع پیدا کرنا، اور مجموعی معاشیاتی ترقی کو تحریک دینا ہے۔

IEZs کے اہم مقاصد میں سے ایک زون کے اندر کام کرنے والے کاروباروں کے لیے رکاوٹوں اور لین دین کے اخراجات کو کم کرکے بین الاقوامی تجارت کو آسان بنانا ہے۔ انہیں بعض ٹیکسوں اور ٹیرف سے مستثنیٰ (exemption) دے کر، IEZs برآمدات کو عالمی بازاروں میں زیادہ مسابقتی بناتے ہیں، اس طرح غیر ملکی کمپنیوں کو زون کے اندر پیداواری سہولیات یا تقسیم کے مراکز قائم کرنے کی طرف راغب کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف تجارتی حجم کو بڑھاتا ہے بلکہ ٹیکنالوجی کی منتقلی، علم کے تبادلے اور صنعتی اپ گریڈنگ کو بھی فروغ دیتا ہے کیونکہ مقامی فرمیں ملٹی نیشنل کارپوریشنز کے ساتھ بات چیت کرتی ہیں۔

مزید برآں، IEZs اکثر معاشی اصلاحات (economic reforms) اور لبرلائزیشن کے اقدامات کے لیے آزمائشی بنیادوں کے طور پر کام کرتے ہیں۔ بہت سے ممالک ان زونز کو نئی پالیسیوں کے لیے استعمال کرتے ہیں، جیسے لیبر مارکیٹوں کی ڈی ریگولیشن، کیپٹل کنٹرولز کو آزاد کرنا، یا جدید مالیاتی آلات کا تعارف (introduction of innovative financial instruments)۔ ان تجربات کو مخصوص جغرافیائی علاقوں تک محدود کرکے، حکومتیں خطرات کو کم کرسکتی ہیں اور اصلاحات کو ملک بھر میں نافذ کرنے سے پہلے ان کے اثرات کا جائزہ لے سکتی ہیں، اس طرح زیادہ معاشیاتی استحکام اور پائیداری کو فروغ ملتا ہے۔

مزید برآں، IEZs علاقائی معاشیاتی انضمام (regional economic integration) اور سرحد پار تعاون میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بین الاقوامی سرحدوں کے ساتھ یا بڑے نقل و حمل (transportation) کے مرکزوں کے قریب باہمی تعاون پر مبنی زون قائم کرنے سے، ممالک رابطے کو بڑھا سکتے ہیں، سرحد پار تجارت کو فروغ دے سکتے ہیں، اور قریبی معاشیاتی تعلقات کو فروغ دے سکتے ہیں۔ یہ زون مشترکہ منصوبوں، ٹیکنالوجی کے اشتراک اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتے ہیں، جو ہمسایہ ممالک کے درمیان زیادہ معاشیاتی انضمام اور باہمی خوشحالی میں حصہ ڈالتے ہیں۔

تاہم، IEZs کا تعارف مختلف چیلنجز اور تنازعات کو بھی جنم دیتا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اگر مناسب طریقے سے ریگولیٹ نہ کیا جائے تو یہ زون آمدنی میں عدم مساوات کو بڑھا سکتے ہیں، مزدوروں کا استحصال (exploit) کر سکتے ہیں اور ماحول کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ مزید برآں، شفافیت، حکمرانی، اور گھریلو صنعتوں کے ساتھ ممکنہ تنازعات کے بارے میں خدشات ہیں۔ لٰہذا، حکومتوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مؤثر ریگولیٹری فریم ورک کو اپنائیں، محنت اور ماحولیاتی معیارات کی تعمیل کو یقینی بنائیں، اور ان زونز کے اندر جامع ترقی (inclusive growth) کو فروغ دیں۔

آخر میں، بین الاقوامی معاشیاتی زونز کا تعارف بین الاقوامی کاروبار کے ارتقاء میں ایک اہم سنگ میل کی نمائندگی کرتا ہے، جو ممالک کو غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے، تجارت کو فروغ دینے اور معاشیاتی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ مراعات کی پیشکش، ضوابط کو ہموار کرنے، اور سرحد پار تعاون کو فروغ دے کر، IEZs عالمی تجارت کی توسیع اور بڑھتی ہوئی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دنیا میں معیشتوں کے انضمام میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ تاہم، ان کے فوائد کو زیادہ سے زیادہ کرنے اور ممکنہ خطرات کو کم کرنے کے لیے، پالیسی سازوں کو اچھی حکمرانی کے طریقوں کو اپنانا چاہیے اور ان زونز کے اندر پائیدار اور جامع ترقی کو ترجیح دینا چاہیے۔

22.1 مقاصد (Objectives)

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ:

- عالمی تجارت اور ترقی کے لیے IEZs کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے ۔
- SEZs اور EOUs کی خصوصیات اور مقاصد کو پہچان سکیں گے ۔
- SEZs میں ٹیکس مراعات اور انفراسٹرکچر کے کردار کا اندازہ لگا سکیں گے ۔
- ترقی پذیر ممالک میں اقتصادی ترقی پر SEZs کے اثرات کا جائزہ لے سکیں گے۔
- عالمگیریت کے درمیان علاقائی اقتصادی انضمام میں IEZs کے کردار کو سمجھ سکیں گے ۔

22.2 SEZ کے تعارف اور معنی (Introduction and Meaning of SEZ)

اسپیشل اکنامک زون (SEZ) ایک واضح طور پر بیان کردہ انکلیو (enclave) ہے جو عام طور پر ڈیوٹی فری ہوتا ہے۔ تجارتی کارروائیوں اور ڈیوٹیوں اور محصولات کے انعقاد کے مقاصد کے لیے اسے ایک غیر ملکی علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ کاروباری اداروں کو درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے 2000 میں پہلی بار SEZ پالیسی کا اعلان کیا گیا۔ پارلیمنٹ نے 2005 میں بہت سی مشاورت اور غور و خوض کے بعد اسپیشل اکنامک زونز ایکٹ پاس کیا۔ یہ ایکٹ 2006 میں SEZ قوانین کے ساتھ نافذ ہوا تھا۔ تاہم، SEZs بھارت میں 2000 سے 2006 تک کام کر رہے تھے (غیر ملکی تجارتی پالیسی-FTP کے تحت)۔

SEZ میں ایک الگ جغرافیائی خطے کی نشاندہی کی جاتی ہے جس کے معاشی قوانین کسی ملک کے عام معاشی قوانین سے مختلف ہوتے ہیں۔SEZ کے قیام کا بنیادی مقصد عام طور پر غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ، حوصلہ افزائی اور راغب کرنا ہے۔ چین، بھارت، جورڈن، پولینڈ، قازقستان، فلپائن اور روس سمیت متعدد ممالک میں SEZ قائم کیے گئے ہیں۔ چین جیسے تیز ترین ترقی پذیر ممالک کے پاس اب سب سے نمایاں SEZ جیسے شینزین، زیامین، شانتو(Shenzhen, Xiamen, Shantou)ہیں۔ ملک نے مذکورہ علاقوں میں SEZ قائم کرکے بہت سے فوائد حاصل کیے ہیں کیونکہ سامان کی نقل وحمل کے لیے ان SEZ سے سمندر تک رسائی بہت آسان ہے۔

ہندوستان میں SEZ، EPZ اسکیم کی توسیع ہے۔SEZ میں EPZ کے مقابلے میں مختلف اضافی فوائد فراہم کیے جاتے ہیں۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے SEZ کی اسکیم بہت پریشانی سے پاک ہے۔ ہندوستان میں خصوصی معاشیاتی زونز ملک کی برآمدات کو بڑھانے میں مدد کرتے ہیں اور اس طرح غیر ملکی زر مبادلہ کمانے میں حصہ ڈالتے ہیں۔ یہ زون مختلف قسم کی بنیادی ڈھانچے کی سہولیات فراہم کرتے ہیں جو خطے میں صنعتوں کی ترقی کے لیے ناگزیر ہیں۔ چین جیسے ممالک میں عام طور پر یہ زون سائز میں بہت بڑے ہوتے ہیں اور بڑے پیمانے پر پیداواری سرگرمیوں کے لیے بہت موزوں ہوتے ہیں۔ یہ زون نہ صرف غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دیتے ہیں بلکہ ملکی صنعتوں کو ترقی اور تنوع کے وسیع مواقع فراہم کرتے ہیں۔ چاہے یہ فری زونز ہوں، یا فارن ٹریڈ زونز، ایکسپورٹ پروسیسنگ زونز یا SEZ ان زونز کا جوہر کسٹم کے مقصد کے لیے علاقوں کو مختص کرنا ہے اور یہ صنعت کو کام کرنے والے دیگر یونٹوں کے مقابلے میں مختلف اضافی فوائد، اسکیمیں، مراعات بھی ملک میں فراہم کرتا ہے۔

22.3 SEZ کی خصوصیات (Features of SEZ)

SEZ کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

1۔ یہ ایک جغرافیائی خطہ ہے جس کے معاشی قوانین ہیں جو کسی ملک کے عام معاشی قوانین سے زیادہ آزاد ہیں۔

2۔ ایک SEZ تجارتی صلاحیت کی ترقی کا ایک آلہ ہے، جس کا مقصد غیر ملکی سرمایہ کاری اور ٹیکنالوجی کو راغب کرنے کے لیے ٹیکس اور کاروباری مراعات کے ذریعے تیز رفتار اقتصادی ترقی کو فروغ دینا ہے۔ آج، 120 ممالک میں تقریباً SEZ 3,000 کام کر رہے ہیں، جن کی برآمدات میں 600 بلین امریکی ڈالر اور تقریباً 50 ملین ملازمتیں ہیں۔

3۔ مزید برآں، SEZ ایک ایسا ذریعہ فراہم کرتا ہے جس میں یہ نہ صرف غیر ملکی کمپنیوں کو اپنی طرف راغب کرتا ہے جو سستی اور موثر جگہ کی تلاش میں ہیں تاکہ وہ اپنا آف شور کاروبار (offshore business) قائم کر سکیں، بلکہ یہ مقامی صنعتوں کو ایک مناسب چینل کے ذریعے اور نئے غیر ملکی شراکت داروں کی مدد سے اپنی برآمدات کو بہت مسابقتی قیمت پر بہتر بنانے کی بھی اجازت دیتا ہے۔

4۔ SEZ کی پیشکش آسان ٹیکس اور ٹیرف پالیسیاں جو ملک کے دیگر اقتصادی شعبوں سے مختلف ہیں۔ پیداوار کے لیے خام مال (raw material) کی ڈیوٹی فری درآمد اس کی ایک مثال ہے۔ مزید یہ کہ فری ٹریڈ زون بڑے تاجر کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں جو بغیر کسی لائسنس کی پریشانی اور اس میں شامل طویل عمل کے کاروبار کو ترتیب دینا چاہتے ہیں۔ زیادہ تر الاٹمنٹ سنگل ونڈو سسٹم (single

(window system) کے ذریعے کی جاتی ہے اور یہ انتہائی شفاف نظام ہے۔اس لیے سب سے اہم نکتہ برآمدات اور براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہے جس سے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ میں اضافہ ہوتا ہے اور بالآخر عالمی معیار کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی،اقتصادی ترقی، برآمدات اور روزگار میں اضافہ ہوتا ہے۔

22.4 SEZ کی اہمیت اور مقاصد (Importance and Objectives of SEZ)

ہندوستان میں SEZ کی اہمیت ذیل میں بیان کی گئی ہے:

ہندوستان میں اسپیشل اکنامک زون کی اہمیت کا خلاصہ درج ذیل چند نکات میں کیا جا سکتا ہے۔ہندوستان کے لیے خصوصی اقتصادی زون کے اہم ہونے کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ یہ مختلف شعبوں بشمول بیرون ملک سے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہ ملک کی اقتصادی ترقی کو فروغ دیتا ہے جو ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار (Gross Domestic Product) میں حصہ ڈالتا ہے۔

ہندوستان میں ایک خصوصی اقتصادی زون کی موجودگی بھی غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی میں اضافے میں معاون کرتی ہے۔ یہ لوگوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کی بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہ معیار زندگی (standard of living) کو اپ گریڈ کرنے کی طرف لے جاتا ہے۔

ہندوستان میں SEZ کے کچھ اہم مقاصد درج ذیل میں زیر بحث ہیں:

1۔ یہ سامان اور خدمات کی برآمدات کو بڑھاتا ہے کیونکہ ڈویلپرز (developers) کو مختلف چھوٹ صرف اس صورت میں فراہم کی جاتی ہے جب وہ انہیں برآمد کریں۔
2۔ یہ ملک کے دیہی اور نیم دیہی علاقوں (rural and semi-rural) میں روزگار کے کافی مواقع پیدا کرتا ہے۔
3۔ انفراسٹرکچر کی سہولیات ان جگہوں اور اس کے آس پاس تیار کی جاتی ہیں جہاں SEZ واقع ہیں۔اس سے گھریلو علاقوں میں تجارت اور صنعت کی ترقی میں مدد ملتی ہے۔
4۔ چونکہ خصوصی اقتصادی زون میں ڈویلپر سامان اور خدمات کی برآمدات پر بہت زیادہ زور دیتے ہیں،اس لیے غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے۔اس سے ملک کو بھاری زرمبادلہ کے ذخائر حاصل کرنے میں مزید مدد ملتی ہے جو کہ ملک کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے۔

22.5 SEZ کے ضرورت (Need of SEZs)

ترقی پذیر ممالک میں SEZ کی ضرورت:

SEZ ترقی پذیر ممالک کے لیے ایک اہم اور ناگزیر ذریعہ بن چکے ہیں جو بلند شرح نمو حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل اہم نکات ہیں جو SEZ کی ترقی کی ضرورت اور منطق (rationale) کی حمایت کرتے ہیں:

1۔ ترقی پذیر ممالک میں کسی بھی بڑے ترقیاتی منصوبے کو انجام دینے کے لیے بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی بھی قسم کے بڑے ترقیاتی پروگرام کو شروع کرنے کے لیے حکومت کو بھاری رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔SEZs FDI کو راغب کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہو سکتا ہے،اس طرح زر مبادلہ پیدا ہوتا ہے۔

2۔ عام طور پر ترقی پذیر ملک میں زیادہ تر صنعتیں پبلک سیکٹر کے ذریعے قائم کی جاتی ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر میں مالی وسائل، جدید ٹیکنالوجی اور مسابقتی طاقت کے لحاظ سے بڑی صلاحیت موجود ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر کو راغب کرنے کے لیے SEZ کی تخلیق پیداوار کی سطح کو بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس کے نتیجے میں زر مبادلہ کمانے اور برآمدات کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

3۔ SEZ ہر قسم کی تجارتی سرگرمیوں کو فروغ اور معاونت (promote and support) فراہم کرتا ہے۔ وہ ترقی پذیر ممالک میں روزگار پیدا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔

4۔ SEZ میں تجارت کافی پریشانی سے پاک ہے اس لیے ایسے زونز میں ترقی یافتہ ممالک سے ٹیکنالوجی کی منتقلی آسان ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں ترقی پذیر ممالک کو ترقی یافتہ ممالک کی پیداوار کی جدید تکنیک وغیرہ سے مستفید ہونے میں مدد ملتی ہے۔

22.6 SEZ کے فوائد اور نقصانات (Advantages and Disadvantages of SEZ)

ہندوستانی تناظر میں SEZ کے فوائد (Advantages of SEZs in Indian Context)

1۔ برآمدی منافع پر 15 سالہ کارپوریٹ ٹیکس کی چھٹی (tax holiday)- ابتدائی 5 سالوں کے لیے 100%، اگلے 5 سالوں کے لیے 50% اور بقایا 5 سال کے لیے 50% تک جو منافع دوبارہ سرمایہ کاری کے برابر ہے۔

2۔ نقصانات کو آگے بڑھانے (carry forward) کی اجازت ہے۔

3۔ SEZ یونٹوں کے تحت درآمد کے لیے کسی لائسنس کی ضرورت نہیں ہے۔

4۔ SEZ یونٹس کے قیام کے لیے ڈیوٹی فری درآمد یا سامان کی گھریلو خریداری۔

5۔ مقامی طور پر درآمد شدہ/حاصل کردہ سامان ڈیوٹی فری ہیں اور 5 سال کی منظوری کی مدت میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

6۔ کیپیٹل گڈز، خام مال، consumables، اسپیئر (spares) ز وغیرہ کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی سے استثنیٰ (exemption)۔

7۔ گھریلو بازار سے کیپٹل گڈز، خام مال، اور قابل استعمال اسپیئرز وغیرہ کی خریداری پر سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی (central excise duty) سے استثنیٰ (exemption)۔

8۔ سامان کی فروخت یا خریداری پر مرکزی سیلز ٹیکس (central sales tax) کی ادائیگی سے استثنیٰ، بشرطیکہ سامان مجاز کارروائیوں (authorize operations) کے لیے ہو۔

9۔ سروس ٹیکس کی ادائیگی سے استثنیٰ۔

10۔SEZ یونٹ کو برآمد کی تاریخ سے بارہ ماہ کی مدت کے اندر سامان یا سافٹ ویئر کی مکمل برآمدی قیمت حاصل کرنے اور بھارت کو واپس بھیجنے کی اجازت ہے۔

11۔غیر حقیقی برآمدی بلوں (export bills) کے "رائٹ آف" کی ان کی اوسط سالانہ وصولی (average annual realization) کے 5% کی سالانہ حد تک اجازت ہے۔

12۔ایکسپورٹ اور امپورٹ کارگو کا کسٹمز حکام کی طرف سے کوئی معمول کا امتحان (examination) نہیں ہے۔

13۔SEZs میں آف شور بینکنگ یونٹس (OBU) کے قیام کی اجازت ہے۔

14۔OBU نے تین سال کے لیے کمائے گئے منافع پر 100% انکم ٹیکس چھوٹ اور اگلے دو سالوں کے لیے 50% کی اجازت دی ہے۔

15۔ڈائریکٹر کے طور پر تقرری (appointment) سے پہلے 12 ماہ تک ہندوستان میں ڈومیسائل (domicile) کی ضرورت سے استثنیٰ۔

16۔چونکہ SEZ یونٹس کو 'عوامی افادیت کی خدمات' کے طور پر سمجھا جاتا ہے، ایسی کمپنیوں میں صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 میں مذکور دیگر شرائط کے علاوہ آجر کو 6 ہفتے پیشگی اطلاع دیے بغیر کسی ہڑتال کی اجازت نہیں ہوگی۔

17۔حکومت نے SEZ یونٹس کو پلاٹوں کے لیز/لائسنس پر سٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

18۔بغیر کسی پختگی کی پابندی کے سالانہ 500$ ملین تک کے بیرونی تجارتی قرضوں کی اجازت ہے۔

19۔انتظامی معاوضے کے لیے 2.40 کروڑ روپے سالانہ کی حد بڑھا دی گئی ہے۔

SEZs کے نقصانات (Disadvantages of SEZs) :

1۔ مختلف ٹیکس چھوٹ اور مراعات کی وجہ سے ریونیو کا نقصان۔

2۔ بہت سے تاجر SEZ میں دلچسپی رکھتے ہیں، تاکہ وہ سستے نرخوں پر حاصل کر سکیں اور اپنے لیے ایک لینڈ بینک بنا سکیں۔

3۔ EOU کے قیام کے لیے درخواست دینے والے یونٹس کی تعداد SEZ کے قیام کے لیے درخواستوں کی تعداد کے مطابق نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ منصوبہ توقعات کے مطابق نہیں ہو سکتا۔

22.7 SEZ کے قیام کا طریقہ کار (Procedure for establishing an SEZ)

SEZ کے قیام کے لیے درخواست دینے کا طریقہ کار (Procedure for Applying to Establish an SEZ)

درخواست دہندہ، جو SEZ قائم کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے، اسے ریاست کے چیف سکریٹری کو درج ذیل تفصیلات بتاتے ہوئے ایک درخواست دینا ہوگی:

1۔ درخواست گزار کا نام اور پتہ (Name and address of the Applicant)

2۔ پروموٹر کی تفصیلات (The details of the Promoter)

3۔ ایک پروجیکٹ رپورٹ جس میں پروجیکٹ کی تفصیلات شامل ہوں (A project report covering the details of the project)

4۔ کسی بھی موجودہ یا مجوزہ انفراسٹرکچر کی تفصیلات (Details of any existing or proposed infrastructure)

5۔ مجوزہ زون کا مقام (Location of the proposed zone)

6۔ قریبی بندرگاہ، ہوائی اڈے، ریل روڈ وغیرہ سے زون کا فاصلہ (The distance of the zone from the nearest seaport, airport, railroad etc.)

7۔ زون کا مجوزہ علاقہ (The proposed area of the zone)

8۔ مجوزہ سرمایہ کاری کی مالی تفصیلات (The financial details of the investment proposed)

9۔ منصوبے کی مالی اعانت کا طریقہ (Mode of financing the project)

10۔ منصوبے کی تکنیکی اور مالی قابل عملیت (The technical and the financial viability of the project)

11۔ غیر ملکی ایکویٹی کی تفصیلات اور منافع کی واپسی اگر کوئی ہے (The details of foreign equity and repatriation of dividends if any)

12۔ مجوزہ صنعتوں کی تفصیلات جن کی زون میں اجازت دی جائے گی یعنی صرف مخصوص صنعتیں ہی قائم کی جائیں گی یا یہ ملٹی پروڈکٹ زون ہوگی۔

اگر ریاستی حکومت مذکورہ بالا تفصیلات سے مطمئن ہے، تو وہ اسے اپنے تبصروں کے ساتھ محکمہ تجارت، حکومت ہند کو SEZ قائم کرنے کے لیے بھیجے گی۔

22.8 ایکسپورٹ اورینٹڈ یونٹ کے معنی (Meaning of Export Oriented Units)

ایکسپورٹ اورینٹڈ یونٹ (EOU) اسکیم یا ای او یو اسکیم حکومت ہند کی ایکسپورٹ پروموشن اسکیموں میں سے ایک ہے اور یہ 1980 سے موجود ہے۔ سیکٹر سپیسیفک ای او یو اسکیم کو سافٹ ویئر کی برآمد کے لیے سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارک (STP) اسکیم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یا الیکٹرانک ہارڈ ویئر کی برآمد کے لیے الیکٹرانک ہارڈ ویئر ٹیکنالوجی (EHTP) پارک اسکیم؛ یا بائیو ٹیکنالوجی پارک (BTP) اسکیم بائیو ٹیکنالوجی مصنوعات کی برآمد کے لیے۔

EOUاسکیم کے تحت، مینوفیکچر نگ یا سروس سیکٹر یونٹس کو اس مقصد کے ساتھ قائم کرنے کی اجازت ہے کہ تیار کردہ سامان یا خدمات کی پوری پیداوار برآمد کی جائے سوائے ڈومیسٹک ٹیرف ایریا (DTA) میں محدود فروخت کے جیسا کہ فارن ٹریڈ پالیسی (FTP) کے تحت فراہم کیا گیا ہے۔EOUاسکیم حکومت ہند کی طرف سے کامرس اور صنعت کی وزارت میں تیار کی گئی ہے۔EOU اسکیم کی دفعات غیر ملکی تجارتی پالیسی (FTP) کے باب 6 میں موجود ہیں۔

22.9 EoUکے مقاصد(Objectives of EoU)

EoUکے مقاصد درج ذیل ہیں:

ایکسپورٹ اورینٹڈ یونٹس (EOUs)اسکیم کو متعدد مقاصد کے ساتھ ڈیزائن کیا گیا ہے جس کا مقصد اقتصادی ترقی کو آگے بڑھانا، بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینااور صنعتی ترقی کو بڑھانا ہے۔

1۔ برآمدات کو بڑھانا(Boosting exports): EOUs کا مقصد برآمدی بازاروں کے لیے سامان کی تیاری اور پروسیسنگ کے لیے سازگار ماحول فراہم کرکے برآمدات کو بڑھانا ہے۔مختلف ترغیبات اور سہولتیں پیش کرکے،EOUsکاروباری اداروں کو اپنی مسابقت کو بڑھانے اور عالمی تجارت میں اپنا حصہ بڑھانے کے قابل بناتے ہیں۔

2۔ زرمبادلہ کمانا (Earning foreign exchange): EOUs بین الاقوامی بازاروں میں اشیا اور خدمات برآمد کرکے ملک کے لیے زرمبادلہ کمانے میں حصہ ڈالتے ہیں۔اس سے ادائیگیوں کے توازن کو مستحکم کرنے اور ملک کے کرنسی کے ذخائر کو مضبوط بنانے میں مدد ملتی ہے۔

3۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنا(Attracting foreign investment): EOUs ایک سازگار ریگولیٹری ماحول، ٹیکس کے فوائد اور بنیادی ڈھانچے کی مدد فراہم کرکے غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرتے ہیں۔غیر ملکی سرمایہ کاروں کو برآمدات کے مواقع سے فائدہ اٹھانے اور مقامی مارکیٹ تک رسائی حاصل کرنے کے لیے EOUsمیں مینوفیکچر نگ یونٹس قائم کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

4۔ روزگار پیدا کرنا(Generating employment): EOUs مینوفیکچر نگ کی سہولیات، سروس انڈسٹریز،اور معاون انفراسٹرکچر قائم کرکے روزگار کے مواقع پیدا کرتے ہیں۔EOUsکا قیام براہ راست پیداواری اکائیوں میں اور بالواسطہ متعلقہ شعبوں جیسے لاجسٹک، نقل وحمل اور خدمات میں ملازمتیں پیدا کرتا ہے۔

5۔ پسماندہ اور آگے کے روابط(Backward and forward linkages): EOUs گھریلو ٹیرف ایریا (DTA) سے خام مال حاصل کرکے اور DTAکو تیار سامان کی فراہمی کے ذریعے پسماندہ اور آگے کے روابط کو فروغ دیتے ہیں۔EOUsاور DTAکے درمیان یہ انضمام گھریلو سپلائی چینز کی کارکردگی کو بڑھاتا ہے اور ذیلی صنعتوں کی ترقی میں معاونت کرتا ہے۔

6۔ جدید ترین ٹیکنالوجی کو راغب کرنا(Attracting latest technology): EOUs غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ اشتراک اور شراکت(collaborations and partnerships)کی حوصلہ افزائی کرکے جدید ترین ٹیکنالوجی کو ملک میں راغب کرتے ہیں۔EOUs کی موجودگی ٹیکنالوجی کی منتقلی، علم کے تبادلے اور بہترین طریقوں کو اپنانے میں سہولت فراہم کرتی ہے، جس سے جدت اور صنعتی اپ گریڈنگ ہوتی ہے۔

7۔ مہارتوں کو اپ گریڈ کرنا اور ہنر مند افرادی قوت کا ذریعہ بنانا(Upgrading skills and creating a source of skilled manpower): EOUs مقامی افرادی قوت کے لیے تربیت اور روزگار کے مواقع فراہم کرکے ہنر مندی کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ ملازمت کے دوران تربیت اور صلاحیت سازی کے پروگراموں کے ذریعے، EOUs مہارتوں کو اپ گریڈ کرنے اور ہنر مند افرادی قوت کا ایک پول(pool)بنانے میں مدد کرتے ہیں جو برآمد پر مبنی صنعتوں کی ضروریات کو پورا کر سکے۔

8۔ پسماندہ علاقوں کی ترقی(Development of backward areas): EOUs محدود اقتصادی مواقع والے خطوں میں صنعتی یونٹس قائم کرکے پسماندہ علاقوں کی ترقی کو فروغ دیتے ہیں۔ سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور بنیادی ڈھانچے کی تشکیل کے ذریعے، EOUs ان پسماندہ خطوں میں معاشی ترقی، غربت کے خاتمے، اور معیار زندگی کو بہتر بناتے ہیں۔

مجموعی طور پر، EOU اسکیم کے مقاصد برآمدی مسابقت کو بڑھانے، غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے، صنعت کاری کو فروغ دینے، اور ملک کے مختلف خطوں میں جامع ترقی کو فروغ دینے کے لیے مربوط ہیں۔

22.10 OEPD کے معنی

(Introduction of Outward Economic Processing Development)

OEPD کا مطلب آؤٹ ورڈ اکنامک پروسیسنگ اینڈ ڈویلپمنٹ ہے، اور یہ بین الاقوامی کاروبار کے تناظر میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، خاص طور پر ان ممالک کے لیے جن کا مقصد اپنی برآمدی مسابقت کو بڑھانا، غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنا، اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینا ہے۔ آؤٹ ورڈ اکنامک پروسیسنگ اینڈ ڈویلپمنٹ (OEPD) ایک اسٹریٹجک نقطہ نظر ہے جو کاروبار یا سرمایہ کاروں کے ذریعہ غیر ممالک میں اقتصادی پروسیسنگ زون، صنعتی پارکس، یا پیداواری سہولیات کے قیام کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ حکمت عملی کمپنیوں کو اپنی مسابقت(competitiveness) کو بڑھانے، نئی بازاروں تک رسائی اور اقتصادی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے مختلف جغرافیائی مقامات پر کام کرنے کے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتی ہے۔

OEPD کے اقدامات دنیا بھر میں مختلف صنعتوں اور خطوں میں مل سکتے ہیں، مثال کے طور پر:

i. گاڑیوں کی صنعت (Automotive Industry)

ii. الیکٹرانکس سیکٹر (Electronics Sector)

iii. ملبوسات اور ٹیکسٹائل (Apparel and Textiles)

iv. فارماسیوٹیکل کی صنعت (Pharmaceutical Industry)

v. انفارمیشن ٹیکنالوجی کی خدمات (Information Technology Services)

یہ مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ کس طرح مختلف صنعتوں میں کمپنیاں عالمی مواقع سے فائدہ اٹھانے، مارکیٹ کی رسائی کو بڑھانے، لاگت کو بہتر بنانے، اور بین الاقوامی کاروباری منظرنامے میں پائیدار ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے بیرونی اقتصادی پروسیسنگ اور ترقی میں مشغول ہوتی ہیں۔

22.11 OEPD کے افعال (Functions of OEPD)

OEPD کے افعال ذیل میں دیئے گئے ہیں:

1۔ غیر ملکی بازاروں تک رسائی (Access to Foreign Markets): OEPD کمپنیوں کو غیر ممالک میں پیداواری سہولیات یا پروسیسنگ یونٹس قائم کرنے کے قابل بناتا ہے، جس سے وہ نئی بازاروں سے قربت حاصل کر سکیں۔ ٹارگیٹ مارکیٹوں کے قریب آپریشنز ترتیب دے کر، فرمیں نقل و حمل کے اخراجات کو کم کر سکتی ہیں، تجارتی رکاوٹوں کو کم کر سکتی ہیں، اور مقامی مارکیٹ کے مطالبات کے لیے زیادہ مؤثر طریقے سے جواب دے سکتی ہیں، اس طرح اپنی عالمی رسائی کو بڑھا سکتی ہیں۔

2۔ لاگت کی کارکردگی اور مسابقت (Cost Efficiency and Competitiveness): OEPD کمپنیوں کو غیر ملکی مقامات پر لاگت کی استعداد سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے، جیسے کہ کم مزدوری کی لاگت، سازگار ٹیکس نظام، یا خصوصی معلومات تک رسائی۔ ان فوائد سے فائدہ اٹھا کر، فرمیں اپنی لاگت کی مسابقت کو بہتر بنا سکتی ہیں، پیداواری صلاحیت کو بڑھا سکتی ہیں، اور اپنی سپلائی چین کو بہتر بنا سکتی ہیں، بالآخر بین الاقوامی بازاروں میں اپنے منافع اور مارکیٹ شیئر کو بڑھا سکتی ہیں۔

3۔ ٹیکنالوجی کی منتقلی اور اختراع (Technology Transfer and Innovation): OEPD بیرونی ممالک میں پیداواری سہولیات یا R&D مراکز کے قیام کے ذریعے ٹیکنالوجی کی منتقلی اور جدت (innovation) میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ مقامی شراکت داروں کے ساتھ تعاون کر کے یا بیرون ملک ٹیکنالوجی پر مبنی شعبوں میں سرمایہ کاری کر کے، فرمیں نئی ٹیکنالوجیز، علم، اور بہترین طریقوں تک رسائی حاصل کر سکتی ہیں، جو جدت کو آگے بڑھا سکتی ہیں، مصنوعات کے معیار کو بڑھا سکتی ہیں اور عالمی بازاروں میں اپنی مسابقتی پوزیشن کو مضبوط بنا سکتی ہیں۔

4۔ خطرے کا تنوع (Risk Diversification): OEPD کمپنیوں کو مختلف ممالک یا خطوں میں اپنی پیداواری سہولیات پھیلا کر اپنے آپریشنل خطرات کو متنوع بنانے کی اجازت دیتا ہے۔ جغرافیائی طور پر تنوع پیدا کر کے، فرمیں کسی بھی ایک مارکیٹ میں سیاسی عدم استحکام، ریگولیٹری تبدیلیوں، قدرتی آفات، یا دیگر منفی واقعات کے اثرات کو کم کر سکتی ہیں، غیر یقینی صورتحال کے عالم میں کاروبار کے تسلسل اور لچک کو یقینی بناتی ہیں۔

5۔ گلوبل ویلیو چین انٹیگریشن(Global Value Chain Integration): OEPD فرموں کو سرحد پار پیداواری نیٹ ورکس اور سپلائی چینز میں حصہ لے کر گلوبل ویلیو چینز (GVCs) میں ضم کرنے کے قابل بناتا ہے۔ بیرون ملک پیداواری سہولیات کے قیام یا پیداوار کے مخصوص مراحل کو غیر ملکی شراکت داروں کو آؤٹ سورس کر کے، فرمیں اپنی سورسنگ، پیداوار اور تقسیم کے عمل کو بہتر بنا سکتی ہیں، دنیا بھر میں صارفین کی ضروریات کو پورا کرنے میں زیادہ کارکردگی اور لچک حاصل کر سکتی ہیں۔

6۔ اقتصادی ترقی(Economic Development): OEPD گھریلو اور میزبان ممالک دونوں میں اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالتا ہے۔ آبائی ملک میں، OEPD میں شامل فرمیں روزگار کے مواقع پیدا کرتی ہیں، گھریلو سرمایہ کاری کو تحریک دیتی ہیں، اور صنعتی اپ گریڈنگ کو فروغ دیتی ہیں۔ میزبان ممالک میں، OEPD غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرتا ہے، ٹیکنالوجی کی منتقلی کو فروغ دیتا ہے، اور مقامی اقتصادی ترقی کی حمایت کرتا ہے، اس طرح غربت کے خاتمے اور صلاحیت کی تعمیر میں مدد کرتا ہے۔

تاہم، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ OEPD چیلنجز اور تحفظات بھی پیش کرتا ہے، جیسے ثقافتی اختلافات(cultural differences)، ریگولیٹری پیچیدگیاں، جغرافیائی سیاسی خطرات، اور ماحولیاتی اثرات۔ لہذا، OEPD میں شامل کمپنیوں کو مارکیٹ کی مکمل تحقیق کرنے، ہدف والے ممالک کے سیاسی اور اقتصادی منظر نامے کا جائزہ لینے، اور بین اقوامی کاروباری ماحول میں خطرات کے انتظام اور زیادہ سے زیادہ مواقع کے لیے مضبوط حکمت عملی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔

22.12 کلیدی الفاظ(Keywords)

1۔ بین اقوامی اقتصادی زونز(IEZs): مراعات اور ہموار قواعد وضوابط کے ذریعے عالمی تجارت اور سرمایہ کاری کی سہولت فراہم کرنے والے مخصوص شعبے۔

2۔ خصوصی اقتصادی زونز(SEZs): غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور برآمدات کو فروغ دینے کے لیے آزادانہ اقتصادی قوانین کے ساتھ نامزد جغرافیائی خطوں کو کہا جاتا ہے۔

3۔ ایکسپورٹ اورینٹڈ یونٹس (EOUs): اپنی پوری پیداوار کو برآمد کرنے کے لیے اکائیاں قائم کی گئی ہیں جس سے زرمبادلہ کمانے اور روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

4۔ اقتصادی ترقی(economic growth): پیداوار، سرمایہ کاری اور کھپت میں اضافے کے ذریعے کسی ملک کی معیشت کی توسیع۔

5۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI): کسی کمپنی یا فرد کی طرف سے ایک ملک کسی دوسرے ملک میں کاروباری مفادات میں کی جانے والی سرمایہ کاری، یا تو کاروباری آپریشنز قائم کرنے یا کاروباری اثاثے حاصل کرنے کی صورت میں۔

6۔ ٹیکس کی مراعات(Tax incentives): مخصوص اقتصادی سرگرمیوں یا سرمایہ کاری کو شروع کرنے کی ترغیب کے طور پر کاروباری اداروں یا افراد کو پیش کردہ ٹیکسوں میں کمی۔

7۔ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ: معاشی سرگرمیوں کو سپورٹ کرنے کے لیے جسمانی ڈھانچے اور سہولیات کی تعمیر اور بہتری، جیسے سڑکیں، بندرگاہیں اور یوٹیلیٹیز۔

8۔ عالمگیریت(Globalization): ممالک، معیشتوں اور ثقافتوں کے درمیان بڑھتے ہوئے باہمی ربط اور باہمی انحصار کا عمل۔

9۔ اقتصادی ترقی(Economic development): کسی ملک کے شہریوں کی معاشی بہبود(economic well-being)اور معیار زندگی میں بہتری، عام طور پر جی ڈی پی کی ترقی، آمدنی کی سطح، اور روزگار کی شرح جیسے عوامل سے ماپا جاتا ہے۔

10۔ تجارتی سہولت(Trade facilitation): لاگت کو کم کرنے اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے بین المالکی تجارتی عمل کو آسان اور ہموار کرنے کے لیے اقدامات۔

22.13 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

بتائیے کہ مندرجہ ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط(True or False)

1۔ خصوصی اقتصادی زونز(SEZs) کا مقصد غیر ملکی سرمایہ کاری کو محدود کرنا اور برآمدات کو محدود کرنا ہے۔

2۔ ایکسپورٹ اورینٹڈ یونٹس (EOUs) کو اپنی پوری پیداوار مقامی طور پر فروخت کرنے کی اجازت ہے۔

3۔ سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی(discourage)اور اقتصادی ترقی کو روکنے کے لیے SEZs میں عام طور پر ٹیکس مراعات پیش کی جاتی ہیں۔

4۔ بین الاقوامی اقتصادی زونز(IEZs) میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی ترجیح نہیں ہے۔

5۔ SEZs میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کی حوصلہ شکنی (discourage) کی جاتی ہے۔

6۔ عالمگیریت کا بین الاقوامی اقتصادی زونز(IEZs) کی ترقی پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

7۔ اقتصادی ترقی ایکسپورٹ اورینٹڈ یونٹس (EOUs) کا مقصد نہیں ہے۔

8۔ SEZs عام طور پر کاروباروں کو راغب کرنے کے لیے آسان ٹیکس اور ٹیرف پالیسیاں پیش کرتے ہیں۔

9۔ خصوصی اقتصادی زونز(SEZs) کے قیام میں اقتصادی ترقی پر غور نہیں کیا جاتا۔

10۔ تجارتی سہولت کاری کے اقدامات کا مقصد بین الاقوامی تجارتی عمل کو پیچیدہ اور سست کرنا ہے۔

جوابات:

1۔ غلط	2۔ غلط	3۔ غلط	4۔ غلط	5۔ غلط
6۔ غلط	7۔ غلط	8۔ صحیح	9۔ غلط	10۔ غلط

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ بین الاقوامی اقتصادی زونز(IEZs)کابنیادی مقصد کیا ہے؟

2۔ خصوصی اقتصادی زونز(SEZs)کی وضاحت کریں اوران کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

3۔ ایکسپورٹ اورینٹڈ یونٹس (EOUs)کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟

4۔ SEZs میں ٹیکس مراعات کیوں پیش کی جاتی ہیں؟

5۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی IEZs کی کامیابی میں کس طرح کردار ادا کرتی ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ ترقی پذیر ممالک میں خصوصی اقتصادی زونز(SEZs)کے قیام کے فوائد اور نقصانات پر تبادلہ خیال کریں۔

2۔ SEZ کے قیام کے لیے درخواست دینے کے طریقہ کار کی وضاحت کریں،اس میں شامل کلیدی اقدامات کی وضاحت کریں۔

3۔ کسی ملک کی برآمدی مسابقت اور معاشی نمو کو بڑھانے میں ایکسپورٹ اورینٹڈ یونٹس (EOUs) کے کردار کا اندازہ لگائیں، اپنے تجزیے کی حمایت کے لیے مثالیں فراہم کریں۔

4۔ SEZs اور انٹرنیشنل اکنامک زونز(IEZs) کے مقاصد اور افعال کا موازنہ کریں ،عالمی تجارت اور سرمایہ کاری میں ان کے متعلقہ شراکت کو نمایاں کریں۔

5۔ بین الاقوامی اقتصادی زونز(IEZs) کے ارتقاء اور ترقی پر عالمگیریت کے اثرات کا تجزیہ کریں،اس بات پر تبادلہ خیال کریں کہ IEZs کس طرح آج کی باہم مربوط دنیا میں سرحد پار تعاون اور اقتصادی انضمام کو سہولت فراہم کرتے ہیں۔

اکائی 23۔ غیر ملکی سرمایہ کاری

(Foreign Investment)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	23.0 تمہید
Objectives	23.1 مقاصد
Meaning of Foreign Investment	23.2 غیر ملکی سرمایہ کاری کے معنی
Importance of Foreign Investment	23.3 غیر ملکی سرمایہ کاری کی اہمیت
Objectives of Foreign Investment	23.4 غیر ملکی سرمایہ کاری کے مقاصد
Advantages of Foreign Investment	23.5 غیر ملکی سرمایہ کاری کے فوائد
Disadvantages of Foreign Investment	23.6 غیر ملکی سرمایہ کاری کے نقصانات
Foreign Investment in India	23.7 ہندوستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری
Foreign Investment of India	23.8 ہندوستان کی غیر ملکی سرمایہ کاری
Suitability of Foreign investment	23.9 غیر ملکی سرمایہ کاری کی مناسبیت
Challenges of Foreign Investment	23.10 غیر ملکی سرمایہ کاری کے چیلنجز
Remedial Measures for the challenges of foreign investment	23.11 غیر ملکی سرمایہ کاری کے چیلنجوں کے لیے تدارک کے اقدامات
Role of Foreign Investment in Economic Development	23.12 اقتصادی ترقی میں غیر ملکی سرمایہ کاری کا کردار
Keywords	23.13 کلیدی الفاظ
Model Examination Questions	23.14 نمونہ امتحانی سوالات

23.0 تمہید (Introduction)

غیر ملکی سرمایہ کاری تب ہوتی ہے جب کوئی گھریلو سرمایہ کار کسی غیر ملک میں کسی اثاثے کی ملکیت خریدنے کا فیصلہ کرتا ہے۔اس میں لین دین کو انجام دینے کے لیے ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہونے والی نقدی(cash flow) کا بہاؤ شامل ہے۔اگر ملکیت کا داؤ(ownership stake)کافی بڑا ہے تو، غیر ملکی سرمایہ کار ادارے کی کاروباری حکمت عملی کو متاثر کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔

غیر ملکی سرمایہ کاری اکثر بڑے مالیاتی ادارے اس امید پر کرتے ہیں کہ وہ اپنے پورٹ فولیو کو متنوع بنائیں یا بین الاقوامی سطح پر اپنی موجودہ کمپنیوں میں سے کسی ایک کے کام کو وسعت(expand)دیں۔اسے اکثر اسکیلنگ(scaling)کے مقاصد کے لیے ایک اقدام یا اقتصادی ترقی میں حوصلہ افزائی کے لیے ایک اتپریرک(catalyst) سمجھا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر، کچھ کمپنیاں عالمی ہنر اور رابطوں تک پہنچنے کے لیے دنیا بھر میں اپنے دفاتر کو بڑھا سکتی ہیں۔ مثالوں میں Goldman Sachs،J.P Morgan،Morgan Stanley،اور دیگر بڑی کارپوریشنز شامل ہوں گی۔دوسرے معاملات میں، کچھ کمپنیاں مخصوص ممالک میں پیش کردہ سستی مزدوری یا پیداواری لاگت سے فائدہ اٹھانے کے لیے سہولیات یا آپریشن کھول سکتی ہیں۔

خاص طور پر ٹیکسٹائل کمپنیوں کے لیے، جیسے کہ ریٹیل پروڈکشن، بہت سی فیکٹریاں چین اور بنگلہ دیش میں واقع ہیں حالانکہ سیلز شمالی امریکہ پر مرکوز ہیں ، جیسے H&M یا Zara-کیونکہ وہاں مواد اور مزدوری(material and labour)کافی سستی ہے۔اس طرح، آؤٹ سورسنگ کے نتیجے میں زیادہ منافع ہوگا۔دوسرے معاملات میں، کچھ بڑی کارپوریشنیں ان ممالک میں کاروبار کرنے کو ترجیح دیں گی جہاں ٹیکس کی شرحیں کم ہیں۔

23.1 مقاصد(Objectives)

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ:

- غیر ملکی سرمایہ کاری کے تصور اور عالمی معیشت میں اس کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
- غیر ملکی سرمایہ کاری کی مختلف شکلوں کی نشاندہی کر سکیں گے۔
- غیر ملکی سرمایہ کاری کی اہمیت کا تجزیہ کرنے کے قابل ہو جائے گے.
- غیر ملکی سرمایہ کاری کے فوائد اور نقصانات کا جائزہ لے سکیں گے۔
- غیر ملکی سرمایہ کاری سے منسلک چیلنجوں کا جائزہ لے سکیں گے۔

23.2 غیر ملکی سرمایہ کاری کے معنی (Meaning of Foreign Investment)

غیر ملکی سرمایہ کاری میں ایک ملک سے دوسرے ملک میں سرمائے کا بہاؤ شامل ہوتا ہے، جس سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ملکی کمپنیوں اور اثاثوں میں وسیع ملکیت کا حصہ ملتا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ غیر ملکیوں کا اپنی سرمایہ کاری کے ایک حصے کے طور پر انتظام میں ایک فعال کردار ہوتا ہے یا ایکویٹی اسٹیک اتنا بڑا ہوتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار کاروباری حکمت عملی پر اثر انداز ہو سکے۔ ایک جدید رجحان عالمگیریت کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے، جہاں کثیر القومی فرمیں مختلف ممالک میں سرمایہ کاری کرتی ہیں۔

غیر ملکی سرمایہ کاری کو مستقبل میں اقتصادی ترقی کے لیے ایک اتپریرک (catalyst) کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری افراد کی طرف سے کی جا سکتی ہے، لیکن یہ اکثر کمپنیوں اور کارپوریشنوں کی طرف سے کی جانے والی کوششیں ہیں جن کے پاس کافی اثاثے ہیں جو اپنی رسائی کو بڑھانے کے خواہاں ہیں۔

جیسے جیسے عالمگیریت بڑھ رہی ہے، دنیا بھر کے ممالک میں زیادہ سے زیادہ کمپنیوں کی شاخیں ہیں۔ کچھ ملٹی نیشنل کارپوریشنز کے لیے، سستی پیداوار اور مزدوری کی لاگت کے مواقع کی وجہ سے مختلف ملک میں نئے مینوفیکچرنگ اور پروڈکشن پلانٹس کھولنا معقول ہے۔

مزید برآں، یہ بڑی کارپوریشنیں اکثر ان ممالک کے ساتھ کاروبار کرنا چاہتی ہیں جہاں وہ کم سے کم ٹیکس ادا کریں گے۔ وہ اپنے ہوم آفس یا اپنے کاروبار کے کچھ حصوں کو کسی ایسے ملک میں منتقل کر کے ایسا کر سکتے ہیں جو ٹیکس کے لیے سازگار ہے یا غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے سازگار ٹیکس قوانین رکھتا ہے۔

آخر میں، غیر ملکی سرمایہ کاری اس وقت ہوتی ہے جب غیر ملکی کمپنیاں ملکی کمپنیوں میں سرمایہ کاری کرتی ہیں اور اپنے روزمرہ کے کاموں اور کلیدی اسٹریٹجک توسیع میں فعال حصہ لینے کی کوشش کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی امریکی کمپنی ہندوستانی کمپنی میں سرمایہ کاری کرتی ہے، تو یہ غیر ملکی سرمایہ کاری ہو گی۔

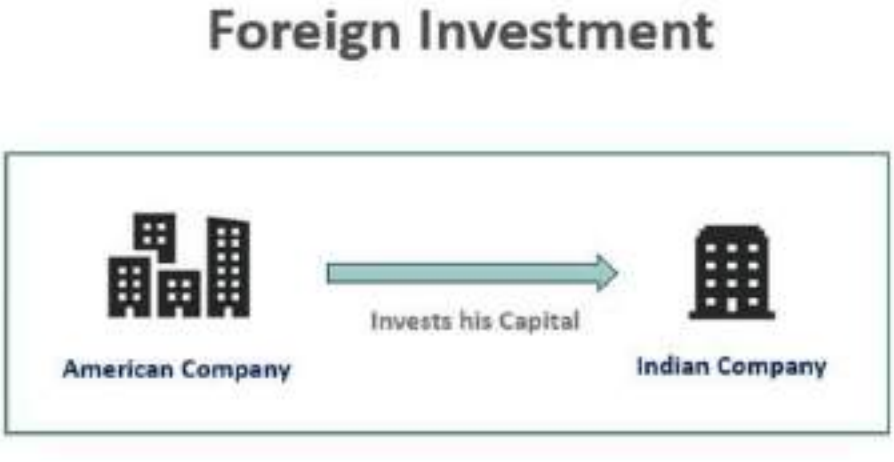

نوٹ: غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے والے ٹیکس ہیون ممالک میں سے کچھ زیادہ مقبول ہیں جن میں بہاماس، برمودا، موناکو، لکسمبرگ، Mauritius، اور cayman island شامل ہیں۔

23.3 غیر ملکی سرمایہ کاری کی اہمیت (Importance of Foreign Investment)

ہندوستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی اہمیت مندرجہ ذیل ہے:

غیر ملکی سرمایہ کاری نے گزشتہ چند دہائیوں میں ہندوستان کی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہاں کچھ وجوہات ہیں کہ ہندوستان کے لیے غیر ملکی سرمایہ کاری کیوں اہم ہے:

1۔ اقتصادی ترقی (Economic Development): غیر ملکی سرمایہ کاری نئے منصوبوں کی مالی اعانت، موجودہ منصوبوں کو وسعت دینے اور بنیادی ڈھانچے کو جدید بنانے کے لیے ضروری سرمایہ اور وسائل فراہم کرکے معاشی ترقی کو فروغ دینے میں مدد کر سکتی ہے۔اس سے پیداواری صلاحیت میں اضافہ، روزگار کی تخلیق اور مجموعی اقتصادی ترقی ہو سکتی ہے۔

2۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی (Infrastructure Development): یہ سڑکوں، بندرگاہوں، ہوائی اڈوں، اور پاور پلانٹس سمیت انفراسٹرکچر کی ترقی میں مدد کرتی ہے۔اس سے کنیکٹیویٹی اور لاجسٹکس (connectivity and logistics) میں بہتری آسکتی ہے، جس سے ملکی کمپنیوں کے لیے کاروبار کرنا اور زیادہ غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنا آسان ہو سکتا ہے۔

3۔ ایمپلائمنٹ جنریشن (Employment Generation): غیر ملکی سرمایہ کاری خاص طور پر ہندوستان کے محنت کش شعبوں میں میں روزگار کے مواقع پیدا کر سکتی ہے۔اس سے بے روزگاری اور غربت کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے، اور مزدوروں کے معیار زندگی کو بھی بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

4۔ ٹیکنالوجی کی منتقلی (Technology Transfer): ہندوستان میں نئی ٹکنالوجی اور مہارت لاتی ہے ، جس سے پیداواریت اور مسابقت کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ یہ خاص طور پر ہندوستان جیسے ترقی پذیر ممالک کے لیے فائدہ مند ہو سکتا ہے جن کے پاس نئی ٹیکنالوجی یا مصنوعات تیار کرنے کے لیے وسائل یا علم کی کمی ہو سکتی ہے۔

5۔ بین الاقوامی بازاروں تک رسائی (Access to International Markets): غیر ملکی سرمایہ کاری ہندوستانی کمپنیوں کو بین الاقوامی بازاروں تک رسائی فراہم کر سکتی ہے، جس سے انہیں اپنے کسٹمر بیس کو بڑھانے اور اپنی برآمدات بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔ یہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ہو سکتا ہے جن کے پاس اپنے طور پر غیر ملکی بازاروں میں داخل ہونے کے لیے وسائل یا مہارت کی کمی ہو سکتی ہے۔

23.4 غیر ملکی سرمایہ کاری کے مقاصد (Objectives of Foreign Investment)

غیر ملکی سرمایہ کاری کے مقاصد مندرجہ ذیل ہے:

غیر ملکی سرمایہ کاری آج کی گلوبلائزڈ دنیا میں معاشی ترقی کا ایک لازمی محرک ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کے چند اہم مقاصد یہ ہیں:

1۔ آمدنی پیدا کرنا (Generate Revenue): بیرونی سرمایہ کاری کی بنیادی وجوہات میں سے ایک آمدنی پیدا کرنا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کاروبار کو آمدنی کے نئے سلسلے اور ترقی کے مواقع فراہم کر سکتی ہے۔ بیرونی ممالک میں سرمایہ کاری کر کے، کمپنیاں نئی بازاروں میں داخل ہو سکتی ہیں، اپنے کسٹمر بیس کو بڑھا سکتی ہیں، اور فروخت اور منافع میں اضافہ کر سکتی ہیں۔

2۔ کاروبار کو وسعت دینا(Expand Business) : غیر ملکی سرمایہ کاری کی ایک اور وجہ کاروباری کارروائیوں کو بڑھانا ہے۔ غیر ملکی مارکیٹ میں سرمایہ کاری کرنے سے کمپنیوں کو نئے وسائل، جیسے لیبر، خام مال اور ٹیکنالوجی تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔ اس سے انہیں اپنے کام کو متنوع بنانے، لاگت کم کرنے اور عالمی منڈی میں مسابقتی برتری حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

3۔ وسائل تک رسائی (Access to Resources): وسائل تک رسائی غیر ملکی سرمایہ کاری کا ایک اہم محرک ہے۔ مثال کے طور پر، ایک کمپنی جس کو خام مال جیسے تیل یا معدنیات(mineral) کی ضرورت ہوتی ہے وہ کسی غیر ملک میں سرمایہ کاری کر سکتی ہے جہاں یہ وسائل کثرت سے ہیں۔ یہ نہ صرف کمپنی کو وسائل کی قابل اعتماد فراہم کرتا ہے بلکہ کسی ایک وسائل پر اس کا انحصار بھی کم کرتا ہے۔

4۔ تنوع (Diversification): غیر ملکی بازاروں میں سرمایہ کاری کرنے سے کمپنیوں کو اپنے کاموں کو متنوع بنانے اور ان کی گھریلو مارکیٹ میں خطرات سے نمٹنے میں مدد مل سکتی ہے۔ مختلف مارکیٹوں میں سرمایہ کاری کر کے، کمپنیاں اپنے خطرات کو پھیلا(diversify) سکتی ہیں اور ایک مارکیٹ میں کسی بھی معاشی یا سیاسی عدم استحکام کے اثرات کو کم کر سکتی ہیں۔

23.5 غیر ملکی سرمایہ کاری کے فوائد(Advantages of Foreign Investment)

غیر ملکی سرمایہ کاری کے فوائد مندرجہ ذیل ہے:

1. روزگار کی تخلیق(Employment Creation): غیر ملکی سرمایہ کاری مینوفیکچرنگ سرگرمیوں کو فروغ دے کر اور سروس سیکٹر کو تقویت دے کر روزگار کے مواقع پیدا کرتی ہے۔ چونکہ کمپنیاں نئے منصوبوں(prjoects) میں سرمایہ کاری کرتی ہیں یا موجودہ منصوبوں کو وسعت دیتی ہیں، انہیں افرادی قوت کی ضرورت ہوتی ہے، جس سے ملازمتیں پیدا ہوتی ہیں اور بے روزگاری کی شرح میں کمی واقع ہوتی ہے۔

2. خصوصی مارکیٹ تک رسائی(Exclusive Market Access): غیر ملکی سرمایہ کاری اکثر کمپنیوں کو دیگر ممالک کی مارکیٹوں تک خصوصی رسائی فراہم کرتی ہے۔ یہ فائدہ کاروباری اداروں کو نئے صارفین تک پہنچنے، اپنے گاہک کی رسائی کو بڑھانے، اور ملکی بازاروں سے باہر اپنی آمدنی کے سلسلے کو متنوع بنانے کی اجازت دیتا ہے۔

3. بنیادی ڈھانچے کی ترقی (Infrastructure Development): غیر ملکی سرمایہ کاری پہلے سے پسماندہ علاقوں میں صنعتوں یا پلانٹس کے قیام کے ذریعے ملک کے بنیادی ڈھانچے کو بڑھانے میں معاون ہے۔ یہ سرمایہ کاری سڑکوں، بندرگاہوں اور یوٹیلیٹیز جیسے منصوبوں میں سرمایہ لگاتی ہے، اس طرح کنیکٹیویٹی کو بہتر بناتا ہے اور دور دراز علاقوں میں معاشی ترقی کو آسان بناتا ہے۔

4. ٹیکنالوجی کی منتقلی اور آپریشنل طرز عمل (Technology Transfer and Operational Practices): غیر ملکی سرمایہ کاری علم اور مہارت کے تبادلے میں سہولت فراہم کرتی ہے، جس سے ٹیکنالوجیز اور آپریشنل طریقوں میں ترقی ہوتی ہے۔ کمپنیاں اکثر جدید تکنیکیں، انتظامی مہارتیں(managerial skills)، اور صنعت کے بہترین طریق کار لاتی ہیں، جو ملکی مارکیٹ میں پیداواری صلاحیت اور مسابقت کو نمایاں طور پر بڑھا سکتی ہیں۔

5. مینوفیکچرنگ اور برآمدات میں اضافہ (Boost in Manufacturing and Exports): غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ عام طور پر مینوفیکچرنگ سرگرمیوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے، جس سے پیداوار کی سطح بلند ہوتی ہے۔ نتیجتاً، پیداوار میں یہ اضافہ اکثر برآمدات کے زیادہ حجم میں ترجمہ کرتا ہے کیونکہ کمپنیاں پیمانے کی معیشتوں سے فائدہ اٹھانا اور بین الاقوامی بازاروں کا استحصال کرنا چاہتی ہیں، اس طرح ملک کا تجارتی توازن مضبوط ہوتا ہے۔

6. آمدنی اور ملازمت کے مواقع میں اضافہ (Rise in Income and Job Opportunities): غیر ملکی سرمایہ کاری نہ صرف ملازمتیں پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے بلکہ آمدنی کی سطح میں اضافے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔ جیسے جیسے صنعتیں غیر ملکی سرمایہ کاری کی وجہ سے پھلتی پھولتی ہیں، اجرتوں میں اضافہ ہوتا ہے، اس طرح مجموعی معیار زندگی میں بہتری آتی ہے اور ملک کی فی کس آمدنی(per capita income) میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس مثبت اقتصادی لہر کا اثر افراد اور وسیع تر معیشت دونوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

23.6 غیر ملکی سرمایہ کاری کے نقصانات (Disadvantages of Foreign Investment)

غیر ملکی سرمایہ کاری کے نقصانات مندرجہ ذیل ہے:

1۔ گھریلو سرمایہ کاری کا خطرہ(Risk to Domestic Investments): غیر ملکی سرمایہ کاری ممکنہ طور پر سرمایہ کو گھریلو منصوبوں سے ہٹا سکتی ہے، جس سے ملک کے اندر سرمایہ کاری میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ سرمائے کا یہ مقابلہ گھریلو صنعتوں کی ترقی کے امکانات کو روک سکتا ہے، خاص طور پر ان شعبوں میں جہاں غیر ملکی سرمایہ کاروں کا غلبہ ہے۔

2۔ شرح مبادلہ کے اتار چڑھاؤ(Exchange Rate Fluctuations): غیر ملکی سرمایہ کاری کمپنیوں کو شرح مبادلہ میں اتار چڑھاو سے منسلک خطرات سے دوچار کرتی ہے۔ کرنسی کی قدروں میں تغیرات(variations) سرمایہ کاری کے منافع کو متاثر کر سکتے ہیں، جس سے غیر یقینی منافع(uncertain returns)اور سرمایہ کاروں کے لیے ممکنہ نقصان ہو سکتا ہے۔

3۔ سیاسی اور ریگولیٹری غیر یقینی صورتحال(Political and Regulatory Uncertainty) : غیر ملکی سرمایہ کاری میزبان ممالک کے سیاسی ماحول، خارجہ پالیسیوں اور ریگولیٹری فریم ورک کے تابع ہے۔ حکومتی پالیسیوں یا ضوابط میں تبدیلیاں کاروباری کارروائیوں میں خلل ڈال سکتی ہیں، غیر یقینی صورتحال پیدا کر سکتی ہیں اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے منافع کو متاثر کر سکتی ہیں۔

4۔ کنٹرول اور منافع کا نقصان(Loss of Control and Profit): غیر ملکی سرمایہ کاری میں مشغول گھریلو کمپنیاں اپنے کاروباری کاموں پر کنٹرول کھو سکتی ہیں۔ غیر ملکی شراکت داروں کے ساتھ مشترکہ منصوبے یا حصول کے نتیجے میں ملکیت میں کمی اور فیصلہ سازی کی طاقت میں کمی واقع ہو سکتی ہے، جو ممکنہ طور پر مفادات کے تصادم(conflicts of interest)کا باعث بن سکتی ہے اور ملکی اسٹیک ہولڈرز کے لیے منافع میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

5۔ گھریلو تاجروں کے لیے رکاوٹ (Disruption to Domestic Traders): غیر ملکی سرمایہ کاری جس کا مقصد مارکیٹ شیئر حاصل کرنا ہے گھریلو تاجروں، خاص طور پر چھوٹے کاروباروں کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ بڑے کثیر القومی کارپوریشنز کا کافی وسائل اور پیمانے کی معیشتوں میں داخلہ مسابقت میں شدت، قیمتوں کے دباؤ اور مارکیٹ کے استحکام کا باعث بن سکتا ہے، جس کے نتیجے میں گھریلو اور چھوٹے تاجروں کو نمایاں نقصان ہو سکتا ہے۔

23.7 ہندوستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری (Foreign Investment in India)

ہندوستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے طریقے مندرجہ ذیل ہے:

1۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment) (FDI): غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری میں جسمانی اثاثوں(physical assetss)میں براہ راست سرمایہ کاری یا کسی غیر ملک میں کسی کمپنی میں ملکیت کو کنٹرول کرنا شامل ہے۔ ایف ڈی آئی نئی سہولیات کے قیام، موجودہ کاروباروں کو حاصل کرنے، یا آپریشنز کو بڑھانے کی شکل میں ہو سکتا ہے۔ FDI سرمایہ، ٹیکنالوجی، انتظامی مہارت، اور بین الممالکی بازاروں تک رسائی لا کر اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالتا ہے۔

مثال: والمارٹ کا 2018 میں Flipkart میں اکثریتی حصص کا حصول(acquisition)ہندوستان میں ایک اہم FDI سودا ہے۔ اس سرمایہ کاری کے ذریعے والمارٹ نے ہندوستان کی تیزی سے بڑھتی ہوئی ای کامرس مارکیٹ تک رسائی حاصل کی اور ملک میں اپنی موجودگی کو بڑھانے کے لیے فلپ کارٹ کے وسیع نیٹ ورک اور کسٹمر بیس کا فائدہ اٹھایا۔

2۔ پورٹ فولیو سرمایہ کاری (Portfolio Investment): پورٹ فولیو سرمایہ کاری میں غیر ملکی کمپنیوں یا حکومتوں میں مالیاتی اثاثوں جیسے اسٹاک، بانڈز اور دیگر سیکیورٹیز کی خریداری شامل ہے۔ ایف ڈی آئی کے برعکس، پورٹ فولیو سرمایہ کاروں کا سرمایہ کاری شدہ اداروں کے انتظام پر کنٹرول نہیں ہوتا ہے۔ پورٹ فولیو سرمایہ کاری تنوع کے مواقع فراہم کرتی ہے اور کیپٹل مارکیٹ کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکتی ہے۔

مثال: Sovereign wealth funds، جیسے کہ ناروے(Norway)کا گلوبل گورنمنٹ پنشن فنڈ، پورٹ فولیو سرمایہ کاری کے ذریعے ہندوستانی ایکوئٹی میں سرمایہ کاری کرتا ہے۔ یہ فنڈز تنوع اور ممکنہ طور پر زیادہ منافع حاصل کرنے کے لیے اپنے اثاثوں کا ایک حصہ ہندوستانی اسٹاک کو مختص کرتے ہیں۔

3۔ مشترکہ وینچرز (Joint Ventures): مشترکہ وینچرز میں غیر ملکی اور ملکی کمپنیوں کے درمیان مخصوص منصوبے شروع کرنے یا نئے کاروباری اداروں کے قیام کے لیے تعاون شامل ہوتا ہے۔ شراکت دار سرمایہ، ٹیکنالوجی، مہارت، اور مارکیٹ تک رسائی، خطرات اور انعامات کا اشتراک کرتے ہیں۔ مشترکہ وینچرز، کمپنیوں کو ایک دوسرے کی طاقتوں سے فائدہ اٹھانے اور غیر ملکی بازاروں میں داخلے کی رکاوٹوں کو کم کرنے کے قابل بناتے ہیں۔

مثال: ہندوستان یونی لیور لمیٹڈ (HUL)، یونی لیور کا ایک ذیلی ادارہ، ہندوستانی حکومت کی ملکیت ہندستان لیور لمیٹڈ کے ساتھ مشترکہ منصوبے کے ذریعے کام کرتا ہے۔ یہ تعاون HUL کو ہندوستان میں مقامی قواعد وضوابط اور مارکیٹ کی حرکیات کی پابندی کرتے ہوئے یونی لیور کے عالمی وسائل اور صارفی سامان میں مہارت کو استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

4۔ اسٹریٹجک اتحاد (Strategic Alliances): اسٹریٹجک اتحاد میں مختلف ممالک کی کمپنیوں کے درمیان شراکت داری شامل ہوتی ہے تاکہ مخصوص کاروباری مقاصد کو حاصل کیا جا سکے، جیسے ٹیکنالوجی کی منتقلی، مارکیٹ کی توسیع، یا لاگت کا اشتراک (cost-sharing)۔ یہ اتحاد کمپنیوں کو تکمیلی طاقتوں کا فائدہ (complementary strengths) اٹھانے، خطرات بانٹنے اور عالمی بازاروں میں مسابقت کو بڑھانے کے قابل بناتا ہے۔

مثال: Tata Motors کی Jaguar Land Rover (JLR) کے ساتھ شراکت داری ایک اسٹریٹجک اتحاد ہے جس نے دونوں کمپنیوں کے لیے ٹیکنالوجی کی منتقلی، مصنوعات کی ترقی، اور مارکیٹ کی توسیع کو قابل بنایا ہے۔ ٹاٹا موٹرز نے 2008 میں JLR حاصل کیا، جو جدید آٹو موٹیو ٹیکنالوجیز اور لگژری کار سیگمنٹس تک رسائی فراہم کرتا ہے، جبکہ JLR کو Tata Motors کی مینوفیکچرنگ صلاحیتوں اور عالمی موجودگی سے فائدہ ہوتا ہے۔

5۔ غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاری (FIIs) اور غیر ملکی پورٹ فولیو سرمایہ کاری (FPIs): غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاری (FIIs) اور غیر ملکی پورٹ فولیو سرمایہ کاری (FPIs) میں ادارہ جاتی سرمایہ کار شامل ہوتے ہیں، جیسے ہیج فنڈز، میوچل فنڈز، اور پنشن فنڈز، بیرونی ممالک میں مالیاتی اثاثوں میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ یہ سرمایہ کاری کیپٹل مارکیٹوں کو لیکویڈیٹی (liquidity) فراہم کرتی ہے، سرمائے کی آمد میں سہولت فراہم کرتی ہے، اور پورٹ فولیو کے تنوع میں اپنا حصہ ڈالتی ہے۔

مثال: Black Rock، دنیا کی سب سے بڑی اثاثہ جات کی انتظامی کمپنیوں (Asset Management Companies) میں سے ایک، اپنے FII/FPI کے ذریعے ہندوستانی سیکیورٹیز میں سرمایہ کاری کرتی ہے۔ ہندوستانی ایکویٹی اور قرض کے آلات میں BlackRock کی سرمایہ کاری کیپٹل مارکیٹ کی لیکویڈیٹی اور بیرونی سرمائے کی آمد میں حصہ ڈالتی ہے، جس سے ہندوستان کی اقتصادی ترقی کے مقاصد میں مدد ملتی ہے۔

غیر ملکی سرمایہ کاری کے یہ طریقے معاشی ترقی کو آگے بڑھانے، جدت کو فروغ دینے اور ہندوستان کے تیزی سے ترقی پذیر کاروباری منظر نامے میں عالمی مسابقت کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہر سرمایہ کاری کی قسم الگ الگ فوائد اور چیلنج پیش کرتا ہے، غیر ملکی سرمایہ کاری کے بہاؤ کی حرکیات اور ہندوستانی معیشت پر ان کے اثرات کو تشکیل دیتا ہے۔

23.8 ہندوستان کی غیر ملکی سرمایہ کاری(Foreign Investment of India)

ہندوستان کی غیر ملکی سرمایہ کاری مندرجہ ذیل ہے:

Overseas Foreign Direct Investment (OFDI) کے لحاظ سے کسی ملک سے اثاثوں کی نقل و حرکت کے طور پر سرمائے کا اخراج(outflow) ہے۔ ریزروایکسٹرنل سیکٹر اینڈ ٹریڈ پالیسی بینک آف انڈیا (RBI) OFDI کو ہندوستان سے باہر کی سرمایہ کاری کے طور پر یا تو خودکار راستے یا منظوری کے راستے کے تحت سرمایہ میں حصہ ڈالنے یا کسی غیر ملکی ادارے کے میمورنڈم کی رکنیت یا موجودہ کی خریداری کے طور پر بیان کرتا ہے۔ کسی غیر ملکی ادارے کے حصص یا تو مارکیٹ میں خریداری یا پرائیویٹ پلیسمنٹ (private placement)کے ذریعے یا اسٹاک ایکسچینج کے ذریعے کی جاتی ہے۔ یہ غیر ملکی ادارے [Joint Venture (JV)/ (WOS)wholly owned subsidiaries] میں طویل مدتی دلچسپی کی نشاندہی کرتا ہے، لیکن اس میں پورٹ فولیو سرمایہ کاری شامل نہیں ہے۔

92-1991 میں لبرلائزیشن اور گلوبلائزیشن کی اصلاحات سے پہلے، ہندوستان نے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (OFDI) کے سلسلے میں ایک محدود اور باطنی نظر آنے والی پالیسی کو برقرار رکھا۔ نقد ترسیل(cash remittance) ممنوع تھی، اور بیرون ملک منصوبوں سے منافع کی واپسی لازمی تھی۔ اس پالیسی کا مقصد ترقی پذیر ممالک کے درمیان OFDI کو فروغ دینا اور جنوبی تعاون کو بڑھانا ہے۔ ہندوستانی کاروباری اداروں نے بنیادی طور پر 1960 سے 1980 کی دہائی تک باطنی طور پر نظر آنے والا طریقہ اپنایا، جس میں ایف ڈی آئی اور درآمدات سے تحفظ حاصل کیا گیا، اور محدود تکنیکی صلاحیتوں اور پیداواری صلاحیتوں کے ساتھ گھریلو بازاروں پر بہت زیادہ انحصار کیا۔ تاہم، معیشت کے بتدریج کھلنے کے ساتھ ہندوستان کے OFDI کی رہنمائی کرنے والی ریگولیٹری نظام میں نمایاں تبدیلیاں آئیں اور زیادہ سے زیادہ خطہ/ملک غیر جانبدار ہو گیا۔ اس تبدیلی نے ہندوستانی فرموں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو حصول اور سرمایہ کاری کے ذریعے بین الاقوامی بازاروں میں اپنی موجودگی قائم کرنے کی ترغیب دی ہے۔

23.9 غیر ملکی سرمایہ کاری کی مناسبیت(Suitability of Foreign investment)

چونکہ ہندوستان ایک ترقی پذیر ملک ہے، سرمایہ ان محدود وسائل میں سے ایک رہا ہے جو عام طور پر اقتصادی ترقی کے لیے درکار ہوتے ہیں۔ سرمایہ محدود ہے اور بہت سے مسائل محدود ہیں جیسے کہ صحت، غربت، روزگار، تعلیم، تحقیق اور ترقی، ٹیکنالوجی متروک(technology obsolesce)، عالمی مقابلہ۔ دنیا بھر سے ہندوستان میں ایف ڈی آئی کا بہاؤ سستی قیمت پر فنڈز کے حصول میں مدد کرے گا، بہتر ٹیکنالوجی، روزگار پیدا کرنے، اور جدید ٹیکنالوجی کی منتقلی، مزید تجارت کی گنجائش، روابط اور گھریلو فرموں کو اسپل اوور (spillover) میں مدد ملے گی۔ غیر ملکی سرمائے کے حق میں درج ذیل دلائل پیش کیے گئے ہیں:

1۔ اعلیٰ سطح کی سرمایہ کاری کو برقرار رکھنا (Sustaining A High Level Of Investment): چونکہ تمام پسماندہ اور ترقی پذیر ممالک خود کو صنعتی بنانا اور ترقی کرنا چاہتے ہیں، اس لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ سرمایہ کاری کی سطح کو کافی حد تک بڑھایا جائے۔ غربت اور کم جی ڈی پی کی وجہ سے بچت (savings) کم ہے۔ اس لیے براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے ذریعے آمدنی اور بچت کے درمیان خلا کو پر کرنے کی ضرورت ہے۔

2۔ تکنیکی فرق (Technological Gap): ہندوستانی منظر نامے میں ہمیں ماہرین کی خدمات، ہندوستانی اہلکاروں کی تربیت اور صنعت میں تعلیمی، تحقیقی اور تربیتی اداروں کی فراہمی کے لیے غیر ملکی ذرائع سے تکنیکی مدد کی ضرورت ہے۔ یہ صرف نجی غیر ملکی سرمایہ کاری یا غیر ملکی تعاون کے ذریعے آتا ہے۔

3۔ قدرتی وسائل کا استحصال (Exploitation of Natural Resources) : ہندوستان میں ہمارے پاس قدرتی وسائل جیسے کوئلہ، لوہا اور سٹیل موجود ہیں لیکن ان وسائل کو نکالنے کے لیے ہمیں غیر ملکی تعاون کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

4۔ ابتدائی خطرے کو سمجھنا (Understanding The Initial Risk): ترقی پذیر ممالک میں چونکہ سرمایہ ایک محدود وسیلہ (scarce resource) ہے، صنعت کاری کے لیے نئے منصوبوں میں سرمایہ کاری کا خطرہ زیادہ ہے۔ لہذا، غیر ملکی سرمایہ ان سرمایہ کاری میں مدد کرتا ہے جس کے لیے زیادہ خطرہ درکار ہوتا ہے۔

5۔ بنیادی اقتصادی انفراسٹرکچر کی ترقی (Development of Basic Economic Infrastructure): حالیہ برسوں میں غیر ملکی مالیاتی اداروں اور ترقی یافتہ ممالک کی حکومت نے کم ترقی یافتہ ممالک کے لیے خاطر خواہ سرمایہ (sabsutantial capital) دستیاب کرایا ہے۔ ایف ڈی آئی ملک کے مختلف حصوں میں فرم کے قیام سے بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں مدد کرے گا۔ صنعتی ترقی کو بہتر بنانے کے لیے حکومت نے خصوصی اقتصادی زونز (SEZs) بنائے ہیں۔

6۔ ادائیگیوں کے توازن کی پوزیشن میں بہتری (Improvement in The Balance of Payments Position): FDI کی آمد سے ادائیگی کے توازن کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ جن فرموں کو لگتا ہے کہ ہندوستان میں پیدا ہونے والے سامان کی قیمت کم ہوگی، وہ سامان تیار کریں گی اور دوسرے ملک کو برآمد کریں گی۔ اس سے برآمدات بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

7۔ مسابقت کو بڑھانے میں غیر ملکی فرموں کی مدد (Foreign Firm's Helps in Increasing the Competition): غیر ملکی فرموں نے ہمیشہ ملکی فرموں کے مقابلے میں بہتر ٹیکنالوجی، عمل اور اختراعات پیش کی ہیں۔ وہ ایک ایسی تکمیل تیار کرتے ہیں جس میں گھریلو فرمیں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں گی اور یہ مارکیٹ میں زندہ رہیں گی۔

23.10 غیر ملکی سرمایہ کاری کے چیلنجز (Challenges of Foreign Investment)

غیر ملکی سرمایہ کاری کے چیلنجز مندرجہ ذیل ہے:

1۔ ریگولیٹری غیر یقینی صورتحال (Regulatory Uncertainty): میزبان ممالک میں اتار چڑھاؤ والی پالیسیاں اور ریگولیٹری فریم ورک غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے غیر یقینی صورتحال پیدا کر سکتی ہیں۔ مبہم ضوابط (Ambiguous regulations) یا قوانین میں بار بار تبدیلیاں سرمایہ کاروں کے لیے ریگولیٹری ماحول کا اندازہ لگانا مشکل بنا سکتی ہیں، جس کی وجہ سے طویل مدتی سرمایہ کاری کے فیصلے کرنے میں ہچکچاہٹ پیدا ہوتی ہے۔

2۔ سیاسی عدم استحکام (Political Instability): سیاسی عدم استحکام، جیسے حکومت میں تبدیلیاں، شہری بدامنی، یا جغرافیائی سیاسی تناؤ، غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے اہم خطرات لاحق ہیں۔ سیاسی حرکیات میں اچانک تبدیلیوں کے نتیجے میں پالیسی میں ردوبدل، اثاثوں کی ضبطگی، یا من مانی ریگولیٹری تبدیلیاں، سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مجروح کر سکتی ہیں اور بعض خطوں میں سرمایہ کاری کے خطرے میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

3۔ انفراسٹرکچر کی کمی (Infrastructure Deficiencies): میزبان ممالک میں ناکافی انفراسٹرکچر غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے چیلنجز کا باعث بن سکتا ہے۔ ناقص نقل و حمل کے نیٹ ورک، ناقابل اعتماد توانائی کی فراہمی، اور ناکافی ٹیلی کمیونیکیشن انفراسٹرکچر آپریشنل اخراجات کو بڑھا سکتا ہے، پیداواری صلاحیت کو روک سکتا ہے، اور خاص طور پر دور دراز یا پسماندہ علاقوں میں مارکیٹ تک رسائی کو محدود کر سکتا ہے۔

4۔ قانونی اور ریگولیٹری رکاوٹیں (Legal and Regulatory Barriers): پیچیدہ قانونی اور ریگولیٹری طریقہ کار، بیوروکریٹک ریڈ ٹیپ(bureaucratic red tape)، اور قانونی تنازعات غیر ملکی سرمایہ کاری میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ منظوری کے طویل عمل، غیر واضح قانونی فریم ورک، اور معاہدوں کو نافذ کرنے میں مشکلات منصوبے کے نفاذ میں تاخیر، تعمیل کی لاگت میں اضافہ، اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو بعض بازاروں میں داخل ہونے کی حوصلہ شکنی (discourage) کر سکتی ہیں۔

5۔ کرنسی کے اتار چڑھاؤ (Currency Fluctuations): شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو کرنسی کے خطرات سے دوچار کر سکتا ہے۔ سرمایہ کار کی گھریلو کرنسی کی نسبت میزبان ملک کی کرنسی کی قدر میں اتار چڑھاؤ سرمایہ کاری کے منافع اور قابل عمل ہونے پر اثر انداز ہو سکتا ہے، اگر ہیجنگ (hedging) کی حکمت عملیوں یا مالیاتی آلات کے ذریعے مناسب طریقے سے انتظام نہ کیا جائے تو ممکنہ طور پر نقصانات کا باعث بن سکتا ہے۔

6۔ مارکیٹ کا مقابلہ (Market Competition): مقامی اور عالمی حریفوں سے شدید مقابلہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے چیلنجز کا باعث بن سکتا ہے۔ اہم مارکیٹ شیئر کے ساتھ قائم مقامی فرمیں یا کثیر القومی کارپوریشنز داخلے میں رکاوٹیں پیش کر سکتی ہیں جس سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے مارکیٹ میں قدم جمانا یا مطلوبہ منافع کی سطح حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

7۔ ثقافتی اور زبان کی رکاوٹیں (Cultural and Language Barriers): میزبان اور گھریلو ممالک کے درمیان ثقافت، زبان اور کاروباری طریقوں میں فرق غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے مواصلات اور آپریشنل چیلنجز کا باعث بن سکتا ہے۔ ثقافتی غلط

فہمیاں، لسانی رکاوٹیں، اور گفت و شنید (negotiaitons) کے انداز میں اختلافات استوار کرنے کی کوششوں کو متاثر کر سکتے ہیں اور مقامی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ موثر تعاون کو روک سکتے ہیں۔

23.11 غیر ملکی سرمایہ کاری کے چیلنجوں کے لیے تدارک کے اقدامات

(Remedial Measures for the challenges of foreign investment)

غیر ملکی سرمایہ کاری کے چیلنجوں کے لیے تدارک کے اقدامات مندرجہ ذیل ہے :

1۔ پالیسی میں استحکام اور وضاحت(Policy Stability and Clarity): حکومتوں کو غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے واضح اور مستحکم ریگولیٹری فریم ورک، شفاف پالیسیاں، اور مسلسل نفاذ کو ترجیح دینی چاہیے۔اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ باقاعدگی سے مشاورت اور پالیسی میں تبدیلیوں کا فعال رابطہ سرمایہ کاروں کے اعتماد کو بڑھا سکتا ہے اور ریگولیٹری غیر یقینی صورتحال کو کم کر سکتا ہے۔

2۔ سیاسی خطرے کی تخفیف(Political Risk Mitigation): حکومتیں bilateral investment treaties (BITs)، سیاسی خطرے کی بیمہ(political risk insurance)، اور سفارتی مداخلتوں (diplomatic interventions) کے ذریعے سیاسی خطرات کو کم کر سکتی ہیں۔ جائیداد کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت، معاہدہ کی ذمہ داریوں کا احترام، اور تنازعات کے حل کے لیے راستے فراہم کرنا غیر ملکی سرمایہ کاروں کو یقین دلانے اور سیاسی عدم استحکام کے خلاف ان کے مفادات کے تحفظ میں مدد کر سکتا ہے۔

3۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی (Infrastructure Development): انفراسٹرکچر کی ترقی میں سرمایہ کاری، بشمول نقل و حمل، توانائی، اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ حکومتوں کو بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو ترجیح دینی چاہیے، پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ(PPPs) کے لیے ریگولیٹری فریم ورک کو بہتر بنانا چاہیے، اور انفراسٹرکچر کی ترقی میں نجی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے ترغیبات پیدا کرنی چاہیے۔

4۔ منظم ریگولیٹری عمل(Streamlined Regulatory Processes): ریگولیٹری طریقہ کار کو آسان بنانا، بیوروکریٹک رکاوٹوں کو کم کرنا، اور منظوریوں کے لیے آن لائن پلیٹ فارمز کو لاگو کرنا سرمایہ کاری کے عمل کو ہموار کر سکتا ہے۔ حکومتوں کو غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے ریگولیٹری عمل کی کارکردگی اور شفافیت کو بڑھانے، انتظامی بوجھ کو کم کرنے اور کاروبار کے لیے سازگار ماحول کو فروغ دینے پر توجہ دینی چاہیے۔

5۔ کرنسی رسک مینجمنٹ(Currency Risk Management): غیر ملکی سرمایہ کار ہیجنگ آلات (hedging instruments)، کرنسی ہولڈنگز کے تنوع، اور اسٹریٹجک مالیاتی منصوبہ بندی کے ذریعے کرنسی کے خطرات کو کم کر سکتے ہیں۔

حکومتیں زر مبادلہ کی شرح کو مستحکم کرنے، معاشی استحکام کو برقرار رکھنے اور کرنسی کے اتار چڑھاؤ کو کم کرنے اور سرمایہ کاروں کے اعتماد کو سہارا دینے کے لیے شفاف مالیاتی پالیسیاں فراہم کرنے کے لیے بھی اقدامات کر سکتی ہیں۔

6۔ مارکیٹ میں داخلے کی حکمت عملی(Market Entry Strategies): غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ٹارگیٹ مارکیٹ کی مخصوص خصوصیات کے مطابق مارکیٹ میں داخلے کی مضبوط حکمت عملی اپنانی چاہیے۔ مکمل مارکیٹ ریسرچ کا انعقاد، مقامی فرموں کے ساتھ اسٹریٹیجک شراکت داریاں بنانا، اور مقامی ترجیحات کو پورا کرنے کے لیے مصنوعات/سروسز کو اپنی مرضی کے مطابق بنانا مسابقتی چیلنجوں پر قابو پانے اور مارکیٹ میں رسائی کو بڑھانے میں مدد کر سکتا ہے۔

7۔ کراس کلچرل ٹریننگ(Cross-Cultural Training): غیر ملکی سرمایہ کاروں اور ان کے عملے کو ثقافتی تربیت اور زبان کی مدد فراہم کرنا مقامی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ موثر رابطے اور تعاون کو فروغ دینے کے لیے بہت ضروری ہے۔ ثقافتی باریکیوں کو سمجھنا، مقامی رسم و رواج کا احترام کرنا، اور اعتماد پر مبنی تعلقات استوار کرنا ہموار کاروباری کارروائیوں کو آسان بنا سکتا ہے اور متنوع ثقافتی ماحول میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی کامیابی کو بڑھا سکتا ہے۔

23.12 اقتصادی ترقی میں غیر ملکی سرمایہ کاری کا کردار

(Role of Foreign Investment in Economic Development)

اقتصادی ترقی میں غیر ملکی سرمایہ کاری کا کردار مندرجہ ذیل ہے:

براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری اقتصادی ترقی کی شرح کو تیز کرنے میں مندرجہ ذیل مدد کرتی ہے:

1۔ غیر ملکی سرمایہ فراہم کرتا ہے(FDI provides Capital): یہ توقع ہے کہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری ترقی پذیر ممالک کے لیے ضروری سرمایہ لائے گی۔ ترقی پذیر ممالک کو قومی آمدنی میں اضافے کے اہداف حاصل کرنے کے لیے زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

چونکہ ان کے پاس عام طور پر مناسب بچت نہیں ہو سکتی، اس لیے ان ممالک کی بچت کو غیر ملکی بچتوں سے پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ یا تو بیرونی قرضوں کے ذریعے یا براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی اجازت اور حوصلہ افزائی کے ذریعے کیا جا سکتا ہے. براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری اس اضافی سرمائے کا ایک موثر ذریعہ ہے لیکن اس کے اپنے خطرات ہیں۔

2۔ ایف ڈی آئی بیلنس آف پیمنٹس کی رکاوٹ کو ہٹاتا ہے (FDI removes Balance of Payments Constraint): ایف ڈی آئی 'غیر ملکی زر مبادلہ کے وسائل کی آمد فراہم کرتا ہے اور ادائیگی کے توازن میں رکاوٹوں کو دور کرتا ہے۔ یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ ترقی پذیر ممالک کی ایک بڑی تعداد غیر ملکی زر مبادلہ کی طلب میں توازن ادائیگی(BoP) کے خسارے کا شکار ہے جو عام طور پر ان کی کمانے کی صلاحیت سے کہیں زیادہ ہے۔ غیر ملکی زر مبادلہ کے وسائل فراہم کر کے ایف ڈی آئی کی آمد ترقی پذیر ممالک کی بلند شرح نمو کے خواہاں کی رکاوٹ کو دور کرتی ہے۔

ادائیگیوں کے توازن کے نقطہ نظر سے سمجھے جانے والے بیرونی قرضوں پر ایف ڈی آئی کا ایک الگ فائدہ ہے۔ قرض مقررہ ذمہ داری(fixed liability)پیدا کرتا ہے۔ حکومتوں یا کارپوریشنوں کو واپس کرنا ہوگا۔ حکومت یا کارپوریشن کے نتیجے میں بین الاقوامی قرض ادائیگیوں کے توازن پر ایک مقررہ ذمہ داری کا حصہ بنتا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ انہیں ایک مخصوص مدت میں سود کے ساتھ قرض کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ ایف ڈی آئی کے تناظر میں یہ مقررہ ذمہ داری نہیں ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کار سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایف ڈی آئی کے ذریعے پیدا ہونے والی سرگرمی کی وجہ سے اخراج کی مالی اعانت کے لیے کافی وسائل پیدا کرے گا۔ غیر ملکی سرمایہ کار بھی خطرہ بانٹیں گے۔

3۔ ایف ڈی آئی ٹیکنالوجی، مینجمنٹ اور مارکیٹنگ کی مہارتیں لاتا ہے(FDI brings Technology, Management and Marketing Skills): ایف ڈی آئی اپنے ساتھ ایسے اثاثے بھی لاتا ہے جو ترقی پذیر ممالک میں اہم طور پر نہیں ہیں یا نایاب ہیں۔ یہ اثاثے ٹیکنالوجی اور مینجمنٹ اور مارکیٹنگ کی مہارتیں ہیں جن کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔ یہ ایف ڈی آئی کا سب سے اہم فائدہ ہے۔ یہ فائدہ سرمایہ لانے سے زیادہ اہم ہے، جو شاید بین الاقوامی کیپٹل مارکیٹوں اور حکومتوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

4۔ ایف ڈی آئی میزبان ترقی پذیر ملک کی برآمدات کو فروغ دیتا ہے(FDI promotes Exports of Host Developing Country) براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری برآمدات کو فروغ دیتی ہے۔ مارکیٹنگ کے اپنے عالمی نیٹ ورک کے ساتھ غیر ملکی کاروباری ادارے، جن کے پاس مارکیٹنگ کی معلومات ہیں، ترقی پذیر ممالک کی برآمدات کو فروغ دینے کے لیے ان طاقتوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک منفرد پوزیشن میں ہیں۔

5۔ ایف ڈی آئی اضافہ روزگار فراہم کرتا ہے(FDI provides Increased Employment): غیر ملکی ادارے ترقی پذیر ممالک کے شہریوں کو روزگار فراہم کرتے ہیں۔ اس سرمایہ کاری کی عدم موجودگی میں بہت سے ترقی پذیر ممالک کو روزگار کے یہ مواقع میسر نہیں ہوتے۔

مزید یہ کہ یہ روزگار کے مواقع نسبتاً زیادہ مہارت والے علاقوں میں ہونے کی توقع ہے۔ ایف ڈی آئی نہ صرف براہ راست روزگار کے مواقع پیدا کرتا ہے بلکہ پسماندہ اور آگے کے روابط(backward and forward linkages) کے ذریعے بھی بالواسطہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے قابل ہے۔

6۔ اعلیٰ اجرتوں میں ایف ڈی آئی کے نتائج (FDI results in Higher Wages): ایف ڈی آئی زیادہ اجرت کو بھی فروغ دیتا ہے۔ نسبتاً زیادہ ہنر مند ملازمتوں کو زیادہ اجرت ملے گی۔

7۔ FDI میزبان ملک میں مسابقتی ماحول پیدا کرتا ہے (FDI generates Competitive Environment in Host Country) ملکی منڈی میں غیر ملکی اداروں کا داخلہ ایک مسابقتی ماحول پیدا کرتا ہے جو قومی اداروں کو مقامی مارکیٹ میں کام کرنے والے غیر ملکی اداروں سے مقابلہ کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ اعلیٰ کارکردگی اور بہتر مصنوعات اور خدمات کی طرف جاتا ہے۔ صارفین کے پاس انتخاب کرنے کے لیے وسیع تر اختیارات ہوں گے۔

23.13 کلیدی الفاظ(Keywords)

1۔ غیر ملکی سرمایہ کاری(Foreign Investment): ایک ملک کے افراد، کمپنیوں یا اداروں کی طرف سے دوسرے ملک میں موجود اثاثوں یا کاروباروں میں کی جانے والی سرمایہ کاری۔

2۔ اقتصادی ترقی(Economic Development): پالیسی سازوں اور کمیونٹیز کے مستقل، ٹھوس اقدامات جو کسی مخصوص علاقے کے معیار زندگی اور معاشی صحت کو فروغ دیتے ہیں۔

3۔ ٹیکنالوجی کی منتقلی(Technology Transfer): حکومتوں، یونیورسٹیوں، تنظیموں اور دیگر اداروں کے درمیان ہنر، علم، ٹیکنالوجی، مینوفیکچرنگ کے طریقے، مینوفیکچرنگ کے نمونے، اور سہولیات کو بانٹنے کا عمل۔

4۔ روزگار پیدا کرنا(Employment Generation): معیشت یا معاشرے کے اندر افراد کے لیے ملازمت کے مواقع پیدا کرنا، جس سے بے روزگاری کی شرح میں کمی اور معیار زندگی میں بہتری آتی ہے۔

5۔ کرنسی کے اتار چڑھاؤ(Currency Fluctuations): غیر ملکی کرنسی مارکیٹ میں دوسری کرنسی کے سلسلے میں ایک کرنسی کی قدر میں مسلسل تبدیلی۔

23.14 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

بتائے کہ مندرجہ ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط:

1۔ غیر ملکی سرمایہ کاری سے مراد صرف حکومتوں کی طرف سے کی گئی سرمایہ کاری ہے، نجی افراد یا کمپنیوں کی طرف سے نہیں۔

2۔ غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) میں کسی بیرونی ملک میں جسمانی اثاثوں کا کنٹرول یا ملکیت شامل نہیں ہے۔

3۔ کرنسی کے اتار چڑھاؤ سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔

4۔ انفراسٹرکچر کی ترقی غیر ملکی سرمایہ کاری سے متاثر نہیں ہوتی ہے۔

5۔ پورٹ فولیو سرمایہ کاری ہمیشہ سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری شدہ اداروں کے انتظام پر کنٹرول فراہم کرتی ہے۔

جوابات 1۔ غلط 2۔غلط 3۔ غلط 4۔غلط 5۔غلط

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ بیرونی سرمایہ کاری کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

2۔ غیر ملکی سرمایہ کاری بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں کس طرح حصہ ڈالتی ہے؟

3۔ غیر ملکی سرمایہ کاری میں ریگولیٹری غیر یقینی صورتحال سے منسلک کچھ چیلنجز کیا ہیں؟

4۔ کیا آپ میزبان ممالک کے لیے غیر ملکی سرمایہ کاری کا ایک فائدہ اور ایک نقصان بتا سکتے ہیں؟

5۔ غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری پورٹ فولیو سرمایہ کاری سے کیسے مختلف ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان کی اقتصادی ترقی میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے کردار پر تبادلہ خیال کریں، انفراسٹرکچر، روزگار پیدا کرنے اور ٹیکنالوجی کی منتقلی پر اس کے اثرات کو اجاگر کریں۔

2۔ ریگولیٹری غیر یقینی صورتحال، سیاسی عدم استحکام، اور کرنسی کے اتار چڑھاو پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کو درپیش چیلنجوں کی وضاحت کریں۔ اپنے جواب کی تائید کے لیے مثالیں فراہم کریں۔

3۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کے تناظر میں ٹیکنالوجی کی منتقلی کی اہمیت کا جائزہ لیں۔ بحث کریں کہ کس طرح غیر ملکی سرمایہ کاری کے ذریعے ٹیکنالوجی کی منتقلی ہندوستان جیسے ترقی پذیر ممالک کی صنعت کاری اور مسابقت میں حصہ ڈال سکتی ہے۔

اکائی 24۔ ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ممالک

(Developed and Under Developed Countries)

Structure	اکائی کے اجزاء
Introduction	24.0 تمہید
Objectives	24.1 مقاصد
Importance of Developed Countries	24.2 ترقی یافتہ ممالک کی اہمیت
Features of Developed Countries	24.3 ترقی یافتہ ممالک کی خصوصیات
Challenges of Developed Countries	24.4 ترقی یافتہ ممالک کے چیلنجز
Remedies for Challenges in Developed Countries	24.5 ترقی یافتہ ممالک میں چیلنجز کا علاج
Importance of Underdeveloped Countries	24.6 غیر ترقی یافتہ ممالک کی اہمیت
Features of Underdeveloped Countries	24.7 غیر ترقی یافتہ ممالک کی خصوصیات
Challenges of Underdeveloped Countries	24.8 غیر ترقی یافتہ ممالک کے چیلنجز
Remedies for Challenges in Underdeveloped Countries	24.9 غیر ترقی یافتہ ممالک میں چیلنجز کا علاج
Keywords	24.10 کلیدی الفاظ
Model Examination Questions	24.11 نمونہ امتحانی سوالات

24.0 تمہید (Introduction)

بین الاقوامی کاروبار کے دائرے میں ترقی یافتہ اور پسماندہ ممالک کے درمیان فرق سرمایہ کاری کی حکمت عملیوں کی مارکیٹ کے مواقع اور اقتصادی ترقی کے امکانات کے لیے اہم مضمرات (significant implications) رکھتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک، جو کہ ترقی یافتہ انفراسٹرکچر، تکنیکی جدت، مستحکم گورننس، اور اعلیٰ معیار زندگی کی خصوصیت رکھتے ہیں، توسیع اور زیادہ سے زیادہ منافع کی تلاش میں کثیر القومی کارپوریشنوں کے لیے ایک اچھی جگہ پیش کرتے ہیں۔ یہ ممالک پختہ منڈیوں، جدید ترین مالیاتی نظاموں اور ہنر مند مزدور قوتوں (skilled labor forces) پر فخر کرتی ہیں، جو بغیر کسی رکاوٹ کے کاروباری آپریشنز اور صارفین تک رسائی کی سہولت فراہم کرتی ہیں۔ مزید برآں، ترقی یافتہ ممالک عام طور پر مضبوط قانونی فریم ورک، دانشورانہ املاک کے تحفظات، اور کاروباری ترقی کے لیے سازگار ریگولیٹری ماحول کی نمائش کرتے ہیں، جو غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے خطرات کو کم کرتے ہیں۔

دوسری طرف، پسماندہ ممالک (underdeveloped countries) اقتصادی چیلنجوں، ناکافی انفراسٹرکچر، سیاسی عدم استحکام اور وسیع پیمانے پر غربت سے متضاد (contradictory) منظر پیش کرتے ہیں۔ ان رکاوٹوں کے باوجود یہ ممالک بے شمار قدرتی وسائل اور کم اجرت کی توقعات کے ساتھ مزدوروں کی بڑی تعداد کے ساتھ اچھوت بازاروں (untapped market) میں داخل ہوتے ہیں اور ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں جو ابھرتے ہوئے مواقع سے فائدہ اٹھانے اور پہلے آنے والے فوائد حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ تاہم، پسماندہ ممالک میں کاروبار کرنے کے لیے پیچیدہ سماجی و اقتصادی حالات، ریگولیٹری غیر یقینی صورتحال، اور بنیادی ڈھانچے کی کمیوں، انکولی حکمت عملیوں (adaptive strategies) اور رسک مینجمنٹ کے طریقوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

آخر میں، ترقی یافتہ اور پسماندہ ممالک کی درجہ بندی بین الاقوامی کاروبار کی حرکیات کو گہرائی سے تشکیل دیتی ہے۔ جبکہ ترقی یافتہ ممالک استحکام، نفاست اور مارکیٹ کی سنترپتی (market saturation) پیش کرتے ہیں، پسماندہ ممالک چیلنجوں کے درمیان ترقی، جدت اور مارکیٹ کی توسیع کے امکانات پیش کرتے ہیں۔ کامیاب بین الاقوامی کاروباروں کو عالمی منڈی میں پائیدار ترقی اور مسابقتی فائدہ حاصل کرنے کے لیے ہر زمرے کی طرف سے پیش کردہ منفرد مواقع اور خطرات کا بغور جائزہ لینا چاہیے اور ان کے مطابق ہونا چاہیے۔

24.1 مقاصد (Objectives)

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ:

- عالمی تناظر میں بین المالکی ترقی کے تصور اور اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
- بنیادی ڈھانچے، معیشت اور سماجی اشاریوں کے لحاظ سے ترقی یافتہ اور پسماندہ ممالک کی خصوصیات میں فرق کر سکیں گے۔
- روایتی صنعتوں اور ملازمتوں کی بازاروں پر مختلف سماجی و اقتصادی حوالوں سے تکنیکی رکاوٹ کے اثرات کا جائزہ لے سکیں گے ۔
- ترقی یافتہ اور پسماندہ ممالک کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ممکنہ علاج اور حکمت عملی تلاش کر سکیں گے ۔

- بشمول پالیسی اصلاحات، انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری، اور سماجی بہبود کے پروگرام کا جائزہ لے سکیں گے۔

24.2 ترقی یافتہ ممالک کی اہمیت (Importance of Developed Countries)

ترقی یافتہ ممالک اپنے جدید انفراسٹرکچر، تکنیکی صلاحیتوں اور مستحکم اقتصادی نظام کی وجہ سے بین الاقوامی کاروبار کے منظرنامے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ قومیں جدت طرازی کے مرکز کے طور پر کام کرتی ہیں، جدید ٹیکنالوجی اور کاروباری طریقوں کی ترقی اور پھیلاؤ کو فروغ دیتی ہیں جو عالمی اقتصادی ترقی کو آگے بڑھاتی ہیں۔ مزید برآں، ان کے اچھی طرح سے قائم قانونی فریم ورک، ریگولیٹری ماحول، اور دانشورانہ املاک کے تحفظات ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کو اعتماد اور یقین کے ساتھ کاروبار کرنے کے لیے ایک سازگار ترتیب فراہم کرتے ہیں۔

مزید برآں، ترقی یافتہ ممالک صارفین کی وسیع مارکیٹیں پیش کرتے ہیں جن کی خصوصیت قوت خرید اور جدید ترین صارفین کی ترجیحات ہیں۔ یہ کاروباروں کے لیے اپنے آپریشنز کو بڑھانے، نئی مصنوعات اور خدمات متعارف کرانے اور متمول صارفین کے اڈوں تک پہنچنے کے لیے منافع بخش مواقع فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں، ہنرمند لیبر فورسز، اعلیٰ درجے کی سپلائی چینز، اور موثر لاجسٹکس نیٹ ورکس کی موجودگی ان دائرہ اختیار کے اندر کام کرنے والے کاروباروں کی مسابقت کو بڑھاتی ہے، لاگت سے موثر پیداوار اور تقسیم کے عمل میں سہولت فراہم کرتی ہے۔

سرمایہ کاری کے لحاظ سے، ترقی یافتہ ممالک اپنے مستحکم سیاسی ماحول، شفاف کاروباری طریقوں اور سرمایہ کاری کے سازگار ماحول کی وجہ سے نمایاں غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) کو راغب کرتے ہیں۔ غیر ملکی سرمایہ کار محفوظ سرمایہ کاری کے مواقع، جدید ٹیکنالوجی تک رسائی اور مقامی کاروباروں اور اداروں کے ساتھ تعاون کے مواقع کی تلاش میں ان ممالک کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر، ترقی یافتہ ممالک عالمی اقتصادی ترقی اور اختراع کے انجن کے طور پر کام کرتے ہیں، بین الاقوامی کاروبار کی حرکیات کو آگے بڑھاتے ہیں اور عالمی تجارت کی رفتار کو تشکیل دیتے ہیں۔

24.3 ترقی یافتہ ممالک کی خصوصیات (Features of Developed Countries)

ترقی یافتہ ممالک کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہے :

1۔ اعلیٰ درجے کا انفراسٹرکچر (Advanced Infrastructure): ترقی یافتہ ممالک عام طور پر اچھی طرح سے ترقی یافتہ انفراسٹرکچر پر فخر کرتے ہیں جن میں جدید نقل و حمل کے نیٹ ورکس، مواصلاتی نظام، اور بجلی اور پانی کی فراہمی جیسی قابل اعتماد سہولیات شامل ہیں۔

2۔ تکنیکی جدت (Technological Innovation): ترقی پذیر تحقیق اور ترقی کے شعبوں، ہائی ٹیک صنعتوں، اور جدت طرازی پر مضبوط زور دینے کے ساتھ، یہ قومیں اکثر تکنیکی ترقی میں رہنما ہوتی ہیں۔

3۔ اعلیٰ معیار زندگی(High Standards of Living): ترقی یافتہ ممالک عام طور پر اپنے شہریوں کو اعلیٰ معیار کی زندگی کی پیشکش کرتے ہیں، جس کی خصوصیت طبّی سہولت، تعلیم، رہائش اور سماجی خدمات تک رسائی ہوتی ہے۔

4۔ مستحکم گورننس(Stable Governance): سیاسی استحکام، موثر حکمرانی کے ڈھانچے، اور قانون کی حکمرانی ترقی یافتہ ممالک میں رائج ہے، جو سرمایہ کاروں کا اعتماد، معاشی استحکام اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے۔

5۔ مضبوط معیشتیں(Strong Economies): ترقی یافتہ ممالک میں عام طور پر مضبوط اور متنوع معیشتیں ہوتی ہیں، جنہیں مضبوط صنعتی شعبوں، جدید مالیاتی نظاموں اور ایک ہنر مند افرادی قوت کی مدد حاصل ہوتی ہے۔

6۔ کم غربت کی شرح(Low Poverty Rates): ان ممالک میں غریب آبادی کی مدد کے لیے جامع سماجی تحفظ کے جال اور فلاحی پروگراموں کے ساتھ غربت اور آمدنی میں عدم مساوات کا رجحان کم ہے۔

7۔ ہائی ہیومن ڈویلپمنٹ انڈیکس (High Human Development Index(HDI)): ترقی یافتہ ممالک اکثر انسانی ترقی کے اشاریہ میں اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں، جو تعلیم، طبّی سہولت اور آمدنی کی سطح جیسے شعبوں میں ان کی کامیابیوں کی عکاسی کرتا ہے۔

8۔ ماحولیاتی آگاہی(Environmental Awareness): ماحولیاتی پائیداری اور تحفظ کی کوششوں کو ترقی یافتہ ممالک میں ترجیح دی جاتی ہے جن میں سخت ضابطے سبز اقدامات اور قابل تجدید توانائی کے ذرائع میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

24.4 ترقی یافتہ ممالک کے چیلنجز(Challenges of Developed Countries)

ترقی یافتہ ممالک کے چیلنجز مندرجہ ذیل ہے:

1۔ اقتصادی جمود(Economic Stagnation): ترقی یافتہ ممالک کو معاشی جمود سے متعلق چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس کی خصوصیات جی ڈی پی کی سست یا جمود کی شرح، بے روزگاری کی بلند شرح، اور ترقی کی کم پیداواری ہے۔ اس کا نتیجہ آبادیاتی تبدیلیوں، زوال پذیر جدت(declining innovation)، یا بازاروں کی سنترپتی(saturations) جیسے عوامل سے ہو سکتا ہے۔

2۔ آمدنی میں عدم مساوات(Income Inequality): اپنی مجموعی خوشحالی کے باوجود، ترقی یافتہ ممالک اکثر آمدنی میں عدم مساوات کا شکار ہوتے ہیں، جہاں آبادی کا ایک بڑا حصہ دولت، آمدنی اور مواقع میں تفاوت(difference) کا تجربہ کرتا ہے۔ یہ سماجی بدامنی، سیاسی عدم استحکام اور سماجی ہم آہنگی کو کم کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

3۔ عمر رسیدہ آبادی(Aging Population): ترقی یافتہ ممالک کو اکثر عمر رسیدہ آبادی کے چیلنج کا سامنا کرنا پڑتا ہے جہاں کام کرنے کی عمر کی آبادی کے مقابلہ میں بزرگ شہریوں کا تناسب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ آبادیاتی تبدیلی صحت کی دیکھ بھال کے نظام کے پنشن پروگراموں اور سماجی بہبود کی خدمات پر دباؤ ڈالتی ہے جو ممکنہ طور پر مالی دباؤ اور بین الاقوامی مساوات کے مسائل کا باعث بنتی ہے۔

4۔ ماحولیاتی انحطاط(Environmental Degradation): اپنی ترقی کے باوجود، ترقی یافتہ ممالک اکثر ماحولیاتی انحطاط (environmental degradation) کی اہم وجہ ہے، بشمول آلودگی، جنگلات کی کٹائی، اور گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج۔ ماحولیاتی چیلنجوں جیسے کہ موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے پائیدار ٹیکنالوجیز، ریگولیٹری فریم ورک، اور طرز عمل کی تبدیلیوں میں اہم سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

5۔ تکنیکی خلل(Technological Disruption): تیز رفتار تکنیکی ترقی، ترقی یافتہ ممالک میں روایتی صنعتوں اور ملازمتوں کی بازاروں میں خلل ڈال سکتی ہے، جس کے نتیجے میں ملازمت کی نقل مکانی(job displacement)، مہارت میں فرق، اور سماجی و اقتصادی نقل مکانی ہوتی ہے۔ ان چیلنجوں کو کم کرنے کی کوششوں کے لیے موافقت اور لچک کو فروغ دینے کے لیے تعلیم، دوبارہ تربیتی پروگراموں اور اختراعی ماحولیاتی نظام میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

24.5 ترقی یافتہ ممالک میں چیلنجز کا علاج

(Remedies for Challenges in Developed Countries)

ترقی یافتہ ممالک میں چیلنجز کا علاج مندرجہ ذیل ہے:

1۔ انوویشن میں سرمایہ کاری(Investment in Innovation): ترقی یافتہ ممالک کو معاشی ترقی کو فروغ دینے اور عالمی بازاروں میں مسابقت کو برقرار رکھنے کے لیے ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ (R&D) کے اقدامات، جدت طرازی کے مراکز، اور ٹیکنالوجی کلسٹرز میں سرمایہ کاری جاری رکھنی چاہیے۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ حکومت(PPP)، اکیڈمی اور صنعت کے درمیان تعاون کو آسان بناسکتی ہے تاکہ تمام شعبوں میں جدت طرازی کو آگے بڑھایا جاسکے۔

2۔ آمدنی کی عدم مساوات کو دور کرنا(Addressing Income Inequality): پالیسیاں جن کا مقصد آمدنی میں عدم مساوات کو کم کرنا ہے، جیسے کہ ترقی پسند ٹیکسیشن(progressive taxation)، سماجی تحفظ، اور ہدف شدہ فلاحی پروگرام، تفاوت کو کم کرنے اور جامع اقتصادی ترقی کو فروغ دینے میں مدد کر سکتے ہیں۔ مزید برآں، تعلیم، ہنر کی ترقی، اور افرادی قوت کی تربیت میں سرمایہ کاری سماجی نقل و حرکت کو بڑھا سکتی ہے اور عدم مساوات کو کم کر سکتی ہے۔

3۔ پائیدار عمر رسیدہ پالیسیاں(Sustainable Aging Policies): ترقی یافتہ ممالک کو عمر رسیدگی کی جامع پالیسیاں تیار کرنے کی ضرورت ہے جو طبّی سہولت، پنشن اور سماجی بہبود کے نظام کی پائیداری کو یقینی بناتے ہوئے بزرگ آبادی کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔ اس میں ریٹائرمنٹ کی عمر، طبّی سہولت کی فراہمی کے ماڈلز، اور طویل مدتی نگہداشت کی خدمات کے ساتھ ساتھ صحت مند عمر اور فعال طرز زندگی کو فروغ دینا شامل ہو سکتا ہے۔

4۔ ماحولیاتی پائیداری(Environmental Sustainability): سخت ماحولیاتی ضوابط (environmental regulations) کا نفاذ کاربن کی قیمتوں کے تعین کے طریقہ کار اور گرین ٹیکنالوجیز(green technology) کے لیے

ترغیبات پائیدار طریقوں کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں اور ماحولیاتی انحطاط کو کم کر سکتے ہیں۔ عوامی بیداری کی مہمات اور کمیونٹی کی شمولیت کی کوششیں بھی ماحولیاتی ذمہ داری اور تحفظ کی ثقافت کو فروغ دے سکتی ہیں۔

5۔ تکنیکی تبدیلی کے مطابق ڈھالنا(Adapting to Technological Change): حکومتوں، کاروباروں، اور تعلیمی اداروں کو تکنیکی رکاوٹوں کا اندازہ لگانے اور ان کے مطابق ڈھالنے کے لیے تعاون کرنا چاہیے، دوبارہ تربیتی پروگراموں کی پیشکش، اعلیٰ مہارت کے اقدامات، اور ابھرتی ہوئی صنعتوں کے لیے ضروری مہارتوں سے کارکنوں کو لیس کرنے کے لیے زندگی بھر سیکھنے کے مواقع فراہم کرنا چاہیے۔ مزید برآں، کاروباری ثقافت کو فروغ دینا اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs) کی مدد کرنا جدت طرازی اور ملازمت کی تخلیق کو تحریک دے سکتا ہے۔

24.6 کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کے روباری فوائد

(Business Benefits of Corporate Social Responsibility)

بین الاقوامی کاروبار میں پسماندہ ممالک کی اہمیت مندرجہ ذیل ہے:

متعدد چیلنجوں کا سامنا کرنے کے باوجود، پسماندہ ممالک(underdeveloped countries) بین الاقوامی کاروبار کے دائرے میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں، جو ترقی اور توسیع کے خواہاں کاروباروں کے لیے منفرد مواقع اور غیر استعمال شدہ مارکیٹس پیش کرتے ہیں۔ یہ ممالک اکثر قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں، جو قیمتی اشیاء جیسے معدنیات، زرعی مصنوعات، اور توانائی کے ذرائع فراہم کرتی ہیں جن کی عالمی بازاروں میں بہت زیادہ مانگ ہے۔ یہ کاروبار کے لیے وسائل کے اخراج، پیداوار، اور برآمدی سرگرمیوں میں مشغول ہونے کے مواقع فراہم کرتا ہے، جس سے اقتصادی ترقی اور محصولات کی پیداوار میں مدد ملتی ہے۔

مزید برآں، پسماندہ ممالک کم اجرت کی قیمتوں پر مزدوری کے وافر وسائل پیش کرتے ہیں، جو انہیں آؤٹ سورسنگ اور آف شورنگ سرگرمیوں کے لیے پرکشش مقامات بناتے ہیں۔ کاروبار پیداواری لاگت کو کم کرنے، کارکردگی بڑھانے اور عالمی بازاروں میں مسابقتی رہنے کے لیے ان لیبر پولز کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مزید برآں، پسماندہ ممالک میں بڑھتی ہوئی صارفی منڈیاں کاروبار کے لیے ابھرتی ہوئی بازاروں میں داخل ہونے، نئی مصنوعات اور خدمات متعارف کرانے اور ان خطوں میں برانڈ کی موجودگی کو قائم کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

مزید برآں، بین الاقوامی کاروبار بنیادی ڈھانچے کی ترقی، صلاحیت کی تعمیر، اور ہنر کی تربیت کے اقدامات میں سرمایہ کاری کر کے پسماندہ ممالک میں ایک تبدیلی کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اقتصادی ترقی کو فروغ دینے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے سے، کاروبار ان ممالک میں غربت کے خاتمے، سماجی ترقی اور پائیدار ترقی کے اہداف میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر، پسماندہ ممالک بین الاقوامی کاروبار کے لیے ایک متحرک اور ابھرتے ہوئے منظر نامے کی نمائندگی کرتے ہیں، جو کاروباروں کو باہمی فائدے اور ترقی کے لیے اور فائدہ اٹھانے کے لیے چیلنجز اور مواقع دونوں پیش کرتے ہیں۔

24.7 پسماندہ ممالک کی خصوصیات(Features of Underdeveloped Countries)

پسماندہ ممالک کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہے:

1۔ ناقص انفراسٹرکچر(Poor Infrastructure) : پسماندہ ممالک اکثر ناکافی انفراسٹرکچر کا شکار ہوتے ہیں، جس میں سڑکوں کے ناقص نیٹ ورک، بجلی اور صاف پانی تک محدود رسائی،اور غیر ترقی یافتہ ٹیلی کمیونیکیشن سسٹم شامل ہیں۔

2۔ تکنیکی وقفہ(Technological Lag) :ان قوموں میں عام طور پر جدید تکنیکی صلاحیتوں اور بنیادی ڈھانچے کی کمی ہوتی ہے، جو جدید آلات تک رسائی کو محدود کرتے ہیں اور اقتصادی ترقی اور اختراع میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

3۔ کم معیار زندگی(Low Standards of Living) : پسماندہ ممالک کے شہریوں کو اکثر کم معیار زندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کی خصوصیت طبّی سہولت، تعلیم اور صفائی جیسی بنیادی ضروریات تک محدود رسائی ہے۔

4۔ سیاسی عدم استحکام(Political Instability) : سیاسی عدم استحکام، کمزور حکمرانی کے ڈھانچے،اور شہری بدامنی پسماندہ ممالک میں عام ہیں، جو کاروبار کے لیے غیر یقینی صورتحال پیدا کرتی ہیں اور اقتصادی ترقی میں رکاوٹ ہیں۔

5۔ اقتصادی کمزوری(Economic Vulnerability) : پسماندہ ممالک اکثر چند بنیادی صنعتوں پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں جیسے کہ زراعت یا قدرتی وسائل نکالنا، جس سے وہ اجناس کی قیمتوں میں بیرونی جھٹکوں اور اتار چڑھاؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

6۔ غربت کی بلند شرح(High Poverty Rates) : پسماندہ ممالک میں غربت اور آمدنی میں عدم مساوات وسیع ہے، آبادی کے بڑے حصے خط غربت(poverty line) سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور ضروری خدمات اور مواقع تک رسائی سے محروم ہیں۔

7۔ کم ہیومن ڈویلپمنٹ انڈیکس (Low Human Development Index - HDI): پسماندہ ممالک عام طور پر انسانی ترقی کے اشاریہ پر کم درجہ پر ہوتے ہیں، جو تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور آمدنی کی سطح میں چیلنجوں کی عکاسی کرتا ہے۔

8۔ ماحولیاتی انحطاط(Environmental Degradation) : پسماندہ ممالک میں ماحولیاتی انحطاط اکثر ایک اہم مسئلہ ہوتا ہے، جو وسائل کے غیر پائیدار استحصال، آلودگی، اور جنگلات کی کٹائی کی وجہ سے ہوتا ہے، جو ماحولیاتی تحفظ اور انتظام کے لیے محدود وسائل کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے۔

9۔ ان خصوصیات کو سمجھنا پالیسی سازوں، کاروباروں اور بین الاقوامی ترقی کی کوششوں میں مصروف تنظیموں کے لیے بہت ضروری ہے تاکہ ترقی یافتہ اور پسماندہ دونوں ممالک کو درپیش مخصوص ضروریات اور چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے حکمت عملیوں اور مداخلتوں کو مؤثر طریقے سے حل کیا جاسکے۔

24.8 پسماندہ ممالک کے چیلنجز(Meaning and Nature of Business Ethics)

پسماندہ ممالک کے چیلنجز مندرجہ ذیل ہے:

1۔ غربت اور عدم مساوات(Poverty and Inequality): پسماندہ ممالک اکثر وسیع پیمانے پر غربت سے دوچار ہوتے ہیں، جہاں آبادی کا ایک بڑا حصہ بنیادی ضروریات جیسے خوراک، صاف پانی، صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم تک رسائی سے محروم ہے۔ آمدنی میں عدم مساوات ان چیلنجوں کو بڑھاتی ہے، محرومی اور سماجی اخراج کے چکروں کو دائمی بناتی ہے۔

2۔ کمزور بنیادی ڈھانچہ(Weak Infrastructure): ناکافی انفراسٹرکچر، بشمول سڑکوں کے ناقص نیٹ ورک، بجلی اور صاف پانی تک محدود رسائی، اور صحت کی ناکافی سہولیات، اقتصادی ترقی میں رکاوٹ ہیں اور پسماندہ ممالک میں ضروری خدمات تک رسائی میں رکاوٹ ہیں۔

3۔ سیاسی عدم استحکام(Political Instability): بہت سے پسماندہ ممالک کو سیاسی عدم استحکام سے متعلق چیلنجز کا سامنا ہے، بشمول بدعنوانی، کمزور حکمرانی کے ڈھانچے، نسلی تناؤ اور تنازعات۔ یہ عوامل سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مجروح کرتے ہیں، اقتصادی سرگرمیوں میں خلل ڈالتے ہیں اور طویل مدتی ترقی کی کوششوں میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

4۔ صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم(Healthcare and Education): پسماندہ ممالک اکثر محدود وسائل، بنیادی ڈھانچے کے خسارے اور نظامی چیلنجوں کی وجہ سے اپنی آبادیوں کو صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم کی مناسب خدمات فراہم کرنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں صحت کے خراب نتائج، خواندگی کی کم شرح، اور انسانی سرمائے کی ترقی کے محدود مواقع ہوتے ہیں۔

5۔ بیرونی جھٹکوں کا خطرہ(Vulnerability to External Shocks): پسماندہ ممالک بیرونی جھٹکوں جیسے معاشی بدحالی، قدرتی آفات اور عالمی بحرانوں کے لیے بہت زیادہ خطرے سے دوچار ہیں۔ معیشتوں کا محدود تنوع، بنیادی صنعتوں پر انحصار، اور کمزور لچکدار میکانزم ان جھٹکوں کے ذریعہ معاش اور معاشی استحکام پر اثرات کو بڑھاتے ہیں۔

24.9 پسماندہ ممالک میں چیلنجز کا علاج

(Remedies for Challenges in Underdeveloped Countries)

پسماندہ ممالک میں چیلنجز کا علاج مندرجہ ذیل ہے:

1۔ انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری(Investment in Infrastructure): بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں سرمایہ کاری کو ترجیح دینا بشمول نقل و حمل کے نیٹ ورکس، توانائی کے نظام، طبّی سہولت کی سہولیات، اور تعلیمی ادارے، اقتصادی ترقی کو تحریک دے سکتے ہیں، ضروری خدمات تک رسائی کو بہتر بنا سکتے ہیں، اور پسماندہ ممالک میں آبادی کے لیے مجموعی معیار زندگی کو بڑھا سکتے ہیں۔

2۔ گڈ گورننس اور انسداد بدعنوانی کے اقدامات(Good Governance and Anti-Corruption Measures): گورننس کے ڈھانچے کو مضبوط بنانا، شفافیت اور احتساب کو بڑھانا، اور انسداد بدعنوانی کے اقدامات پر عمل درآمد سیاسی استحکام کو فروغ دینے، سرمایہ کاروں کے اعتماد کو فروغ دینے اور پسماندہ ممالک میں پائیدار ترقی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے ضروری ہے۔

3۔ سماجی تحفظ کے جال(Social Safety Nets): سماجی تحفظ کے مضبوط نیٹ ورکس کا قیام، بشمول ٹارگٹڈ فلاحی پروگرام، نقد رقم کی منتقلی(cash flow) کی اسکیمیں، اور مائیکرو فنانس اقدامات، غربت کے خاتمے، عدم مساوات کو کم کرنے، اور کمزور آبادی کو ضروری وسائل اور مواقع تک رسائی فراہم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

4۔ انسانی سرمائے میں سرمایہ کاری(Investment in Human Capital): طبّی سہولت اور تعلیم میں سرمایہ کاری کو ترجیح دینا، بشمول یونیورسل ہیلتھ کیئر کوریج کی فراہمی، صفائی ستھرائی کی بہتر سہولیات، اور معیاری تعلیم کی خدمات، انسانی سرمائے کی ترقی، افراد کو بااختیار بنانے، اور پسماندہ ممالک میں طویل مدتی اقتصادی ترقی کو آگے بڑھا سکتی ہے۔

5۔ معیشتوں کا تنوع(Diversification of Economies): ایسی پالیسیوں کے ذریعے معاشی تنوع کی حوصلہ افزائی کرنا جو کاروباری اختراع اور ویلیو ایڈڈ صنعتوں کی ترقی کو فروغ دیتی ہیں، غیر مستحکم اشیاء کی بازاروں پر انحصار کو کم کر سکتی ہیں، بیرونی جھٹکوں سے لچک کو بڑھا سکتی ہیں، اور پسماندہ ممالک میں پائیدار ترقی کے راستے کو فروغ دے سکتی ہیں۔

24.10 کلیدی الفاظ(Keywords)

1۔ اقتصادی جمود(Economic Stagnation) :ایک طویل مدت کے دوران کسی ملک کی جی ڈی پی میں ترقی کی مسلسل کمی، اکثر بے روزگاری اور صارفین کے اخراجات میں کمی کا باعث بنتی ہے اسے اقتصادی جمود کہا جاتا ہے۔

2۔ آمدنی میں عدم مساوات(Income Inequality) :آبادی کے درمیان آمدنی کی تقسیم میں فرق، جس کے نتیجے میں سماجی تناؤ اور معاشی نقل و حرکت کے مواقع کم ہوتے ہیں۔

3۔ عمر رسیدہ آبادی(Aging Population) :آبادیاتی رجحان کام کرنے کی عمر کی آبادی کے نسبت بزرگ افراد کے بڑھتے ہوئے تناسب سے ظاہر ہوتا ہے، جو صحت کی دیکھ بھال اور پنشن کے نظام کے لیے چیلنجز کا باعث بنتا ہے۔

4۔ ماحولیاتی انحطاط(Environmental Degradation) :آلودگی، جنگلات کی کٹائی، اور موسمیاتی تبدیلی جیسے عوامل کی وجہ سے ماحول کا بگڑنا، ماحولیاتی نظام اور انسانی بہبود کے لیے خطرہ ہے۔

5۔ تکنیکی خلل(Technological Disruption): ٹیکنالوجی میں تیزی سے تبدیلیاں جو روایتی صنعتوں اور ملازمت کی منڈیوں میں خلل ڈالتی ہیں جن کو مسابقتی رہنے کے لیے موافقت اور دوبارہ تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

24.11 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

بتائے کہ مندرجہ ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط:

1۔ ترقی یافتہ ممالک میں عام طور پر آمدنی میں عدم مساوات کی سطح کم ہے۔

2۔ پسماندہ ممالک اکثر ناکافی بنیادی ڈھانچے سے متعلق چیلنجوں کا سامنا کرتے ہیں۔

3۔ ترقی یافتہ ممالک میں ماحولیاتی انحطاط تشویشناک نہیں ہے۔

4۔ عمر رسیدہ آبادی ایک آبادیاتی چیلنج ہے جو بنیادی طور پر پسماندہ ممالک کو درپیش ہے۔

5۔ تکنیکی رکاوٹ ترقی یافتہ اور پسماندہ دونوں ممالک میں ملازمت کی نقل مکانی اور مہارتوں کے فرق کا باعث بن سکتی ہے۔

جوابات: 1۔ صحیح 2۔ صحیح 3۔ غلط 4۔ غلط 5۔ صحیح

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ عالمی اقتصادیات کے تناظر میں بین الاقوامی ترقی کی کیا اہمیت ہے؟

2۔ تین خصوصیت کا نام بتائیں جو بنیادی ڈھانچے کے لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک کو پسماندہ ممالک سے ممتاز کرتی ہے۔

3۔ آمدنی کی عدم مساوات کی وضاحت کریں اور سماجی ہم آہنگی پر اس کے اثرات کی وضاحت کریں۔

4۔ طبّی سہولیات اور تعلیم کے معاملے میں پسماندہ ممالک کو عام طور پر کن چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

5۔ تکنیکی رکاوٹ ترقی یافتہ اور پسماندہ دونوں ممالک میں روایتی صنعتوں کو کیسے متاثر کرتی ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ تین حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کریں جو ترقی یافتہ ممالک اقتصادی ترقی کو فروغ دیتے ہوئے ماحولیاتی انحطاط سے نمٹنے کے لیے نافذ کر سکتے ہیں۔

2۔ پسماندہ ممالک میں سیاسی عدم استحکام اور معاشی ترقی کے درمیان تعلق کی وضاحت کریں، اپنی دلیل کی تائید کے لیے مثالیں فراہم کریں۔

3۔ بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے اور اقتصادی ترقی کو تیز کرنے کے لیے بین الاقوامی ادارے کن طریقوں سے پسماندہ ممالک کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں؟ کامیاب شراکت داری یا اقدامات کی مخصوص مثالیں فراہم کریں۔

تجویز کردہ اکتسابی مواد

(Suggested Learning Resources)

1. Charles W.L. Hill and Arun Kumar Jain, International Business. New Delhi: McGraw Hill Education
2. Daniels John, D. Lee H. Radenbaugh and David P. Sullivan. International Business. Pearson Education
3. Johnson, Derbe., and Colin Turner. International Business - Themes & Issues in the Modern Global Economy. London: Roultedge.
4. Sumati Varma, International Business, Pearson Education.
5. Cherunilam, Francis. International Business: Text and Cases. PHI Learning
6. Michael R. Czinkota. et al. International Business. Fortforth: The Dryden Press.
7. Bennett, Roger. International Business. Pearson Education.
8. Peng and Srivastav, Global Business, Cengage Learning.

Maulana Azad National Urdu University

B.Com : VI Semester Examination - September - 2020

BBCM621DST: International Business

پرچہ : بین الاقوامی تجارت

Time : 3 hrs **Marks : 70**

ہدایات:

یہ پرچہ سوالات تین حصوں پر مشتمل ہے: حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر جواب کے لئے لفظوں کی تعداد اشارۃً ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہے۔

1. حصہ اول میں **10** لازمی سوالات ہیں جو کہ معروضی سوالات/ خالی جگہ پُر کرنا/مختصر جواب والے سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے 1 نمبر مختص ہے۔ **(10 x 1 = 10 Marks)**
2. حصہ دوم میں آٹھ سوالات ہیں۔اس میں سے طالب علم کو کوئی پانچ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دوسو **(200)** لفظوں پر مشتمل ہے۔ ہر سوال کے لیے **6** نمبرات مختص ہیں۔ **(5 x 6 = 30 Marks)**
3. حصہ سوم میں پانچ سوالات ہیں۔اس میں سے طالب علم کو کوئی تین سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سو**(500)** لفظوں پر مشتمل ہے۔ ہر سوال کے لیے**10** نمبرات مختص ہیں۔ **(3 x 10 = 30 Marks)**

حصہ اول

سوال نمبر : 1

صحیح یا غلط جواب کی نشاندہی کیجئے:

(i) ICICI ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ ( )

(ii) نظریہ مطلق لاگت کا فائدہ (Theory of Absolute Cost Advantage) کو FW Taylor نے پیش کیا۔ ( )

(iii) ہندوستان دنیا میں تیل کی سب سے بڑی برآمد کنندہ ہے۔ ( )

(iv) ثقافت عالمگیریت کا محرک ہے۔ ( )

(v) Unilever ایک ہندوستانی MNC ہے۔ ( )

خالی جگہوں کو پُر کریں:

(vi) عالمی بینک (World Bank) کو ____________________ بھی کہتے ہیں۔

(vii) NAFTA کا پھیلاؤ ____________________ ہے۔

(viii) MNC کا پھیلاؤ ____________________ ہے۔

(ix) سال 11 January 1995 میں GATT کو ____________________ بنا دیا گیا تھا۔

(x) دنیا میں معاشی نظام کی مختلف قسمیں ____________________ ہیں۔

P.T.O

حصہ دوم

(2) Tariffs کسے کہتے ہیں۔ تجارتی رکاوٹوں کی وضاحت کریں۔

(3) بین الاقوامی تجارت کسے کہتے ہیں اس کے وجوہات پر روشنی ڈالیں۔

(4) درج ذیل میں سے کوئی دو پر نوٹ لکھیں:

(a) European (b) ASEAN (c) BRICS

(5) FDI کے معنی لکھتے ہوئے اس کی اہمیت کی وضاحت کیجیے۔

(6) عالمگیریت (Globalization) ہندوستان میں کب ہوا؟ اس کے فوائد پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔

(7) سبسیڈی (Subsidy) کیا ہے؟ اور محصولات (Tariffs) کے اقسام کو مختصراً لکھیں۔

(8) Franchising کے معنی لکھیے اور بین الاقوامی کاروبار میں داخلے کے مختلف طریقے بیان کیجیے۔

(9) WTO کے مقاصد کی وضاحت کریں۔

حصہ سوم

(10) توازنِ ادائیات (BOP) کسے کہتے ہیں۔ اس پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

(11) مندرجہ ذیل پر تفصیلی نوٹ لکھیں:

(a) WTO (b) IMF (c) World Bank

(12) بین الاقوامی کاروبار کے نظریات (Theories of International Business) کسے کہتے ہیں مختلف نظریات کی وضاحت کریں۔

(13) بین الاقوامی مالیاتی نظام (International Monetary System) پر روشنی ڈالیں۔

(14) ہندوستان کے موجودہ حالات اور معاشی سرگرمیوں پر مختصر نوٹ لکھیں۔ اور خصوصی طور پر ہندوستان کی بین الاقوامی کاروبار پر روشنی ڈالیں۔

☆☆☆